



This book is provided in digital form with the permission of the rightsholder as part of a Google project to make the world's books discoverable online.

The rightsholder has graciously given you the freedom to download all pages of this book. No additional commercial or other uses have been granted.

Please note that all copyrights remain reserved.

#### **About Google Books**

Google's mission is to organize the world's information and to make it universally accessible and useful. Google Books helps readers discover the world's books while helping authors and publishers reach new audiences. You can search through the full text of this book on the web at <http://books.google.com/>

# الْجَنَانُ بِابُهُ

اردو

تَرْجِمَة  
مولانا محمد امین حسَنِ صَادِقِ حَبْرِ

مقدمة  
مولانا محمد امین حسَنِ صَادِقِ حَبْرِ

تَرْجِمَة  
خَالِدُ حَسَنِ صَادِقِ حَبْرِ  
(سابق وزیر اعظم)

الْأَلْزَامُ لِلْمُسْلِمِينَ  
کراچی، لاہور

# انجیل بر ناباس

اردو

ترجمہ

مولانا محمد حلیم انصاری

مقدمہ

مولانا محمد امین صفر ر صاحب او کاڑوی

ترتیب و پیشکش

جناب خالد محمود صاحب (سابق یوئیل کندن)

ناشر

ادارہ اسلامیات کراچی - لاہور

۲۹۸  
۱-۱۲۹

## جملہ حقوق بحق ادارہ اسلامیات محفوظ

پہلی بار۔ ریج الاقوٰں ۱۳۲۳ھ ۲۰۰۳ء

باہتمام۔ اشرف برادران سعید الرحمن

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

مکتبۃ مفتسلیحہ

مہمن روڈ پرک اگردوہ بارہ کاربی فون: 01

۷۳۵۳۲۵۶۰، لاہور، پاکستان فون: 7324412

دینیاتی قیمتیں مال روڈ لاہور فون: 7324412

## ملنے کے پتے

ادارہ العارف:

ڈاکٹر احمد علیم کرمی کراچی نمبر ۱۲

کتبیہ و اطہریہ:

جامعہ دارالعلوم کرمی کراچی نمبر ۱۱

والا شاعت:

ائمہ، ائمہ، جامع روڈ کراچی

بیت القرآن:

آردو بازار کراچی

بیت الکتب:

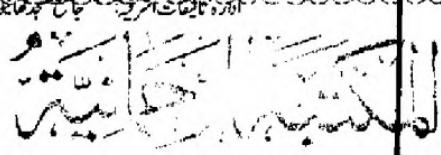
خواشیر الدارس لگش اقبال کراچی

بیت الحلم:

۷۲۰ نامندر روڈ لاہور

ادارہ تائیفات اشرفی: بیرون پرکریت مائن شیر

ادارہ تائیفات اشرفی: جامع چوہان روڈ لاہور آباد بارہ



## انجیل برنا بس کا مختصر ساتھ اعلیٰ

الحمد لله "ادارہ اسلامیات" کو بیشتر نہ ہی اصلاحی تاریخی اور دیگر مختلف علمی موضوعات پر کتب شائع کرنے کا اعزاز و شرف حاصل ہے۔

اور اس وقت بھی "انجیل برنا بس" کے نام سے جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے یہ کتاب نہ صرف تاریخی حیثیت رکھتی ہے بلکہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی توحیدی تعلیمات کی نشاندہی بھی کرتی ہے اور یہ کہ اس میں واضح طور پر حضرت مسیح علیہ السلام نے خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی "بشارات" بھی دی ہیں۔ "انجیل برنا بس" کا جو قدیم نسخہ میرے پاس ہے اس کو "اسلامی مشن" (سنٹ نگر لاہور) نے ۱۹۱۴ء میں شائع کیا تھا اور اگر اسلامک پبلیکیشنز (پرائیوٹ) لمبیڈ (لاہور) سے شائع ہونے والی "برنا بس کی انجیل" میں آسی ضایائی صاحب کی "ضروری گزارش" کے عنوان والی تحریر کو سامنے رکھا جائے تو ان کے مطابق "انجیل برنا بس" پہلے ۱۹۱۰ء میں اور دوسری بار ۱۹۱۴ء میں اور پھر تیسرا بار ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی۔

اور اب "انجیل برنا بس" کا جو جدید ایڈیشن آپ کے ہاتھ میں ہے وہ اسی ۱۹۱۴ء والے نسخہ کا نیا بس ہے، لہذا اگر ۱۹۱۴ء ہی سے کتنی کی جائے تو معلوم ہو گا کہ ام ۲۰۰۰ء تک زمانے نے جس تیزی کے ساتھ زندگی کے مختلف شعبوں میں کروٹیں لی ہیں وہاں ہی قلم و قرطاس کی دنیا میں بھی بڑی حد تک تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، مطلب یہ کہ "انجیل برنا بس" کے ۱۹۱۴ء والے نسخہ کو جب کمپیوٹر کپوڈ کرو اک اس کی پروف ریڈنگ اسی قدیم نسخہ کو سامنے رکھ کر شروع کی تو معلوم ہوا کہ اس وقت کی ہاتھ کی کتابت والے اس نسخہ میں بعض الفاظ چھپائی میں صحیح طور پر نہ آنے کی وجہ سے سمجھنا آتے تھے، بعض جگہ باہل کے حوالوں کے نمبر

غلط تھے حتیٰ کہ "انجیل برنا بس" کے اصل نسخہ نمبر بھی غلط ڈالے ہوئے ہیں؛ بہر حال اپنی پوری کوشش اور احتیاط کو مٹوڑا رکھتے ہوئے حتیٰ الواقع کوشش کی گئی ہے کہ "انجیل برنا بس" کا جو نیا ایڈیشن اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے اس میں کسی قسم کی ظاہری غلطی نہ رہے۔ اور ۱۹۶۱ء  
والے نسخے سے ہر طرح مطابقت بھی رہے۔

اور اس مقصد کے حصول کے لئے اسلامک پبلیکیشنز لا ہور اور صدیقی ٹرست کراچی  
سے شائع ہونے والے "انجیل برنا بس" کے نسخوں سے مدد لی گئی۔ لیکن اس کے باوجود  
"انسان اور نیلان" والے جملے کو سامنے رکھتے ہوئے قارئین سے انتہا ہے کہ اگر وہ اس  
خیلے ایڈیشن میں رہ جانے والی کسی غلطی یا غلطیوں کو محسوس کریں تو برائے کرم مطلع فرمائیں  
تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی تصحیح کر لی جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ مولوی حفظی اللہ صاحب ڈیروی اور مولوی خلیل الرحمن صہب  
کا بھی انتہائی مشکور ہوں کر جہنوں نے انجیل برنا بس کی عربی تصحیح میں احقر کی بھروسہ مدد  
فرمائی۔ اللہ حداۓ خیر دے۔ آمین ثم آمین۔

خالد محمود سابق یونیورسٹی کالج

جامعہ دارالعلوم کراچی

موباکل: 0333-2248477

۱۶ اریجع الاول ۱۳۴۴ھ

## فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
انجیل بر بناں کا مختصر ساتھ ارف	۳
انجیل بر بناں کی اہمیت ایک نو مسلم کی نظر میں	۵۱۶۱۱
مقدمہ انجیل بر بناں	۵۲
بر بناں کی خصیت	۵۶
بر بناں کا دوسرا محترز لقب	"
بر بناں کی عظمت	"
بر بناں کو روح القدس کا مخصوص کرنا	۵۷
بر بناں کی انجیل ہی اصلی انجیل ہے	"
انجیل بر بناں کی صحت و صداقت پر مسیحیوں کے اعتراضات	۵۸
کیا موجودہ اتنا انجیل میں حضور ﷺ کے تعلق کوئی پیشگوئی موجود ہے؟	۶۲
چوتھا اعتراض	۶۷
مسیح علیہ السلام کی اپنی شہادت	۷۰
مسیح علیہ السلام کو مصلوب مانئے کے نقصانات	۷۷
ہمارا عقیدہ	"
ابتدائی تعارف	۸۱۵۷۹
عرض حال مترجم	۱۰۷۵۸۳
صحیح انجیل یسوع کی من کا نام مسیح ہے	۱۰۹

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۲	فصل نمبر ۲۲	۱۱۰	فصل نمبر ۱۰
۱۳۳	نمبر ۲۵	۱۱۱	نمبر ۱۱
۱۳۴	نمبر ۲۶	۱۱۲	نمبر ۱۲
۱۳۵	نمبر ۲۷	۱۱۳	نمبر ۱۳
۱۳۶	نمبر ۲۸	۱۱۴	نمبر ۱۴
۱۳۷	نمبر ۲۹	۱۱۵	نمبر ۱۵
۱۳۸	نمبر ۳۰	۱۱۶	نمبر ۱۶
۱۳۹	نمبر ۳۱	۱۱۷	نمبر ۱۷
۱۴۰	نمبر ۳۲	۱۱۸	نمبر ۱۸
۱۴۱	نمبر ۳۳	۱۱۹	نمبر ۱۹
۱۴۲	نمبر ۳۴	۱۲۰	نمبر ۲۰
۱۴۳	نمبر ۳۵	۱۲۱	نمبر ۲۱
۱۴۴	نمبر ۳۶	۱۲۲	نمبر ۲۲
۱۴۵	نمبر ۳۷	۱۲۳	نمبر ۲۳
۱۴۶	نمبر ۳۸	۱۲۴	نمبر ۲۴
۱۴۷	نمبر ۳۹	۱۲۵	نمبر ۲۵
۱۴۸	نمبر ۴۰	۱۲۶	نمبر ۲۶
۱۴۹	نمبر ۴۱	۱۲۷	نمبر ۲۷
۱۵۰	نمبر ۴۲	۱۲۸	نمبر ۲۸
۱۵۱	نمبر ۴۳	۱۲۹	نمبر ۲۹
۱۵۲	نمبر ۴۴	۱۳۰	نمبر ۳۰
۱۵۳	نمبر ۴۵	۱۳۱	نمبر ۳۱
۱۵۴	نمبر ۴۶	۱۳۲	نمبر ۳۲
۱۵۵	نمبر ۴۷	۱۳۳	نمبر ۳۳
۱۵۶	نمبر ۴۸	۱۳۴	نمبر ۳۴
۱۵۷	نمبر ۴۹	۱۳۵	نمبر ۳۵
۱۵۸	نمبر ۵۰	۱۳۶	نمبر ۳۶
۱۵۹	نمبر ۵۱	۱۳۷	نمبر ۳۷
۱۶۰	نمبر ۵۲	۱۳۸	نمبر ۳۸
۱۶۱	نمبر ۵۳	۱۳۹	نمبر ۳۹

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فصل نمبر ۶۸	۱۸۳	فصل نمبر ۳۶	۲۷۴
نمبر ۶۹	۱۸۵	نمبر ۳۷	۲۷۵
نمبر ۷۰	۱۸۶	نمبر ۳۸	۲۷۶
نمبر ۷۱	۱۸۷	نمبر ۳۹	۲۷۷
نمبر ۷۲	۱۸۸	نمبر ۴۰	۲۷۸
نمبر ۷۳	۱۹۱	نمبر ۴۱	۲۷۹
نمبر ۷۴	۱۹۳	نمبر ۴۲	۲۸۰
نمبر ۷۵	۱۹۴	نمبر ۴۳	۲۸۱
نمبر ۷۶	۱۹۵	نمبر ۴۴	۲۸۲
نمبر ۷۷	۱۹۸	نمبر ۴۵	۲۸۳
نمبر ۷۸	۲۰۰	نمبر ۴۶	۲۸۴
نمبر ۷۹	۲۰۱	نمبر ۴۷	۲۸۵
نمبر ۸۰	۲۰۳	نمبر ۴۸	۲۸۶
نمبر ۸۱	۲۰۴	نمبر ۴۹	۲۸۷
نمبر ۸۲	۲۰۵	نمبر ۵۰	۲۸۸
نمبر ۸۳	۲۰۶	نمبر ۵۱	۲۸۹
نمبر ۸۴	۲۰۸	نمبر ۵۲	۲۹۰
نمبر ۸۵	۲۰۹	نمبر ۵۳	۲۹۱
نمبر ۸۶	۲۱۱	نمبر ۵۴	۲۹۲
نمبر ۸۷	۲۱۲	نمبر ۵۵	۲۹۳
نمبر ۸۸	۲۱۳	نمبر ۵۶	۲۹۴
نمبر ۸۹	۲۱۵	نمبر ۵۷	۲۹۵

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۲	فصل نمبر ۱۱۲	۲۳۹	فصل نمبر ۹۰
۲۸۳	نمبر ۱۱۳	۲۴۱	نمبر ۹۱
۲۸۵	نمبر ۱۱۴	۲۴۲	نمبر ۹۲
۲۸۶	نمبر ۱۱۵	۲۴۳	نمبر ۹۳
۲۸۸	نمبر ۱۱۶	۲۴۵	نمبر ۹۴
۲۹۰	نمبر ۱۱۷	۲۴۶	نمبر ۹۵
۲۹۱	نمبر ۱۱۸	۲۴۸	نمبر ۹۶
۲۹۲	نمبر ۱۱۹	۲۴۹	نمبر ۹۷
۲۹۳	نمبر ۱۲۰	۲۵۱	نمبر ۹۸
۲۹۴	نمبر ۱۲۱	۲۵۲	نمبر ۹۹
۲۹۸	نمبر ۱۲۳	۲۵۳	نمبر ۱۰۰
۳۰۰	نمبر ۱۲۴	۲۵۵	نمبر ۱۰۱
۳۰۱	نمبر ۱۲۵	۲۵۶	نمبر ۱۰۲
۳۰۲	نمبر ۱۲۶	۲۵۸	نمبر ۱۰۳
۳۰۳	نمبر ۱۲۷	۲۵۹	نمبر ۱۰۴
۳۰۴	نمبر ۱۲۸	۲۶۰	نمبر ۱۰۵
۳۰۸	نمبر ۱۲۹	۲۶۳	نمبر ۱۰۶
۳۰۹	نمبر ۱۳۰	۲۶۵	نمبر ۱۰۷
۳۱۰	نمبر ۱۳۱	۲۶۶	نمبر ۱۰۸
۳۱۲	نمبر ۱۳۲	۲۶۷	نمبر ۱۰۹
۳۱۳	نمبر ۱۳۳	۲۶۹	نمبر ۱۱۰
۳۱۶	نمبر ۱۳۴	۲۷۰	نمبر ۱۱۱

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۵۲	فصل نمبر ۱۵۷	۳۱۸	فصل نمبر ۱۳۵
۳۵۵	نمبر ۱۵۸	۳۲۱	نمبر ۱۳۶
۳۵۷	نمبر ۱۵۹	۳۲۳	نمبر ۱۳۷
۳۵۸	نمبر ۱۶۰	۳۲۴	نمبر ۱۳۸
۳۶۱	نمبر ۱۶۱	۳۲۵	نمبر ۱۳۹
۳۶۳	نمبر ۱۶۲ و ۱۶۳	۳۲۶	نمبر ۱۴۰
۳۶۴	نمبر ۱۶۴	۳۲۸	نمبر ۱۴۱
۳۶۶	نمبر ۱۶۵	۳۲۹	نمبر ۱۴۲
۳۶۷	نمبر ۱۶۶	۳۳۱	نمبر ۱۴۳
۳۶۸	نمبر ۱۶۷	۳۳۲	نمبر ۱۴۴
۳۶۹	نمبر ۱۶۸	۳۳۳	نمبر ۱۴۵
۳۷۰	نمبر ۱۶۹	۳۳۵	نمبر ۱۴۶
۳۷۲	نمبر ۱۷۰، ۱۷۱	۳۳۷	نمبر ۱۴۷
۳۷۳	نمبر ۱۷۲، ۱۷۳	۳۳۸	نمبر ۱۴۸
۳۷۵	نمبر ۱۷۴	۳۳۹	نمبر ۱۴۹
۳۷۶	نمبر ۱۷۵	۳۴۱	نمبر ۱۵۰
۳۷۸	نمبر ۱۷۶، ۱۷۷	۳۴۳	نمبر ۱۵۱
۳۷۹	نمبر ۱۷۹	۳۴۴	نمبر ۱۵۲
۳۸۰	نمبر ۱۸۰	۳۴۶	نمبر ۱۵۳
۳۸۱	نمبر ۱۸۱	۳۴۸	نمبر ۱۵۴
۳۸۲	نمبر ۱۸۲	۳۵۰	نمبر ۱۵۵
۳۸۳	نمبر ۱۸۳	۳۵۱	نمبر ۱۵۶

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
M12	فصل نمبر ۲۰۷	۳۸۵	فصل نمبر ۱۸۳
M13	۲۰۸ نمبر	۳۸۷	۱۸۵ نمبر
M14	۲۱۰ و ۲۰۹ نمبر	۳۸۸	۱۸۶ نمبر
M15	www.Kitab-e-Sunnat.com	۳۸۹	۱۸۷ نمبر
M16	۲۱۲ نمبر	۳۹۰	۱۸۸ نمبر
M17	۲۱۴، ۲۱۵ و ۲۱۳ نمبر	۳۹۲	۱۸۹ نمبر
M18	۲۱۷ نمبر	۳۹۳	۱۹۰ نمبر
M19	۲۱۹ و ۲۱۸ نمبر	۳۹۵	۱۹۱ نمبر
M20	۲۲۰ نمبر	۳۹۶	۱۹۲ نمبر
M21	۲۲۱ نمبر	۳۹۷	۱۹۳ نمبر
M22	۲۲۲ نمبر	۳۹۹	۱۹۴ نمبر
		۴۰۰	۱۹۵ نمبر
		۴۰۱	۱۹۶ نمبر
		۴۰۲	۱۹۷ نمبر
		۴۰۳	۱۹۸ نمبر
		۴۰۵	۱۹۹ نمبر
		۴۰۶	۲۰۰ نمبر
		۴۰۷	۲۰۱ نمبر
		۴۰۸	۲۰۲ نمبر
		۴۱۰	۲۰۳ نمبر
		۴۱۱	۲۰۴ و ۲۰۵ نمبر
		۴۱۲	۲۰۶ نمبر

# ”انجیل برنا باس کی اہمیت ایک نو مسلم کی نظر میں،“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت میسیح علیہ السلام خاتم النبیین ﷺ کی ”آمد مبارک“ کی پیش گوئی دیتے ہیں:

اور حضور اکرم ﷺ کی شان و کمالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”لیکن میں تم سے حق کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مد گار تمہارے پاس نہ آیا گا لیکن اگر جاؤ نگا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار شہر ایگا۔ گناہ کے بارے میں اسلئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ راستبازی کے بارے میں اسلئے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت کے بارے میں اسلئے کہ دنیا کا سردار مجرم شہر ایگا یہی ہے۔ مجھ تھے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ایکی رو واشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آیا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھایا گا۔ اسلئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ نہ گاوہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیں گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کریگا۔ اسلئے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دیں گا۔ جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے اسلئے میں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دیں گا۔“ (یو جتاباب ۱۶ آیت ۷۸)

آقائے نادر آنحضرت ﷺ کے حق میں حضرت میسیح علیہ السلام کی یہ پیش گوئی اور باسل مقدس کے عہد نامہ حقیق و جدید کے دیگر مقامات میں خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں مذکورہ اس جسمی اور پیشگوئیاں اور ان پیشگوئیوں میں بیان ہونے والے صفات و کمالات صاف طور پر اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ تمام پیشگوئیاں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

کی "ختم نبوت" کا اعلان خاص و عام ہیں اور آئندہ تمام جن والیں کیلئے "جنت انتہام" ہیں لیکن دوسری جانب عیسائی دنیا تقریر و تحریر کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کی شان حق میں وارد ہونے والی ان پیشگوئیوں کی عجیب و غریب تاویلات کرتے ہوئے ان کو "روح القدس" کا محدث اُن تبلاتے آئے ہیں اور بتاتے ہیں۔

اُو ہر علماء اہل السلام نے نہ صرف "بابل مقدس" سے عیسائی علماء کی تاویلات کا رد کیا بلکہ باہل ہی سے مسکت جوابی کے ساتھ ان پیشگوئیوں کا محدث اُن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا۔

الہذا ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن بندگان اللہ نے ان پیشگوئیوں کو صداقت کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی "آمد مبارک" کی دلیل قطعی جانا اور مانا ایسے برگزیدہ لوگ دامن اسلام سے وابستہ ہوئے اور جن لوگوں نے نہ مانتا تھا نہ مانے جس کے نتیجے کے طور پر عیسائی دنیا کی جانب سے سوال اندراز سے یہ اعتراض اٹھایا جانے لگا کہ:-

"اہل اسلام ایک طرف تو باہل کو "حرف" بتاتے ہیں اور دوسری طرف باہل سے آنحضرت ﷺ کی بابت بشارات اور پیش گوئیاں پیش کوتے ہیں؛ اس صورت میں اگر باہل "حرف" ہے تو بشارات کا دعویٰ باطل ہے اور اگر بشارات اور پیش گوئیوں کا دعویٰ صحیح ہے تو باہل کے "حرف" ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہے"

عیسائیت کی جانب سے اس مذکورہ بالا سوال نما اعتراض کا جواب دیتے ہوئے "جامع دارالعلوم کراچی" کا شعبہ دار الافتاء لکھتا ہے:-

"یہ بات مسلم ہے کہ موجودہ انجلیل مقدس اپنی اُس اصلی حالت پر نہیں ہے جس طرح اُتری ہے بلکہ یہ عیسائیوں کی طرف سے تحریف شدہ ہے، لطف کی بات یہ ہے کہ انجلیل مقدس میں اس

قدرت حریف کے باوجود رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو پیش گویاں اور ان کی جو صفات اس کتاب مقدس میں بیان کی گئی ہیں، اس کا پیشتر حساب بھی اس میں موجود ہے، اس لئے عیسائیوں پر اتمام جدت کے طور پر اسلام کی حقانیت اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کا ثبوت ان ہی کی مقدس کتاب سے پیش کیا جاتا ہے تاکہ عیسائیوں پر یہ بات واضح ہو جائے کہ تمہاری مقدس کتاب کی رو سے بھی اسلام کا حق اور سچا نہ ہب ہونا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا آخری خبر ہونا ثابت ہوتا ہے لہذا اب اسلام کے ظہور کے بعد عیسائی مسلک اختیار کرنے کی کوئی محاجا شنسیں۔

اس تفصیل سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ کتاب مقدس اور اسی طرح دوسری آسمانی کتابوں سے جو پیش گویاں بطور دلیل لکھی جاتی ہیں وہ مسلمانوں کے حق میں اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کیلئے نہیں بلکہ انہیں عیسائیوں پر اس بات کو واضح کرنے کیلئے پیش کیا جاتا ہے کہ جب تمہاری مقدس کتابوں سے اسلام کی حقانیت ثابت ہو جاتی ہے تو پھر اسلام کوچے دل سے قبول کر لینا چاہیے، اس کے برخلاف عیسائی و یہودی مذاہب باطلہ پڑھنے رہنے کا کیا جواز ہے؟“

اور حضرت مولانا بشیر احمد حسینی صاحب مذکورہ بالتفصیلی جواب کا اجمالی خاکہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”هم اہل اسلام باہل کے بارے میں یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ باہل میں کلام الہی ہے، مگر باہل کلام الہی نہیں بالفاظ دیگر

بائل میں کلام اللہ موجود ہے، مگر ساری بائل کلام اللہ نہیں؛ بلکہ اس میں انسانی ہاتھ کا کرشمہ و کرتب بھی موجود ہے جیسا کہ پہلے تحریر کیا گیا ہے، پس بائل کے متعلق ہمارے دونوں نظریے حق و صداقت پر منی ہیں۔ (ترتیب رسیجت، ص ۶۲)

ادھر "انجیل برنا باس"، جب مختلف اور میں مختلف زبانوں سے ترجمہ ہوتی ہوئی مظہر عام پر آئی تو ۱۹۰۸ء میں ایک عیسائی ذاکر خلیل بک سعادت نے ایطالیوی زبان کے انگریزی ترجمہ سے اُسے جب عربی زبان میں ترجمے کر کے شائع کیا تو عیسائی دنیا میں ایک شور رنج گیا۔ اور "انجیل برنا باس" کو جعلی قرار دیتے ہوئے اس انجیل کو کسی مسلمان کی تصنیف بتایا، خود ذاکر خلیل بک سعادت صاحب نے "انجیل برنا باس" کے مقدمہ میں اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ انجیل کسی ایسے شخص کی تصنیف ہے جو پہلی نصرانی تھا اور پھر مسلمان ہو گیا تھا، بہر حال عیسائی علماء اور عوام میں "انجیل برنا باس" کے جعلی ہونے کے حوالے سے یہ ایک خاص اعتراض ہے کہ یہ انجیل کسی مسلمان کی تصنیف ہے۔

عیسائیوں کی جانب سے ایک وسری وجہ اس انجیل کو جعلی قرار دیتے جانے کی جو صاف نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی "آمد مبارک" کی تفصیل کے ساتھ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی بھی ذکر ہے بلکہ یہ عیسائیت کے عقیدہ کفارہ اور حضرت مسیح کے مصلوب یہے جانے کی تردید اور ختنہ کے حکم کے ساتھ ساتھ ایک اللہ تعالیٰ کی واحد انبیت کا سبق اور درس بھی دیتی ہے لہذا عیسائی عقائد کے خلاف "انجیل برنا باس" کے ان حقائق نے "انجیل برنا باس" کو جعلی قرار دے دیا، جتنا چونچ عیسائیت کی متنند کتاب "قاموس الکتاب" "برنا باس کی انجیل" کے عنوان سے ایک جگہ لکھتی ہے:-

**"برنا باس کی انجیل"** ایک جعلی انجیل جو غالباً

چودھویں صدی عیسوی کے اوائل میں لکھی گئی۔ داخلی شہادت

سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف فلسطین کا باشندہ نہیں تھا کیونکہ وہ

دہاں کے جغرافیہ سے پورے طور پر واقف نہیں۔ یہ اطلاعی زبان میں لکھی گئی اور اس میں اندازیل اربعہ اور قرآن مجید کے اقتباسات ملتے ہیں۔ مصنف احادیث اور اسلامی تعلیم سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔” (قاوس الکتاب، ص ۱۲۷)

اس سے پہلے کہ میں ”انجیل برنا باس“ پر عیسائیوں کے ذکورہ بالا اعتراض اور اس جیسے دیگر اعتراضات کے جواب کی طرف آؤں اس مضمون سے پہلے چند گزارشات مناسب خیال کرتا ہوں۔

اس بندہ کے عیسائیت سے تابع ہو کر ”دین اسلام“ قبول کرنے پر جب خاندان اور خاندان سے باہر عیسائیوں نے اسلام پر اعتراضات کئے تو میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ جذبہ پیدا ہوا کہ میں اپنے خاندان اور خاندان سے باہر ان عیسائی لیگاؤں اور بیگاؤں کے اعتراضات کے جواب دوں۔ لہذا اس جذبہ کے تحت رو عیسائیت کی کتب کی تلاش نے مجھے حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ مرحوم و مغفور کی کتاب ”اطہار الحق“، بمعروف ”بابل سے قرآن تک“ اور ”اعجاز عیسوی“ سے جاملا یا۔

عیسائی مذہب کا پیروکار ہوتے ہوئے کیونکہ خود مجھے عیسائیت کے مذہب و عقائد کا بہت رکی اور واجبی سا علم تھا، اس لئے میرے قبول اسلام کے بعد جب عیسائیت کی جانب سے اعتراضات کا طوفان اٹھا تو ان دونہ کورہ بالا کتب نے ”دین اسلام“ پر میرے ایمان کو تازگی بخشتے ہوئے مجھے نہ صرف اسلام پر عیسائیوں کے بیجا اعتراضات کے حقیقت پسنداد جوابات فراہم کئے بلکہ عیسائیت کے جن عقائد کے بارے میں میں بہت ہی اجمالی قسم کی معلومات رکھتا تھا، ان کی تفصیل بھی حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ان ذکورہ بالا کتب نے دیں۔

”مکتبہ دارالعلوم کراچی“ سے شائع ہونے والی حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”اطہار الحق“، بمعروف ”بابل سے قرآن تک“، جس کے اردو مترجم

حضرت مولانا اکبر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے اور اس کتاب پر شرح و تحقیق کا کام شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے کیا ہے نہ صرف شرح و تحقیق کا کام کیا بلکہ اس بے نظیر کتاب پر علوم سے پر ایک بہترین "مقدمہ" بھی تصنیف کیا ہے جو علیحدہ سے "سیاست کیا ہے؟" کے زیر عنوان کتابی مشکل میں بھی دستیاب ہے۔

اس کتاب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے سیاسائیوں کی جانب سے "انجیل برنا باس" کے بارے میں ان سوالات اور اعتراضات کا جواب بھی حقائق کی روشنی میں لکھا ہے جو "انجیل برنا باس" کی تصنیف اور تاریخی حقائق پر کیے جاتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے "انجیل برنا باس" پر اٹھنے والے اعتراضات اور سوالات کے جواب کیلئے "انجیل برنا باس" کے جس نسخہ کو مانے رکھا، وہ یعنی ڈاکٹر ظلیل بک سعادت ہی کے عربی ترجمہ کا اردو ترجمہ ہے جس کے مترجم جناب مولوی محمد حلمی انصاری ہیں جس کو "اسلامی مشن" (سنٹ نگر لاہور) والوں نے ۱۹۱۲ء میں شائع کیا، شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی کتاب "سیاست کیا ہے؟" میں کیونکہ "انجیل برنا باس" کا تعارف بھی شامل ہے اس بناء پر بحثیت نو مسلم مجھے بے حد شوق رہا کہ میں "انجیل برنا باس" کا مطالعہ و زیارت کروں۔ کیونکہ حضرت مولانا نے اپنے اس مضمون میں بعض جگہ "انجیل برنا باس" کے اقتباسات بھی نقل کئے ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے تحت میں نے ایک خط "اسلامی مشن" (سنٹ نگر لاہور) کے ناظم اعلیٰ کے نام اس گزارش کے ساتھ لکھا کہ مجھے "انجیل برنا باس" کا ایک نسخہ مطلوب ہے، لہذا اصدر اسلامی مشن جناب محترم سید احسن نواز صاحب نے نہ صرف میرے خط کا جواب عطا کیا بلکہ "انجیل برنا باس" کا ایک قدیم نسخہ بھی بھیجن دیا اور اپنے گرامی نامہ میں لکھا کہ:

"انجیل برنا باس" کا یہ نایاب قدیم نسخہ بڑی مشکل سے دستیاب ہوا ہے۔ اس سے جدا ہونے کو دل نہیں چاہتا مگر آپ کی تبلیغی

مسائی کے پیش نظر بھجا جا رہا ہے۔“

بذریعہ ڈاک رجسٹر بک پوسٹ جب یہ نسخہ مجھے ملا تو میری خوشی کی انتہائی تھی، کیونکہ ”انجلیل برنا باس“ کے ان شخصوں میں سے ایک نسخہ کی کاپی تھی جس کی بنیاد پر حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثیانی صاحب مدظلہم نے ”انجلیل برنا باس“ پر عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب تحریر فرمائے ہیں۔

”انجلیل برنا باس“ کے مطالعہ کے دوران اس کی ظاہری خستہ حالی کو دیکھتے ہوئے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش کوئی جلیلیت اور اہم ”انجلیل برنا باس“ کے اس قدیم و نایاب نسخہ کو من و میں خوبصورت انداز میں چھاپ دےتاکہ یہ تیقینی انتہا آئندہ کے علمی حلقوں اور اہل ذوق کے لئے محفوظ رہ جائے، چنانچہ اس مقصد کے تحت ”انجلیل برنا باس“ کے اس نسخہ کو لیکر جامدہ دارالعلوم (کراچی) کے استاذ گرامی حضرت اقدس مولانا محمود اشرف صاحب مدظلہم کی خدمت میں حاضر ہوا، ”انجلیل برنا باس“ کی ظاہری خستہ حالی دیکھتے ہوئے اور میری گزارش کو سنتے ہوئے حضرت والا نے انتہائی سرفرازی کے ساتھ ”انجلیل برنا باس“ کے اس نایاب نسخہ کی ”ادارہ اسلامیات“ سے اشاعت کا ارادہ فرماتے ہوئے غالباً دوسرے یا تیسرے روز مجھ احتقر کو اس پر ”مقدمہ“ لکھنے کو فرمایا، اس وقت تو حضرت والا کے سامنے خوشی کے ساتھ ٹبلٹ میں ”انجلیل برنا باس“ پر مقدمہ لکھنے کی ”ہاں“ کردی مگر بعد میں بہت افسوس ہوا کہ یہ میں نے کیا کیا، کہ مجھ ایسا کم فہم اور علم سے کورا آؤ دی اس عظیم کتاب پر بھلا کیا؟ ”مقدمہ“ لکھ سکتا ہے وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ ”انجلیل برنا باس“ کے اس قدیم و نایاب نسخہ پر پبلے ہی سے حضرت مولانا محمد امین صدر صاحب (اوکاڑہ) نے ”بے نظیر“ مقدمہ لکھا ہوا ہے۔

بہر حال حضرت مولانا محمود اشرف صاحب مدظلہم کے سامنے کی ہوئی ”ہاں“ کو نہ جانے کی غرض سے دوچار صفحے سیاہ کرنے بیٹھ گیا، اور ارادہ یہ تھا کہ ”انجلیل برنا باس“ پر عیسائیوں کی طرف سے اس کے ”جعلی“ ہونے کے اعتراض پر کچھ نئے اور اچھوتے انداز

سے لکھوں گا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس موضوع پر حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مظلوم اپنی کتاب ”عیسائیت کیا ہے؟“ میں ”انجیل برنا باس“ کے زیر عنوان ایسی تحقیقی اور علمی انقلاب کر پکھے ہیں کہ جو واقعۃ ”انجیل برنا باس“ کے قاری کے لئے انتہائی مفید ہے (جیسا کہ گزشتہ سطور میں اجمانی طور پر ذکر کر چکا ہوں)۔  
 یہ بہت ممکن تھا اور ہے کہ ”انجیل برنا باس“ کو جعلی کہنے والے اعتراض کندگان کے جواب میں میں الفاظ کو وہ علمی اور تحقیقی رنگ و روپ نہ دے پاتا جو حضرت شیخ الاسلام نے دیا ہے، لہذا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ”انجیل برنا باس“ پر ”مقدمہ“ کی حیثیت سے حضرت شیخ الاسلام جسٹس محمد تقی عثمانی صاحب مظلوم کی عالمانہ تحریر کو اس نئے ایڈیشن میں شامل کر لیا جائے۔ لہذا تھوڑی سی ترتیب کے فرق سے حضرت کی اس پوری تحریر کو اہل اسلام کیلئے عمومی حیثیت میں اور عیسائی دنیا کیلئے خصوصی طور پر پیش کرتا ہوں اور پھر فیصلہ عیسائی اہل علم اور پادری صاحبان پر چھوڑتا ہوں کہ کون ضمیر کی آواز پر بیک کر ”انجیل برنا باس“ کی حقیقت کو تسلیم کرتا ہے،

برنا باس حواری کے تعارف کے حوالے سے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب ”پوس اور برنا باس“ کے زیر عنوان لکھتے ہیں:-

”حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے بارہ حواریوں میں سے جو صاحب پوس کے نظریاتی اتفاقاب کے بعد سب سے پہلے ان سے ملے اور جو ایک طویل عرصے تک پوس کے ساتھ رہے وہ برنا باس ہیں، حواریوں میں ان کا مقام کیا تھا؟ اس کا اندازہ کتاب اعمال کی اس عبارت سے ہوگا“ اور یوسف نامی ایک لا دی تھا جس کا لقب رسولوں نے برنا باس یعنی نصیحت کا بیٹا رکھا تھا، اور جس کی پیدائش کپرس کی تھی، اس کا

ایک کھیت تھا جسے اس نے بیچا اور قیمت لا کر رسولوں کے پاؤں میں رکھ دی، (اعمال: ۳۶: ۲۷)

(یہاں پت کیا ہے؟ ص ۱۲۶)

اور ”انجیل برنا بس“ کے زیر میں مولانا فرماتے ہیں کہ:-

”عقلی تجربہ اور اقدام جاتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سلوہوں میں پوپ اسکش پغم کے خفیہ کتب خانے سے برنا بار کی لکھی ہوئی انگلی برآمد ہوتی ہے جس کے پہلے ہی صفحے

www.KitaboSunnat.com

”اے عزیزو! اللہ نے جو عظیم اور عجیب ہے اس آخری زمانے میں ہمیں اپنے نبی یسوع مسیح کے ذریعہ ایک عظیم رحمت سے آزمایا، اس تعلیم اور آنوس کے ذریعہ جنہیں شیطان نے بہت سے لوگوں کو گراہ کرنے کا ذریعہ بنایا ہے، جو تقویٰ کرتے ہیں اور سخت کفر کی تبلیغ کرتے ہیں، مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں، ختنہ کا انکار کرتے ہیں، جس کا اللہ نے ہمیشہ کے لئے حکم دیا ہے اور ہر نجیس گوشت کو جائز کہتے ہیں انہی کے زمرے میں پولس بھی گمراہ ہو گیا جیسکے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، مگر افسوس کے ساتھ اور وہی سبب ہے جس کی وجہ سے وہ حق بات لکھ رہا ہوں جو میں نے یسوع کے ساتھ رہنے کے دوران سنی اور دیکھی ہے، تاکہ تم نجات یاؤ اور تمہیں شیطان گمراہ نہ کرے۔

اور تم اللہ کے حق میں ہلاک ہو جاؤ اور اس بناء پر ہر اس شخص سے بچوں تھمہیں کسی نئی تعلیم کی تبلیغ کرتا ہے، جو میرے لکھنے کے خلاف ہوتا تک تم ابدی نجات یادو، (بڑا ۱: ۹۶۲)

بھی برناس کی وہ انجیل ہے جسے عرصہ دراز تک چھپانے اور  
ٹانے کی بڑی کوششیں کی گئیں اور جس کے بارے میں  
پانچویں صدی یسوسی میں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
تشریف آوری سے کمی سو سال پہلے) پوپ جیلاشیں اول نے  
یہ حکم جاری کر دیا تھا کہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا مجرم کسجا  
جائے گا اور آج یہ کہا جاتا ہے کہ یہ کسی مسلمان کی لکھی ہوئی ہے  
کیا اس کے بعد بھی اس بات میں کسی شبکی منجاش رہ جاتی ہے  
کہ موجودہ عیسائی مذہب سراسر پوس کے نظریات اور حضرت  
یسیٰ علیہ السلام یا آپ کے حواریوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں  
فبایٰ حدیث بعدہ یومِ نون؟“ (یہ سایت کیا ہے؟ ص ۱۳۸ و ۱۳۹)

ان مذکورہ دلائل و حقائق کے بعد ص ۱۷۱ پر شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثانی صاحب

”انجیل برنا باس“ پر لکھتے ہیں:-

”یہ بات تواب علمی دنیا میں ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ جو انجیل  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی، وہ دنیا سے محفوظ ہو  
چکی ہے، اس وقت جو کتابیں ”انجیل“ کے نام سے مشہور ہیں  
ان سے مراد حضرت عیسیٰ کی سوانح حیات ہے جسے مختلف لوگوں  
نے تلمیز کیا ہے اور اس میں آپ کی تعلیمات کا ایک بڑا حصہ  
پایا جاتا ہے۔“

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختلف  
شاگردوں اور حواریوں نے اس قسم کی انجیلیں لکھی تھیں، لوتا اپنی  
انجیل کے شروع میں لکھتے ہیں۔

”چونکہ بہتوں نے اس پر کر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے

در میان واقع ہوئیں ان کو ترتیب دار بیان کریں جب کہ انہوں نے جو شروع سے خود بیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا، (لو ۶: ۱: ۲)

لیکن عیسائی حضرات نے ان بہت سی انجیلوں میں سے صرف چار انجیلوں کو معترض رکھا ہے جو علی الترتیب میں۔ مرقس، لوقا اور یوحنا کی طرف مسحوب ہیں، باقی انجیلوں یا تو گم ہو چکی ہیں یا موجود ہیں، مگر انہیں عیسائی حضرات تسلیم نہیں کرتے۔

لیکن آج سے تقریباً ڈھائی سو سال پہلے ایک کتاب دریافت ہوئی جو برنا باس حواری کی طرف مسحوب ہے، اس کتاب کی دریافت نے دنیا بھر میں ایک بچل پیدا کر دی اسلئے کہ اس میں نہ صرف یہ کہ بے شمار باتیں ایسی موجود تھیں جس سے یہ سائیت کا پورا ایوان منہدم ہو جاتا ہے بلکہ اس میں نی آخراً الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسم گراہی بھی لکھا ہوا تھا۔

اس وقت سے لے کر آج تک بہت سے علماء یہ سائیت اور ماہرین تاریخ نے اس کتاب کو اپنا موضوع بحث بنا�ا ہے، اور تمام عیسائی علماء نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ اصلی انجیل برنا باس نہیں ہے، بلکہ اس کا مصنف کوئی مسلمان ہے، جس نے یہ سائیت کو غلط ثابت کرنے کے لئے اسے برنا باس حواری کی طرف مسحوب کر دیا ہے۔

جناب سید رشید رضا مصری مرحوم کے ایک مختصر مضمون کے سوا اس سلسلے میں کسی مسلمان کی کوئی تحریر میری نظر سے نہیں گزروی، حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی نے اپنی شہرہ آفاق

کتاب "اظہار الحق" میں انجلیز برنا بس کا بہت مختصر ساز ذکر فرمایا ہے، راقم المعرف حال ہی میں اظہار الحق کے اردو ترجمے کی شرح و تحقیق سے فارغ ہوا ہے اسی دوران میں انجلیز برنا بس اور اسکے موضوع پر مختلف مضمایں پڑھنے کا اتفاق ہوا، اس مطالعے کا حاصل میں اس مختصر مقالے میں پیش کر رہا ہوں امید ہے کہ علم دوست حضرات کے لئے دلچسپی کا باعث ہو گا۔ میں سب سے پہلے انجلیز برنا بس کا مختصر تعارف اور اس کے کچھ اقتباسات پیش کروں گا، اور اسکے بعد قدر تفصیل کیا تھا اس بات کی تحقیق کی جائے گی کہ یہ انجلیز اصلی ہے یا جعلی؟ انجلیز برنا بس معروف انجلیز اربعد سے بہت سی چیزوں میں مختلف ہے، لیکن چار اختلاف ایسے ہیں جنہیں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

(۱) اس انجلیز میں حضرت مسیح نے اپنے "خدا" اور "خدا کا یہا" ہونے سے صاف انکار کر دیا ہے۔

(۲) اسیں حضرت مسیح نے بتایا ہے کہ وہ "مسیح" یا "مسیا" جملی بشارت عہد قدم کے صحقوں میں دی گئی ہے، اس سے مراد میں نہیں ہوں بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا مصدق اسیں جو آخر زمانے میں مبعوث ہوں گے۔

(۳) برنا بس کا بیان ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو رسولی نہیں دی گئی، بلکہ ان کی جگہ یہوداہ اسکریپتی کی صورت بدلت دی گئی تھی، جسے یہودیوں نے حضرت عیسیٰ سمجھا، اور رسولی پر چڑھا دیا، حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا،

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جس بیٹے کو ذبح کرنیکا ارادہ کیا تھا وہ حضرت مُحَمَّد علیہ السلام نہیں بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ (عیسائیت کیا ہے؟ م ۱۷۶۱ء)

”انجیل برنا باس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گراہی“، اس عنوان کو قائم کرتے ہوئے مولا نا لکھتے ہیں کہ:-

”زیل میں ہم انجیل برنا باس کی چند وہ عبارتیں پیش کرتے ہیں جنہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی سرور کو نین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارتیں ذکر گئی ہیں ہمارے پاس انجیل کے عربی اور اردو ترجمے ہیں ہم یہاں دونوں کی عبارتیں نقل کریں گے، اردو ترجمے پر اس لئے اکتفا نہیں کیا گیا کہ وہ ایک مسلمان عالم کا کیا ہوا ہے، اسکے برعکس عربی ترجمہ ذاکر ظلیل سعادت نے کیا ہے جو ایک عیسائی عالم ہیں۔

(۱) لست اهلا ان احل ربا طات جرموق او سیور  
حذاء رسول الله الذى تسونه مسیا الذى خلق قبلی  
ویأتی بعدی (فصل ۱۳۲ آیت)

میں اسکے لاکن بھی نہیں ہوں کہ اس رسول اللہ کے جو تے کے بندیان غلبیں کے تے کھواوں جس کو تم میتا کہتے ہوؤہ جو کہ میرے پہلے یہاں کیا گیا اور اب میرے بعد آئے گا (عربی ترجمہ مطبوعہ تاہرہ ۱۹۵۸ء م ۲۳ و اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور ۱۹۱۶ء م ۲۳)

(۲) لِمَا رأيْتَهُ امْتَلَكْتَ عَزَاءَ قَانِلَا يَا مُحَمَّدَ لِيَكَنَ اللَّهُ مَعَكَ  
ولِيَجْعَلَنِي أَهْلًا ان احل سیر حذائق (فصل ۱۳۲ آیت ۳۰)

اور جب کہ میں نے اسکو دیکھا میں تم سے بھر کر کہنے لگا اے محمد  
اللہ تیرے ساتھ ہوا اور مجھ کو اس قابل بنائے کہ میں تیری جوتی کا  
ترکھولوں (عربی ترجمہ ص ۶۹، اردو ترجمہ ص ۷۰)

(۳) اجابت التلاميذ يا معلم من عسى ان يكون ذلك  
الرجل الذى تتكلم عنه الذى سياتى الى العالم؟ اجاب  
يُسُوع بابتها ح قلب: انه محمد رسول الله  
(فصل ۱۶۳ آيات ۸۷)

شاگردوں نے جواب میں کہا اے معلم! وہ آدمی کون ہو گا جس  
کی نسبت خوب یہ یا قل کہہ رہا ہے اور جو کہ دنیا میں عنقریب آئے  
گا؟ یسوع نے دلی خوشی کے ساتھ جواب دیا یہ یہ کہ محمد رسول  
اللہ ہے (عربی ترجمہ ص ۲۵۲ اردو ترجمہ ص ۲۲۳)

(۴) الحق اقول لكم متكلما من القلب انى اقشعر لان  
العالمن سيد عونى إلهاؤ على ان اقدم لاجل هذا حساباً  
لعمر الله الذى نفسي واقفة في حضورته انى رجل فان  
كشائر الناس (۵۳: ۱۰-۱۳)

”میں تم سے سچ کہتا ہوں دل سے باتمی کرتا ہوا کہ ہر آئندہ  
میرے بھی روشنی کھڑے ہوں گے اس لئے کہ دنیا مجھ کو معبد  
سمجھے اور مجھ پر لازم ہو گا کہ اسکے حضور میں حساب پیش کروں،  
اللہ کی زندگانی کی قسم ہے وہ اللہ کمیری جان اس کے حضور میں  
کھڑی ہونے والی ہے کہ پیش کیں بھی ایک فتا ہونے والا آدمی  
ہوں تمام انسانوں جیسا۔ (عربی ترجمہ ص ۸۲ اردو ترجمہ ص ۸۲)

(بسمایت کیا ہے؟ ص ۲۴۲)

اس انجل کی دریافت، اس والے سے شیخ الاسلام لکھتے ہیں:-

”قدیم عیسائی لزیر پر میں انجل برنا بس کا ذکر ایک گمشدہ کتاب کی حیثیت ملتا ہے، لیکن وہی امیں شاہ پروشیا کے ایک مشیر کو جس کا نام کر در تھا، ایک سڑزم کے مقام پر کسی کتب خانے سے ایک کتاب ہاتھ گلی جو اطallovi زبان میں تھی اور اس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ برنا بس حواری کی لکھی ہوئی انجل ہے، اس وقت تک صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ کریم نے یہ اطallovi نسخہ ایک سڑزم کے کسی صاحب حیثیت آدمی سے حاصل کیا تھا جو اسے اپنی حقیقی کتاب سمجھتا تھا کہ کریم نے یہ نسخہ شہزادہ ایوب جیں سافوی کو تخفہ کے طور پر دیدیا، اس کے بعد ۱۷۳۸ء میں آسٹریا کے پائیتخت و اتنا کے شاہی کتب خانے میں منتقل ہو گیا اور آج تک وہیں ہے۔

اسکے بعد اخبارویں صدی کی ابتداء ہی میں ہندی کے مقام پر ڈاکٹر بہمن کو انجل برنا بس کا ایک اور نسخہ دستیاب ہوا جو ہسپانوی زبان میں تھا یہی نسخہ مشہور مستشرق جارج سیل کو ملا تھا جس سے اسے اپنے ترجمہ قرآن میں مختلف اقتباسات نقل کئے ہیں۔

جارج سیل نے اس ہسپانوی نسخے پر جو نوٹ لکھا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درحقیقت یہ مذکورہ بالا اطallovi نسخہ کا ہسپانوی ترجمہ ہے جو کسی اردو یعنی مسلمان مصطلحی عنندی نے کیا ہے عنندی ہی نے اسکے شروع میں ایک دیباچہ بھی لکھا ہے جس میں اطallovi نسخے کی دریافت کا پورا عالی تحریر ہے۔

اس دیاپے کا خلاصہ یہ ہے کہ تقریباً سولہویں صدی کے اختتام پر ایک لاطینی راہب فرامر نیو کو آرنسوں بچپ کے کچھ خطوط دستیاب ہوئے جن میں سے ایک میں پوس پر سخت تنقیدی گئی تھی اور ساتھ ہی یہ لکھا تھا کہ انجلی برتا بس میں پوس کی حقیقت خوب واضح کی گئی۔ جب سے فرامر نیو نے آرنسوں کا یہ خط پڑھا تھا اس وقت سے وہ مسلسل انجلی برتا بس کی جستجو کرتا رہا۔ کچھ عرصے کے بعد اسے اس زمانے کے پوپ اسکش چشم کا تقرب حاصل ہو گیا اور ایک روز وہ پوپ کے ساتھ، اسکے کتب خانے میں چلا گیا، کتب خانے میں بخیج کر پوپ کو نیندا آ گئی، اس عرصے میں فرامر نیو نے وقت گذاری کے لئے کتابیں دیکھنی شروع کیں، حسن اتفاق سے اس نے پہلی بار جس کتاب پر ہاتھ ڈالا وہ انجلی برتا بس کا اطالوی نسخہ تھا، فرامر نیو اسے حاصل کر کے بہت خوش ہوا اور اسے آستین میں چھپا کر لے آیا۔

یہ پوری روایت مستشرق سیل نے مصطفیٰ عرنڈی کے حوالہ کے ترجمہ قرآن کے مقدمے میں لکھی ہے یہ بہانوی نسخہ جو سیل کے پاس تھا اب گم ہو چکا ہے البتہ اتنا معلوم ہے کہ یہ کے امام میں یہ نسخہ اکثر ہیوٹ کے پاس آگئی تھا اور اس نے اپنے یونگروں میں بتالیا ہے کہ دو جگہ معمولی اختلاف کے علاوہ اطالوی اور بہانوی نسخوں میں کوئی قابل ذکر فرق نہیں ہے۔

خلاصہ یہ کہ اب دنیا میں صرف قدیم اطالوی نسخہ موجود ہے اسی سے ڈاکٹر منکہوں نے اس کا انگریزی سے عربی میں منتقل کیا یہ

عربی ترجمہ جناب سید رشید رضا مصری مرحوم نے ۱۹۰۸ء میں اپنے ایک مختصر مقدمے کیساتھ شائع کر دیا، ڈاکٹر خلیل سعادت ہی نے اس انجیل کی فضلوں پر آئیوں کے نمبر ڈالے ہیں، اصل نسخے میں یہ نمبر موجود نہ تھے انہوں نے ہی اس کے شروع میں ایک طویل دیباچہ لکھا ہے جس میں اولاً انجیل برنا باس کی دریافت کا مذکورہ بالا واقع تحریر ہے اور اسکے بعد ڈاکٹر خلیل نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ انجیل کسی ایسے یہودی شخص کی تصنیف ہے جو پہلے نصرانی اور پھر مسلمان ہو گیا تھا۔

یہ عربی ترجمہ ہندوستان پہنچا تو مولوی محمد طیم صاحب انصاری رو دلوی نے اس کا اردو ترجمہ کیا جو ۱۹۱۳ء میں لاہور سے شائع ہوا۔

یہ تھا انجیل برنا باس کا مختصر تعارف اب ہم یہ تحقیق کریں گے کہ یہ انجیل واقعۃ برنا باس کی تصنیف ہے یا عیسائی علامے کے بقول کسی مسلمان کی گھڑی ہوئی ہے؟ جہاں تک ہم نے تحقیق کی ہے ہم پر یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اس انجیل کا درجہ اسناد باہل کے کسی بھی صحیفے سے کہنیں ہے بلکہ اس سے کہنیں زیادہ ہے۔

اب ہم قدر سے تفصیل سے اس انجیل کی اصلیت پر گفتگو کر یعنی جہاں تک ہم نے تحقیق کی ہے ہمارے نزدیک اس انجیل کا پایا اعتبار باہل کے کسی صحیفے سے کہنیں ہے بلکہ بعض دلائل ایسے ہیں جنکی بناء پر ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ کتاب بنیادی طور پر برنا باس حواری ہی کی لکھی ہوئی ہے۔

(میسائیت کیا ہے؟ ص ۱۷۶۶۱۷۲)

”انجیل برنا باس کی حقیقت“ اس باب میں مولا نا لکھتے ہیں کہ:-

”انجیل برنا باس کی حقیقت اور اس کی اصلیت کی تحقیق کرنے

کیلئے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ برنا باس کون ہیں؟ اور حواریوں میں ان کا مقام کیا تھا؟ اور ان کے عقائد و نظریات کیا تھے؟ ان کے تعارف کا ایک جلد سب سے پہلے ہمیں لوقا کی کتاب اعمال میں ملتا ہے وہ لکھتے ہیں:

”اور یوسف نام کا ایک لا دی تھا جس کا لقب رسولوں نے برنا باس یعنی فضیحت کا بینار کھا تھا، اور جسکی پیدائش کپڑس کی تھی، اس کا ایک کھیت تھا جسے اس نے بیجا، اور قیمت لا کر رسولوں کے پاؤں میں رکھدی۔“ (اعمال: ۳۶: ۳۶)

اس سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ برنا باس حواریوں میں بلند مقام کے حامل تھے اور اسی وجہ سے حواریوں نے ان کا نام ”فضیحت کا بینا“، ”رکھدیا تھا“ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ انہوں نے خدا کی رضا جوئی کی خاطر اپنی دنیاوی پوچھی تسلیٰ مقاصد کے لئے صرف کروی تھی۔

اس کے علاوہ برنا باس کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ انہوں نے ہی تمام حواریوں سے پُلس کا تعارف کرایا تھا، حواریوں میں سے کوئی یہ یقین کرنے کیلئے تیار نہ تھا کہ وہ ساؤل جو کل تک ہم لوگوں کو ستابا اور تکلیف پہنچاتا رہا ہے، آج اخلاص کیسا تھا ہمارا دوست اور ہم مذہب ہو سکتا ہے، لیکن یہ برنا باس ہی تھے جنہوں نے تمام حواریوں کے سامنے پُلس کی تصدیق کی اور انہیں بتایا کہ یہ فی الواقع تمہارے ہم مذہب ہو پکا ہے چنانچہ لوقا پُلس کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”اس نے یروخلم میں پہنچ کر شاگردوں میں مل جانے کی کوشش

کی اور سب اس سے ذرتے تھے کیونکہ ان کو یقین نہ آتا تھا کہ  
یہ شاگرد ہے، مگر برنا باس نے اسے اپنے ساتھ رسولوں کے  
پاس لے جا کر ان سے بیان کیا کہ اس نے اس طرح راہ میں  
خداؤند کو دیکھا اور اس نے اس سے باتیں کیں، اور اس نے  
 دمشق میں کیسی دلیری کے ساتھ یونوں کے نام سے منادی کی،  
(اعمال: ۹: ۲۶، ۳۱)

اس کے بعد ہمیں کتاب اعمال ہی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ  
پُلس اور برنا باس عرصہ دراز تک ایک دوسرے کے ہمسفر ہے  
اور انہوں نے ایک ساتھ تبلیغ یہ سماجیت کا فریضہ انجام دیا  
(دیکھئے اعمال: ۱۱: ۱۵، ۲۰: ۲۵ و ابواب ۱۲، ۱۵)

لیکن اس کے کچھ عرصے بعد پُلس اور برنا باس کے درمیان  
شدید اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں، ہم اسی کتاب کے دوسرے  
باب میں تحقیق کر چکے ہیں کہ یہ اختلافات نظریاتی تھے اور ان  
کی اصل وجہ یہ تھی کہ پُلس نے اصل دین یوسوی میں ترمیم  
کر کے ایک نئے مذہب کی بنیاد پر اتنی شروع کر دی تھی یہاں  
اس تحقیق کا اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں جو صاحب چاہیں  
وہاں دیکھ لیں، بہر حال! اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ  
برنا باس نے پُلس کی کھل کر مخالفت شروع کر دی تھی۔  
(یہ سماجیت کیا ہے؟ م: ۱۷، ۲۷)

پھر آگے مولا ناصاحب تحقیق کرتے ہیں کہ:-

اس کتاب کے دوسرے باب کی مندرجہ بالا بحث کو ذہن میں  
رکھ کر انہیل برنا باس پر آ جائیے ہمیں اس انہیل کے بالکل شروع  
میں جو عبارت لمحیٰ ہے وہ یہ ہے۔

ایہا الاعزاء ان اللہ العظیم العجیب قد انتقدنا فی هذه  
 الايام الاخيرة بنیه یسوع المسبح برحمۃ عظیمه  
 للتعمیل والآیات التي التخذلها الشیطان ذریعة لتضليل  
 کثیرین بدعوى القوی مبشرین بتعليم شدید الكفر  
 داعین المسيح ابن الله ورافضین الختان الذي امر به  
 اللہ دائمًا مجوزین كل لحم نجس الذين ضل فی  
 عدادهم ايضاً بولس الذى لا اتكلم منه الامر الاسى  
 وهو السبب الذى لا جله اسطر ذلك الحق الذى  
 رأيته وسمعته اثناء معاشوتي لیسوع لکی تخلصوا ولا  
 يضلکم الشیطان فهلکوا فی دینونة اللہ وعلیه  
 فاحذروا کل احد یشرکُكم بتعلیم جدید مضادلما  
 اکبھے لتخلصوا خلاصاً ابدیاً.

(بریاس: ۹۶۲)

”اے عزیزو! اللہ نے عظیم اور عجیب ہے اس آخری زمانہ میں  
 ہمیں اپنے نبی یسوع مسیح کے ذریعہ ایک عظیم رحمت سے آزمایا!  
 اس تعلیم اور آجتوں کے ذریعے جنمیں شیطان نے بہت سے  
 لوگوں کو گراہ کرنے کا ذریعہ بنایا ہے، جو قوی کرتے ہیں، اور سخت  
 کفر کی تبلیغ کرتے ہیں مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں، ختنہ کا انکار  
 کرتے ہیں، جس کا اللہ نے ہمیشہ کیلئے حکم دیا ہے، اور ہر ہنس  
 گوشت کو جائز کہتے ہیں، انہی کے زمرے میں پولس بھی گراہ  
 ہو گیا، جس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا، مگر افسوس کے

ساتھ اور وہی سبب ہے جس کی وجہ سے وہ حق بات لکھ رہا ہوں  
جو میں نے بیوی کے ساتھ رہنے کے دوران میں اور دیکھی ہے  
تاکہ تم نجات پاؤ، اور تمہیں شیطان گمراہ نہ کرے اور تم اللہ کے  
حق میں ہلاک ہو جاؤ اور اس بناء پر ہر اس شخص سے بچو جو تمہیں  
کسی نئی تعلیم کی تبلیغ کرتا ہے جو میرے لکھنے کے خلاف ہو، تاکہ تم  
ابدی نجات پاؤ۔“

کیا یہ میں قرین قیاس نہیں ہے کہ پوس سے نظریاتی اختلاف کی  
بناء پر جدا ہونے کے بعد برناس نے جو عصر از تک حضرت  
مسیح علیہ السلام کے ساتھ رہے تھے..... حضرت مسیحؐ کی ایک  
سوائی لکھی ہو، اور اس میں پوس کے نظریات پر تنقید کر کے صحیح  
عقائد و نظریات بیان کئے گئے ہوں

یہاں تک ہماری گذارشات کا خلاف یہ ہے کہ خود باعث میں  
برناس کا جو کروار پیش کیا گیا ہے، اور اس میں پوس کے ساتھ  
ان کے جن اختلاف کا ذکر ہے، ان کے پیش نظریہ بات چند اس  
بعد نہیں ہے کہ برناس نے ایک ایسی انجیل لکھی ہو جس میں  
پوس کے عقائد و نظریات پر تنقید کی گئی ہو، اور وہ مردوجہ عیسائی  
عقائد کے خلاف ہو، اگر یہ بات آپ کے ذہن نہیں ہو گئی ہے تو  
اس کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ انجیل برناس کو برناس کی  
تصنیف سمجھنے کے راستے سے ایک بہت بڑی رکاوٹ دو رہ گئی  
اس لئے کہ عام لوگوں اور بالخصوص عیسائی حضرات کے دل میں  
اس کتاب کے طرف سے ایک بہت بڑا... بلکہ شاید سب سے  
بڑا... شہزادی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ انہیں اس میں بہت سی

باتیں ان نظریات کے خلاف نظر آتی ہیں جو پوس کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہیں وہ جب دیکھتے ہیں کہ اس کتاب کی بہت سی باتیں اننجیل ارجاع اور مردجہ عیسائی نظریات کے خلاف ہیں تو وہ کسی طرح یہ باور کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے کہ یہ واقعی برنباں کی تصنیف ہے، انسانیکو پہنچ یا امریکا ناکا مقالہ نگار اس انجلیل پر تبرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔“

”ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے جس سے ہم یہ معلوم کر سکیں کہ اننجیل برنباں کے اصلی مضامین کیا تھے؟ تاہم اس نام سے اطالوی زبان میں ایک طویل صحیحہ آج کل پایا جاتا ہے جو اسلامی نقطہ نظر سے لکھا گیا ہے اور جس میں تصوف کا ایک مفہوم عصر موجود ہے، ۱۹۰۷ء میں لانس ڈیل اور لارنے اے ایڈٹ کیا تھا، اور ان کا خیال یہ تھا کہ یہ کسی ایسے شخص کی تصنیف ہے جس نے عیسائی مذہب چھوڑ دیا تھا، اور غالباً یہ تیرہ ہویں اور سولہویں صدی کے درمیان کسی وقت لکھی گئی ہے۔  
(انسیکلپ پہنچ یا امریکا نا، ص ۲۲۴، ۲۲۵ مقالہ برنباں)

آپ نے دیکھا کہ فاضل مقالہ نگار نے اس کتاب کے ناقابل اعتبار ہونے پر کوئی خوبی دلیل پیش کرنے کے بجائے چھوٹے ہی اس پر یہ تبرہ کیا ہے کہ: ”جو اسلامی نقطہ نظر سے لکھا گیا ہے“ اور اس بات کو کتاب کے جعلی ہونے پر کافی دلیل سمجھ کر آگئے یہ بحث شروع کر دی ہے کہ اس کا لکھنے والا کون تھا؟ اور یہ کب لکھی گئی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ پوس کے نظریات و عقائد اور اس کے بیان کردہ واقعات ذہنوں میں کچھ اس طرح بینے پچے

ہیں کہ جس کتاب میں ان کے خلاف کوئی بات کہی گئی ہو۔ اے کسی حواری کے طرف منسوب کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔

لیکن اور پر جو گزارشات ہم نے پیش کی ہیں، ان کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر بر بنا س کی کسی تصنیف میں پوس کے عقائد و نظریات کے خلاف کوئی عقیدہ یا واقعہ بیان کیا گیا ہو تو وہ کسی طرح تجربہ نہیں ہو سکتا، اور محض اس بناء پر اس تصنیف کو جعلی قرار نہیں دیا جاسکتا کہ وہ پوس کے نظریات کے خلاف ہے، اس لئے کہ بکہورہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ پوس اور بر بنا س میں کچھ نظریاتی اختلاف تھا، جس کی بناء پر وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تھے۔

اس بنیادی نکتہ کو قدرے تفصیل اور وضاحت سے ہم نے اس لئے بیان کیا ہے تاکہ انجلی بر بنا س کی اصلیت کی تحقیق کرتے ہوئے وہ غلط تصور زہن سے دور ہو جائے جو عام طور سے شعوری یا غیر شعوری طور پر آہی جاتا ہے۔

اس کے بعد آئیے ویکیس کر کیا واقعی بر بنا س نے کوئی انجلی لکھی تھی؟ جہاں تک ہم نے اس موضوع پر مطالعہ کیا ہے اس بات میں دور ایسی نہیں ہیں کہ بر بنا س نے ایک انجلی لکھی تھی، عیسائیوں کے قدیم سآخذ میں بر بنا س کی انجلی کا تذکرہ ملتا ہے، انہمار الحق (ص ۲۶۲ ج ۱) میں اسیہو موس کے حوالہ سے جن گمرا شدہ کتابوں کی فہرست نقل کی گئی ہے اس میں انجلی بر بنا س کا نام موجود ہے، امریکانا (ص ۲۶۲ ج ۳) کے مقالہ بر بنا س میں بھی اس کا اعتراف کیا گیا ہے۔

چونکہ انجیل برناس دوسری انجیلوں کی طرح رواج نہیں پائیکی؛  
اس لئے کسی غیر جانبدار کتاب سے یہ پڑتے نہیں چلا کر اس کے  
 مضامین کیا تھے؟ لیکن کلیسا کی تاریخ میں ہمیں ایک واقعہ ایسا ملتا  
ہے کہ برناس کی انجیل میں عیسائیوں کے عام عقائد و نظریات  
کے خلاف کچھ باتیں موجود تھیں وہ واقعہ یہ ہے کہ پانچویں صدی  
عیسوی میں (یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری  
سے بہت پہلے) ایک پوپ جیلاشیں اول کے نام سے گذرائے  
اس نے اپنے دور میں ایک فرمان جاری کیا تھا، جو فرمان  
جیلاشیں (.....) کے نام سے ہے، اس فرمان میں اس نے  
چند کتابوں کے پڑھنے کو منوع قرار دیا تھا، ان کتابوں میں سے  
ایک کتاب انجیل برناس بھی ہے (دیکھئے انسائیکلو پیڈ یا امریکانا،  
ص ۲۶۲ ج ۳ مقالہ برناس اور محبہرس انسائیکلو پیڈ یا امریکانا،  
ج ۶ مقالہ جیلاشیں اور مقدمہ انجیل برناس از ڈاکٹر خلیل  
سعادت سمجھی)۔

اگرچہ بعض سمجھی علماء نے جیلاشیں کے اس فرمان کو بھی جعلی اور  
غیر مستحق قرار دیا ہے، (مثلاً انسائیکلو پیڈ یا برنا نیکا جیلاشیں) لیکن  
اُنکی کوئی دلیل ہمیں معلوم نہیں ہو سکی اور امریکانا کے مقالہ  
ٹھارڈوں نے اسے تسلیم کیا ہے۔ والمعتمد مقدم علی النافی  
بہر کیف: اگر یہ فرمان درست ہے تو سوال یہ ہے کہ جیلاشیں  
نے انجیل برناس کے مطالو کو کیوں منوع قرار دیا؟ خاص طور  
سے یہ بات ذہن میں رکھئے کہ پوپ جیلاشیں بدعتی فرقوں کا  
 مقابلہ کرنے میں بہت مشہور ہے یقیناً اس نے اس کا مطالعہ

اصلیہ منوع کیا ہو گا کہ اس میں عام عیسائی نظریات کے خلاف  
کچھ باتیں موجود تھیں اور ان سے کسی "فرتے" کی تائید ہوتی  
تھی۔ اس واقعہ سے اتنا اشارہ اور مل جاتا ہے کہ انجلی بر بناس  
عام عیسائی نظریات کے خلاف تھی اب تک جتنی باتیں ہم نے  
عرض کی ہیں وہ خارجی قرآن ہیں جن سے موجودہ انجلی بر بناس  
کی اصلیت پر کچھ روشنی پڑ سکتی ہے، اس کے بعد ہم کتاب کے  
اندر ورنی قرآن سے بحث کرتے ہوئے محضراً داخلی شہادتیں  
بیان کرنے لگے جن سے اس کتاب کے اصلی یا جعلی ہونے کا پتہ چل  
سکتا ہے۔ پہلے وہ قرآن ذکر کئے جاتے ہیں جن سے اس کتاب  
کا اصلی ہونا معلوم ہوتا ہے، اگر یہ کتاب اصلی نہیں ہے تو یقیناً  
کسی مسلمان کی لکھی ہوئی ہو گی۔ چنانچہ اکثر فرانسی علماء کا دعویٰ  
یہی ہے، اور لامحال اس کے لکھنے والے کا مقصد یہ ہو گا کہ اس  
کتاب کو بر بناس کی تصنیف سمجھ کر لوگ عیسائیت سے بر گشته ہو  
جائیں، لیکن اس کتاب میں کئی باتیں اسکی پائی جاتی ہیں  
جو اس کسی مسلمان کی تصنیف قرار دینے سے انکار کرتی ہیں:-

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کتاب میں ایک درجن سے زائد  
مقامات پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی  
کا ذکر کیا گیا ہے، اور بعض مقامات پر تو لمبی لمبی فصلیں آپؐ ہی  
کے ذکر کر جیل سے بھری ہوئی ہیں، مثلاً کچھ ۲:۳۶، ۶:۳۹، ۲:۱۳، ۳:۲۲، ۹:۱۹، ۵:۳۴، ۹:۵۲، ۱:۱۵، ۱:۲۶، ۷:۲۲۰، ۷:۱۵، ۸:۹۲، ۸:۵۷، ۷:۱۶۳، ۷:۱۷، ۳:۲

اتنا ذہین ..... اور وسیع الطالع ہو کہ انجلی بر بناس جیسی کتاب

تصنیف کر کے اسے حواریوں کی طرف منسوب کرنے کی جرأت  
کر سکتا ہو۔ کیا وہ اتنی مولیٰ ہی بات نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اس  
کثرت کے ساتھ بار بار آپ کا اسم گرامی ذکر کرنے سے لوگ  
شبہ میں پڑ جائیں گے جو شخص معمولی سمجھ بوجھ رکھتا ہو وہ بھی اسی  
غلطی نہیں کر سکتا، یہ جعلہ اداز کی فطرت ہے کہ وہ شبہ میں ڈالنے  
والی کھلی باتوں سے پرہیز کی کوشش کرتا ہے، ایسے موقع پر اس  
کے لئے آسان راست یہ تھا کہ وہ صرف ایک دو جگہوں پر آپ کا  
اسم گرامی ذکر کرتا، اور بس، بلکہ اس سے بھی بہتر طریقہ یہ تھا کہ  
انجیل یونانی میں فارقلیط کے نام سے جو پیشگوئی مذکورہ ہے، اسے  
جوں کی توں نقل کر کے فارقلیط کے بجائے آپ کا اسم گرامی لکھ  
دینا، انجیل بر بناس کو پڑھنے تو اندر زادہ ہو گا کہ اس کا لکھنے والا نہ  
صرف یہ کہ بالکل کا وسیع علم رکھتا ہے بلکہ ابھائی ذہین اور زیرِ ک  
ہے، کیا یہ ممکن ہے کہ اپنے مذهب کو حق ثابت کرنیکے جوش میں  
اس قد رسمانے کی بات کو نظر انداز کر دیا ہو؟

(۲) اگر اس انجیل کا مصنف کوئی مسلمان ہے تو جگہ جگہ آخرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ذکر کرنے سے اس کا مقصد یقیناً یہ ہے  
کہ قرآن کریم کی اس آیت کو درست ثابت کر کے جس میں کہا  
گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صراحت آپ کا نام لیکر  
آپ کی تشریف آوری کی بشارت دی ہے۔ ایسی صورت  
میں اسے چاہیے تھا کہ وہ اس کتاب میں ہر جگہ یا کم از کم ایک  
جگہ آپ کا نام الحمد ذکر کرتا ہے، اس لئے کہ قرآن کریم کی جس  
آیت کی وہ تصدیق کرنا چاہتا ہے اس میں یہی نام ذکر کیا گیا

ہے ارشاد ہے:

﴿وَمُبَشِّرًا بِرُسُولٍ يَأْتُنَّ مِنْ بَعْدِنِي أَسْمَهُ أَخْمَدُ﴾  
”اور (میں) اس رسول کی خوشخبری دینے والا بنا کر (بھیجا گیا  
ہوں) جو میرے بعد آیا گا اسکا نام احمد ہو گا۔“

اس کے برخلاف ہم دیکھتے ہیں کہ اس کتاب میں ہر جگہ آپ کا  
اسم گرامی ”محمد“ ذکر کیا گیا ہے اور کسی ایک جگہ بھی ”احمد“  
کا لفظ موجود نہیں ہے۔

(۳) اس کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی یہ کہلوایا گیا ہے  
کہ عہد قدیم کی کتابوں میں ”معج“ یا ”مسیا“ کی بشارت دی گئی  
ہے، اس سے مراد میں نہیں ہوں بلکہ ”محمد رسول اللہ“ (صلی اللہ  
علیہ وسلم) ہیں (فصل تبریز ۹ آیت ۱۲)

اگر اس کتاب کا لکھنے والا کوئی مسلمان ہے تو اسے یہ بات لکھنے  
کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں ہے اور اس  
کے لکھنے سے بھی خواہ خواہ شبہات پیدا ہو سکتے ہیں، بعض  
حضرات کا کہنا ہے کہ لکھنے والے نے کسی کو دھوکہ میں ڈالنے  
کے لئے یہ سب کچھ نہیں لکھا تھا، بلکہ یہ کتاب دراصل ایک تخیلی  
کتاب ہے جس میں لکھنے والے نے یہ ظاہر  
کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کے نقطہ نظر کے مطابق معج  
کی سوانح حیات کسی ہوئی چاہئے۔

یہ بات کسی حد تک قرین قیاس ہو سکتی تھی۔ لیکن انجلیل برنس اس کو  
پڑھنے کے بعد اس خیال کی بھی تردید ہو جاتی ہے، اول تو ایسی  
صورت میں مصنف کو اپنانام ظاہر کرنا چاہیے تھا، اس کی بجائے

اس نے اسے بریاس کی طرف کیوں منسوب کیا؟ پھر اس کتاب میں بہت سی باتیں اسلامی تصورات کے بالکل خلاف ملتی ہیں اُنکی کوئی تاویل سمجھ میں نہیں آتی، مثلاً:

(۱) فصل نمبر ۲۰۹ آیت ۷ فصل نمبر ۲۱۵ آیت ۳ اور آیت ۷ میں کچھ فرشتوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں جن میں جبریل کے علاوہ میخائل، رفائل اور اوریل بھی مذکور ہیں، مؤخر الفہرست کرتینوں ناموں سے اسلامی ادب بالکل نا آشنا ہے۔

(۲) فصل نمبر ۲۲۰، ۲۱۹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے ایک مرتبہ پھر دنیا میں جانے کی اجازت دی جائے تاکہ میں اپنی والدہ اور شاگرد سے مل آؤں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ انہیں دوبارہ دنیا میں بھیجا اور اپنی والدہ اور شاگردوں سے کچھ دیر گفتگو کر کے پھر واپس تشریف لے گئے۔

یہ واقعہ بھی اسلامی تصور کے خلاف ہے۔ آج تک کوئی مسلمان نگاہ سے ایسا نہیں گذر ا جو حضرت مسیحؐ کے آسمان پر تشریف لیجانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے واپسی کا قابل ہو۔

(۳) فصل ۲۳۱ آیت ۵ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ ارشاد منقول ہے کہ:

اعطوا اذا مالقيصر وما لله لله،

”تب تو قیصر کا حق قیصر کو دیدو اور اللہ کا حق اللہ کو۔“

دین و سیاست کی تفریق کا یہ نظریہ خالصہ غیر اسلامی ہے اور

علمائے اسلام شروع سے اس کی تروید کرتے آئے ہیں۔

(۲) فصل ۱۰۵ آیت ۳ میں آسانوں کی تعداد نو ہتھلائی گئی ہے۔ اگرچہ بعض فلاسفہ اس کے قائل رہے ہیں، مگر مسلمانوں کی میں مشہور قول سات ہی کا ہے، قرآن کریم میں بھی آسانوں کی تعداد ہر جگہ سات ہی مذکور ہے، اس طرح کے بعض اور تصورات اس کتاب میں ایسے ملتے ہیں جو عام اسلامی نظریات کے قطبی خلاف ہیں، یا کم از کم مسلمانوں کے یہاں معروف نہیں رہے ان حالات میں یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ یہ کتاب کسی مسلمان کی جعلی تصنیف ہے۔ یہ تھوڑہ قرآن جن کی موجودگی میں اس کتاب کو کسی مسلمان کی تصنیف قرار دینا بہت بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے، اب ہم وہ قرآن پیش کرتے ہیں جن سے اس کتاب کا جعلی ہونا معلوم ہوتا ہے، اور جن سے اکثر عیسائی حضرات اور اہل مغرب نے استدلال کیا ہے:

(۱) جیسا کہ ہم نے عرض کیا، عیسائی حضرات کو اس انجیل کے اصلی ہونے پر سب سے پہلا شہر تو پہنچا ہے کہ اس میں بیان کردہ عقائد و نظریات اناجیل اربعد کے بالکل خلاف ہیں، لیکن بحث کی ابتداء میں ہم تفصیل کیا تھی یہ ثابت کر پچھے ہیں کہ بر بنا اس کی انجیل میں اگر عام عیسائی تصورات کے خلاف کچھ باقی ہوں تو وہ کسی طرح محل تعجب نہیں ہیں اور تھا یہ بات اس کتاب کے جعلی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

(۲) دوسرا شہر یہ ہے کہ اس کتاب میں بہت سے مقامات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی مذکور ہے، حالانکہ عام

طور سے انبیاء علیہم السلام آئندہ کسی نبی کی پیشین گوئی فرماتے ہیں تو صاف صاف نام ذکر کرنے کے بجائے اس کا حلیہ اور اس کے اوصاف بیان کرتے ہیں اور وہ بھی عموماً تمثیلات اور اشاروں کتابیوں میں کسی بائل میں کسی جگہ کسی آنرواں شخص کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

لیکن اس میں اول تو یہ کہنا ہی غلط ہے کہ بائل میں کسی آنے والے کا نام ذکر نہیں ہے اس لئے کہ کتاب یسعیاہ میں حضرت یسعیاہ علیہ السلام کی زبانی یہ پیشین گوئی بیان کی گئی ہے کہ ”دیکھو ایک کنواری حاملہ ہو گی اور بیٹا پیدا ہو گا“ اور اس کا نام عما توائل رکھے گی (یسعیاہ: ۱۲)

عیسائی حضرات کا کہنا ہے کہ اس عبارت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشینگوئی کی گی ہے اسی وجہ سے انجلوں میں اس عبارت کو پیش کر کے حضرت مسیح علیہ السلام کی حقانیت پر استدلال کیا گیا ہے (دیکھئے متی: ۲۳ اور لوقا: ۳۱، ۳۲)

اگرچہ اس معالہ میں بائل کے شارحین سخت حیران ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا کوئی نام عما توائل تھا یا نہیں؟ لیکن اس سے کم از کم اتنی بات بہر صورت ثابت ہو جاتی ہے کہ بعض مرتبہ کسی عظیم الشان شخصیت کی آمد کی پیش گوئی اس کا نام بتا کر بھی کر دی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ زبور میں ہے:

”تو میں کس لئے طیش میں ہیں؟ اور لوگ کیوں باطل خیال پاندھتے ہیں؟ خداوند اور اس کے مسیح کے خلاف۔“ (زبور: ۲: ۱۵)

عیسائی حضرات کے نزدیک اس عبارت میں سچ سے مراد  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(دیکھئے آسفورڈ بائل کنکارڈنس ص ۲۳۶، ۲۳۷، مطبوعہ لندن)  
اس پیشینگوئی میں بھی صریح لقب موجود ہے، بلکہ کتاب دالی  
اہل میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لقب کیا تھا آپ کی  
مدت بحث بھی میان کر دی گئی ہے۔

”اور باشہ خلفاؤ کے بعد وہ مسروح قتل کیا جائے گا اور اس کا  
کچھ نہ رہے گا“ (دالی اہل ۹: ۲۵)

اس کے علاوہ یسوع ۸: ۱۱ اور یرمیا ۵: ۲۳ میں بھی آنے والی  
شخصیتوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں ان تمام حوالوں سے  
بہر حال یہ بات پائی شہوت کو پہنچ جاتی ہے کہ اگر آنے والی  
شخصیت عظیم الشان ہو تو بعض اوقات پیشینگوئی میں اس نام بھی  
ذکر کر دیا جاتا ہے، مذکورہ مثالیں تو بائل کی تھیں، اسلامی ذخیرہ  
احادیث میں آخر زمانہ حضرت مهدی رضی اللہ عنہ کا نام بھی  
ہمیں ملتا ہے، اب آپ غور فرمائیے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
نے نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم  
گرامی ذکر کر دیا ہو تو اس میں تجب کی کونی بات ہے؟ خاص طور  
سے اس لئے کہ آپ دوسرے انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں  
متاز ترین مقام کے حامل تھے آپ پر نبوت و رسالت کے  
مقدس سلسلہ کو ختم ہونا تھا۔ اور آپ کی نبوت کو کسی خاص خط یا  
قوم کے ساتھ مخصوص کرنے کے بجائے دنیا کے ہر گروہ کے  
لئے عام کیا جانے والا تھا، کیا ایسے نبی کی پیشینگوئی میں حلیہ اور

او صاف کے علاوہ نام ذکر کرنا ترین قیاس نہیں ہے؟

(۳) انجیل بر بیاس کے اصلی ہونے پر تیراشہ عام طور سے یہ ہوتا ہے کہ اس انجیل کا اسلوب بیان باقی انجلیوں سے کافی مختلف ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اول تو اسلوب بیان کے اختلاف کا فیصلہ اتنی جلدی سے نہیں کیا جاسکتا، اب تک انجیل بر بیاس کا کوئی عبرانی یا یونانی نسخہ دریافت ہی نہیں ہوا۔ جس سے انا جیل ارجمند کا مقابلہ کیا جاسکے۔ اور ترجیوں کے ذریعہ اسلوب تحریر کا موازنہ بہت غیر ممatta ہو گا، اسلوب تحریر کا جس قدر اختلاف ترجیوں سے معلوم ہوتا ہے وہ بہت نمایاں نہیں ہے جس کی بناء پر کوئی فیصلہ کیا جاسکے۔

دوسرے اگر واقعی انجیل بر بیاس اور دوسری انجلیوں میں اسلوب کا فرق ہے تو اس سے جعلی ہونے پر استدلال نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ ہر لکھنے والے کا طرز تحریر جدا ہوتا ہے کیا یہ حقیقت سامنے نہیں ہے کہ انجیل یو ہنا اپنے اسلوب بیان کے اعتبار سے پہلی تینوں انجلیوں سے بس بد مخفف ہے، اور اس بات کو تمام عیسائی علماء بھی تسلیم کرتے ہیں، پادری، جی، اُٹی، مینلی باجیل پر اپنی مشہور کتاب میں لکھتے ہیں:

”تا ہم یہ انجیل (یعنی انجیل یو ہنا) مور داعتراض رہی ہے، کیونکہ یہ انا جیل منقصہ سے کئی طرح مختلف ہے، بے شک اختلافات تو ہیں لیکن اگر ہم چوچی انجیل کو اس کی اپنی خوبیوں کی روشنی میں دیکھیں تو اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یا تو مصنف خود چشم دید گواہ تھا، یا کسی چشم دید گواہ کے پیانا ت و مشاہدات کو

اس نے قلمبند کیا تھا۔“ (ہماری کتب مقدار میں ۳۲۸ صفحہ مطبوعہ طابور)

نیز عہد نامہ جدید کے مفرازاً نے اس کے اپنی تفسیر کے شروع میں کسی قدر تفصیل سے ان بیان کے اسلوب بیان کا جائزہ لیا ہے (ملاحظہ ہواے نہ نعما منٹ کنشری، ص ۱۲ جلد اول مطبوعہ لندن ۱۹۵۳ء) لہذا اگر ان بیان کے اسلوب کے فرق کے باوجود معجزہ ان بیان کی وجہ سے اسے رد کر دیا جائے؟

(۳) ان بیان کے اصلی ہونے پر چو تباہ پس حضرات کو یہ ہوا ہے کہ جعل کے واقعہ میں حضرت شیخ علیہ السلام جس پیار پر چڑھے تھے، اس کتاب کی فصل ۲۲ آیت ۱۹ میں اس کا نام ”جل طابور“ لکھا ہے، حالانکہ یہ تحقیق ان انجیل اربعہ کے بہت بعد ہوئی ہے کہ اس کا نام ”طابور“ تھا۔

لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ بات ان بیان کی اصلیت کو نقصان نہیں، فائدہ پہنچاتی ہے، اس لئے کہ یہ عین ممکن ہے کہ ان انجیل اربعہ کے مصنفوں نے ناد اتفاقیت کی بنا پر یا غیر ضروری سمجھ کر پیار کا نام ذکر نہ کیا ہو، برباس نے اسے ذکر کر دیا، اس قسم کے اختلافات خود ان انجیل اربعہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

(۴) ان بیان کی اصلیت پر ایک خاص اوزنی اعتراض وہ ہے جو اکثر غلیل سعادت نے اس کے عربی ترجمہ کے مقدمہ میں بیان کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کتاب کی فصل نمبر ۸۲ آیت نمبر ۸۱ میں ایک جملہ یہ موجود ہے کہ:

حتیٰ ان سنۃ الیوبیل السی تجئی الان کل ماہ نہ سنا

سی جعلہا مسیاکل سنتہ فی کل مکان ’

”یہاں تک کہ جو بلی کا سال جو اس وقت ہر سو سال میں آتا ہے  
میا اس کو ہر جگہ سالانہ کروے گا“

اس میں جس جو بلی کا ذکر ہے اس سے مراد ایک یہودی تہوار  
ہے۔ اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ ”اس وقت ہر سو سال  
میں آتا ہے..... حالانکہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے  
زمانہ سے حضرت عیینی علیہ السلام کے بہت بعد تک ہر پچاس  
سال کی ابتداء میں منایا جاتا رہا ہے، کتاب احbar ۱۱:۲۵ میں  
اس کے لئے پچاس سال ہی کی مدت بیان کی گئی ہے، اور اس  
کے بعد کلیسا کی تاریخ میں صرف ۱۳۰۰ء ایک ایسا سن ہے جس  
میں پوپ بونی فائیٹش ششم نے اس جو بلی کی مدت میں اضافہ  
کر کے اسے ہر صدی کی ابتداء میں منانے کا حکم دیا تھا، لیکن  
بعد میں اس حکم پر عمل نہ ہو سکا اس لئے کہ ۱۳۵۰ء میں پہلی جو بلی<sup>۱</sup>  
منانی گئی اس میں کلیسا مال و دولت سے نہال ہو گیا، اس لئے  
پوپ ایمینش ششم نے ۱۳۵۰ء میں یہ فرمان جاری کیا کہ یہ  
تہوار ہر پچاس سال میں ایک مرتبہ منایا جائے، پھر پوپ  
اربانوس ششم نے اس مدت میں اور کم کی اور ۱۳۸۰ء میں یہ حکم  
جاری کیا کہ یہ تہوار ہر تین تیس سال میں ایک بار منایا جائے، پھر  
پوپ پولس دوم نے اور کم کر کے اسے ہر پچھویں سال منانے  
کا حکم دیا..... اس تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ پوری تاریخ  
میں صرف ۱۳۰۰ء سے ۱۳۵۰ء تک ایسی مدت گزری ہے جس  
میں اس جو بلی کو ہر سو سال میں ایک بار منانے کا حکم دیا گیا تھا

اس لئے انہیل برباس کا لکھنے والا اسی مدت کا ہونا چاہیے۔  
 لیکن پھر خود ذاکر طیل سعادت ہی نے اس اعتراض کا جواب  
 دیا ہے اور وہ یہ کہ انہیل برباس کو پڑھنے سے یہ بات واضح  
 ہو جاتی ہے کہ اس کا لکھنے والا عہد نامہ قدیم کے تمام صحفوں سے  
 خوب واقف ہے اور ان کا وسیع علم رکھتا ہے اور ایسی صورت  
 میں یہ کیسے ممکن ہے کہ اس سے ایسی فاش غلطی ہو گئی ہو جس کا  
 معمولی طالب علموں سے سرزد ہونا بھی مشکل ہے۔ لہذا بظاہر  
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اصل نسخہ میں یہاں سو ۱۰۰ کے بجائے  
 پچاس کا لفظ ہو گا، لیکن کسی لکھنے والے نے غلطی سے اس لفظ کے  
 سچھ ..... حروف گٹا کر اسے سو ۱۰۰ بنا دیا، اس لئے کہ اطالوی  
 زبان میں سو ۱۰۰ اور پچاس کے لفظوں میں کچھ اتنی مشابہت ہے  
 کہ اس قسم کی غلطی کا واقع ہونا عین ممکن ہے، اس کے علاوہ  
 ہمارے نزدیک یہ بھی ممکن ہے کہ چودھویں صدی یوسوی کے سی  
 پڑھنے والے نے یہ جملہ حاشیہ کے طور پر بودھا دیا ہو، جو غلطی  
 سے متن میں شامل ہو گیا باقی میں اس طرح بے شمار الخواقات  
 ہوئے ہیں، جن کا اعتراف مسلمانوں اور یہودیوں دونوں کو  
 ہے، مثلاً کتاب پیدائش ۸:۱۳، ۲۷، ۳۷ میں ایک بستی کا نام  
 جرون ذکر کیا گیا ہے حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے  
 میں اس بستی کا نام جرون کے بجائے قریت اریح تھا، اور جب  
 اسرائیل نے حضرت یوحش علیہ السلام کے زمانے میں فلسطین کو فتح  
 کیا تب اس کا نام بزدن رکھا تھا چنانچہ کتاب یوحش میں تصریح  
 ہے کہ:-

”اور اسکے وقت میں جرون کا نام قریب ار لج تھا۔“

(یشواع ۱۲:۱۲)

یہ تو ایک مثال ہیں حضرت مولانا رحمت اللہ کیر انوئی نے باہل سے ایسی بہت سی مثالیں پیش کی ہیں (ملاحظہ ہوا اظہار الحنفی باب دوم مقصد دوم جلد اول)

ان تمام مثالوں میں عیسائی علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ الفاظ بعد میں کسی نے حاشیہ کے طور پر بڑھائے تھے جو غلطی سے متن میں شامل ہو گئے تھے بات انجل بر بناس میں اس مقام پر بھی کہی جاسکتی ہے۔

(۶) انجل بر بناس کی اصلیت پر چھٹا اعتراض بعض لوگوں نے یہ کیا ہے کہ اس کے بہت سے نظریات چودھویں صدی کے مشہور شاعر ڈاٹ سے ملتے ہیں، لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مصنف ڈاٹ کا ہمصر ہے..... لیکن اس اعتراض کی کمزوری متعارف ہیاں نہیں، دو انسانوں کے کلام میں اگر کچھ مطابقت پیدا ہو جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان میں سے ایک لازماً دوسرے سے ماخوذ ہے، ورنہ بقول علامہ رشید رضا یہ مانتا پڑے گا کہ ان میں سے ایک تورات کے تمام تو ائین حمورابی کے قانون سے ماخوذ ہیں پھر اگر تواریخ مشکل ہوتا ہے تو یہ کیوں نہیں ہے کہ ڈاٹ نے اپنے خیالات انجل بر بناس سے مستعار لئے ہوں؟

(۷) ڈاکٹر خلیل سعادت نے ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ اس میں بعض بحثیں فلسفیانہ انداز کی ہیں، اور انجل بر بناس اربعہ میں یہ

انداز نہیں ہے۔

لیکن اس کا جواب ہم دے پچے ہیں کہ مسلوب کا اختلاف اس کے جعلی ہونے کی دلیل نہیں ہیں سکتا، انجلیل یو حنا کو دیکھئے، اس کا شاعر ادا و تمثیلات سے بھر پور انداز باقی تینوں انجلیلوں سے کتنا خلف ہے؟ اس کی بہت سی عمارتیں تو اسکی ہیں کہ آج تک یقینی طور پر حل نہیں ہو سکیں، مگر اسے تمام یہ مسائل معتبر انجلیل مانتے ہیں۔

(۸) ہمارے نزدیک انجلیل برناس کے قابل اعتماد ہونے پر سب سے زیادہ مقبول اعتراف یہ ہے کہ یہ کتاب کسی قابل اعتماد طریقے سے ہم تک نہیں پہنچی، جس شخص نے اسے پھیلا�ا اور عام کیا ہے اس کے بارے میں ہمیں کچھ بھی معلومات نہیں ہیں، کہ وہ کس قسم کا انسان تھا؟ اس نے فی الواقع یہ نسخہ کہاں سے حاصل کیا تھا؟ اور ایک طویل عرصہ تک یہ نسخہ کہاں کہاں اور کس کس کے پاس رہا ہے؟

ہمارے نزدیک یہ سوالات بہت معقول اور درست ہیں، اور جب تک ان کا کوئی تسلی بخش جواب نہ ملے اس وقت تک اس کتاب کو یقینی طور پر اصلی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

لیکن یعنی یہ سوالات بالکل کے ہر ہر صحیفہ کے بارے میں پیدا ہوتے ہیں جن کا کوئی تسلی بخش جواب ابھی تک نہیں مل سکا، لہذا جو حضرات بالکل کو قابل اعتماد سمجھتے ہیں ان کے لئے انجلیل برناس کو ناقابل اعتماد قرار دینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

ہم بحث کی ابتداء میں یہ لکھ پچے ہیں کہ اس طویل گفتگو سے ہم

یہ دعویٰ کرنا نہیں چاہتے کہ یہ کتاب یقینی طور پر اصلی اور قابل اعتماد ہے، نہ ہم اسے یقینی طور پر الہامی اور آسمانی سمجھتے ہیں نہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب صحیح ہے بلکہ ہماری گذارشات کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ اس کا پائیہ اختبار باطل کی کسی کتاب سے ہرگز کم نہیں ہے، جیسے ناقابل اعتماد طریقوں سے باطل ہم تک پہنچی ہے ایسے ہی طریقوں سے یہ بھی پہنچی ہے جس طرح انجلی بربادس کے سلسلہ سنڈ کریر یا راہب فرامرینو پر جا کر ختم ہو جاتا ہے، اسی طرح توریت کی سنڈ ٹوٹی پھوٹی ہوئی زیادہ سے زیادہ خلقیاہ کا، ہن تک پہنچتی ہے، شاہ یوسیاہ کے زمانہ تک اس کا کوئی پتہ نہ تھا، اچانک یوسیاہ کے زمانہ میں خلقیاہ کا، ہن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ کل کو صاف کرتے وقت تورات مل گئی ہے، اور اس کے دعویٰ کو بغیر کسی تحقیق کے تسلیم کر لیا جاتا ہے (دیکھئے ۲۰۲۳:۲۲ مسلمین)

بھی حال عہد قدیم کی دوسری کتابوں کا ہے کہ ان میں سے آخر کے بارے میں تو بھی تحقیق نہیں ہو سکی کہ ان کا مصنف کون تھا؟ اور وہ کس زمانہ میں لکھی گئیں؟

عہد نامہ قدیم کا معاملہ تو بہت پرانا ہے، خود انجلی اربعد کا یہی حال ہے کہ نہ ایکی کوئی سند موجود ہے، نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ واقعی حواریوں یا ان کے شاگردوں کی لکھی ہوئی ہیں بڑے بڑے عیسائی علماء نے انہیں اصلی ثابت کرنے کے لئے ایزدی چوٹی کا زور لگایا، لیکن علم و تحقیق کے سوا کچھ نہ کہہ سکے، اور آخر میں اس بات کا کھلا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے کہ دوسری

صدی عیسوی سے پہلے ان انجیلوں کا کوئی نشان نہیں ملتا، یہاں اعلاء کے بے شمار اقوال میں سے ہم یہاں صرف ایک اقتباس پیش کرتے ہیں جس سے آپ کو اناجیل اربعہ کی حقیقت معلوم ہو سکتے گی، مسیح برنت ہمکن اسٹریٹر اناجیل اربعہ پر اپنی معروف کتاب (Four Gospels) میں لکھتے ہیں۔

”عہد نامہ جدید کی تحریروں کو الہامی صحیفوں کی حیثیت سے تسلیم کر لیا گیا ہے، کیا یہ کوئی کلیسا میں اعلان تھا جس پر بڑے بڑے کلیساوں کے ذمہ داروں نے اتفاق کر لیا تھا؟ یہ ہمیں معلوم نہیں ہے، ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ <sup>۱۸۱۸ء</sup> کے لگ بھگ اناجیل اربعہ کو انتظا کیا افس اور درم میں یہ حیثیت حاصل ہو گئی تھی۔“ (اور ہماں میں یہ مطبوعہ نہیں پایا رک)

گویا <sup>۱۸۱۸ء</sup> سے پہلے تو ان انجیلوں کا کوئی ذکر ہی نہیں ملتا اور اسٹریٹر نے یہ جو کہا کہ <sup>۱۸۱۸ء</sup> میں اناجیل اربعہ کو انتظا کیا ہے وغیرہ میں تسلیم کر لیا گیا تھا، اس کی بنیاد بھی اگنانش اور لکھن وغیرہ کے خطوط ہیں جن میں ان انجیلوں کے حوالے موجود ہیں، لیکن خود یہ خطوط بے حد مشتبہ ہیں، جیسا کہ مولا نا کیر انوی نے انہیں راحت میں تفصیل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔

یہ تو اناجیل اربعہ کی استاد کا حال ہے، رہیں اندر وہی شہادتیں سو اس معاملہ میں باجیل کی حالت موجودہ انجیل بر بناں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ناگفتہ ہے، کیونکہ اس میں بے پناہ اختلافات اور غلطیاں موجود ہیں۔

لہذا ہماری گزارشات کا حاصل یہ ہے کہ جہاں تک مسلمانوں

کے اصول تقدیم کا تعلق ہے ان کی رو سے تو بلاشبہ انجلیل بر بناس  
السی کتاب نہیں جس پر حقیقی طور سے اعتماد کیا جائے، لیکن ان  
اصولوں کی روشنی میں پوری پائیں بھی قطعی ناقابل اعتبار ہے۔  
رہے عیسائی حضرات کے وہ اصول تقدیم جنہوں نے یا بلکہ کوئی  
صرف قابل اعتبار بلکہ الہامی اور آسمانی قرار دیا، سوانح کی روشنی  
میں انجلیل بر بناس بھی قابل اعتبار ظہرتی ہے، لہذا جو حضرات  
پائیں کو قابل اعتماد سمجھتے ہیں، ان کے پاس انجلیل بر بناس کو رد  
کرنے کی کوئی وجہ جواز نہیں ہے بلکہ جتنے خارجی اور اندر ونی  
قرائیں اس کتاب کی اصلاحیت پر دلالت کرتے ہیں اتنے شاید ہی  
بائیں کی کسی کتاب کو حاصل ہوں۔“

وَاللَّهُ سَبَّحَنَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ

(سمائیت کیا ہے؟ ص ۱۲۸)

آخر میں، میں حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مذہبیم کی ذکورہ بالا پوری تحریر و تبہر کو  
سامنے رکھ کر ”انجلیل بر بناس“ کے لئے صرف اتنا کہوں گا کہ یہ انجلیل ایک طرح سے حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کی تفسیر ہے جس کو قرآن مجید فرقان حمید نقل کرتے ہوئے  
فرماتا ہے کہ:

وَإِذْ قَالَ عِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ يَثْنَى اسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ  
إِلَيْكُمْ مَصْدِقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيِّي مِنَ التُّورَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولِ  
يَاتِي مِنْ بَعْدِي أَسْمَهُ أَحْمَدٌ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کہ اے  
منی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں  
(اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آچکی ہے (یعنی) تورات

اُنکی تقدیم کرتا ہوں اور ایک بخیر جو میرے بعد آئیں گے  
جن کا نام احمد ہو گا اُنکی بشارت سناتا ہوں۔” (سورہ صفحہ: ۶)

لہذا عیسائی دنیا کی جانب سے ”انجیل برنا باس“ کو ”جلی“ قرار دینے کے لئے جو تیر  
اندھیرے میں گمان اور تیاس آ رائیاں کرتے ہوئے چھوڑے جاتے رہے ہیں، ایسے تمام  
اعترافات کیلئے حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی مذکورہ بالا  
روشن تحریر تھسب سے خالی اور ”راہ حق“ کے محتلاشی افراد کیلئے کافی و شافی ہے۔

وَمَا تَوْفِيقٌ إِلَّا بِاللَّهِ

خالد محمود  
سابق یونیٹ کندن  
۱۶ اریشان ۱۴۲۲ھ  
بعد از نماز غرب

४८



# مقدمہ انجلیل بر نباس

از قلم محمد امین صدر (اوکاڑہ)

زیر پرستی حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پروردی خلیفہ مجاز حضرت شیخ الشارع سلطان العارفین  
مولانا مرشدنا احمد علی صاحب لاہوری دامت برکاتہم

انجلیل کے متین خوب خبری کے ہیں۔ اہل لکھوں۔ ”(لوقا)“

اسلام کے نزدیک انجلیل اس وجہ اللہی کا نام مقدس لوقا کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ ہے جو خالق کائنات کی طرف سے حضرت بہت سے لوگوں نے انجلیلیں لکھی تھیں اور یہ عیسیٰ پر نازل ہوئی ”واتیناہ الانجیل“ بھی معلوم ہوا کہ جس قدر انجلیلیں لکھی گئیں وہ یعنی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو انجلیل دی اور ادھر ادھر سے سنی سنائی با توں کو جمع کیا گیا یہیں ہر اس کتاب کو انجلیل سمجھتے ہیں جس پر سچ علیہ السلام کے سوانح عمری مذکور ہوں۔

چنانچہ لوقا اپنی انجلیل کے دیباچہ میں لکھتا ہے:

”چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقعہ ہوئیں۔ ان کو ترتیب وار بیان کریں۔ جیسا کہ انہوں نے جو شردع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا۔ اس لئے اسے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب با توں کا سلسہ شردع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے

لیاب آیت ۱۷۴-۲۳

سنداشک ہیں تو عیسائیوں کا یہ دعویٰ ہے دلیل کے لکھنے میں سہولت ہو۔

**پطرس:** اس کے متعلق خود پطرس کے بلکہ خلاف دلیل ہے۔

میں نے ان چاروں انجیلوں (متی۔ شاگرد مرقس نے اپنی انجیل کے آٹھویں باب مرقس۔ لوقا۔ یوحنا) کے غیر الہامی ہونے کو پر میں لکھا ہے کہ یوسف نے پطرس سے کہا: زور دلائل سے اپنے رسالہ میں ثابت کیا ہے۔ ”اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو جا جو بفضلہ تعالیٰ انجمن نظام العلماء پاکستان کی (انجیل مرقس: ۳۲/۸) بلکہ یہ بھی فرمایا تو خدا طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اس بحث کو کی پاؤں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی پاؤں کا خیال خوب بے نقاب کیا ہے۔ اس وقت مجھے صرف رکھتا ہے۔ مرقس (۳۲/۸) نے پطرس نے مسیح مقدس بر بناس کی انجیل کا تعارف کرانا ہے۔ کی گرفتاری کے موقعہ پران کا انکار کر دیا تھا اور جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے اور میں (انجیل ار بعد) جب پطرس بتول مسیح انشاء اللہ پوری کوشش کروں گا کہ بر بناس کا شیطان ہے اور بحوالہ انجیل مرتد ہو گیا تھا۔ اس تعارف غیر الہامی کتابوں کی بجائے صرف لئے پاؤں نے اس کو رو برو ملامت کی تھی عیسائیوں کے مزعومہ الہامی صحیفوں سے (دیکھو مکملیوں باب ۲) تو اس کی انجیل ناقابل کراوں۔ انجیل کے مبلغ لوقا کی کتاب اعمال قبول ہوئی۔ چنانچہ پطرس کی انجیل کا تذکرہ ہی الرسل سے صاف پڑے چلتا ہے کہ ابتدائے پرانی کتابوں میں ملتا ہے۔ لیکن وہ آج نکمل مسیحیت میں انجیل کے بڑے مبلغ تمن ہی صورت میں دنیا میں موجود نہیں ہے۔

**پاؤں:** مسیحیت کے ابتدائی ایام کا دوسرا تھے۔

۱۔ مقدس پطرس۔ ۲۔ مقدس بر بناس۔ ۳۔ مبلغ پاؤں سمجھا جاتا ہے، لیکن اس کی پوزیشن پاؤں۔ ان کے علاوہ کسی کی تبلیغی خدمت سخت محدود ہے۔ یہ شخص مسیح علیہ السلام کا اعمال کی کتاب میں مرقوم نہیں ہے۔ اب میں سخت ترین دشمن تھا۔ جیسا کہ خود اس کے عیسائیوں کے الہامی صحیفوں کی روشنی میں ان شاگرد لوقا نے اپنی کتاب اعمال میں لکھا ہے: نہیں کا تعارف کرواتا ہوں تاکہ اصل بات ”اس نے مسیح“ کی پر زور بخالفت کی لیکن

جب یا اپنی کھلی مخالفت سے مسیحیت کو نقصان بہانے سے ہو یا سچائی میں اس سے خوش ہوں نہ پہنچا تو اس نے منافقت اختیار کی اور اور ہوں گا۔ (فہرست ۱۸:۱)

منافقاتہ طور پر دین عیسوی میں داخل ہو کر اپنے مشن کو پھیلانے کے لئے وہ جھوٹ میسیحیت کی جزیں کھو کھلی کرنے لگا۔ بولنا بھی جائز سمجھتا تھا بلکہ ہر برائی کرتا تھا پلوں منافق تھا۔ چنانچہ خود لکھتا ہے: "اگر میرے جھوٹ کے سب میں یہودیوں کے لئے یہودی بناتا کرے خدا کی سچائی اس کے خیال کے واسطے یہودیوں کو کھیچ لاؤں جو لوگ شریعت کے زیادہ ظاہر ہوتی تو پھر کیوں آنہ گاری طرح مجھ ماتحت ہیں ان کے لئے میں شریعت کے پر حکم کیا جاتا ہے۔ ہم کیوں برائی نہ کریں کہ ماتحت ہوا تاکہ شریعت کے ماتخوں کو کھیچ بھالی پیدا ہو۔ (رمیوں ۲:۷)

لاؤں، اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا۔ ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ پلوں بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بناتا کرے منافق، بہانے خور، زبان دراز اور جھونٹا آدی شرع لوگوں کو کھیچ لاؤں ..... میں سب تھا اپنی زبان درازی اور زمانہ سازی کی وجہ آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا ہوا ہوں۔ سے اگرچہ اس نے اپنا کچھ اعتبار جمالیا تھا۔ (۱- کرنتہ باب ۹ آیت ۲۰ تا ۲۲)

لیکن جب اس نے مسیح کو لعنتی کہا۔ اور پلوں کا شاگرد قرار کرتا ہے کہ لوگوں (گلتوں باب ۳، آیت ۱۲) نے پلوں کی زبان درازی دیکھ کر اس کا لقب تو خوار یوں نے قطعاً اس کا ساتھ چھوڑ دیا اور وہ پہلے کی طرح پھر مردود قرار پا گیا۔ (امال ۱۲:۱۲)

اور ایک جگہ خود لکھتا ہے: میں پوس جو مقدس بر بناں جس بزرگ کی انجلیں اس تمہارے رو برو عاجز اور پیغام پیچھے تم پر دلیر وقت آپ کے ہاتھ میں ہے یہ مسیحیت کے ہوں۔" (۲- کرنتہ امر ۱۰)

اور اپنی بہانے خوری کا تذکرہ خود ان رسولوں کے اعمال جو بر بناں کے مخالف لوقا الفاظ میں کرتا ہے: کہ مذہب کی تبلیغ ہو خواہ نے لکھی ہے اس میں بھی جس قدر ان کی

عظمت بیان کی ہے وہ کسی کی نہیں۔

### بر بنas کی شخصیت

مقدس بر بنas کا اصلی نام یوسف تھا۔<sup>۱۳</sup> میں مذکور ہے۔ بر بنas کی معرفت بہت کے حواریوں نے اس کا لقب بر بنas رکھا۔  
بڑے نشان اور عجیب کام ظاہر ہوئے  
(دیکھو اعمال ۲۵:۱۵)

بر بنas کے معنی ہیں نصیحت کا فرزند (اعمال ۳۶:۲) اس سے آپ اندازہ لگاسکتے ہیں کہ

رسولوں کے ہاں بر بنas کی کتنی قدر و منزلت تھی۔ سب رسولوں کا متفق طور پر ان کو یہ اعزازی خطاب دینا صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس زمانے میں اپنی نظیر آپ تھا۔ اسی کی کوششوں سے مسیحیت نے ساری ترقی کی۔

”وہ نیک مرد اور ایمان اور روح القدس کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اتنے بڑے سے معمور تھا۔“ (اعمال ۱۱:۲۲)

علم مسیحیت یہاں تک کی کہ سب سے پرانی عزز لقب کا سخت اس گورنیک دانہ کے بعد ایک بھی ہوا ہو۔

### بر بنas کا دوسرا عزز لقب

مقدس بر بنas کے اخلاق اور کرامات کو دیکھ کر اس زمانے کے لوگوں نے بر بنas کو ایک اور عزز خطاب بخشنا، جس کا ذکر اعمال ۱۲:۱۳ میں ہے لوگ بر بنas کو دیوتا سمجھتے تھے اور اس چنانچہ لوقا نے لکھا ہے:

کے نام کی قربانیاں کرنے کو تیار ہو جاتے تھے کہاں (اعمال ۱۱:۲۶)

بر بنas کو روح القدس کا مخصوص کرنا بڑے بڑے شان اور عجیب عجیب کام ظاہر ہوئے۔

جب وہ عبادت کر رہے تھے تو روح القدس نے کہا: میرے لیے بر بنas اور سائل کو مخصوص کرو، جس کے واسطے میں نے ان کو مخالف سے خراج قسمیں حاصل کیا۔

☆ بر بنas ہی وہ شخص ہے جس نے یہ میسیح بلایا ہے ..... پس وہ روح القدس کے بھیجے ہوئے سلوکیہ کو گئے اخ (اعمال ۵: ۲۱) اللہ اللہ کرتی بڑی عظمت ہے کہ رسولوں کی موجودگی میں بر بنas کو مخصوص کیا جائے۔

☆ بر بنas ہی وہ شخص ہے جس کے متعلق صحیح اور ان کے حواریوں نے کبھی کہرہ آہونہ کہا۔

☆ بر بنas ہی وہ شخص ہے جس نے کبھی صحیح اور آپ کے حواریوں کی شان میں گستاخی نہ کی۔

☆ بر بنas کی انجیل ہی اصلی انجیل ہے: آپ نے پڑھ لیا کہ بر بنas ہی وہ شخص ہے جس کو رسولوں نے متفق طور پر بر بنas کا معزز لقب دیا۔

☆ بر بنas ہی وہ شخص ہے جس کو لوگوں نے اپنے سب سے بڑے دیوتے کے نام کا لقب دیا اور اس کو زیوس کہا اور اس کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہوئے۔

☆ بر بنas ہی وہ شخص ہے جس کی تعلیم و تبلیغ کو نہ مانتے والے کو ابلیس کا فرزند مکار و شرارت سے بھرا ہوا نیکی کا دشمن، خداوند کی سیدھی نے مخصوص کیا۔

☆ بر بنas ہی وہ شخص ہے جس کو روح القدس سے معمور تھا۔

☆ بر بنas ہی وہ شخص ہے جس کے ہاتھ پر زماں کو بگاڑنے والا، خدا کا مغضوب، اندھا (اعمال ۱۲: ۱۳) جیسے الہامی القاب ملتے ہیں۔

☆ بر بنas ہی وہ شخص ہے جس کے ہاتھ پر بر بنas جو اتنی خوبیوں کا مالک ہو، سریا

نصیحت ہو، اگر اس کی انجلی اصل نہ ہو گی تو اور کتاب نے جو افراد تغیریط کی تھی۔ کسی نے ان کو این اللہ کہا تھا۔ اور کسی نے نعمود بالله ولد الزنا سُبْرَهَا يَا تَحَمَّلْتَ حَتَّىٰ كَعِيْسَائِيُّوْنَ کی مروجہ انجلیل میں بھی مسیح علیہ السلام کو لعنتی، شراب ساز، شراب خور، بد کار ثابت کیا گیا ہے۔ مقدس بر بناں نے صحیح مسلک کو پیش کیا۔ مسیح کی شان و عظمت کا بیان وضاحت سے کیا تو ظاہر ہے کہ افراد تو تغیریط کرنے والی دونوں پارٹیوں کی طرف سے انجلیل بر بناں پر تو حملے کئے گئے وہ مقدس بر بناں پر تو کوئی حملہ نہ کر سکے۔ البتہ یہ کہہ دیا کہ اس انجلیل کی نسبت بر بناں کی طرف صحیح نہیں ہے لیکن اس کی کیا دلیل ہے وہ دنیا میں کسی پادری کے پاس نہیں ہے۔ جب ایک شخص کی طرف ایک کتاب منسوب ہو تو بلا دلیل اس سے انکار کرنا قطعاً قابل ساعت نہیں ہوتا، بہت سے لوگوں نے تورات کی نسبت کو مسوی کی طرف غلط لکھا ہے اور ہر منگھم انگلستان کے جبکہ ذاکر ای (ڈبلیو بارنس E.W.BARNES) نے اپنی مشہور کتاب The Rise of Christianity میں لکھا ہے کہ یوسف مسیح کے دور کے

انجیل بر بناں کی صحت و صداقت پر مسیحیوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات

انجلیل پر پہلا اعتراض:

معزز ناظرین مقدس بر بناں نے مسیح کی تعلیم کو اپنی انجلیل میں بڑی وضاحت سے نقل فرمادیا۔ مسیح علیہ السلام کے تعلق اہل

و اقدات کے لئے حقیقتہ ہمارے پاس صرف اسی طرح کتاب یا شواع یا یوش.

ایک مرقس کی سند ہے ص ۹۹ لیکن آگے جمل کر کتاب یوش یا یشواع۔ ”کتاب ہذا کا مصنف عام روایت کے مطابق ایک ایک نبی ہے۔ ص ۱۰۸/۱۰۹ پر لکھا ہے: ”کہ ہم حتیٰ طور پر نہیں کہہ سکتے کہ مرقس کون تھا۔“ اب دیکھئے جس کا نام نامعلوم ہے۔ ”کاتھولک بائبل چ چ عجب مصنف کا نام و مقام معلوم نہیں ہے۔ لیکن یہ معلوم ہو گیا کہ وہ نبی تھا۔ میں سے کسی کی نسبت کو صحیح تسلیم نہیں کرتے

(۲) قضاۃ: کتاب ہذا کا مصنف بھی کس قدر ظلم ہے کہ بر بناس کی شخصیت معلوم و متعارف ہو اور اس کی انجلی الہامی نہ ہو۔ لیکن سوئل کی مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف بھی بائبل کی مدد گزیل کتابوں کے مصنف بھی نامعلوم ہیں۔ زمانہ تصنیف کا بھی علم نہیں باختمل)

ان بعض نے بھی کوئی دلیل نقل نہیں کی تو یہ نامعلوم مصنف کی کتاب الہامی کیسے بن گئی کیوں مقبول ہوئی:

ہے۔ مقام تصنیف بھی اکثر کامعلوم نہیں ہے۔ لیکن عیسائی اور یہودی ہر دو فرقے ان کو الہامی مانتے ہیں۔

(۳) راجوت: اس کا مصنف نامعلوم ا TORAT کو ہر دو فرقے موسیٰ کی تالیف خیال کرتے ہیں۔ لیکن استشنا کے آخری باب ہے۔ (کاتھولک باختمل)

(۴) سوئل اول دوم: صرف یہ پڑھے کہ ابہام کے زمانہ میں لکھی گئی کس نے لکھی گئی ہے۔ جب موسیٰ ”تو کجا موسیٰ علیہ السلام کی قبر کا شان بھی کسی کو یاد نہ رہا تھا (دیکھو استشنا نامعلوم (کاتھولک)

(۵) ملوک یا سلاطین اول دوم: ان کا مصنف بھی نامعلوم ہے کسی کا نام یقینی معلوم نہیں ہے کہاں لکھی گئی؟ یہ بھی کسی کو علم نہیں ہے کیا لکھنے والا نبی تھا۔

(۶) تو اور ناخ اول دوم: اس کو اخبار الایام

- بھی کہتے ہیں۔ ان کا مصنف کوئی لاوی سمجھا۔ کلمات بھی داخل کئے ہیں (کاتھولک) لیکن جاتا ہے۔ (کاتھولک)
- (۷) عزرا: نحیاہ کا مصنف بھی کوئی (۱۲) جامی کی کتاب کے الہامی مصنف نامعلوم لاوی ہے۔ (کاتھولک باشل) نے تیری صدی قبل از مسیح میں سلیمان بادشاہ کی سماں زبان میں لکھی کے نام سے یہ کتاب لکھی۔ (کاتھولک)
- (۸) طوبیت: کسی سماں زبان میں لکھی مصنف کا نام و مقام نامعلوم گر الہامی ہوتا گئی۔ مصنف نامعلوم (کاتھولک)
- (۹) یہودیت: ایک دیندار یہودی نے معلوم ہے عیوب مقدس ہے۔
- لکھی (کاتھولک) اس کا نام و مقام کیا تھا (۱۵) حکمت: دوسری صدی قبل از مسیح کب لکھی نامعلوم۔
- (۱۰) استیر: کا بھی کوئی مصنف یقینی طور پر معلوم نہیں ہو سکا۔
- (۱۱) ایوب: اس کتاب کا مصنف غالباً بحرارون کا ایک دیندار اور بزرگ عبرانی تھا جس نے چھٹی صدی قبل امیح کے آخر میں کتاب تالیف کی لیکن ہم اس کے نام سے ناواقف ہیں (کاتھولک باشل)
- (۱۲) داؤد بادشاہ بہت سے مرامیر کا مقابل ہے تو یہ سب کتابیں بالکل سے خارج مصنف تھا۔ باقی مرامیر متفرق الہامی شعراء کی دلیل اس بات پر نہیں ہے کہ بر بناں کی طرف تصنیف ہیں، لیکن یقین نہیں ہو سکا۔
- (۱۳) امثال: کسی مؤلف نے سلیمان اس انجیل کی نسبت مخلوک ہے۔ اس پر واضح و کے امثال لکھے ہیں اور ان کے ساتھ متفرق صاف دلائل کی ضرورت ہے۔ جو عیسائی زمانوں کے متفرق الہامی شعراء اور اپنے قیامت تک پہنچ نہیں کر سکتے۔

تیرا اعتراض پادری یہ کہتے ہیں کہ اس کی پوری تعلیم نقل کی ہے۔ ہر انجیل میں بعض کتاب میں بعض مفہامیں بالکل غلط ہیں اور واقعات دوسری انانجیل سے زائد اور بعض کم دوسری انجیلوں کے خلاف ہیں۔ اس لئے یہ ہیں۔

(۱) دیکھئے پیازی کا وعدۃ صحیح کی تعلیم کی مفہامیں میں ایک یہ ہے کہ صحیح علیہ السلام کے بعد ایک تھی کہ آنے کا ذکر اس میں پایا جاتا ہے جن کا نام محمد رسول اللہ ہے حالانکہ یہ غلط ذکر نہیں کیا اور اس اہم حصے کو نظر انداز ہے (انجیل بر بناس، فصل ۲۲۱)

البجواب: باقی توبہ بہانے تھے اصل کردیا تواب بتائیے۔ آپ اس میں مت اور میں بھی رسول دینی اس کتاب کے انکار کا لوقا کو صوردار تھرا امیں گے جنہوں نے صحیح کی تعلیم کو نقل کر دیا یا امر قس یوحنا کو جنہوں نے باعث ہوئی۔

پہلا بات: پادری صاحبان اس حوالے کو اس قدر را ہم تعلیم کا حصہ چھوڑ دیا۔

(۲) اسی طرح صحیح علیہ السلام کا آخری خلاف نہیں زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہو کہ دوسری انانجیل سے زائد ایک بات ہے تو یہ تیوں انانجیل میں نہیں ہے تو کیا اس زائد وعدۃ انکار کی وجہ نہیں دیکھو بہت سے واقعات انجیل کی وجہ سے یوحنا کو مجرم تھرا کہ اس کی انجیل رد میں زائد ہیں دوسری انانجیل میں کردی جائے گی یا متی، یوحنا، مرقس، کو مجرم سمجھا جائے گا کہ انہوں نے صحیح کے آخری محبت یوحنا کے واقعات تو دوسری انانجیل سے ملتے کے پیغام کو بھی اپنی انانجیل میں نہیں لکھا۔

عنی نہیں۔ تو کیا تازا کردا توں کی وجہ سے ان سامری عورت کا واقعہ اور زانیہ عورت کا انانجیل کا انکار کر دے گے اصل بات یہ ہے کہ کسی واقعہ صرف یوحنا میں ہے۔ باقی تیوں انانجیل انجیل نویس نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نے صحیح اس سے خاموش ہیں۔

مجوہیوں کا سجدہ کرنے کا ذکر صرف انجلی ۳۔ اور بہت سے نبی ہوئے جن کا ذکر متی میں ہے۔ باقی تینوں اناجیل اس سے ا۔ کرنٹھ باب ۱۳ اور ۲۹-۲۲ میں جناب پلوس نے کیا ہے۔

غرض بہت سی مثالیں ہیں میں کہا تک غرض کروں۔ تو اسی طرح اگر مقدس برنباس کی انجلی میں مسیح علیہ السلام کے بعض ایسے وعدہ خدا کو ہوں جن میں آنے والے خبر کی پیشگوئی نام کے ساتھ فرمائی ہو اور دوسرا اناجیل میں خدا کو رہنے ہوں تو یہ مخالفت نہیں بلکہ متفق چیز گولی فعل ۲۲۱ مسیح کی کسی تعلیم کے خلاف نہیں ہے۔ اور اس میں جرم ان لوگوں کا ہے جنہوں نے مسیح کے یہ وعدے اپنی اناجیل میں نقل نہیں فرمائے تھے کہ مقدس برنباس کا اور اختلاف تو جب ہوتا کہ کسی انجلی سے دکھایا جاتا کہ مسیح نے فلاں موقع پر فرمایا تھا کہ میرے بعد کوئی سچا نبی نہ آئے گا۔ بلکہ اناجیل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مسیح آخری نبی نہ تھے۔

کیا موجودہ اناجیل میں حضور ﷺ کے متعلق کوئی پیشگوئی موجود ہے؟ اس موضوع پر بہت سے علمائے اسلام نے مستقل تصنیف لکھی ہیں (شکر اللہ حسین) مجھے اس وقت صرف اشارات کرتا ہیں، لیکن ان سے پہلے کہ میں وہ اشارات نقل کروں۔

ایک دو ضروری باتیں ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں [www.KiteebSunnat.com](http://www.KiteebSunnat.com)

۱۔ کسی شخص کے دعویٰ نبوت کی صداقت کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ اس کے متعلق چہلی کتاب میں پیش گوئی ہو۔ دیکھو ابراہیم "نوئے"

۲۔ مسیح کے رفع آسمانی کے بعد بھی یہ ششم میں اور نبی تھے جو اطاکارے آئے اور پیش گوئی کی۔ (اعمال ۲۸:۲۷)

اسحاق، یعقوب، داؤد، شمعون، جدعون، مسیح علیہ السلام کے متعلق جس قدر پیشگوئیاں افشاں، یسعیاہ، یرمیاہ، حذیقیل، ملاپیاہ، عہد عیقیت سے عیسائی نقل کرتے ہیں۔ ان میں حقوق، مجاہی، میکاہ اور علیہم السلام بالاتفاق سے کسی میں بھی مسیح کا نام یا القب یا نبوت یا نبی ہیں۔ لیکن ان کا ذکر کسی پہلی کتاب میں مقام کا ذکر نہیں۔ مسلمانی نے یہ پیش گوئی نقل نہیں ہے۔

۲۔ اگر کسی کے متعلق کوئی پیشگوئی ہو بھی تو ”اے بیت یہوداہ! کے علاقے تو ضروری نہیں کہ اس میں اس نبی کا نام، مقام یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز چھوٹا نہیں کیونکہ اور پوری علامات ہوں، بلکہ کوئی ایک آدھ تھوڑے سے ایک سردار لٹکے گا۔ جو میری امت علامت کا مذکور ہوتا بھی کافی ہے، چنانچہ دیکھو اسرائیل کی لگہ بانی کرے گا۔“

یوحنا (یوحنا) کو عیسائی بھی مانتے ہیں۔ اس میں مسیح کا نام نہ مقام صرف ایک حالانکہ ان کے دعویٰ کے وقت یہود ان کو سردار کا ذکر ہے سردار کے معنی یہاں نبی کے پہنچان نہ سکے۔ جب ان سے پوچھا گیا تو کیے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان پیشگوئیوں آپ نے فرمایا کہ میرے متعلق یسعیاہ نبی نے سے جن کو عیسائی نقل کرتے ہیں۔ یہودی کہا ہے: یوسف مراد نہیں لیتے اور انکار کرتے ہیں۔ لیکن

”یہاں میں ایک پکارنے والے کی آواز عیسائی غلط سلط اور باطل تاویلیں کرتے ہیں آتی ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو، اس کے اور یہود کی تاویلوں کو ہرگز نہیں مانتے اب راستے سیدھے بناؤ۔“

(یسعیاہ باب ۲۰ آیت ۳)

اب دیکھو اس میں نہ سمجھی نام مذکور ہے نہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں: مقام نبوت کا ذکر لیکن یوحنا کے کہنے سے پہلے اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے چلا کر اس میں کوئی پیش گوئی تھی۔ اسی طرح حکموں پر مل کر گے اور میں باپ سے موجودہ کی تھوڑک ترجمہ میکا ہے۔ درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار

بنیت گا کہ اب تک تمہارے ساتھ رہے یعنی روح حق ہے دنیا حاصل نہیں کر سکتی۔

5۔ لیکن میں نے یہ باتیں اس لیے تم سے آجائے کہ میں نے تم سے یہ باتیں اس لیے نہ کہیں کہ جب ان کا وقت آئے تو تم کو یاد

(انجیل یوحنا ۱۶:۲۳ اور ۳۱-۳۲)

6۔ یہ باتیں میں نے تمہارے ساتھ رہ کر کہیں کہ میں تمہارے ساتھ خاص مگر اب میں

تم سے کہیں لیکن روح القدس یعنی مددگار ہے اپنے بھیجے والے کے پاس جاتا ہوں اور تم میں

باپ میرے نام سے بھیجے وہ عی ٹھہریں سب سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا کہ تو کہا جاتا ہے؟

باتیں بتائے گا اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بلکہ اس لیے کہ میں نے یہ باتیں تم سے کہیں

تمہارا دل غم سے بھر گیا۔ لیکن میں تم سے حق کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے

7۔ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور

پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ (۱۲:۳)

تمہارے پاس بھیج دوں گا اور وہ آ کر دنیا کو اسی کے متعلق یوحنے کہا تھا:

”مگر جو زور آد رہے وہ آنے والا ہے میں اس کی جوتی کا تسلیم کھولنے کے لائق نہیں

وہ تھہریں روح القدس اور آم سے ہوں وہ تھہریں روح القدس اور آم سے

نہیں سو دے گا۔ (لوقا ۱۶:۳)

8۔ لیکن جب وہ روح القدس (مددگار) آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی

طرف سے بھیجوں گا یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔

(انجیل یوحنا ۱۵:۱-۴)

جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تمہیں ساری رہیں۔ اس لیے ان میں نام پاک الحمد للہ کا سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لیے کہ وہ اپنی ترجمہ کر دیا گیا۔

مجھے اس وقت اس پیشگوئی کی پوری تفصیل کرنا مقصود نہیں ہے۔ اس کا موقود دوسرا ہے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر انجیل (انجیل یوحنہ: ۱۹: ۳۲) میں اس صرف اس وجہ سے قابل ترک ہے کہ بر بناں علیہ السلام نے بڑے جاہ و جلال والے تبیر کی خبر دی ہے جو ساری دنیا کا سردار ہو گا اور اس کے لیے جہاں جہاں آیات بالا میں مسح مختلف تراجم ہیں وہ ایک پرانے یونانی ترجمہ لفظ پر گلوط ہے (جس کا مغرب فارقليط ہے) کے ترجمے کیے ہیں۔ اور پیر گلوط ہے لفظ احمد کا یونانی ترجمہ ہے۔ تو ان ترجموں میں بھی لفظ احمد کا اصل عربی بانجیل مطبوعہ لندن ۱۸۲۱ء ۱۸۳۱ء ۱۸۸۲ء میں لفظ فارقليط ہے۔ اردو انجیل میں بھی فارقليط لکھتے رہے۔ ازان بعد اس کا بھی ترجمہ کر کے مددگار اور بھی وکیل بھی شفیع، بھی بزرگ، بھی روح القدس، بھی روح حق کرتے گئے۔ یہ سب تحریف معنوی تھی۔ اصل ایسا نام ترجمہ پیر گلوٹھا اور یہ ترجمہ ہے اور انجیل یوحنہ آپ کے معنی تحریف کا تختہ مشق احمد کا (علیہ السلام) بات صرف اتنی ہوئی۔ کہ انجیل اور سنی مقدس پڑھنے فرماتے ہیں:

”ضرور ہے کہ وہ اکٹھ علیہ السلام آسان میں اس وقت تک رہے جب تک وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے انا جیل چونکہ مترجم کے ترجمو تحریف کا نشانہ نہیں اور نہ اس میں تحریف تبدیلی ہوئی دوسری چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے

اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔  
شروع سے ہوتے آئے ہیں چنانچہ موسیٰ ۵۔ نبی اہل فاران سے ہوگا۔

(استثناء ۲۳۳)

تھمارے لیے ایک نبی مجھ سا برا کرے گا جو فاران کے محظیر کا نام ہے۔ یعنی وہ اہل کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا اور یوں ہو گا کہ مکے ہو گا۔ (مکافہ باب ۱۹، ۱۱، ۱۶ پڑھو) چونکہ اس نبی کی نہ سے گادہ امت میں سے پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے جو چا اور برحق کھلاتا ہے اور وہ دیکھنے پہاں بھی پھر س نے تج کے آسمان راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے۔

(اعمال ۳۲: ۳) پڑھنے کے بعد فرمایا کہ تج کے نزول ثالثی (مکافہ باب ۱۹، ۱۱)

سے پہلے ضروری ہے کہ وہ نبی جس کی موسیٰ چا صادق کا ترجیح ہے اور برحق امین کا نہ پیش گوئی فرمائی تجی آئے۔ یعنی آنے والے نبی کو لوگ صادق اور امین کا

اس سے مندرجہ ذیل باشیں معلوم ہوئیں کے لقب سے یاد کریں گے۔ اس کے سر پر ا۔ تج کے نزول ثالثی سے پہلے اور رفع بہت سے تاج تھے۔ اس کی ران اور پوشش جسمانی کے بعد ایک نبی کا آنا ضروری ہے۔ پر یہ نام لکھا تھا۔ بادشاہوں کا بادشاہ،

۲۔ وہ نبی مثل موسیٰ ہو گا، یعنی صاحب خداوندوں کو خداوند یعنی وہ نبی جامع کمالات شریعت، صاحب جہاد، صاحب بھرت، ہو گا۔ پہلے انبیاء میں سے کوئی مبشر جیسے یعنی صاحب ازواج وغیرہ۔

۳۔ وہ نبی یعنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی "کوئی مناظر جیسے ابراہیم، کوئی مجاہد جیسے داؤد میں اس طبقیل سے آئے گا۔

علیہ السلام لیکن حضور ﷺ اکیلے ان سب خوبیوں کے مالک اولین و آخرین کو جو کمالات (پیدائش ۱۸، ۲۵، ۱۲)

۴۔ جو شخص اس نبی کو نہ مانے گا وہ خدا کی عطا ہوئے سب آپ کے دیلے سے ہوئے

حسن یوسف ، دم جیٹی ید بیضاواری کے پھر سے نے کہا وہ لوگ خدا کی امت سے آنچھے خوبیں ہمہ دارند تو نہیا داری کاٹ ڈالے جائیں گے اور تاریخ شاہد ہے کہ اس طرح مکاشفہ باب ۱۲ کی پہلی سات بہت سے یہودی عالموں جیسے حضرت عبد اللہ آئیں آپ پڑھیں، جس میں ایک نے گیت این سلام اور کعب احبار نے اور عیسائی عالموں کا ذکر ہے آگے لکھتا ہے:

پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو آسان کے پیچ راہب نے درمقوش و نجاشی وغیرہم نے میں اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین صاف بتایا کہ ہمیں نبی کا انتظار تھا۔ ہزاروں کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلہ اور اہل عیسائی ایمان لائے اور بہت سے عیسائی زبان کے لئے اور امت کے منانے کیلئے ایک پلوں کے کہنے پر عمل کر کے (کوئی فرشتہ بھی ابھی خوشخبری (انجیل) تھی اور اس نے بڑی انجیل سنائے تو ملعون ہو) ناصرداد و ناکام آواز سے کہا کہ خدا سے ڈڑوا در اس کی تجدید کرو ہوئے اور خسر الدنیا والا آخرہ کا مصدقہ بنے، کیونکہ اس کی عدالت کا وقت آپنچا ہے۔ اور بہر حال بر بناں نے مقدس سُجع علیہ السلام کا وہ اسی کی عبادت کر دی جس نے آسان اور زمین و عظیل نقل فرمایا۔ دوسروں نے نقل نہ کیا تو ان کا قصور بر بنا نہ کر چشمے پیدا کئے۔ اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے۔

### چوتھا اعتراض

(مکاشفہ ۱۲: ۲۷)

غرضیکہ جس نبی کا نام مبارک موجود ہو مددگار، دکیل، شفیع، فارقیط (احمد) اس کا لقب صادق اور امین مذکور ہو۔ اس کا مقام پیدائش مذکور ہو۔ قاران (کم معلم) اس کی قوم مذکور ہو یعنی نبی اعلیٰ اس کے اوصاف مذکور ہوں۔ پھر بھی اگر نبی کو عیسائی نہ مانیں اور اس انجیل کے بالکل خلاف ہے۔ چاروں

ایک بہت بڑا اعتراض اس انجیل پر یہ ہے کہ اس میں سُجع علیہ السلام کے صلیب پر فوت ہونے سے انکار کیا ہے اس سے تو عیسائیت کا موجودہ نقشہ بالکل مٹ جاتا ہے۔ چونکہ انجیل بر بناں کا مسئلہ تاریخ اور الہامی انجیل کے بالکل خلاف ہے۔

انجیل مقدس پولوس اور یو سینفیس کی تاریخ مغض انگل کے تیر ہیں اور یقینی بات یہ ہے کہ سے بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ مجھ ان کو ہرگز قتل نہیں کیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان مصلوب ہوا۔ اس کا انکار تو اتر کا انکار ہے۔ کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اللہ تعالیٰ غالب انجل بر بناں اور قرآن نے اس واقعہ کا انکار حکمت والا ہے۔“

کر کے بہت بڑا لزام اپنے سر لیا ہے۔ قرآن پاک نے یہود کے اس دعویٰ کا الجواب: چونکہ اس مسئلہ میں انجل انکار فرمایا ہے کہ انہوں نے مجھ کو سوئی پر بر بناں اور قرآن پاک کا بیان بالکل صاف چڑھایا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اس دعویٰ پر ان ہے اس لئے قرآن پاک کی ان آیات کو بھی کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ وہ خود شک اور یہاں درج کر دیا ہوں۔ کیونکہ اس سے بہتر اخلاف و اشتباه کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ فیصلہ کوئی نہیں ہو سکتا۔

اب ہم عیسائیوں سے بھی اس دعویٰ پر دو من اصدق من اللہ قيلاً دوماً دلیل طلب کرتے ہیں کہ کون اس واقعہ کا عین قتلہ و ما مصلبہ ولکن شیہ لهم و ان الشہید ہے ایک بھی نہیں۔  
الذین اختلفوا فیه لفی شک منه مالهم آئیے ہم ان لوگوں کے گواہوں کو پر کہ به من علم الاتباع الظن وما قتلوه لیں۔

(۱) مقدس متی نے لکھا ہے کہ مجھ کو یقیناً، بل رفعہ اللہ الیہ و کان اللہ عزیزاً حکیماً (النساء)

صلیب دی جئی۔

(۲) مقدس لوقا۔

(۳) مقدس مرقس۔

(۴) مقدس یوحنا۔

(۵) مقدس پولوس۔

یہ وہ گواہ ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی

”حضرت مسیح علیہ السلام کو نہ انہوں نے قتل کیا اور نہ صلیب دیا بلکہ ان کو اس واقعہ میں اشتباه ہو گیا۔ اور بے شک وہ لوگ جنہوں نے اخلاف کیا وہ البتہ شک میں ہیں۔ ان کے پاس اس بارے میں کوئی یقینی علم نہیں ہے بلکہ

اس واقعہ میں حاضر نہ تھا۔ تو یہ گواہی کس بات سب شاگرد بھاگ گئے۔ مگر ایک جوان اپنے کی دلیں گے۔ کیا آج کی عیسائی عدالتیں ایسی نگئے بدن پر پہنچن چادر اوزھے ہوئے اس کے گواہی قبول کر لیتی ہیں کہ گواہ واقعہ میں موجود پیچھے ہولیا۔ اسے لوگوں نے کپڑا مگر وہ چادر نہ ہوا اور اس کی گواہی قبول ہو جائے۔ چھوڑ کر نگاہ بھاگ گیا۔

یہ مسلم تاریخی واقعہ ہے کہ جب یہود مسیح (انجیل مرقس ۱۳:۵۲-۵۱)

علیہ السلام کو گرفتار کرنے گئے تورات کا وقت اب شاگرد تو وہاں موجود نہ تھے۔ یہودی تھا۔ خواری سب بھاگ گئے تھے۔ اس پر جو گرفتار کرنے گئے تھے وہ مسیح کو پہچانتے نہ سب شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ تھے اسی لئے تو انہوں نے یہوداہ کو تمیں روپے رشوت دی کہ وہ ان کو پتائے اور جب وہاں (مرقس ۱۳:۵۰)

انجیل متی باب ۲۶ درس ۵۶ پہنچے تو یوسع نے ان سے کہا: کہ "کس کو ذہونڈتے ہو؟" انہوں نے کہا: "یوسع ذہونڈتے ہو؟" ناصری کو اس نے کہا: "وہ میں ہی ہوں" وہ دیکھو دہ گھڑی آتی ہے بلکہ آپنی ہے کہم سب پر انگدہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ پیچھے گر پڑے پھر پوچھا "کس کو ذہونڈتے ہو گے اور مجھے اکیلا چھوڑ دے گے تو مجھی میں اکیلا ہو؟" انہوں نے کہا کہ یوسع کو اس نے کہا نہیں ہوں کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔" میں نے کہا کہ میں ہوں۔

(یوحنا ۱۸:۹-۱۶) (یوحنا ۳:۲۲)

پس معلوم ہوا کہ ایک شاگرد بھی ساتھ نہ دیکھو ایک تورات کا اندر ہی را تھا۔ یہاں سے یہی معلوم ہوا کہ یوحنا نے کپڑنے والے پہچانتے نہ تھے۔ اور مسیح کی ۲۶:۲۷ میں جزو کر کیا ہے کہ ایک شاگرد صورت تبدیل ہو چکی تھی۔

صلیب کے پاس تھا غلط ہے اور خود مسیح کے فرمان اور متی و مرقس کے بیان کے خلاف اب صاف بات ہے کہ خواری بھاگ گئے ہے۔ مرقس نے یہ بیان کیا ہے کہ "جب باقی تھے کپڑنے والے پہچانتے نہ تھے۔ رات کا

اندھیر اتحامیح کی صورت تبدیل ہو چکی تھی نہ لگے۔

اور آسمان سے فرشتہ اس کی مدد کیلئے نازل  
نیجے صاف ہے کہ وہ لوگ مسیح علیہ السلام کو  
ہو گیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:  
ہرگز نہیں پکڑ سکے۔

### مسیح علیہ السلام کی اپنی شہادت

پس سردار کا نہیں اور قریبیوں نے اسے  
پکڑنے کو پیدا نے بھیجے یوسف نے کہا:  
”میں اور تھوڑے دنوں تک تمہارے پاس  
ہوں پھر اپنے بھینتے دالے کے پاس چلا جاؤں  
گا۔ تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہ پاؤ گے اور جہاں  
میں ہوں تم نہیں آ سکتے۔“

(انجیل یوحنا باب ۷۶-۳۲: ۵) (دیکھو تو کی انجیل ۱۱۲: ۵) (لوقا کی انجیل ۲۲-۳۲)

اس نے پھر ان سے کہا: ”میں جاتا ہوں اور  
بھینتے کی دعا بری عاجزی سے کی تھی۔  
تم مجھے ڈھونڈو گے اور اپنے گناہ میں مر دے  
جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے، پس

اور مسیح علیہ السلام کی یہ دعا خدا نے سن لی  
تھی۔ قبول فرمائی تھی (عبرانیوں باب ۵: ۷)  
گا۔ جو کہتا ہوں جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں  
آ سکتے۔ اس نے کہا ان سے کہو تم نیچے کے ہو  
میں اوپ کا ہوں تم دنیا کے ہو میں دنیا کا نہیں  
(انجیل یوحنا: ۸: ۲۱-۲۲)

اذپ کے دونوں حوالوں سے یہ بات صاف  
پراٹھا کر لائیں۔ اور اس کو پھر کی نیچس بھی  
ہو گئی کہ مسیح علیہ السلام نے صاف پیش گوئی

”آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا  
وہ اسے تقویت دیتا تھا۔“ (لوقا ۲۲: ۳۳)

مسیح علیہ السلام کے لئے فرشتوں کی مدد کا  
 وعدہ پہلے ہی ہو چکا تھا یہ فرشتہ اسی وعدہ کو پورا  
کرنے آیا تھا۔ آپ وہ وعدہ بھی سن لیں۔  
”وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا۔  
اور وہ تجھے ہاتھوں پر اٹھا لیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ  
تیرے پاؤں کو پھر سے نیچس گلے۔“

(دیکھو تو کی انجیل ۱۱۲: ۵) (لوقا کی انجیل ۲۲-۳۲)

ادھر مسیح علیہ السلام نے قتل و صلب سے  
بچنے کی دعا بری عاجزی سے کی تھی۔  
تم مجھے ڈھونڈو گے اور اپنے گناہ میں مر دے  
جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے، پس

اور مسیح علیہ السلام کی یہ دعا خدا نے سن لی  
تھی۔ قبول فرمائی تھی (عبرانیوں باب ۵: ۷)  
خلاصہ یہ کہ ادھروہ اشتباه میں جنلا شے  
ادھر مسیح علیہ السلام کی دعا قبول ہو چکی تھی۔ اللہ  
تعالیٰ نے آپ کی تقویت کے لئے فرشتے  
نازل فرمادیئے تھے کہ مسیح علیہ السلام کو ہاتھوں

فرمادی تھی کہ تم مجھے نہ پکڑ سکو گے۔ انجیل یوحنًا اب بات بالکل صاف ہو گئی کہ مسیح علیہ السلام باب ۱۲ درس ۳۲ میں ہے۔ لوگوں نے اس کو کوفر عتیقہ ان کے گرفتار کرنے سے پہلے ہی جواب دیا کہ ہم نے شریعت کی یہ بات سنی ہے ہاتھوں پر انھا کر لے گئے خدا نے ان کی عمر کہ مسیح ابد تک رہے گا۔ اور زیور ۲۱۔ ۲۲ میں ہے دراز فرمائی تھیں وہ انجمان یہودی کسی اور کو لے اس نے تھوڑے زندگی چاہی اور تو نے اس کو عمر مسیح اور اسے صلیب دیا۔ چنانچہ اعمال میں لکھا ہے: ۲۰: زیور میں لکھا ہے اس کا عہدہ دوسرا لے لے (اعمال ۱: ۲۰) اور یوحنًا نے اپنی انجیل باب ۷ آیت ۱۲ میں لکھا ہے: ”ہلاکت کے فرزند کے سوا ان میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا۔“

خلاصہ یہ ہوا کہ قرآن پاک نے جو فرمایا: ما مقلوه و ما صبلوہ یہ بالکل درست ہے۔ مسیح علیہ السلام کو نہ ہو پکڑ سکے اور ان کو تو پھر کی شہیں بھی نہ لگ سکی۔ چہ جائیکہ صلیب اور ان کی جگہ ہلاکت کا فرزند ہلاک ہوا۔ نوث: میں نے جن باتوں سے استدلال کیا ہے وہ مخلوق روایات نہیں بلکہ مسیح علیہ السلام کی واضح پیشگوئیاں ہیں۔

اشتباه و شک: قرآن پاک نے دوسری بات یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ لوگ اشتباه اور شک میں بتلاتھے تو میں نے باحوال یہ بات عرض کر دی کہ جو پکڑنے کے لئے مسیح وہ مسیح علیہ

ان دونوں حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ شریعت میں یہ بات اس قدر مشہور تھی کہ عام لوگ بھی جانتے کہ مسیح کی زندگی ابد تک دراز ہو گی تو اس کے مقتول یا مصلوب ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یوسع نے اپنے آپ کو چھپا لیا یوسع یہ باتیں کہہ کر چلا گیا اور ان سے اپنے آپ کو چھپا لیا (انجیل یوحنًا: ۲۷)

اب سارا خلاصہ پھر ہے میں لایے۔ کہ مسیح علیہ السلام نے بیانگ دلیل یہ پیش گوئی فرمادی تھی کہ تم مجھے نہ پکڑ سکو گے اور ان کی دعا قبول ہو گئی فرمادی تھی۔ انہوں نے اپنے آپ کو چھپا لیا صورت تبدیل ہو گئی۔ وہ پیچانتے تک نہ تھے وہ پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ خدا تعالیٰ فرشتوں کو بیچ رہا تھا کہ اس کی مدد کرو ہاتھوں پر انھالوں اس کو پھر کی بھیس نہ لگے۔

السلام کو پہچانتے نہ تھے۔ اسی لئے یہوداہ کو دلیل میں بیش کرنا درست نہیں۔

رشوت دے کر ساتھ لیا جب وہاں پہنچتے تھیں  
قرآن پاک نے تیسری چیز یہ بیان فرمائی  
نہ پہچان سکے ادھرات کی تاریکی تھی پھر زیر یہ  
ہے کہ ان کے شک کی ایک بہت بڑی دلیل یہ  
یہ کہ بقول انجیل مسیح علیہ السلام کی صورت  
بھی ہے کہ وہ لوگ اس واقعہ میں سخت مخفف  
ہیں۔ چنانچہ سلیل صاحب نے ترجمہ قرآن  
تبدیل ہو چکی تھی۔

اگرچہ اور پر یہ صاف ہو چکا کہ اشتباہ و شک  
شریف زیر آیت مذکور کی ایک عیسائی فرقوں کا  
ذکر کیا ہے جو حصل مسیح کے قاتل نہ تھے۔ خود  
بہت تھا انہم اس کے متعلق مسیح علیہ السلام کی  
پیشگوئی ملاحظہ ہو:

چنانچہ عربی انجیل مطبوعہ ۱۸۶۹ء میں ہے:  
فصل نمبر ۲۲۱ ملاحظہ فرمائیں اور مقدس پطرس  
کی انجیل کی پانچویں فصل میں ہے ”دو پھر کا  
وقت تھا اور تمام یہودیہ پر تاریکی چمارہ تھی<sup>۱</sup>  
اوہ لوگ فکر مندا اور سخت مضطرب تھے۔ ایسا ہو  
کہ اس کے جیتے ہوئے سورج ڈوب جائے  
کیونکہ لکھا ہے کہ سورج متول کے ہوتے  
قبل ان بصبح دیکٹ ٹلاٹ مرات۔

(انجیل متی باب ۳۱:۲۶-۳۵) انجیل مرس  
باب ۱۲: درس ۲۷)

اب دیکھو بالکل واضح پیشگوئی ہے چنانچہ  
حواری بھی اسی شک میں بنتا رہے اور یہوئی یا  
صلیب وغیرہ کے جتنے واقعات انجیل تو یوں  
نے نقل کے ہیں وہ شک و اشتباہ کی راہ سے  
لکھتے ہیں نہ کہ علم یقین سے اس لئے ان کو  
میری قدرت اے میری قدرت اتو نے مجھے

چھوڑ دیا، اور وہ یہ کہہ کر اٹھا لیا گیا (پطرس کی یہودیوں کی بات ہی مانی ہے تو وہ کوئی کے انجلیل فصل ۵ بحوالہ کتاب تحریف انجلیل وحیت رفع جسمانی کے قاتل نہیں ہیں دوبارہ زندہ انجلیل مصنفہ پادری (ڈبلیو چین صاحب ایم۔ ہونے کے قاتل نہیں۔ اس کا بھی انکار کر دو۔ اسے میں ۲۰)

اب دیکھئے مقدس پطرس بھی مجھ علیہ السلام یہ مسئلہ الحاقی ہے اس کا اقرار عیسایوں کو بھی کے مصلوب ہونے کے قاتل نہیں ہے۔ پادری ہے۔ دیکھو تفسیر بالجملہ روم سکات ڈاکٹر لارڈ ند کوئنے یہ حوالہ نقل کرنے کے بعد اس کے دو زبیش پ دار برٹش دیا ایڈل کارک سب اس جواب لکھے ہیں وہ بھی سن لیجئے:

۱۔ مرقس ۲۲:۱۵ میں لکھا ہے کہ مجھ صلیب پر اب اس واقع سے متعلق انجلیل مر و جہ کے مرجگا، اس لئے پطرس کی انجلیل میں جو کچھ ہے اختلافات ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ ایک طرف تو متی و لوقا میں یہ ہے کہ مجھ جواب الجواب: مرقس تو اس زمانے کا آدمی کو فرشتے ہاتھوں پر اٹھا لیں گے۔ پھر کی تھیں ہی نہیں ہے۔ پطرس حواری ہے۔ اور مرقس کا بھی نہ گلگی۔

۲۔ ایک طرف یہ یو جنا سے میں نے پہلے دوسری طرف ہے کہ مصلوب ہوا۔ استاد تو عجیب بات ہے کہ استاد غلط کہے اور شاگرد ڈھیک نہیں پطرس کا قول درست ہے۔

۳۔ دوسرا یہ کہ غیر مجھ مورخوں نے بھی مجھ نقل کر دیا ہے کہ مجھ نے پیشگوئی فرمائی تھی علیہ السلام کا مصلوب ہونا طراز کر کیا ہے۔

جواب یہ ہے کہ یہود نے چونکہ یہ افواہ مشہور اور دوسری طرف یہ آتا ہے کہ مجھ علیہ السلام کر دی تھی کہ مجھ مصلوب ہو گیا اور صرف کوئی نہیں نے کپولیا۔

اس لئے کی تھی کہ مجھ کو لختی اور جھوٹا ثابت کر سکیں۔ تو مخالفین نے طراز کر کرنا ہی تھا اگر سامنے آگئے۔

۲۔ وقت صلیب میں اختلاف ہے اور پھر آپ کو چنانی دے لی۔  
دن چڑھا تھا جب انہوں نے اس کو مصلوب لیکن اعمال کی کتاب میں ہے کہ اس نے  
کیا۔ (مرقس ۲۵:۱۵)  
ان روپوں سے ایک کھیت خود خریدا اور وہ سر  
یقین کی تیاری کا دن تھا اور چھٹے گھٹنے کے مل گر پڑا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا اس کی  
قریب تھا کہ لے گئے اور جا کر مصلوب کیا۔ اتریاں باہر نکل آئیں اور وہ ہرگیا۔  
(اعمال ۱:۱۷-۱۸) (یوحنا ۱۹:۱۷-۱۸)

۵۔ صلیب کس نے اٹھائی شمعون قرنی ۸۔ مسیح کی صلیب پر جو کتب لکھا یا اس کی  
نے۔ (دیکھو متی ۲۷:۳۲-۳۷۔ مرقس ۲۱:۱۵) عبارت میں کمی بیشی ہے یوحنائیں ناصری کا  
انجیل لوقا (۲۳:۲۶) لفظ ہے۔

لیکن یوحنائیکی انجیل میں ان تینوں کے دوسری انجلیلوں میں نہیں ہے۔  
۹۔ کفن میں اختلاف ہے۔  
سوئی کپڑے میں دیا۔ (متی ۲۷:۵۹) (یوحنا ۱۹:۱۷)  
۱۰۔ انجلی متی میں ہے کہ جو دوڑا کو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے وہ دونوں مسیح کو برا بھلا  
کرتے تھا اور طعن کرتے تھے۔ (لوقا ۲۳:۵۳) (لوقا ۲۳:۲۳)

۱۱۔ زندہ ہو کر پہلے کے دکھائی دیا؟  
مریم مگدلتی کو (مرقس ۹:۱۶) لیکن لوقا کی انجیل میں ہے کہ ایک نے طعن کیا دوسرے نے مسیح کی صداقت بیان کی دو مردوں کو یا شمعون کو (لوقا ۲۳:۲۳) (۲۳:۲۳) چنانچہ اس کو فردوس کی بشارت ملی۔  
(انجیل یوحنا ۲۰:۱۳) (۲۳:۳۹)

۱۲۔ انجیل متی باب ۲۷: درس ۱-۵ میں ہے کہ خود نہ دیکھا۔ فرشتوں  
کے پکڑوانے والے یہودا نے تمیں روپے سے سن کر خبر دی۔ (۲۳:۶-۷)  
سردار کا ہنوں کو واپس دے دیئے اور خدا اپنے مریم نے نہ خود دیکھا، نہ کوئی فرشتوں دیکھا بلکہ

- تبر خالی دیکھ کرو اپنی چلی گئی۔  
(انجیل یوحنہ ۱: ۲۰)
- ۱۲- تبر پر فرشتوں میں اختلاف:  
چیزیں خریدیں کہ جا کر اسے ملیں اور وہ صح  
دو فرشتے تبر پر دیکھے۔ (یوحنہ کی انجیل سویرے ہی تبر پر آئیں۔ اس نے تمیں عورتوں کا ذکر کیا ہے۔)  
(۱۲: ۲۰)
- اور انجیل یوحنائیں صرف مریم مقدسی کا ذکر  
ہے کروہا ایکی تبر پر گئی۔  
دو شخص دیکھا وہ بھی تبر کے اندر۔  
(مرقس ۵: ۱۶) (باب ۱: ۲۰)
- اوہ لوقا بہت سی عورتوں کا جانا نقل کرتا ہے۔  
(تی ۲: ۲۸)
- ۱۳- چند عورتیں صلیب سے دور کھڑی ہی عورتوں نے رسولوں کے پاس مجھ کے زندہ  
ہونے کی شہادت دی لیکن رسولوں نے ان کی  
تصسیں۔  
(انجیل متی ۲۷: ۵۵) (مرقس ۱۵: ۳۰- ۳۱) (لوقا ۲۳: ۱۰- ۱۱)
- ۱۴- ہمارے پادری صاحبان انجیل سے کئی  
ایک پیشگوئیاں نقل کیا کرتے ہیں کہ مجھ نے  
اپنے مرنے اور مر کر جی اٹھنے کی کافی بار پیشگوئی  
کی تھی لیکن کیا کیا جائے مقدس یوحنایہ کہتے  
ہیں کہ جب عورتوں کی طرف سے یہ خبر پھیلی  
کہ مجھ "زندہ ہو گیا" اس وقت تک شاگردوں  
اختلاف ہے۔  
(انجیل متی ۱: ۲۸- ۲۹ میں ہے کہ مریم مقدسی  
کو کسی ایسی پیشگوئی یا نوشتے کی اطلاع نہ تھی  
اور دوسرا مریم دور عورتیں تبر پر گئیں۔)

چنانچہ لکھا ہے:

پلوس اور لوقا۔ لوقا نے نقل کیا ہے کہ پطرس  
”کیونکہ وہ ہنوز نوشتہ کو نہ جانتے تھے کہ  
نے کہا کہ ہم سب یعنی گیارہ حواری اس کے  
مردوں سے اس کا جی اٹھنا ضرور ہے تب وہ  
گواہ ہیں کہ مجھ مصلوب ہوا اور تیرے دن  
جی اٹھا۔ (امال: ۱۰: ۲۳) (۳۱: ۱۳)  
شاگرد اپنے گھر واپس چلے گئے۔

حالانکہ پطرس کی اپنی انجیل کا حوالہ میں نے  
لکھ دیا کہ وہ ”مجھ“ کے مصلوب ہونے کا قائل  
ہی نہیں ہے بلکہ کسی انجیل سے ثابت کرتے کہ  
پطرس نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہرگز  
نہیں یہ لوقا کا شخص جھوٹ ہے۔ رہایہ کہ مرقس  
نے ”مجھ“ کا حواریوں پر ظاہر ہونا لکھا ہے تو اس کا  
دہ باب الخاتم ہے جیسا کہ پادری فائزہ  
صاحب نے اپنی مشہور و معروف کتاب میزان  
الحق ۱۳۲ پر لکھا ہے۔

پلوس کا بے پناہ جھوٹ: اب پلوس  
کی بھی سنتے جائیے۔ اس نے جو خط کر نہیں کو  
لکھا ہے اس میں لکھتا ہے۔

”اور کیفا کو اور اس کے بعد ان بارہ کو دکھائی  
ویا۔ اس کے بعد پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو  
ایک ساتھ دکھائی دیا۔ اکثر ان میں سے اب  
لکھ زندہ ہیں اور بعض سو گئے۔

(۱۔ کرختہ باب ۵ اور ۶۔ ۷۔)  
پلوس کا جھوٹ اور دعا باز ہونا میں حوالوں سے  
اختلافی بیان پر یقین کیا۔

ثابت کر چکا ہوں کاش کر پلوس کے حامی اس مرگیا وہ خدا ہیں ہو سکتا۔

بارے میں کوئی ثبوت بھی پہنچاتے اور اس کو چا لاحب الاملین۔

۳۔ کئی ایک پیشگویاں بالکل غلط نکلتی ہیں۔  
جن پر میں پہلے لکھ چکا ہوں۔

۴۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ مسیح کو لعنتی میان فرمائی ہیں وہ حق ہیں اور یقین کے ماتنا پڑا جیسا کہ گلگتیوں باب ۲۳ درس ۱۳ میں منقول ہے۔

ہمارا عقیدہ:-

یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت مریم کنواری کے بطن سے بن باپ پیدا ہوئے پسکھوڑے سے ہی کلام فرمائے گئے۔ خدا کے رہنماء بندے تھے۔ بنی اسرائیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا تھا (رسولُ اللّٰہُ بْنُی اسْرَائِیل) آپ نے اپنے بعد ایک آنے والے تیغیرتی خوشخبری دی جن کا نام نامی اسم گرامی احمد ہو گا۔ یہود نے آپ کو مصلوب کرنا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو بالکل باعزت طریقے سے یہودے بہبود سے بچا کر آسمان پر اٹھایا۔ ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ بلکہ الٰہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شک و اختلاف و اشتباہ میں ڈال دیا آئندہ زمانہ میں ان کا نزول ہو گا اور نازل ہو کر عیسائیوں کو مجرم

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن پاک نے جو باتیں مقابل ہیں مسیح ہرگز مصلوب نہیں ہوئے اس واقعہ میں تلقین سخت اشتباہ اور شک میں جلا ہیں۔ ان کے پاس کوئی علم یقین نہیں مخفی انکل کے تیر ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ مسیح کو اللہ تعالیٰ نے صحیح سالم اٹھایا۔

مسیح علیہ السلام کو مصلوب مانے کے نقصانات:

۱۔ جن انجلیل میں مسیح علیہ السلام کا صلیب پر وفات پانا منقول ہے۔ ان میں یہ ہے مسیح نے مرتے وقت یہ کہا: ”ایسلی؛ ایسلیما سبقتاني۔“

(انجلیل متی ۲۷:۳۶-۳۷)

۲۔ اس جملے سے مسیح کا خدا کے بارہ میں شاکی ہونا بھیجیں آتا ہے پیغیر کسی ایسے مایوس کن کلمات زبان پر نہیں لا سکتا۔ جو صلیب پر

ٹھہرائیں گے صلیب کو توڑیں گے خزر کو قتل بات کی واضح دلیل ہے۔ غرض انجیل بر بناں کریں گے۔ دین اسلام کو سب دنیوں پر میں جن عقائد کا ذکر ہے وہ بالکل حق ہیں۔ غالب کردیں گے کہ وہ گناہوں سے مقصود انجیل بر بناں کا درجہ ہر طرح سے دیگر انجیل ہیں آپ نے کبھی اپنی عبادت کا کسی کو حکم نہ دیا سے بہت ہی بلند ہے۔ یہی انجیل اعتماد کے ان کے تعلق جو باشیں میں نے انجیل وغیرہ لائق اور تحریف سے حفظ ہے۔ اناجیل اربعہ کے حوالے سے نقل کی ہیں بعض عیسائیوں کی مردجہ میں خطرناک تحریف ہے۔ اور تحریف کتابوں کی حقیقت دکھانے کے لئے کی ہیں۔ ورنہ مسلمان تو ان کو مخصوص پیغمبر حلیم کرتے ہیں اس انجیل سے انکار قیامت کی نشانی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مجع علیہ السلام کی حقیقی چنانچہ کاتھولک بانجیل ۲۷۰ تا ۳۰۰ تکیوں باب ۲ شان قرآن نے ہی بیان کی ہے۔ یہی وجہ ہے آیت ۳ کے حاشیہ پر لکھا ہے: ”قیامت کا روز نہ آئے گا جب تک بے شمار بکھی لوگ مجع اور انجیل کا انکار نہ کریں گے۔“ کاتھولک بانجیل میں ۲۷۳ عہد جدید مطبوعہ ان کے رسالے ”مجع“ کی شان از روئے (رسالہ اپنے سوسائٹی آف سینٹ پال روڈ ۱۹۵۸ء) ”قرآن“ اور ”اسلام میں مجع“ ”وغیرہ اپنے (راخ دعا ان الحمد لله رب العالمين) (۱۹۶۱ء)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ابتدائی تعارف

نَحْمَدُ اللّٰهَ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَنَصْلُى نَبِيِّنَا الْكَرِيمِ وَعَلَى الْأَصْلَوْةِ وَالْتَّسْلِيمِ

اما بعد: چند صدیوں سے دنیا میں ایک معلوم ہوتی کہ خود بھی انہی امور کا اعادہ کروں،  
نہایت بیش بہا تاریخی خزانہ کا پتہ چلا۔ یعنی کیونکہ ہر دو دیباچوں کا ترجیح اور اصل ایطالی  
حضرت مسیح علیہ وسلم نبینا الصلوٰۃ والسلام نسخ کے دستخوں کا عکس اس کتاب کے پہلے  
شامل کر دیا گیا ہے اور ناظرین اس کے مطالعوں کے مقدس حواری حضرت برنا بیا بر بناس کی  
انجیل کا ایک نسخہ ایطالی زبان میں ترجمہ کیا ہوا  
سے یہ تمام باقی معلوم کر سکتے ہیں۔

ایک قدر داں علم جرمن عالم کے ہاتھ لگا جس مجھ کو یہاں صرف اس امر کا اظہار ضروری  
نے درجہ بدرجہ سے یورپ کے ایک فاضل اور ہے کہ اس انجل کو اردو زبان کے لباس میں  
علم دوست شہزادے کو نذر کیا اور نسخہ بھیجہے جلوہ گرنے کی وجہ اور حاجت کیا ہے؟ تقریباً  
دو سال کا زمانہ گزرتا ہے کہ ایک زرخیز لکن سلطنت آشیا کے پائیہ تخت شہزادائنا کے  
شاہی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

اس نسخے کے ہاتھ لگنے اور درجہ بدرجہ متعلق مطبع نے اس انجل کو اردو زبان میں شائع کرنے کا اشتہار دیا اور اس مطبع کے مالک نے ہو کر غذ کورہ بالاشاہی کتب خانہ مکہ وہنی کی  
مفصل تاریخ اور انجل بر بناس کے متعلق اس بات کا تبیر بھی کیا تھا کہ وہ اس کو ترجیح کرائے شائع کرے مگر افسوس ہے کہ وہ اس آزاد میں ناکام رہا اور یہ کام یوئی رہ گیا۔

اب ۵ نومبر ۱۹۰۹ء کے اخبار وطن میں اور علامہ سید محمد رشید رضا حسینی ایٹھیر رسالہ المغار (مصر) اس کے شائع کرنے والے نے "بشارت محمد یہ صلح" کے عنوان سے ایک افتتاحی مضمون میں انجل بر بناس کے سچھے اپنے دیباچوں میں کمال بسط اور وضاحت کے اقتباسات ناظرین اخبار کی نذر کرتے ہوئے ساتھ کر دی ہے۔ لہذا مجھے کوئی ضرورت نہیں

مجھے بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ اس گرانہا تاریخی و فاضل پیش رو عربی مترجم کی پیروی کے سوا کوئی علمی جواہر کو اپنی زبان کے خزانۃ ادب میں چارہ نہیں تھا۔ جس نے سلیس لفظی ترجمہ ہی پر اضافہ کر دیا جائے تو یہ نہایت مناسب امر قناعت اور زیادہ تصرف عبارت اور تقدیم و ہو گا۔ اور شاکرین علم و تاریخ کے لئے اگر عموماً تاخیر کلام سے مجازیت کی ہے اور اسی کے ساتھ نہیں تو کروڑوں اردو و ان مسلمانان ہند کے اصل کتاب پر چڑھے ہوئے عربی حواشی کو جس لئے خصوصاً ایک نادر کتاب کا مطالعہ میر آنے میں سے اکثر بلکہ بیشتر بحاظ ادب و عربیت کا موقعہ نکل آئے گا چنانچہ خدمت اسلامی کے سخت غلط ہیں۔ اسی طرح اردو ترجمہ کے ساتھ رکھنا مناسب خیال کیا گیا۔ جیسے کہ وہ عربی شوق میں مصر سے انجیل فکورہ کا عربی ترجمہ منگایا گیا اور شنز آسے اردو لباس پہنانے کی درخواست اپنے معزز دوست مولوی محمد حليم قابل افسوس نتیجہ نکلے گا اور امامت اس کی مانع ایجنسی سے کی۔ آپ نے جس خوبی سے ترجمے کا حق ادا کیا۔ اس کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، ان کا کام ان کی قابلیت کا شاہدِ عیاں ہے۔ ترجمہ کا لالف بھی ہے کہ وہ صحیح و بامحاورہ ہو۔ بلا کلف سب کی بحث میں آتا جائے۔ اور مصنف کے اصلی زور قلم کا حصہ بھی لیے رہے لیکن عبارت آرائی میں بعض اوقات یا محاورہ ترجمہ کے اندر لفظوں ٹھیک پتہ نہیں چلا اسے بختہ نقل کر دیا گیا ہے اور اس کے آگے علامت سوال و تجب بڑا گی ہے۔

اور خاص وضع کی تاریخی اور علمی کتابوں کے آخر میں مجھ کو اپنے ابھائے قوم اور فاضل و علم دوست اصحاب ملک سے یہ عرض کرنا اور رہ طرز تعبیر کا تحفظ نہیں ہو سکتا۔ لہذا اسی بارہ میں

گیا ہے کہ اگر ان کو اس ترجیح میں کوئی خوبی معلوم ہوتا تو اس کی قدر اور کسی خرابی کا علم ہوتا تو اس کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے اطلاع دیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اصلاح کر دی جائے۔ اور اس اہم علمی و ادبی خدمت کے صد میں دعائے خیر سے یاد فرمائیں اور سرپرستی سے مزید خدمات کا حوصلہ دلائیں کیونکہ فاضل ناظرین و معاونین ہی کی توقع قادر شناسی اس گرامایہ تاریخ کو اسکے پیش نظر لارہی ہے۔

﴿وَالْآخر دُعوانَا انَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ سَيِّدِ  
الْعَرَسِلَيْنَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللهُ  
وَسَلَّمَ وَعَلَىٰ اَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ﴾

نومبر ۱۹۱۰ء

بندہ محمد انشاء اللہ علیٰ عنہ



## عرض حال مترجم عربی

اس کتاب موسوم بـ انجلیل بر بس کا صحت کا دریافت کر سکنا ایک یحود دشوار ترجمہ تو میں نے شروع کر دیا، لیکن یہ کام ہے کیونکہ موڑخین و محققین اس خطرناک اور نازک کام صرف اس خیال بارہ میں بہت کچھ کنجکاری کرنے کے سے کر رہا تھا، کہ عربی زبان اس کتاب باوجود اس کاٹھیک پتہ چلانے سے عاجز سے محروم نہ رہے کیونکہ اس کو اس بات کا نظر آتے ہیں کہ یہ کتاب کب اور کس زیادہ حق حاصل ہے کہ یہ انجلیل اس زبان میں سب سے پہلے لکھی گئی۔ اور زبان میں ترجمہ کی جائے۔ اور دوسری جتنی روایتیں اس کی اصلیت کے بارہ زبان کو یہ نادر تھے اپنے ذخیرہ ادب میں میں پیش کی گئی ہیں وہ سب ناقابل اضافہ کرتے دیکھ کر میرے دل نے نہ اطمینان ہیں۔

ماٹا کہ زبان عربی اس سے محروم رہ انجلیل بر بس کا واحد قدیم نسخہ جس جائے۔ چنانچہ یہ پہلا موقع ہے کہ اس کو دنیا میں شہرت اور اعتبار حاصل ہے انجلیل کو عربی زبان کا دفتر یہ بس پہنچا یا اور جس سے یہ عربی ترجمہ کیا گیا ہے۔ کیا اور اسے عربی دانوں کے سامنے ایطالی زبان میں اور آشڑیا کے پایہ تختن و ائٹا کے خاص شاہی کتب خانہ جلوہ ریز کیا گیا۔

انجلیل بر بس کی حقیقت اور اس کی میں موجود اور محفوظ ہے۔ یہ نادرہ

روزگار تحفہ اور قدیم تاریخی یادگار کتاب شمار ۷۰۶ (فرانس) کے جلد بندوں کی دستکاری کا  
نمودن ہے جن کو ڈیوک دی سافوی نے اس  
ہوتی ہے۔ اس کا جم ۲۲۵ دیز کاغذ کے صفحوں کتاب کی جلد بندی کے لئے طلب کیا  
پر مشتمل ہے۔ جن کو مقوی کی دو مضبوط مگر سبک تھا، کیونکہ یہ کتاب اسی کے ملک میں تھی اور اس  
دستیبوں کے مابین مجلد کیا گیا ہے اور جلد  
کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر کیا جائے گا۔  
اور اگر یہ خیال صحیح ہے تو ان دونوں جلد سازوں  
چجزے کی بنی ہے دو چجزے اس پر چڑھے  
نے اس کی جلد بندی میں عربی وضع جلد سازی  
ہیں۔ ان دونوں چجزوں کا رنگ خاکی مائل  
کا تینع مدنظر رکھا ہوا گا جن لوگوں نے یہ گمان کیا  
ہے کہ جلد مذکور پیرس کے ہر دو ذکر سابق جلد  
سازوں کی ساخت ہیں، ان کے اس خیال کا  
بزردی یا تامڑا ہے اور ان کے چاروں کناروں  
پر دو سنہری لکیریں ہیں۔ جلد کے دست میں سبب یہ ہے کہ نسخہ مذکورہ بالائی غلاف بلاشبہ  
ایک ابھرا ہوا نقش ہے۔ اس میں سونے کا کچھ  
لیکن اوپر بیان کئے گئے قول کے بالمقابل  
بھی کام نہیں۔ ہاں اس کے گرد مختلف شکلوں کا ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بند قیہ (ویش) میں  
ایک شاخ در شاخ سہرے نقوش کا حاشیہ ایک معابدہ کا نسخہ بھی دیکی ہی جلد سازی کے  
کام ہے جیسے کہ انجیل برناس کے ایطالی نسخہ کی  
ہے، جس کو اہل یورپ عربی وضع کاہتاتے اور  
جلد ہے اور دونوں میں کسی تم کا ذرا بھی فرق  
جلد کی ذکر شدہ شکل اور اس کی بیت مجموعہ  
نہیں۔ خاص کر نقش دنگار کی جہت سے تو  
سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ وہ ایشیائی وضع  
دونوں ایک ای ہاتھ کے کام معلوم ہوتے  
ہیں اور یہ معابدہ ایک مین الاقوام عہد نامہ  
کے نقش دنگار ہیں۔

ہے۔ جو ایطالی زبان میں لکھا ہوا ہے اور یہ  
معابدہ دولت علیہ عثمانیہ اور حکومت بند قیہ کے  
ہے کہ مذکورہ فرق جلد بندی از سرتا پا ان دو

ہائین ہوا تھا، اس کا ذکر ان مراسلات میں کتاب کے اورق میں جو آلبی نشان پائے وارہ ہوا ہے جو سولہویں صدی کے وسط کی ہیں، جاتے ہیں۔ وہ جہاز کے لئکر کی شغل کے ہیں اور یہ عہد نامہ یقیناً قحطانیہ میں مجلد کیا گیا ہے، جن کو ایک دائرے نے احاطہ کر رکھا ہے اور یہ جس کی دلیل اس زمانہ میں رائج ہونے والے ایک قسم کے خاص ایطالی کاغذ کی پیچان ترکی طرز کتابت کے دو آثار ہیں جو کہ جلد ہے، کیونکہ بعض مشہور ماہرین کا یہی قول ہے۔ مذکور میں ایک شگاف کے اندر سے نمایاں ان لوگوں میں سے جن کا نشان تاریخ نے ہو رہے ہیں۔

بعض مورخین کہتے ہیں کہ زبان اطالیہ کے زبان کے نخشاہ بروڈشا (جرمنی) کے مشیر مستحکم نخجاں انجیل میں جو کاغذ استعمال ہوا ہے وہ ترکی کریر نے پایا تھا۔ جس وقت یہ نخداں کو ملا نامی کاغذ ہے لیکن اس قول کی تائید کاغذ کے ہے اس وقت وہ ایک سڑزادام (ہالینڈ) میں مقیم بغور دیکھنے سے کسی طرح نہیں ہوتی۔ کیونکہ تھا چنانچہ اس نے ۱۷۰۹ء میں اس کتاب کو شہر اس کتاب کا ہر ایک درق اس کا گذرا ہے جو مذکور کے ایک مشہور اور معزز آدمی کے لئھا نہ "قطنی" (پہنچی) کہلاتا ہے اور یہ بہت مضبوط سے حاصل کیا۔ کریر نے کتاب کے صحن بنائے اور کھردارا ہے۔ صرف دو صفحے صیقل مالک کی تعریف صرف انہی مذکورہ بالا گول کے ہوئے اور چکنے ہیں جو اپنی دبازت اور مول الفاظ میں کی ہے۔ مگر اثنائے کلام میں رنگت میں باقی اور اوقات سے جدا معلوم ہوتے اس کی نسبت اتنا اور کہہ گیا ہے کہ وہ معزز شخص ہیں۔ پھر ایک اور قوی دلیل ایسی ہے، کہ اس کتاب کو نہایت قیمتی چیز خیال کرتا تھا۔ سے اس کا گذرا کے اصل ترکی ہونے کا قول غلط بہر حال "کریر طولانہ" نے یہ کتاب دہاں مٹھرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کاغذ کو روشنی سے اڑا لی اور اس کے چار سال بعد پنس کے رخ پر اٹھا کر دیکھو تو اس میں مائی نشانات ایوجین سافوی کو نذر کے طور پر دے دی۔ عیاں ہوتے ہیں۔ اور ایسے نشان ایشیائی کا گذرا پنس مذکور برو جگجو اور مشہور دلیر تھا۔ اس کو کسی قسم میں بھی نہیں دیکھے گئے۔ اور اس آئے دن جنگ دیکاری سے سر و کار رہتا تھا

لیکن یاد جودا ایسی جنگجوی اور سیاسی مشاغل میں نذر کر دیا۔

گھری مصروفیت کے اس کو علوم اور تاریخی ڈاکٹر ہیوٹ نے اپنے ایک درس میں جو وہ یادگاروں کا بے حد شوق تھا۔ ۱۷۳۵ء میں طلبہ کے لئے خاص طور پر تیار کیا کرتا تھا۔ اس انجیل برنباس کا یہ نسخہ پرنس ابو جین سافوی کے نسخہ کا ڈکر کیا اور اس کے کچھ عبارتوں کے تمام کتب خانہ کے ساتھ داشنا کے شاہی دربار مکمل ہے بھی ان کو بطور استثناء کے نہائے کے پاس منتقل ہو گیا اور اب تک وہ اسی کتب ترجمہ کے ساتھ ملایا اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ خانہ میں موجود ہے۔ جیسا کہ ہم اور ہیان ہسپانی زبان کا ترجمہ اسی ایطالی زبان کے نسخہ کا کر کرچکے ہیں۔

اس کے علاوہ انھاروں میں صدی کے عیسوی خانہ میں موجود ہے۔ مجھ کو ان دونوں میں بھر ابتدائی زمان میں انجیل برنباس کا ایک اور نسخہ دو باتوں کے اور کوئی قابل ذکر فرق نظر نہ آیا۔ اسپانی زبان میں ملا۔ یہ دوسرا کیس فصلوں اور اور وہ دوسرے یہیں کہ ایطالی زبان کے نسخہ میں ۲۲ ابواب میں منقسم تھا اور اس کے ۲۲ صفحات ہے کہ: ”جب غدار یہود اور مانی فوج لے کر تھے۔ زمانہ میں اس پر بر بادی کا ہاتھ پھیر دیا یسوع کو ان کے ہاتھ میں حوالہ کرنے کی غرض تھا، جس کی وجہ سے اس کے آثار اور نشانات سے آیا۔ اس وقت یسوع اس کمرے کے پہلو محاوار فنا ہو گئے تھے۔ یہ نسخہ شہر ہابی (ہپشاڑ) میں جس کے اندر ان کے شاگرد ہو رہے تھے۔ کے ڈاکٹر ہلم سے مشہور مستشرق سیل نے ازاں باغ میں نماز پڑھتے تھے۔ یسوع نے سپاہیوں اور سیل کے بعد یہ کتاب ڈاکٹر جنک ہوں ملی۔ کی آہٹ پائی تو وہ ذرے اور کمرے میں گھس جو یونیورسٹی آکسفورڈ کے کوئنس کالج کا ایک گئے پس جبکہ اللہ نے اس خطرہ کو دیکھا۔ جو ممبر تھا۔ اور اس نے اس کا ترجمہ انگریزی یسوع کو گھیرے ہوئے تھا۔ اس نے اپنے زبان میں کر ڈالا۔ اور بعد ازاں اس نے چار فرشتے بھیجے۔ پس یہ فرشتے یسوع کو روشن ۸۷ء میں یہ ترجمہ مع اصل ہسپانی کتاب دان کے راستے سے تیرے آسمان پر اٹھا لے کے ڈاکٹر ہیوٹ نامی ایک مشہور پروفیسر کی گئے۔ پھر جب غدار یہود کرہ میں داخل ہوا۔

اللہ نے اپنی قدرت سے اس کی صورت اور کرتی ہے کہ یہ ایطالی زبان کے نسخہ کا ترجمہ آواز کو بدل دیا۔ پس وہ بالکل یہوں جیسا ہے اور اس کا مترجم ایک اردنگی مسلمان ہو گیا۔ اور جس وقت شاگرد بیدار ہوئے اور مصطفیٰ العرنڈی نامی ہے پھر ایک دیباچہ اور انہوں نے اس (یہودا) کو دیکھا۔ انہوں نے بھی ہے جس مترجم نے ایطالی نسخہ کو دریافت اس پات میں کچھ بھی شک نہیں کیا کہ وہی کرنے والے کا قصہ لکھا ہے یہ شخص ایک لاتینی راہب فرامرنوں کی تھا۔ فرامرنو نے یہوں ہے۔“

ہسپانی نسخہ کی روایت لفظ بلفظ ایطالی نسخہ کی اس نسخہ ایطالی کو کس طرح حاصل کیا؟ اس بارہ روایت کے مطابق ہے گرفق یہ ہے کہ ہسپانی میں مجلہ بہت سی بالتوں کے یہ بھی کہا گیا ہے نسخہ میں ”بجز پھر کے“ زیادہ ہے یعنی اس کہ راہب فرامونیو کو ”ابرینا لوں“ کے رسائل نے پھر کو ان شاگردوں میں نہیں شمار کیا ہاتھ لگے تھے جن میں ایک رسالہ ایسا بھی تھا ہے۔ جو یہودا کے یہوں ہونے میں کچھ بھی کہہ بیٹھ کرہیں تو اس رسالہ (قراری) کی قلمی شک نہ کر سکے تھے۔ اور اس کے بعد ان کھولتا تھا اور ابرینا لوں نے یہ کارروائی بیٹھ فرشتوں میں سے جو یہوں کو روشن داں کی راہ برناس کی انجیل کی سند سے کی تھی۔ فرامرنو کو سے آسان پر اٹھا لے گئے۔ ایک کا نام اسی وقت سے اس انجیل کے دیکھنے کا سخت ”عزرائیل“ لکھا ہے۔ اور ایطالی زبان کے شوق دامتغیر ہوا۔ اتفاق سے وہ کچھ زمانہ کے نسخہ میں اس فرشتہ کا نام اور میل پایا جاتا ہے لئے پوپ سکش پیغم کا مغرب خاص ہو گیا اس کے وہاں چند دیگر خفیف اختلافات اور تھا۔ اور اسی اثناء میں ایک دن وہ پوپ مددوح بھی ہیں جن کے ذکر سے ہم پہلو تھی کرتے کے ساتھ اس کے کتب خانہ میں گیا۔ یہاں آکر قدس مآب پوپ پر نیند کا غلبہ ہوا اور وہ سو ہیں۔

سیل نے ہسپانی نسخہ پر جو حاشیہ اپنی طرف گئے۔ فرامرنو کے دل میں خیال آیا کہ لا دے لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب دیکھنے میں وقت کا ٹے اور پوپ کی ترجمہ کے آغاز میں جو عبارت ہے وہ ظاہر بیداری کا انتظار کرے۔ صن اتفاق سے

فرامر نیو کا ہاتھ سب سے پہلے جس کتاب پر ہوئی تھی۔ اور ذا کنٹر موصوف نے ترجمہ کر کے پڑا وہ یہی برناس کی انجلیل تھی فرامرنیو فرط اصل سیست ذا کنٹر ہیوٹ کی نذر کر دیا تھا۔ بعد سرت سے باغ باغ ہو گیا اپنے جامہ میں ازان اس کی کوئی خبر نہیں ملتی اور نہ کچھ نشانہ پھولانہ سایا اور فوراً اس بیش بہاذ خیرہ کو اپنے ہاتھ آتا ہے۔

پیراہن میں چھپا لیا۔ پھر پاپ کی بیداری تک اس موقع پر ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا نہ ہر اربا اور جب تقدس ماب نے آنکھ کھولی وہ ایطالی زبان کا نسخہ جو راہب فرامرنیو نے اسی وقت ان سے دایسی کی اجازت لے کر یہ پوپ سکش چشم کے کتب خانہ سے چرا لیا تھا خزانہ اپنے ساتھ لئے ہوئے کتب خانہ سے اور شاہی کتب خانہ وائنامیں جو ایطالی زبان کا باہر آگیا۔ اور تھائی میں اس کے مطالعہ سے اپنا نسخہ موجود ہے دونوں ایک ہی ہیں؟ یا الگ شوق پورا کرنے لگا۔ چنانچہ اس انجلیل کا الگ؟ اس سوال کا کوئی صحیح جواب اس وقت مطالعہ کرنے کے بعد یہ راہب مشرف بالسلام تک نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ اس نسخہ کی ہو گیا۔ کتابت کا زمانہ متعین نہ کر لیا جائے۔ تاریخ

ہسپانی نسخہ کے دیباچہ میں راہب فرامرنیو کی چھان میں کرنے سے پتا کر لگتا ہے کہ کی یہ حکایت یونہی درج ہے اور اسی طرح اس پوپ سکش چشم کا عہد سولہویں صدی کے کوئیں نے اپنے ترجمہ قرآن شریف کے خاتمہ سے قریب تھا۔ اور ہم یہ بیان بیان دیباچہ میں نقل کیا ہے۔ اس لئے یہی روایت چکے ہیں کہ جس کاغذ پر یہ ایطالی نسخہ لکھا گیا ہے اور پروفیسر ہیوٹ کے لکھروں کا اقتباس یہ دو وہ ایطالیا کی ساخت کے کاغذ جیسا ہے۔ اب مصدرہ میں ہسپانی زبان کے نسخہ انجلیل برناس یہ دریافت کرنا رہا کہ اصل میں وہ ایطالی ہے یا کا وجود بتاتے ہیں۔ اور اس کے بعد پھر کچھ نہیں؟ اور ایطالی ہے تو کس زمانہ کا بنا ہوا ہے؟ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ نسخہ کیا ہوا۔ اور کہاں تو ان آلبی نشانات کے جو اس کاغذ میں ہیں۔ گم ہو گیا۔ صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ ذا کنٹر بعورہ یکجھے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایطالی کا نسخہ یہیک ہاوس کو اس کے ترجمہ کی خدمت پرداز ہے اور اسی ثبوت کو انجلیل برناس کے ایطالی

زبان والے نئے کی تاریخ تحریر پر دلیل ترجمہ میں ہم نے اصل کی پوری پوری پابندی صادق بنا یا جاسکتا ہے۔ علماء ان تمام مذکورہ کرنے کے خیال سے اس عربی ترجمہ کے فوق بیانات سے جس تاریخ کا تختینہ کرتے حواشی پر مسند درج کر دیا ہے۔ کیونکہ نقل ہیں۔ وہ پندرھویں صدی کے وسط اور سلوبویں مطابق اصل کی ذمہ داری اسی کی مقتضی تھی صدی کے خاتمه کے مابین ہے۔ اور اس اعتبار ورنہ ان کا ترک کر دینا ایک قسم کی ناجائز سے یہ ممکن ہے کہ موجودہ ایطالی زبان کا نسخہ ہی بداختلت ہوتی۔ حق تو یہ ہے کہ ایک بھگدار آدمی در اصل وہ نسخہ ہو جس کو فراہم نہ راہب نے ایطالی زبان کی تلفی کتاب پر عربی زبان کے پوپ کے کتب خانہ سے اڑالیا تھا اور جس کا حاشیہ اور شرحیں دیکھ کر حیران ہن جاتا ہے کہ ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ انہارویں صدی بھیسوی یہ کیا بات ہے اور میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے آغاز میں انجیل برناس کا شہرہ پھیلا۔ اس پارہ میں کسی قدر طوالت کے ساتھ بحث بات نے یورپ کے دینی اور علمی مجموعوں میں کروں۔ کیونکہ تمام ایسے معتر اصحاب نے جن بڑی کھلمنی مجاہدی۔ خاص کر انگلستان میں اس کا تو اس انجیل کے ایطالی نسخہ کی نسبت کچھ متعلق بحث و جدال کا خوب زور ہوا۔ علماء بیان کرتے وقت بطور دلیل کے اخذ کیا میں ایسا نزاع لفظی برپا ہو گیا، کہ ان کے بعض جاسکتا ہے۔ اس معاملہ میں جسمی چاہئے ویسی اقوال علمی مباحثات کی حد سے نکل کر انکل پچو بحث نہیں کی اور مفصل بحث تو درکنا اس وقت مجدوب کی ہو اور وہ تم کی پیروی کے سوا کچھ اور معمولی سا اشارہ بھی نہیں فرمایا ہے۔ یہاں نہیں کہے جاسکتے ہے۔ بحث کرنے والوں کی تک کر پو فیسر مرحلہ و ثکا ایسا نامور مستشرق ہستیں سب سے پہلے جس امر میں غور کرنے بھی اس کو بر سبیل تذکرہ یونہی ایک بات کہہ کر پر مائل ہوئیں وہ بھی ایطالی زبان کا نسخہ تھا کہ اس سے آگے گزر گیا ہے۔ اور وہ قول یہ ہے آیا یہ کسی اور نسخے نقل کیا گیا ہے یا وہی اصلی کہ ”لاموںی ان حواشی کی عبارت کو صحیح اور نسخہ ہے جس کو فراہم نہ راہب نے تقدس تآب درست خیال کرتا ہے۔ لیکن دلش جیسے عالم کی پوپ کے حاشیہ پر درج ہیں۔ اور جن کو اس نظر اس بات سے نہیں چوکی اور اس نے ان

عبارات انجیل کی ترکیب مقیم اور ان میں غلطیوں کی نقرات انجیل کے عربی میں ترجیح ہیں۔ بلکہ بھرمار ہونے کا اظہار کرہی دیا ہے۔“ وہ حواشی بھی جو کتاب کے وضع کردہ ہیں اُنہی یہ حاشیے غور و تأمل سے دیکھے جائیں تو ان ہی غلطیوں ملتو نظر آتے ہیں۔ اور ان حواشی کا میں سے بعض کی عبارت صحیح اور اسلوب ایطالی زبان میں کوئی مقابل نہیں۔

درست نظر آئے گا۔ لیکن نقل کرنے والے قلم اگر میں مزید توضیح اور بیان کے لئے یہاں نے اسے بگاڑا اور خوب سخ کیا ہو گا۔ کہیں کچھ مٹالیں ان غلط عربی حواشی کی درج املا خراب کیا ہو گا تو کسی جگہ الفاظ اول بدلتے کر دوں تو اس میں کوئی مفہما تقدیر ہو گا۔ بلکہ یہ دیئے ہیں اور چند دیگر حواشی سرے سے ایسے امر اس نتیجہ کی تمہید بن سکے گا جو مجھے اس پارہ سقیم الترکیب ہوں گے کہ ان میں سے بعض میں نکالتا ہے وہ حواشی جن کی باوجود کتاب اور کے تو معنی بھی بغیر ذہن پر بے حد زور ذرا لئے اطاء کی غلطیوں کے شہر اور بامدادہ ہے۔ ان میں سے ایک حصہ ذیل ہے:-

چکھا یا ہوں گے کہ ان کے معنی سمجھ میں نہ جات طائفۃ من اليهود عیسیٰ آئیں گے خواہ کتنا ہی مفرز مارو رکیک عبارت یسثلون من اسم النبی الذى یبعث فی کے جملوں اور فقروں میں جن کی ترکیب حد اخر الزمان فقال عیسیٰ ان الله تعالیٰ سے بڑھ کر گلڈھ ہو گی۔ یہ نظر آئے گی کہ لکھنے خلق النبی فی اخر الزمان و وضعه فی والا لفظ کے یونچے لفظ کا ترجمہ لکھ گیا ہے اور یہ قندیل من نور و سماء محمدًا قال يا ایسا فضول لفظی ترجمہ ہے کہ اسکو پڑھ کر ہمی محمد اصبر لا جلک و خلقت خلقاً آتی ہے، کیونکہ مترجم نے کہیں کہیں مضاف کبیراً و هبت لک کلہ فعن رضی الیہ تک کو مضاف پر مقدم کر دیا ہے اور یہ کام عنک فانا راض عنہ و من یبغض کسی عرب نویسندہ یا عربی والی اہل قلم سے فلانا بڑی منه۔

ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور یہ ترجمہ اور عبارت کی اس عبارت کو غور سے پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا لکھنے والا عربی زبانی میں پختہ غلطی کچھ انہیں نقرات میں نہیں جو بعض

اور اعلیٰ درجہ کا ماحر ہے۔ اور اس میں جو تھوڑا سا **الکبریاء** "اور قوله" من اسری دین عنده خلل راہ پائیا ہے یہ غیر زباندان کا تب کی یعنی ان یصدق من الخجالس" اور اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہے اور دوسرے قسم کے یعنی غلط سی یہ یہودہ عبارتیں جو بُنیت عربی ہونے کے اور سر اپا غلط حواشی کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔ عجمی تراکیب سے زیادہ تقریب ہیں۔ پس جو شخص نہ کوہہ بالہ بیان کے مطابق جیسا کہ تم اول

(۱) اللہ خالق۔

کی مثال دی گئی ہے۔ عمدہ عبارت لکھ سکتا ہو۔

یہاں قدیم کا لفظ اسی شخص کے قلم سے نقل اسکی روکیک اور فاش غلطیاں ہرگز نہ کرے گا جن کو کوئی عرب تو کیا مستشرق بھی نہیں کر سکتا،

کوئی عبارت آرائی پر قادر ہو۔

(۲) اللہ حتیٰ و قدیم۔ "اذا كان يوم القيمة يحشر جميع المؤمنين ويكتب على جهتهم بالنور دين رسول الله۔" "اذا كان يوم القيمة يحشر

غرضیکہ اوپر بیانات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عربی حاشیوں کے لکھنے والے ایک سے زائد اشخاص ہیں۔ ان میں سے اصلی حاشیہ نویس نے نہایت صحیح و فصحی عبارت لکھی تھی اور بعد میں نقل کرنے والوں نے اس کی درگت بننا کرائے بگاڑ ڈالا۔ اس خرابی کا سبب ناقابل کی عربی زباندانی میں خامی تھی۔ لہذا اس نے نقل کرتے وقت پہلے حاشیہ نویس کی عمارت کو خوب انتر کیا ہے۔ اور اپنی طرف سے روکیک عبارتوں اور ایسے ہشانے والے جملوں کا مزید اضافہ کر دیا ہے۔ جن سے کوئی مطلب ہی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ اور اس بیان سے میری غرض یہ ہے کہ جو ایطالی نسخہ اس وقت وائن کے شاہی کتب

ان مندرجہ فوق حواشی کو دیکھ کر ایک سیم العقل شخص بلا تحمل حکم لکھ سکتا ہے کہ ان کا اور پہلے حاشیہ کا لکھنے والا ایک ہی آدمی ہرگز نہیں ہو سکتا۔

پھر اسی قبیل سے مخشی کا ایک مقام پر "سورہ عیسیٰ آلم" "لکھتا ہی کی خیال کرنا چاہئے جو اصل میں شاید "سورہ الام عیسیٰ" ہو۔ یادہ لکھتا ہے "ذکر ادیروس قصص" یعنی "ذکر قصہ ادريس" اور قوله "کل متکبر کا میل بیان" یعنی "بیان" شروع انسانوں

خانہ میں موجود ہے وہ بلاشبہ کسی اور نسخے سے نقل قدیم لاتینی یا ایطالی رہا ہوگا۔ اور یہی استخراج کیا ہوا ہے اور یہ کہ اس کا پہلا اور اصلی نسخہ مانتا اس قول پر کبھی پوری طرح منطبق ہوتا ہے جس کو معتبر لوگوں نے تدقیق اور امعان نظر کے صحیح نہیں ہو سکتا۔

اب یہ ماننے کے بعد کہ دائنما کا شاہی ساتھ اس موجودہ ایطالی نسخہ کی طرز کتابت ایطالی زبان کا نسخہ وہ اصلی ایطالی نسخہ نہیں جو دیکھنے کے بعد کہا ہے جو شاہی کتب خانہ دائنما فرامر نیوراہب نے پوپ کے کتب خانے میں پایا جاتا ہے۔ محققین کی کتابت نے اس کی چرا یا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر وہ اصل نسخہ لکھادث کو دیکھ کر یقین کے ساتھ کہہ دیا ہے کون ہے جس سے یہ موجودہ نسخہ نقل کیا گیا؟ کہ یہ کسی بند قیہ کے رہنے والے کا لکھا اس امر کا جواب دینا کیا سخت دشوار ہے؟ ہوا ہے۔ اور اس نے اس کو سولہویں صدی یا نہیں! کیونکہ موجودہ نسخہ کے عربی حواشی پر ستر ہویں صدی کے ابتدائی ایام میں لکھا ہے بحث کرتے ہوئے ہم جو کچھ لکھ آئئے ہیں۔ پھر گمان غالب یہ ہے کہ اس کا منقول عن نسخہ اس سے یہ استدال کیا جاسکتا ہے کہ جس نسخہ طکانی زبان کا ہوگا یا بند قیہ ہی کی زبان کا کی یہ نقل ہے وہ عربی ہرگز نہیں تھا۔ اس لئے سہی۔ لیکن اسی کہ اس میں طکانی کے جو شخص اتنی اعلیٰ درجہ کی عربی زبان جانتا ہو اصطلاحات راہ پانچی تھیں۔ یہ اقوال لانڈٹیل کے اس انجیل کا ترجمہ عربی سے اور کسی زبان اور لوراراگ کے ہیں۔ جنہوں نے اس بارہ میں کر سکے وہ کبھی اتنی بیرونہ غلطیاں نہ کرے میں ایسے خاص مباحثت کے اندر قابل سند اور گا جیسی کہ حاشیہ کی عبارتوں میں نظر آتی ہیں۔ معتبر ایطالی علماء کے اقوال پر اعتماد کیا ہے۔

اور کلام میں ایسے پھیر بدل کر روانہ کہے گا کہ لانڈٹیل اور لوراراگ کے خیال میں یہ نسخہ مضاف الیہ کو مضافت پر مقدم کر دے یا اسی قسم تقریباً ۱۵۰ میں نقل کیا گیا ہے اور احتمال کی اور رکیک غلطیاں کرے، جو حواشی کی ہے کہ اس انجیل کا نقل کرنے والا وہی راہب عبارت میں دکھائی دیتی ہیں، اور یہی امر فرامر نیو ہو جس کا ذکر ایطالی نسخہ کے دیباچہ میں یو ضاحت ولالت کرتا ہے، اصل منقول عن نسخہ ہوا ہے اور اس بات کا ہم پہلے ذکر کر چکے

ہیں۔ اور مذکورہ بالا اہل قلم حقیق یہ مزبورہ بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ: ”اور بہر حال خواہ اس کی اصل کچھ بھی ہو ہم کو یقین کرنا ممکن ہے کہ برناس کی ایطالی زبان کی کتاب ایک انشائی کتاب ہے عام اس سے کہ اس کو کسی کاہن نے لکھا ہو یا علمانی نے یاراہب نے یا کسی عام آدمی نے۔ مگر یہ ایسے شخص کے قلم سے نکلی ہے جو لاتینی تورات کا دیساہی واقف تھا۔ جیسا کہ ”ڈانٹی“۔ اس سے واقفیت رکھتا تھا اور یہ کہ وہ شخص ڈانٹی ہی کی طرح زبوری ایک خاص واقفیت رکھتا ہے۔ اور یہ انجلی ایسے شخص کی بنائی ہے جو بہ نسبت اسلامی دینی کتابوں کے سمجھی کتب دینیہ کا بہت بڑا ہمار اور عالم تھا۔ اس لئے گمان یہ ہے کہ وہ یہ سویت سے مرتد ہو گیا ہو گا۔“

انجیل برناس کے لکھنے والے اور مشہور شاعر ڈانٹی کیا یکساں بنانے کا سبب ان دونوں کے کلام کی مشابہت اور ایطالی نشوون کی عبارتوں کا ڈانٹی کی نازک خیالوں سے مسائل ہوتا ہے۔ ڈانٹی نے اپنی نظلوں میں دوزخ اور جنت کا حال بیان کیا ہے۔ اور انجلیل برناس میں آیا ہے کہ: ”جہنم کے سات طبقے ہیں اور یہ طبقے ثابت ہو سکے اور وہ قدیم مصدر یونان کا علم ڈانٹی کا ایک مشہور شاعر گذر رہے ترجم

الا انتام ہے۔ اور ان ہر دو مصنفین کے مابین اہل قلم میں سے کئی غیر باریک میں اصحاب شاعرانہ تخلیق اور وضعي الفاظ کی جو مشاہد پائیں اس موجودہ زمانہ میں بھی لفظ یونہی استعمال جاتی ہے۔ اس کو تو اُردو خیال کی قسم سے شمار کرنا کر جاتے ہیں۔

اس کے بعد ذا اکثر ہیوٹ جس کا پہلے ذکر مناسب ہے۔

سرسری نظر میں علماء کو خیال گزرا کر ایطالی آپ کا ہے۔ ۱۸۷۱ء میں کہتا ہے کہ:- ”عربی نہ کسی اصل عربی نہ سے ماخوذ کیا ہے۔ سب اصل اب تک ایشیا میں موجود ہے۔“ مگر جب سے پہلے یہ بات ”کریتر“ نے کہی جس کا اوپر غور دکھر سے کام لے کر دیکھا جائے تو ذا اکثر ذکر ہو چکا ہے۔ اور اس نے ڈیوک یونہیں ہیوٹ کا یہ قول ذا اکٹسیل کی تحریروں پر بنی ہے سافوئی کو یہ ایطالی نہ نذر کرتے ہوئے اس کی جو ہیوٹ کے یہ کہنے سے تقریباً پچاس سال تمہید میں خود چند سطر میں لکھ کر ظاہر کیا کہ ”یہ قبل شائع ہو چکی تھیں۔ اور یہ نے اپنے ان انجیل کسی محمدی (مسلمان) کی تالیف اور عربی اقوال کو تمہیدی مباحثت کے نام سے موسم کیا کی اور زبان سے پھر ”کریتر“ کے اسی خیال کے بارہ میں رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا کی چیزوی ”لامونی“ نے بھی کی۔ وہ کہتا ہے کہ:-

”بیرون ہونڈراف“ جو شریف المطبع اعلیٰ درجہ ”یہ مسلمانوں کے پاس ایک عربی انجیل کا مہذب اور وسیع المعلومات شخص ہے اس بھی ہے جس کو وہ سینٹ برناس کی انجیل نے مجھے ایک کتاب دکھائی جس کی نسبت بتاتے ہیں۔ اس انجیل میں یہ نوع سچ کی ترکوں کا بیان ہے کہ سینٹ برناس کی انجیل تاریخ ایسے ڈھنگ سے بیان کی گئی ہے جو سچ ہے۔ مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کو اناجیل کے طرزیاں سے بالکل بر عکس ہے اور ایطالی زبان میں عربی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ انہی طریقوں پر پوری طرح منطبق ہوتی ہے۔ ”لامونی“ ترکوں کے لفظ سے عام مسلمانوں جن محمد (صلیم) اپنے قرآن میں چلے ہیں۔“ اور اہل عرب کو مراد لیتا ہے۔ کیونکہ یورپیں لیکن اس کے بعد ہی اس دیباچہ میں جو اس

نے قرآن مجید پر لکھا ہے وہ خود ہی اس بات کا غرب و عجم کے قدیم علاوہ کی فہرست ہائے کتب بھی افراط کر رہا ہے کہ جس وقت اس نے اور مستشرقین یورپ کی مرتب کردہ فہرستوں تمہیدی مباحث کے اندر اس کا ذکر کیا تھا اس تک میں اس انجیل کا نام و نشان نظر نہیں آتا وقت تک انجیل بر بناس کی بھی شکل تک نہیں اور انہوں نے جس تلاش سے قدیم و جدید ناور دیکھی تھی۔ اس لئے سائل کا پہلا قول سنی سنائی ترین عربی کتابوں کی فہرستیں بنائی ہیں۔ اس باتوں کی تعداد پر قائم ہے۔ اور وہ اس بارہ میں کے دیکھتے ہوئے یہ امر بہت بعد معلوم ہوتا لاموٹی کی پیروی کر رہا ہے۔ جیسا ہم بیان ہے کہ ایک ایسی صریح کتاب کا وہ سماں کرچکے ہیں۔ اور لاموٹی بھی سنی سنائی بات خبر کے طور پر بھی ذکر نہ کرتے۔

عنی روایت کرتا ہے کیونکہ اس کو بھی انجیل لیکن میں اس تمام مذکورہ بالا بیان کے بعد بر بناس کا عربی نسخہ دیکھنا تک نصیب نہیں ہوا صریح ایسا کہنا چاہتا ہوں کہ پہبخت کسی اور شخص کے خود میرا ہی میلان طبع اس انجیل کے عربی تھا۔

اور یہ بات کسی عجیب ہے کہ مشہور مسلمان اصل ہونے کی طرف اور اس بات کو صحیح مانتے تذکرہ نویسوں اور مصنفوں کی کتابوں اور کی جانب بہت ہی بڑھا ہوا ہے اور یہ کہ اصل تصنیف میں اس انجیل کا کہیں ذکر تک نہیں عربی نسخہ کا دستیاب نہ ہونا اس کے سرے سے قدیم اور جدید زمانوں کے تمام مسلمان مؤرخ نہ ہونے پر قطعی دلیل نہیں قرار پا سکتی۔ ورنہ اس بارہ میں تعلماً علم نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ ماننا پڑے گا اور قطعاً تسلیم کرنا ہو گا کہ انجیل خاص وہ لوگ جن کا کام ہی دینی مباحثہ اور بر بناس کا اصل نسخہ یہی ایطالی زبان کا نسخہ ہے مجادلہ تھا وہ بھی اس انجیل کا کہیں تذکرہ نہیں کیونکہ اس کے سوا کوئی اور نسخہ بھی کسی کے ہاتھ کرتے۔ حالانکہ انجیل بر بناس ان کے لئے نہیں لگا اور ایک ہسپانوی زبان کا نسخہ ملا بھی تو شیخ بر اس کی قائم مقام اور ان کے مخالفین اس کے دیباچہ میں مذکور تھا۔ کہ وہ ایطالی زبان کے واسطے نہ ہی مناظر دل میں مثل صمام کے نسخے سے ترجیح کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک تھی، پھر بھی عجیب نہیں بلکہ عجیب تو یہ ہے کہ ایشیائی شخص انجیل بر بناس کا مطالعہ کرتے

ہوئے پہلی ہی نظر میں کہہ اٹھے گا کہ اس انجیل ان کے بال مقابل قرآن شریف کی آیات کے مصنف کو قرآن شریف پر نہایت عبور دونوں اس جگہ درج کر دیتا اور اپنے کلام کی حاصل تھا۔ حتیٰ کہ اس کے اکثر فقرے قریب راستی ثابت کر دکھاتا۔ اور کچھ بھی نہیں کہ انجیل قریب آیات قرآنی کے لفظی یا معنوی ترجیح برنباس کے اکثر فقرے قرآن شریف کی ہیں۔ میں یہ بخوبی جانتا ہوں کہ میرا یہ قول ان آئتوں سے ملتے جلتے ہوں۔ بلکہ اس میں تمام یورپیں موئخین اور مصنفین کے قول سے بہت سے اقوال اس طرح کے بھی موجود ہیں خلاف ہے۔ جنہوں نے اس بارہ میں محققانہ جن کو احادیث نبویہ صلعم کے ساتھ کامل بحث کی ہے اور ان میں دونا مورخ شخص لائسنسڈیل مطابقت ہے اور بعض ان میں سے ایسے قدیم اور اور بورا راگ بھی ہیں جو اس انجیل کے علمی فرض کے مطابق ہیں۔ جن کا علم اس مصنف کو اسلام سے بہت کم درجہ کا واتفاق وقت اہل عرب کے سوا کسی قوم کو ہرگز نہ تھا۔ بتاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ عربی اصل یہاں تک کہ آج یورپ میں باوجود مستشرقین کی کتاب کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ مگر میں کثرت اور عربی زبان کی تحریکیں میں مشغول اپنی رائے کو بدلتی ہیں سکتا۔ اس لئے کہ اس ہونے والوں کی بہتان ایک یورپیں بھی علم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ حدیث کا عالم نہیں نکل سکتا۔

کے ساتھ گفتگو کا جوڑ کر ہے وہ قرآن شریف کی میرے اس خیال کی تائید کرنے والے سورۃ ۲۱ و ۳۷ کے بیان سے بالکل مثالی اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ ایطالیہ ہے۔ پھر شیطان کے راندے جانے کا سبب نسخوں کی جلد بندی یقیناً عربی وضع کی ہے۔ جیسا حضرت آدمؑ کو بجدہ نہ کرنا اسی طرز سے بیان کر پہلے اس کا ذکر آچکا ہے اور یہ کہنا کہ وہ جلد کیا گیا ہے جیسا کہ سورۃ البقرہ اور الحجر میں چیز کے جلد سازوں کی بنائی ہوئی ہے۔ اور دارد ہوا ہے، کہیں ایک حرفاً کی کمی و بیشی تک ڈیوک یو جیں سافوی نے ان کو اسی کام کے نہیں۔ اور اگر عدم مختلاش مانع نہ ہوئی تو میں لئے فرانس سے طلب کیا اور انہیں حکم دیا تھا کہ انجیل برنباس میں سے اکثر ایسے فقرے اور عربی وضع کی جلد تیار کریں یہ تمام باتیں انکل

پچھا اور قیاسی ٹکنے ہیں۔  
 کرتے تھے۔ اور ان میں سے کئی ایسے ممتاز  
 اور اس انجیل کو عربی الاصل مانے سے یہ فاضل بھی ہوئے ہیں جن کو عربی علم ادب اور  
 لازم نہیں آتا کہ اس کا مصنف بھی اصل میں شعر میں بہت اعلیٰ رتبہ حاصل ہوا۔ اس لئے وہ  
 عرب ہو، بلکہ میری رائے یہ ہے کہ اس کا قرآن شریف اور حدیث نبوی ﷺ کے دیے  
 مصنف اندرس کا کوئی یہودی ہے جس نے ہی عالم ہو سکتے ہیں جیسے کہ خاص الی عرب۔  
 پہلے عیسائی ہو کر پھر بعد میں دین اسلام قبول۔ میرے اس رائے کی تائید اس امر سے بھی  
 کر لیا ہو گا۔ اور یوں عیسائیوں کی اننجیل سے ہوتی ہے کہ انجیل بر بناں میں ختنہ کرانے کو  
 واقفیت حاصل کی ہو گی اور میرے نزدیک یہ واجب بتایا گیا ہے اور اس بارے میں بخوبی سے  
 رائے پر نسبت دیگر آراء کے درست سے زیادہ یہ بات کہی گئی ہے کہ غیر مختار آدمیوں سے  
 قریب ہے کیونکہ انجیل بر بناں کے پڑھنے کے بھی افضل ہیں۔ ایسی بات کوئی عیسائی  
 سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس کا مصنف الاصل کبھی نہیں کہہ سکتا۔ اور اگر فتح اندرس کے  
 عہد قدیم کے اسفار (صحابہ) کا ایسا بے شش بعد کی عربی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پہلے  
 عالم ہے کہ خاص عیسائی فرقوں میں بھی ایسے ہے کہ عرب مسلمانوں نے شروع شروع میں  
 بہت کم افراد نکلتے ہیں اور وہ بھی ایسے جو کہ مفتوح قوموں کے دین میں کچھ بھی دخل دیں  
 دینی علوم کی خدمت پر اپنی زندگی وقف کر چکے۔ شکی تھی اور یہی سبب تھا کہ اہل اندرس اسلامی  
 ہیں جیسا کہ انجیل بر بناں کا مؤلف رکھتا ہے۔ حکومت کے دل سے مطیع و منقاد ہو گئے۔  
 حتیٰ کہ اس کے قریب قریب بھی تواریخ کا علم مسلمان اپنے اس احسن طریقہ پر عرصہ تک  
 کسی عیسائی عالم کو ہونا غیر ممکن ہے اور یہ بات قائم رہے لیکن کچھ زمانہ بعد انہوں نے تمام ملکی  
 مشہور ہے کہ اندرس کے اکثر یہودی عرب رعایا پر یہ حکم نافذ کیا کہ وہ ختنہ کرا کیں اور اس  
 زباندانی اور علم ادب میں کمال حاصل کیا۔ بارہ میں مسلمانوں اور یہودیوں کے طرز عمل  
 اتنا مودیا تالמוד۔ یہودیوں کی احادیث کی ایک مستند کتاب ہے۔ جس کے اکثر مضمون قرآن کریم  
 سے ملتے ہیں۔ اور عیسائی اصحاب اسی سبب سے قرآن کریم پر اس کے تلمود سے ماخوذ ہونے کا  
 اغراض کرتے ہیں جو ان کی خوش بھی ہے۔ امتترجم + تقلیدات۔ روایات۔ ۱۲۔ ۳۵ موقع اور زمانہ

کی بیروی کریں۔ چنانچہ جن اسباب نے تلمودی اتفاقیات پائی جاتی ہیں اور ان کو ایک عیسائی رعایا کو مسلمان حکمرانوں سے ناخوش یہودی کے سوا کسی اور مذہب و قوم کا شخص اور ان کی نیخ آنی کے درپے بنایا ان میں یہ بھی بحثکل ہی جان سکتا ہے۔ اور اس انجیل میں ایک بڑا سبب تھا کہ مسلمان حکام نے ایسا کچھ حصہ ایسی اسلامی احادیث اور فقہ کے ناممکن التعمیل حکم ان کے لئے واجب العمل معافی کا بھی پایا جاتا ہے جو عام طور پر لوگوں قرار دیا۔ اور عیسائی اہل ملک اب کھلا کھلا کے زبان زد ہیں لیکن دینی کتابوں میں ان کی مسلمان فرمائز واؤں کے خلاف اور ان کی کوئی سند نہیں ملتی اور ان فقہ و احادیث کی برپادی کے خواہاں ہوئے لیکن اندرس کے اطلاع بھی اسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جو کسی یہودی وہاں کے عیسائیوں کے برکس فوج عربی جماعت سے تعلق رکھتا ہو لہذا میری یہ اسلام میں داخل ہوتے اور ان کے شرف رائے کہ انجیل برناس کا اصلی مؤلف کوئی پیروی کو حاصل کیا کرتے تھے اور صرف یہی اندرس کا یہودی نوسلم تھا۔ ان تمام مذکورہ بالا نہیں کہ انہوں نے بکثرت تبدیل مذہب بیانات سے تائید پاتی اور یہ اسbab اس کی کر کے اسلام قبول کیا۔ بلکہ مسلمانوں کے درستی پر شہادت دیتے ہیں۔

اندرس پر قابض ہنانے اور ان کو وہاں ترغیب مگر بعض محققین کا یہ خیال ہے کہ جس وسط پر دے کر لے جانے میں بھی یہودیوں ہی کو اول میں یہ انجیل ظہور میں آئی وہ ایطالی ہے اور درجے کا داخل تھا اور یہودی ہی اس ملک میں قرون وسطی کا تقریباً ابتدائی دور اور اس انجیل مسلمانوں کے قدم جمانے کے سبب ہوئے کامؤلف بھی ایطالی اور اسی زمانہ کا کوئی آدمی اور انہی کی وجہ سے سات سو سال کے عرصہ ہے۔ اس کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ انجیل دراز تک اندرس میں اسلامی حکومت قائم برناس کی عبارت اور اس کا اجتماعی مفہوم اسی قسم کے وسط پر دلالت کرتا ہے۔ جس کا اور پر

پھر یہ رائے اس امر سے بھی بروی تائید پیان ہوا کیونکہ اس میں اشائے کلام میں حاصل کرتی ہے کہ انجیل برناس میں بہت سی کھتیبوں کے کامنے اور گانے والوں کے

راؤگوں اور ایسی گیتوں کا ذکر آیا ہے۔ جو لفظ اور بات ہے کہ کوئی مضمون نگار اس مشرقی بلطف ان حالات کے بیان پر منطبق ہیں جو کہ گروہ اور مجمع کو ملک عرب ہی کے اندر حضور کرنا زمانہ حال میں ممالک طے کانیا اور تینوں واقع چاہے اس حالت میں بے شک یہ غیر ممکن ہے ایطالیا میں پیش آتے ہیں اور یہ کہ پھرودوں کے کہ عرب کے ملک میں کوئی ایسا وسط پایا گیا ہو کھو دنے اور ان کے گھر نے اور سنگی عمارتیں یا پایا جائے جیسا کہ اس انجیل کی بعض عبارتوں تیار کرنے کی طرف جو اشارہ اس انجیل میں کیا میں بیان کیا گیا ہے۔ تاہم فلسطین اور سوریا گیا ہے وہ ایسے ہی قوم کا مؤلف صحیح ترین (شام) میں یہ حالت پوری طرح موجود ہے طریقہ پر لکھ سکتا ہے کہ وہ قوم فتن تعمیر کی عمدہ ماہر اور عہد سچ میں بھی وہاں کی یہی حالت تھی کہ ہو۔ نہ یہ کہ ایک خیموں اور دلپڑوں کے اندر وہاں کھیت کاٹنے والے آج بھی اپنا کام زندگی بسر کرنے والا عرب کا صحرائشین بقول کرتے ہوئے خوب لہرا کر دکش گیت کے "جو ہنپڑوں میں رہ کر مخلوں کے خواب گاتے ہیں جن کی صد اگر دو پیش کے کوہ دشت دیکھ سکتا ہے..... اور اسی امر پر غلام کا اپنے سے نکراتی اور آواز بازگشت کے ذریعہ ان کا مالک کے ان مزدوروں کے لئے جو انگور کی لطف بڑھا دیا کرتی ہے اسی طرح راج اور ٹیوں میں کام کرتے تھے۔ روٹیاں لے جانا سختراش اسی زمانہ پر پھرودوں کو کامنے اور اور شراب کی کشید کے کارخانوں میں انگور کے گھر تر رہتے ہیں۔ جیسے کہ برناس نے ذکر خوشوں کا پیرودیں تسلی روند کر ان سے عرق نکالنا کیا ہے۔ فلسطین اور سوریا میں خیموں اور دغیرہ اس قسم کے بیانات ہیں جو ایک عربی کو ڈیروں کے اندر ہی خانہ بدوش صحرائی آدمی رہا کبھی سوچنہ بیس سکتے۔ لیکن حق تو یہ ہے کہ مجھے کرتے ہیں جو شہری پاشندے نہیں ہوتے۔ ان پاؤں میں کوئی بھی ایسی بات نہیں نظر آتی پھر یہاں انگور کی ٹیوں میں خوشنے اتارنے جو اس بات پر بہت زیادہ دلالت کرتی ہو کہ کے ایام میں کام کرنے والے مزدوروں کے انجیل برناس کی تالیف کسی مغربی سوسائٹی میں لئے ٹیوں کے مالک یا ان کے غلام کھانا بھی ہوئی ہے نہ کہ مشرقی مجمع اور ملک میں۔ مگر یہ

(۱) انجیل برناس کی فصل ۸۲، ۸۳ میں اس کا ذکر آیا ہے۔

لے جاتے ہیں۔ اسی انداز سے کبھی باڑی کے جیسے دیگر امور کے باوجود بھی یہ کہا جاسکتا ہے مزدوروں اور اگور کے خوشوں سے ان کو پال جو حاتمیں اور بیانات ایطالیا کے ملک پر منطبق کر کے عرق نکالنے والوں کے واسطے بھی ان ہوتے ہیں وہ مالک انہیں پر بھی من کل مالک میں کارخانہ دار کھانا بھیجتے ہیں۔ اور یہ الوجوه منطبق ہو سکتے ہیں۔

بات صرف فلسطین اور سوریا ہی میں نہیں بلکہ اور انجیل برناس کا مؤلف اصل میں تمام شرقی ممالک میں نظر آسکتی ہے مگر یہ کہ یہودی رہا ہو یا عیسائی۔ مگر اس میں کوئی شبہ مجھے اس موقع پر یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ انجیل نہیں کہ وہ مسلمان ضرور ہو گیا تھا۔ افسوس یہ برناس میں بعض دلیلیں اس قسم کی بھی ہیں جن ہے کہ ہسپانی زبان کا وہ نسخہ جس کا ذکر دیباچہ کا اس زمانہ کی فلسطین کی عام حالت پر منطبق کے آغاز میں ہو چکا ہے گم ہو گیا اور پھر اس بنانا دشوار ہے ایسی باتوں سے ایک بات ہے سے بڑھ کر تاسف کی بات یہ ہے کہ جن علماء کو کہ اس انجیل میں نہیں کے برائیل کو صاف یہ نسخہ ہاتھ لگا تھا۔ انہوں نے اس کی نسبت کرنے اور ان کے خم دینے کی جو کیفیت بیان دیے ہیں طریقہ پر بحث نہیں کی جسی کہ ایطالی ہوئی وہ فلسطین کی کسی تدبیم یا جدید تاریخ میں نسخہ کے متعلق چھان میں کی ہے۔ خصوصاً یہ نہیں ملتی۔ کیونکہ اس ملک کے اندر پرانے اور افسوس ایسی حالت میں بے حد تکلیف وہ ہے نئے دونوں زمانوں میں شراب کے رکھنے کے کہیں ہسپانی زبان کے نسخہ کے مترجم مصطفیٰ واسطے بڑے بڑے ملکوں کا مستعمل ہونا یا العزیزی کی نسبت کوئی علم نہیں ہوتا کہ وہ کون ملکوں کا کام میں لا یا جانا ہی عام طور سے اور کہاں تھا؟ درد ایک ایسے مسلمان کے ملکوں کے ذریعہ اور قاتل کو نے ایطالی اور ہسپانی وغیرہ زبانوں میں کامل اشارہ ہے کہ چور کو چھانی کے ذریعہ اور قاتل کو تواریخ سزادی جاتی تھی۔ مہارت پیدا کی تھی اور یہی دوزبانیں ایسی ہیں کہ فلسطین کی تدبیم تاریخ میں اس کا بھی کوئی جن کے لباس میں انجیل برناس دنیا پر ظاہر ذکر نہیں ملتا۔ غرضیکہ ان تمام حالات اور انجیل ہوئی ہے۔ اوپر بیان شدہ امور سے یہ علم

حاصل ہوتا ہے کہ معتبر محققین نے باتفاق خیال کیا اور اسے ہر پچاس سال کے بعد ایک رائے مانا ہے کہ انجیل برناس قرون وسطی میں بارقرار دیا۔ اس لئے دوسری جولی ۱۳۵۰ء تکمی گئی ہے۔ مگر اس میں ایک ایسی دلیل ملتی میں ہوئی اور اس کے بعد بابا اربانوس ششم ہے جو نہایت تاکید و توثیق کے ساتھ اس زمانے نے ۱۳۸۹ء میں جولی کی مدت ہر ۳۳ سال کا یقین دلاتی ہے جس میں ایک ایسی یہ انجیل میں ایک بار کروی تاکری حضرت مسیح کی زندگی کلمی گئی ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس انجیل میں آیا ہے کہ یادگار ہو جائے۔ بعد ازاں بابا بولص دوم کے "جو بیلی کا سال جو کہ اس وقت ہر سو برس کے بعد" جو بیلی کی مدت ہر پچیسویں سال ایک دفعہ قرار دی۔ لہذا اس تمام سابقہ بیان سے معلوم ہے کہ دو یوں میں جو بیلی ہر پچاس سال کے بعد ہوتا ہے کہ انجیل برناس کے مؤلف نے جس ایک بار ہوتی رہی ہے۔ تاریخ میں بھروسے زمانہ میں جو بیلی کے ہر صدی میں ایک بار کرومانی گینہ میں تو سو برس کے بعد جو بیلی ہونے کا تذکرہ کیا ہے وہ زمانہ صرف ہونے کا ذکر آیا ہے اور کہیں اس بات کا ذکر نہیں۔ چودھویں صدی کا پہلا نصف حصہ ہے اور اس نہیں پایا جاتا کہ یہ جشن ایک سو سال کے بعد امر پر ترتیب ہوتا ہے کہ انجیل برناس کا ہوا کرتا ہے۔ رومانی کلیسا میں جو بیلی کا جشن ہے، مؤلف ذاتی شاعر کا ہمصر رہا ہو گناہ نچہ اس سب سے پہلے بایا ہو نیفا سیوس ہشم نے کا ذکر اپنے موقع پر آبھی چکا ہے۔ لیکن اگر ۱۳۰۰ء میں متایا اور حکم دیا تھا کہ ہر تینی صدی اسی کے ساتھ جب انجیل برناس کے مؤلف کے شروع ہوتے ہی اس جشن کی تجدید لازم کی اس وسعت نظر کا خیال کیا جائے۔ جو اس کو عہد قدم کے اسفار پر حاصل تھی تو دشوار ہے مگر چونکہ اس سال جو پہلی جولی ہوئی وہ بڑی پر رونق تھی اور اس سے بابا کے خزانے کو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا عالم آدمی اس قسم کی بڑی آمدی ہوئی اس وجہ سے اور کچھ تو یہ تاریخی غلطی کرے کہ جو بیلی کی مدت ایک سو خواہش کے خیال سے بابا کی محفوظ ششم سال کے بعد قرار دے حالانکہ اسی غلطی کوئی نے اس جشن کی مدت کو کم کر دینا مناسب عام اور جامل آدمی بھی نہیں کر سکتا۔

(۱) انجیل برناس کی فعل ۸۲، ۸۳ میں اس کا ذکر آیا ہے۔

غلطی ہوئی۔ جس نے دوسرا نسخہ لکھتے ہوئے تخت پر جلوں کیا تھا۔ یہ حکم ایک فرمان ہے اور ایطالی زبان کے لفظ ”پچاس“ میں سے کوئی اس میں ان کتابوں کا نام لگایا گیا ہے۔ جن کا حرف چھوڑ دیا ہے۔ بدیں سبب وہ ایک مطالعہ منوع ہے۔ ان منوع کتابوں میں ایک سو پڑھا جاتا ہے کیونکہ پچاس اور سو دونوں کا نام انجیل بر بناں کا وجود یہ پیغمبر اسلام صلم لفظوں کا الملا ایطالی زبان میں اسی طرح کا ہے کے ظہور میں آنے سے متواتر پہلے ثابت ہوتا کہ ذرا سے پیغمبر بدیل میں ان کے اندر اسی قسم ہے۔ اور یہ اس بات پر دلیل ہے کہ جس نے لباس میں آج یہ انجیل جلوہ گر ہے اس وقت کی غلطی ہو سکتی ہے۔

علاوه بر یہ کہنا کہ انجیل بر بناں کو قرون اس نے یہ لباس نہیں پہنا تھا کیونکہ بابائے وسطی کے مصنف نے تصنیف کیا ہے اور یہ موصوف کا اس کے مطالعہ کی ممانعت بذریعہ بالکل اسی کی دماغی جدو جہد کا نتیجہ ہے۔ اس فرمان کرنا بتاتا ہے کہ اگر وہ کتاب عام میں بھی شہر کی گنجائش ملتی ہے کیونکہ اس انجیل کا آدمیوں میں نہیں تو خاص علماء کے حلقات میں تقریباً نصف یا کم از کم تھائی حصہ توریت، ضرور شائع تھی اور اس صورت میں عقل سے انجیل تنوادا اور قرآن کے سوا دیگر مصادر سے ملتا بعید ہے کہ اس کی خبر پیغمبر اسلام صلم کو نہ جلتا ہوا بھی ہے۔ اس لئے کہ اس انجیل میں ہوتی۔ خواہ یہ خبر سائی ہی سکی۔ کیونکہ اس میں کچھ ایسی لمبی چڑی تفصیلیں آئی ہیں جن کا بہت سی ایسی صریح عبارتیں بار بار آئی ہیں۔ ذکر انجلیوں میں نہایت اختصار کے ساتھ ہوا بلکہ لمبی چڑی تفصیلیں موجود ہیں۔ جن میں ہے اور بہت کچھ قطع بردید کے بعد درج کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ایسے ہے۔ اور بعض تفصیلیوں کا اتنا جیل میں قطعاً صاف طور سے لیا گیا ہے کہ اس میں کس شکر ذکر ہی نہیں۔ پھر ان مزید باتوں میں سے اکثر یادیں کی گنجائش ہی نہیں۔ خصوصاً جبکہ انہوں پرقدامت کا نمایاں رنگ بھی چڑھا ہوا ہے اور نے ایک اعلیٰ تحریک اٹھائی تھی۔ جس کے تاریخ میں باپا جلاسیوں اول کے ایک حکم کا سامنے سر بغلک پیاروں کی بلندی پست ہو گئی تذکرہ ہے۔ جس نے ۳۹۲ء میں پوپ کے اور انہوں نے اپنی قوم میں ایسی روح پھوٹک

دی کے اس روح کی ہیبت دیکھ کر دنیا بدواس باتیں بر بناس کی انجلیں میں موجود ہیں۔ اس اور دنگ رہ گئی۔ اسی وجہ سے ان کا نام ہر شخص لئے اختال ہوتا ہے کہ انجلیں غلطی اس انجلی کے لب وزبان پر جاری ہو گیا اور انہوں نے بر بناس کی ماں ہو۔ اور یہ کہ کسی نو مسلم یہودی ایسے عظیم الشان کام کے جن کا شہر ہرگز روہ اور نے اس انجلی غلطی کا کوئی یونانی یا لاتینی مجلس میں ہو گیا۔ پھر صرف یہی نہیں کہ رسول زبان کا نام چود ہو یہیں یا پندرہ ہو یہیں صدی میں خدا صلم نے اس انجلی کا نام نہیں سن پایا بلکہ پایا اور اسے اس قاب میں ذھال دیا جس آپ کے جانشین خلفاء بھی اس کے علم سے میں یہ آج نظر آتی ہے۔ بدیں سب اصل محروم ہی رہے اور وہ مسلمان اہل عرب بھی کتاب اور ماخذ محدود ہو گیا۔

اس کی بوک نہ پائے۔ جنہوں نے ملک انجلی بر بناس میں جوشوا بدل آئے ہیں وہ ان انڈس کو پاماں کر کے اپنی حکومت کا سایہ اس کا حوالہ عہدہ قدیم کے معہود اسفار سے دیتا سرز میں پر پھیلایا!!!! اور بعض بار یک میں علماء ہے۔ چنانچہ بائیک اسفار سے اس نے استشهاد کی رائے یہ ہے کہ بابا جلاسیوں اول کا وہ کیا ہے۔ جن میں سے خاص خاص اسفار یہ فرمان جس کا ذکر پلے کیا گیا ہے سرتاپا جعلی ہیں۔ زبور سفر اشعا اور اسنار موی اور انجلی ہے اور انسانیکو یہی زیارتیں کیا میں بھی یہی کہا گیا بر بناس کی اکثر روایتیں انجلیں ار بعد سے مطابق ہیں۔ بعض تو لفظ بلطف بجز چند

غیر از میں ایک انجلی غلطی نامی اور بھی تھی اختلافات کے کہ ان کو کچھ اہمیت نہیں دی جس کا اب کہیں نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ اس جاسکتی۔ مطابق ہیں جیسے مسح کا سامری یہ عورت انجلی کا آغاز ایک مقدمہ سے ہوتا تھا جس میں سے باتیں فرماتا اور اس میں چند جملے ایسے بھی سینٹ بولص کی خوب درگست بنائی گئی تھی اور ہیں جو رسائل میں وارد ہیں لیکن وہ بہت کم ہیں اسی قسم کا ایک خاتم بھی اس انجلی میں تھا۔ یہ اور مجی اور ہوشیع کے قصہ میں انجلیں بر بناس نے انجلی بتاتی تھی کہ حضرت مسح کی ولادت یہ بیان کیا ہے کہ ”گویہ قصہ سفیر دانیال“ میں بغیر کسی تکلیف کے ہوئی تھی۔ اور چونکہ یہ سب لکھا ہے لیکن لوگ اس کو یقین نہیں مانتے۔

حالانکہ یہ قصہ دنیا بیل کی کتاب میں کہیں نہیں اور بر بنی اس نے محمد (صلعم) کا نام صاف پاپا جاتا جیسا کہ عہد قدیم کے مطابع سے واضح صاف لفظ میں بار بار کئی طویل فضلوں میں لیا ہو سکتا ہے اور انجیل بر بنی اس کی روایتوں میں ہے اور کہا ہے کہ وہ خدا کے رسول ہیں اور یہ کر ایک جگہ آیا ہے کہ ”کاہنوں کے سردار کے جب حضرت آدم جنت سے نکالے گئے تھے تو کتب خانہ میں ایک کتاب ایسی ہے جس میں انہوں نے دروازہ خلد پر نورانی خط میں ”لا اسما عیل“ کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ موعود اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ لکھا ہوا بیٹھا ہی ہے۔ اور میں نے بجز انجیل بر بنی اس دیکھا تھا۔

کے اس مقام کے اور کہیں ایسی کتاب کا ذکر ہی اور (۲) یہ کہ ”یسوع کو صلیب پر نہیں نہیں پایا ہے۔

انجیل بر بنی اس چاروں مشہور انانجیل سے کئی جس کو صلیب دی گئی وہ ندرار یہودا تھا جو جو ہری اور اصلی امور میں بھی مختلف ہے۔ جو حضرت مسیح کا ہم شبیہ بنادیا گیا تھا۔“ اور حسب ذیل ہے۔

۱۔ بر بنی اس کہتا ہے کہ:- یسوع نے خدا ”وما قاتلوه وما مصلبوه ولكن شبه لهم“ ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ وہ خدا کا بیٹھا نہیں سے بالکل مطابق ہے۔

یہ کارروائی چھ لاکھ سا ہیوں اور عورت، مرد اور انجیل بر بنی اس بعض جگہ طرز تعمیر اور اسلوب پچھے وغیرہ یہودیہ کے رہنے والوں کے رو برو بیان میں بھی دیگر اصل انانجیل سے مختلف ہے کیونکہ وہ فلسفی مسائل اور علمی مباحثت میں ہوئی تھی۔

۲۔ یہ کہ ”ابراہیم نے جس بیٹے کو خدا کے مشغول نظر آتی ہے۔ حالانکہ یہ باتیں حضرت لئے قربانی کا ارادہ کیا تھا۔ وہ اعلیٰ تھنہ کر مسیح سے کبھی روایت ہی نہیں کی گئی ہیں اخلاق“ اور موعود بھی اسماعیل ہی کے لئے ہمna کیونکہ آپ کی روشن تعلیمات اور آپ کے

۳۔ یہ کہ مسیحیا مسیح جن کا انتشار کیا جاتا دینی مباحثت باوجو اعلیٰ درجہ کی تعلیمات اور تھا۔ وہ یسوع نہیں ہیں۔ بلکہ محمد (صلعم) ہیں مباحثت ہونے کے بالکل سادہ اور عام فہم

ہیں۔ جن کو ایک ہی مرتبہ سننے کے ساتھ عالم، مصنف کی شاخت کے لئے فلسفہ ارسطو کو دیل جاہل۔ عاقل و غافل۔ بوڑھا اور جوان، قرار دینے سے وہ عربی، الاصل قیاس کیا عورت و مرد سب ہی بغیر کسی غور و تامل کے سمجھ جاسکتا ہے نہ کہ یورپ کا اصلی باشندہ۔ بہر حال کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اس میں شک سکتے ہیں۔

لیکن انجیل بر بناس میں جو فلسفہ جا بجا آیا نہیں کہ انجیل بر بناس کا مؤلف بڑا اعلیٰ درجہ کا ہے وہ ارسطو کے فلسفہ کی ایک قسم ہے جو کہ فلسفی، دانشمند، مباحثہ و مناظرہ میں فروکامل اور قرون وسطیٰ کے ابتدائی ایام میں یورپ کے تحریر و تقریر دونوں میں بڑا ذریعہ دست شخص تھا۔ اندر پھیلا ہوا تھا۔ اور یہ بات بھی بعض محققین اس کے بیان کی صفائی اور اور عبارت کی کے نزد یک مجملہ ان ولیوں کے ہے جو انجیل دلنشیتی قابل تعریف ہے اور جسد حس اور نفس بر بناس کے مؤلف کا یورپ میں اور قرون کے بارہ میں رئی اعتبار سے اس نے جو فلسفی وسطیٰ کے اوائل میں ظاہر ہونا تھا میں قیاس بتاتی بحث کی ہے وہ اس موضوع پر لکھنے والے دوئی ہیں۔ اسی لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ مصنف مباحثیں کی تمام تحریروں سے اعلیٰ و افضل ہے۔ یورپی تھانہ کہ عرب، مگر جب یہ دیکھا جاتا ہے اور یہ امر کمال حیرت انگیز ہے کہ اس انجیل کے ارسطاطالیس کا فلسفہ وہاں یورپ کو عرب میں اعلیٰ درجہ کی نکتہ رہی عبارت آرائی اور دوئی علماء ہی کی وساطت سے ملا ہے۔ اور خاص کہ فلسفہ کی عبارت کے ساتھ ہی کچھ نہ کچھ بعد از جب یہ امر مشاہدہ ہوتا ہے کہ انگلیس کے عقل تقاویت بھی پایا جاتا ہے۔

عرب جنہوں نے اپیں کی سرز میں کو پامال بلاشبہ مذکورہ بالا بیان کے اعتبار سے انجیل فتوحات بنایا۔ یورپ کے ان ایام کو اپنے علوم بر بناس کا مصنف، اسلوب عبارت آرائی اور کی شمع سے روشن بنانے والے وہی تھے اور طرز ادائے مطلب میں اعلیٰ درجہ کا قادر الکلام انہی نے سرز میں یورپ پر تو بروتھائی ہوئی شخص تھا۔ دلیل دینے میں اس کی مہارت حد تار کی جمل کو اڑا کر اس کی جگہ نور علم و حکمت کو سے بڑی ہوئی ہے۔ اور بڑی خوبی سے وہ جلوہ گر بنا یا تھا تو اس صورت انجیل بر بناس کے اپنے دعویٰ پر جنت قائم کرتا ہے۔ لیکن وہ اس

بارہ میں ضرورت اور حد سے بھی بڑھ گیا ہے۔ ہے۔ پھر عبارت کی سادگی اور رواگی اور بھی لطف کی اور یہ ظاہر ہے کہ حد سے گزرنے والا خرابی بات ہے اس انجیل کا مقصد انسانی جذبات کو بہت کے نزدیک پہنچ جاتا ہے کاش اگر وہ کہیں ہی بلند درجہ پر پہنچا دینے کی کوشش ہے یہ آدمی کو رسول یعنی پیغمبر اسلام (صلعم) کی آمد کی حیوانی خواہشات سے پاک بنانا چاہتی ہے اور اسے جانب تخفیف اور درپرداز اشارات کر جاتا ہم سے نیک کام کا حکم دیتی اور برعے کاموں سے منع کرتی یہ مطلب تو نکل آتا کہ وہ پیغمبر جو دنیا میں آنے ہے عمدہ عادتوں پر رغبت دلاتی۔ کیونکی خراہیاں والا ہے پیغمبر اسلام (صلعم) ہی ہے اور صاف بتاتی اور انسان کو خلق خدا کے ساتھ یہیں اور صاف ان کا نام تسلیت جیسا کہ اس نے بار بار بھلائی کرنے میں ایجاد کی دعوت دیتی ہے۔ کہا ہے اور بڑی لمبی تشریحات اس بارہ میں تاکہ اس سے انسانیت کا اثر بالکل مٹ جائے کرتا گیا ہے اور وہ شہادتیں کی نسبت ان کو اور وہ اپنی زندگی مخصوص بی نواع یہی بہی خواہی پر بخوبی درج کر کے یہ کہہ دیتا کہ ”ہمارے وقف کر سکے۔

باب ابوالبشر آدم نے ان دونوں کلموں کو اس دیباچہ کو ختم کرنے سے پہلے ضروری دروازہ جنت کے اوپر بحر دنور لکھا دیکھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے ترجیح کی نسبت بھی ”تو اس میں شک نہ تھا کہ جو اس کا مقصد تھا کچھ کہہ دوں۔ میں نے التزم اکیا ہے کہ انجیل برناس کا ترجمہ بالکل لفظی کروں اور ایسا ہی کیا ہے۔ لفظ روزمرہ کے بول چال کے سہل اور ہوتا۔

سادہ استعمال کئے ہیں۔ اسلوب عبارت بہت آسان رکھا ہے۔ عبارت آرائی اور کلام کی زیبا کش کا خیال چھوڑ دیا۔ اور ترجمہ میں امانت اور عبارت میں سادگی کو فصاحت و بلافت پر ترجیح دی ہے اور جس جگہ اس بات میں تھوڑا بہت تجاوز ہوا ہے۔ وہ بھی ایسا ہے کہ اصل درجہ کی بلاغت دلوں کو اپنی جانب جذب کر لئی ایطالی نسخے کے انگریزی ترجمہ سے مطابق

ان سب خوبیوں کے ساتھ ہی جو اور پر بیان کی گئی ہیں۔ اس انجیل میں سب سے بڑی ہوئی عمدگی یہ ہے کہ اس میں حکمت کی روشن نشانیاں، فلسفہ اخلاق و ادب کا لکش طرز اور بیان کا ایسا جادو اثر کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایسا جادو اثر ڈنگ پایا جاتا ہے جس کی اعلیٰ درجہ کی بلاغت دلوں کو اپنی جانب جذب کر لئی

ہے۔ صرف اعداد کا جو اصل میں موجود ہیں تغیر میں ہی دلی شکریہ اکسفورڈ کے مطیع کلارنٹن و تبدل کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ میری ہی ایجاد ہے۔ کے نتیجہ کامی ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اور ان کا مدعا بوقت ضرورت کلام کی جانب اس انجیل کو چھاپ کر دنیا سے روشناس بنایا۔ اور ناظرین کے سامنے ایک نادر کتاب کو پیش کر دیا ہے۔ اس مطیع نے جس قدر متعدد علمی خدمتیں ادا کی ہیں ان میں سے یہ خدمت سب اور ان کی فاضلہ یہوی لندن ارگ کے شکریہ کا سے بڑھ کر رہی ہے۔

آخر میں مجھے یہ کہنا بھی لا بدی ہے کہ اس فرض ادا کرنا لازم خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ انہی کی خاص اجازت سے میں نے انجیل بر بناس کے متعلق مقدمہ میں میں نے انجیل بر بناس کا عربی میں ترجمہ کیا ہے اور میرے ترجمہ کا مأخذ صرف تاریخی اور علمی دو ہی پہلوؤں سے بحث کی ہے کیونکہ جیسا کہ میں اسی مقدمہ کے آغاز میں عرض کر چکا ہوں میں نے اسکا ترجمہ بجز اصل ایطالی نسخہ کے ساتھ تاریخی خدمت کے تاریخی خدمت کے اور کسی لحاظ سے نہیں کیا ہے اور اسی وجہ سے میں نے خاص دیتی طور پر شائع کیا ہے اور اس میں شکنیں کر انہوں نے اپنی گراں بہافرست کا وقت اس مباحث سے پہلوتی کیا ہے اور اسے ان بزرگوں کے لئے چھوڑ دیا ہے جو اس بارہ میں تاریخ کے صفحات پر درج و ثنا کے ساتھ نظر آتا ہے۔ اس کام کے ہر ہر طرح رہے گا۔ کیونکہ انہوں نے ترجمہ میں جس خور پرائل ہیں۔

## خلیل سعادت

قاهرہ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء

اور محنت سے کام لیا ہے اور پھر اسی کے ساتھ اصل کتاب کی مخالفت کا بھی سامان کر دیا ہے۔ یہ ایسی بات نہیں جو آسان ہو۔ اور اس کی قدر کچھ وعی دل خوب کر سکتے ہیں جو اس طرح کا کوئی کام کر چکے یا کر رہے ہیں۔



# صحیح انجلیل

## ”یسوع کی جن کا نام صحیح ہے“

- ”و ایک نئی خدا تعالیٰ کی جانب سے دنیا میں پیجے گئے ہیں۔ (موافق) ان کے رسول (خواری) بر بناں کے۔“
- ۱۔ یسوع ناصری موسم پنج کا رسول بر بناں، کچھ کہوں، افسوس ہی سے کہتا ہوں۔ وہی ایسا تمام باشند گان روئے زمین کے لئے سلامتی سبب ہے کہ اس کی وجہ سے میں اس حق کو لکھ رہا ہوں۔ جسے کہ میں نے اس اثناء میں دیکھا اور تسلی کی تمنا کرتا ہے۔
  - ۲۔ عزیزو! پیشک خداۓ عظیم لا رب عجیب نے اس پچھلے زمانہ میں اپنے نبی یسوع پنج کے اور یہ اس لئے لکھتا ہوں، تاکہ تم چھٹکارا پاؤ۔ اور شیطان تم کو ایسا گمراہ نہ کرے کہ اس گمراہی سے تم خدا کا دین قبول کرنے (کے بارہ) میں بلاک ہو جاؤ۔
  - ۳۔ اور اس اعتبار پر تم ہر ایک ایسے آدمی سے بہت سارے آدمیوں کو گمراہ بنانے کا ذریعہ تھبہرایا ہے۔
  - ۴۔ (ایسے آدمی کو) وہ سخت کفر کی منادی کرنے والے ہیں۔
  - ۵۔ ”پنج“ کو خدا کا میثا کہتے ہیں۔
  - ۶۔ اور خند کرانے سے انکار کرتے ہیں جس کا خداۓ ہمیشہ حکم دیا ہے۔
  - ۷۔ ہر سبز گوشت کو جائز بتاتے ہیں۔
  - ۸۔ یہ ایسے آدمی ہیں کہ ان کے شمار میں بولص (بھی گمراہ ہوا۔ وہ (بولص) کا اس کی نسبت جو لیاں کے موجودہ اردو تراجم میں ”پولس“۔“ غ
- ☆.....☆.....☆

(۱) اللہ عظیم (۲) پیدائش: ۱۰-۱۷۔ (۳) گلوبیوں: ۱-۶۔

# فصل نمبر ا

(جبریل فرشتہ کا کنواری مریمؑ کو دادت مسحؓ کی خوشخبری دیتا)

۱۔ اللہ نے اس (۱) پچھلے زمانہ میں جبریلؑ کیونکر پیدا کروں گی بھالیکہ میں کسی مرد کو جاتی فرشتہ کو ایک کنواری کے پاس بھیجا جو کمریمؑ تک نہیں (۲)

کہلاتی (اور) داؤ دکنی نسل سے ہے جو کریبودا ۶۔ تب فرشتہ نے جواب دیا۔ اے مریمؑ!

کے سبط میں ہے۔

۲۔ جس وقت میں کہ یہ کنواری پوری پاکیزگی اور انسان (کی موجودگی) کے بنایا۔ البتہ وہ کے ساتھ زندگی بر کرتی تھی بغیر کسی ذرا سے قدرت رکھتا ہے کہ تجھ میں (بھی) ایک انسان بھی گناہ کے وہ طامت کی بات سے پاک تھی، بغیر کسی اور انسان کے پیدا کردے کیونکہ یہ روزے کے ساتھ نماز پر کر رہتے، ایک دن بات کچھ اس کے نزدیک محل نہیں (۳)

اکیلی تھی کہنا گہاں جبریلؑ فرشتہ (ب) اُس ۷۔ پھر مریمؑ نے کہا۔ ہاں ہے شک میں کی خواب گاہ میں داخل ہوا۔ اور اسے یہ کہتے جانتی ہوں کہ اللہ قدرت والا ہے پس جو اس ہوئے سلام کیا۔ ”اے مریمؑ! خدا تیرے ساتھ کی مرضی ہے وہ ہو۔

۸۔ تب فرشتہ نے کہا۔ تو اس نبی کے ساتھ رہے۔“

۹۔ کنواری فرشتہ کے ظاہر ہونے سے ذرگی۔ حاملہ ہو جا جس کو آیدہ یوسع کے نام سے

۱۰۔ لیکن فرشتہ نے اس کو یہ کہتے ہوئے تسلی دی پکارے گی۔ (۵)

کہ مریمؑ تو ذرگی کیونکہ تجھے خدا کے یہاں ۹۔ پھر اس کو شراب نشہ لانے والی اور ہر سے ایک نعمت ملی ہے (۲) وہ اللہ کہ اس نے ایک ناپاک گوشت سے باز رکھ (۶) کیونکہ تجھے ایک ایسے نبی کی ماں ہونے کے لئے پسند پچھا اللہ کا تقدوس ہے۔

(۱) سورہ الانزل جبریل (ب) انزل جبریل مسح کرے گا تاکہ وہ لوگ اس خدا کی علی مریم (ت) اللہ قادری۔ را ہوں میں اخلاص کے ساتھ چلیں۔

(۱) لوقا: ۲۸ (۲) لوقا: ۳ (۳) اوقا: ۳۲ (۴) لوقا: ۳۷ (۵) لوقا: ۳۱ (۶) تفسیر: ۱۸، ۲۳، ۲۷ و لوا: ۱۵۔

- ۱۰۔ تب مریم یہ کہتی ہوئی عاجزی کے ساتھ ۲۱۔ بھوکے کا پیٹ پاک چیزوں سے بھرا ہے جھک گئی۔ یہ لو میں اللہ کی باندی ہوں پس اور مالدار کو خالی ہاتھ پھیر دیا ہے۔
- تیرے ہی کہنے کے موافق ہو (۱) ۲۲۔ کیونکہ وہ (خدا) ان وعدوں کو ابد تک یاد رکھتا ہے۔ جن سے اس نے ابراہیم ”اور اس پھر فرشتہ واپس چلا گیا۔ (۲)
- ۱۱۔ لیکن کنواری وہ یہ کہہ کر اللہ کی بندگی بیان کے بیٹے کو (۳) کو وعدہ دیا ہے۔ کرنے لگی۔

## فصل نمبر ۲

- ۱۲۔ ”اے نفس تو اللہ کی عظمت پیچان لے“
- ۱۳۔ اور اے میری روح اللہ پر خیر کر جو کہ میرا جریل فرشتہ کا یوسف کو کنواری مریم کے حاملہ خجالت دینے والا ہے۔ (۴)
- ۱۴۔ کیونکہ اس نے اپنی بندی کی عاجزی دیکھ لی ہے۔
- ۱۵۔ اہر حال مریم ”چونکہ خدا کی مشیت کو جانتی تھی اور اپنے دل میں یہ خوف پائی تھی کہ اس کے حاملہ ہونے کی وجہ قوم اس پر غصے ہوگی۔ اور اسے یوں پھر اڑا کرے گی کہ گویا وہ بدھ طینی کی مرکب ہوتی ہے۔ (۵) (لہذا) اس نے بنا دیا ہے۔
- ۱۶۔ اور عقریب تمام وہ میں مجھ کو مبارک کہہ کر پکاریں گی۔
- ۱۷۔ اس لئے کہ قدر یہ نے مجھ کو عظمت والی لوگوں کے لئے مدد ہوتی رہتی ہے جو کہ اس سے ذرتے ہیں۔
- ۱۸۔ اس کا قدوس نام متبرک ہو کیونکہ اس کی رحمت ایک زمان سے دوسرے زمان تک ان لوگوں کے لئے مدد ہوتی رہتی ہے جو کہ اس سے ذرتے ہیں۔
- ۱۹۔ اور بے شک اس نے اپنا ہاتھ قوی بنایا ہے پس غرور اور اپنے اوپر گھمنڈ کرنے والے کو تباہ کیا ہے۔
- ۲۰۔ اور بے شک اس نے عزت والوں کو ان کے تختوں پر سے اُتار دیا ہے۔ اور ذیلوں کو بلند درج دیا ہے۔
- (۱) (لو ۲۸:۲) (۲) (لو ۲:۲) - ۵۵
- (۱) اللہ عظیم دعائی (۱) (لو ۲:۲) (۲) (استن ۲۲:۲۲) (۳) (لو ۲:۲) (۴) (۵) (۵۵:۱۲) (۵) (۱۹)

- ۳۔ یہی وہ شخص تھا جس کو کنواری پہچانتی تھی اور اللہ اسرائیل کو خدا کی شریعت (راہ) ہیں جلانے اس نے اس کو اپنی زندگی کا شریک بنایا اور خدا جیسا کہ یہ موی کی کتاب میں لکھا ہے (۵)
- ۴۔ اور وہ غفریب ایک بڑی قوت کے ساتھ کے الہام کا حال اس پر ظاہر کیا۔
- ۵۔ اور چونکہ یوسف یہی چلن تھا (۱) اس نے آئے گا جو کہ اس کو خدا نے عطا کی ہے (ب)
- ۶۔ اور وہ بہت سی بڑی بڑی تشنیاں دکھائے جب کہ مریم کو حاطہ دیکھا ارادہ کیا کہ اسے اپنے پاس سے دور کر دے۔ اس لئے کہ وہ (یوسف) خدا سے ذرتا تھا۔
- ۷۔ مگر اسی اشاعت میں (۲) کہ وہ سورہ تھا کہ اچانک خدا کے فرشتے نے اسے یہ کہتے ہوئے ملامت کی۔
- ۸۔ تو نے اپنی بی بی کو چھوڑ دیئے کا کیوں ارادہ کیا ہے؟

- ۹۔ تجھے معلوم رہے کہ جو چیز اس کے (بلن کے) اندر بیٹھی گئی ہے لہذا کنواری اب جلد ایک بیٹا جنے گی۔
- ۱۰۔ تو نے اپنی بی بی کو چھوڑ دیئے کا کیوں ارادہ کیا ہے؟
- ۱۱۔ اسی کی عجیب غریب ولادت اور فرشتوں کا خدا کی بزرگی کیا بیان بیان کرتے ہوئے ظاہر کرنا۔
- ۱۲۔ اس وقت قیصر اعظم کے حکم سے یہودیہ پر ہیرودس بادشاہ تھا۔
- ۱۳۔ اس کو لوگ یہوع کے نام سے پکاریں گے۔
- ۱۴۔ اور پیلا طس کا ہنوں کی سرداری کے زمانہ میں حنان اور قیاقا (۷) کا حاکم (۸) تھا۔
- ۱۵۔ اور کنواری اس لڑکے کو شراب نہ لانے والی چیز اور ہر ایک ناپاک گوشت (کے استعمال) سے منع کرے گی۔ (۳)
- ۱۶۔ اس داستے کر وہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں سے خدا کا قدوس ہے۔ پیٹک وہ ایک خدا کا نامی ہے۔ (۲) جو کہ قوم اسرائیل کی جانب بھیجا گیا ہے تاکہ یہودا کو اس (اسرائیل) کے قلب کی جانب پھیرے۔ (۲)
- (۱) لو ۲۸: ۲۸ (۲) لو ۳۲: ۵۵
- (۱) اللہ مرسل (اور اگر بڑی ترجیح میں ہے کہ غفریب اللہ ایک نبی یہیجہ گا) (ب) اللہ محظی۔
- (۲) لو ۲۲: ۱ (۳) خروج ۱۶: ۵ (۴) مت ۱: ۲۲ (۵) مت ۱: ۱۷ (۶) لو ۲۲: ۳ (۷) لو ۲۲: ۲ (۸) لو ۲۲: ۱

۲۸۔ اس وقت ہر شخص اپنے طلن کو گیا اور سہوں رکھ دیا۔

۲۹۔ کیونکہ اور کوئی جگہ سر امیں پائی نہ گئی۔

۳۰۔ پس ایک بڑا سماج تھا فرشتوں کا سراکی طرف آیا۔ یہ خدا کی پاکی بیان کرتے اور سلامتی کی بشارت خدا سے ڈرنے والوں کیلئے ناتے تھے۔

۳۱۔ اور مریم اور یوسف نے یسوع کی پیدائش پر خدا کی حمد کی، اور دونوں بڑی خوشی کے ساتھ اس کی تربیت میں مصروف ہوئے۔

## فصل نمبر ۳۰

{فرشتے چڑواہوں کو ولادت یہوں

کی خوشخبری دیتے ہیں اور یہاں کو دیکھنے کے بعد اس کے باپ کو خوشخبری سناتے ہیں}

۱۔ چڑوا ہے اس وقت میں حسب معمول اپنے رویوں کی تکہیانی کر رہے تھے۔ (۱) ۲۔ کرنا گہاں ایک چمکدار نور نے ان کو آگھیرا۔ اور اس کے اندر سے ایک فرشتے نے نکل کر خدا کی پاکی بیان کی۔

۳۔ چڑوا ہے یہاں کیک نور اور فرشتے کے ظہور سے

(۱) قرآن شریف کی ۱۹ اویسی سورۃ میں آیا ہے کہ سعک کی پیدائش تکلیف کے ساتھ ہوئی۔

(۱) لوقا۔ ۲۱: ۲۲۔

۲۸۔ اس وقت ہر شخص اپنے طلن کو گیا اور سہوں رکھ دیا۔

۲۹۔ کیونکہ اور کوئی جگہ سر امیں پائی نہ گئی۔

۳۰۔ پس یوسف نے ناصرہ سے جو ایک بڑا شہر تھا اپنی بی سیست بحالیکہ وہ حاملہ تھی بیت حم

جانے کی غرض سے سفر کیا (کیونکہ بیت حم ہی اس کا شہر تھا اور وہ داؤد کے گھرانے سے تھا) تاکہ قیصر کے حکم پر عمل کر کے اپنانام (فہرست میں) لکھائے۔

۳۱۔ اور جب وہ بیت حم میں پہنچا اس نے دہاں کوئی پناہ لینے کی جگہ نہ پائی اس لئے کہ بیت حم ایک چھوٹا سا شہر تھا اور اس نے غرباء کی بہت سے جماعتوں کو اکٹھا کر لیا تھا۔

۳۲۔ اس لئے یوسف شہر کے باہر ایک سر امیں جو چڑواہوں کی جائے پناہ بنا دی گئی اتر۔

۳۳۔ اور اسی انشاء میں کہ یوسف دہاں مقیم تھا۔

مریم کے دن پورے ہوئے تاکہ وہ پچھے جنے۔

۳۴۔ پس کنواری کو ایک نہایت چکیلے نور نے گھیر لیا۔

۳۵۔ اور وہ اپنا بیٹا بغیر کسی تکلیف (۱) کے جتنے۔

۳۶۔ اور اس کو اپنے دونوں ہازروں پر لے لیا۔

۳۷۔ اور اس کے بعد کہ اس بچے کے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ دیئے۔ اسے ”کمری“ لے کمری لے جو جگہ جہاں چوپاؤں کو چارہ کر کر لکھاتے ہیں

- کیا۔ (۳) اور اسے وہ باتیں بتائیں جو انہوں ذرگئے۔
- ۴۔ خدا کے فرشتے نے ان کو یہ کہتے ہوئے تسلی دی نے سنی اور دیکھی تھیں۔
- ۵۔ میں تم کو اس وقت ایک بڑی خوشی کی خبر دیتا ۱۵۔ مریم نے ان سب باتوں کو اپنے دل تی ہوں۔
- ۶۔ کیونکہ داؤد کے شہر میں ایک لڑکا خدا کا نبی دونوں خدا کا شکر کر رہے تھے۔
- ۷۔ پیدا ہوا ہے جو کہ بہت جلاسرائیل کے گھر کے ۱۶۔ پھر چڑا ہے اپنے ریوڑ کی طرف واپس لئے بڑی خلاصی حاصل کرے گا۔
- ۸۔ اور تم پچھو کو کفری میں اس کی ماں کے پاس نے دیکھا وہ کیسی بڑی بات ہے۔
- ۹۔ پاڈی گئے جو کہ خدا کی پاکی بیان کر رہی ہے۔
- ۱۰۔ پس تمام یہودی یہ کے پیار قبر ۱۱۔ اور جبکہ (فرشتے نے) یہ کہا فرشتوں کا بڑا ۱۸۔ اور ہر ایک آدمی نے "کلمہ" کو اپنے دل گردہ حاضر ہو گیا جو کہ خدا کی تسبیح کرتے تھے۔ میں یہ کہتے ہوئے رکھا کہ "دیکھیں یہ پچھ آجے ۱۲۔ اور برگزیدہ (۱) لوگوں کو سلامتی کی خوش چل کر کیا ہو گا؟ (۲)
- خبری سناتے تھے۔
- ۱۱۔ گر جبکہ فرشتے ٹلے گئے پروادہوں نے آپس میں باتیں کیں اور کہا۔

(یسوع کا ختنہ)

- ۱۱۔ ہمیں چاہیے کہ بیت ہم کو چلیں اور اس "کلمہ" ۱۔ پھر جبکہ آٹھ دن (۵) شریعت رب کے کو دیکھیں (۱۲) جس کے ساتھ اللہ نے ہم موافق پورے ہو گئے جیسا کہ یہ موئی کی سے بذریعہ اپنے فرشتے کے کلام کیا ہے۔ کتاب میں لکھا ہوا ہے (۶) (مریم اور یوسف) ۱۲۔ اور بہت سے چڑا ہے بیت ہم کو آئے وہ دونوں نے بچے کو لیا اور اسے اٹھا کر ہیکل کو نئے پیدا شدہ پچھ کو تلاش کرتے تھے۔ لے گئے تاکہ اس کا ختنہ کریں۔
- ۱۳۔ اور پیدا ہوئے پچھ کو کفری میں شہر کے ۲۔ انہوں نے پچھ کا ختنہ کیا اور یسوع نام رکھا باہر فرشتے کے کہنے کے مطابق لٹایا ہوا پایا۔
- ۱۴۔ پس انہوں نے اس کو جدہ کیا اور جو کچھ (۱) لوقا: ۲: (۲) لوقا: ۱۵: (۳) متی: ۲: (۳) لوقا: ۲: (۴) اس کے پاس تھا اسے ماں کے رو برو چیز: ۲۲: (۵) لوقا: ۲: (۶) لوقا: ۲: (۷) لادریوں ۲: (۸)

## فصل نمبر ۵

۱۰۔ گر جبکہ فرشتے ٹلے گئے پروادہوں نے

آپس میں باتیں کیں اور کہا۔



## فصل نمبرے

۱۰۔ اور اسی اثنائیں کر یہ مجھی سور ہے تھے۔

بچے نے انہیں ہیرودس کے پاس جانے سے  
ڈرایا اور پر ہیز کرنے کی ہدایت کی۔

۱۱۔ شب وہ مجھی دوسرے راستے سے واپس  
ہو کر اپنے طلن کو لوٹ آئے۔ اور وہاں انہوں  
نے یہ سب حال بیان کیا جو کہ یہودیہ میں  
دیکھا تھا۔

(مجھیوں کا یوسع کو دیکھنا اور ان کا اپنے گھر کی  
جانب یوسع کے ان کو خواب میں ڈرانے پر عمل  
کر کے۔ اپنے طلن کو واپس جانا)

۱۔ مجھی یورشیلم سے واپس چلے گئے (۱)

۲۔ تو ناگہاں وہی ستارہ جوان کو پورب میں  
دکھائی دیا تھا۔ ان کے آگے آگے چڑا نظر  
پڑا۔

۳۔ ستارہ کو دیکھ کر وہ خوشی سے باغ باغ  
بچوں کو قتل کرنا) ہو گئے۔

۱۔ جبکہ ہیرودس نے دیکھا کہ مجھی اس کے

پاس لوٹ کر نہیں آئے تو وہ سمجھ گیا۔ کہ انہوں

نے اس کے ساتھ مذاق کیا ہے (۲)

۲۔ پس اس نے دل میں مخان لیا کہ جو پچ پیدا

پیدا ہوا تھا۔

۳۔ پس مجھی وہاں گئے۔

۴۔ اور جب وہ گھر کے اندر گئے۔ انہوں نے

اس پر خدا کا فرشتہ یہ کہتا ہوا ظاہر ہوا کہ

بچوں کو اس کی ماں سمیت پایا۔

۵۔ جلد اٹھ اور لڑ کے اور اس کی ماں لے کر مصر

۶۔ اور مجھیوں نے یوسع کو کچھ خوبی کی

لے۔ پھر وہ جھکے اور اسے سجدہ کیا۔

۷۔ اور انہوں نے کنواری کے تمام وہ حال

چیزیں مٹھ چاندی اور سونے کے نذر دیں۔

چاہتا ہے۔

۸۔ اور انہوں نے کنواری کے تمام وہ حال

۹۔ پس یوسف سخت ڈرا ہوا اٹھ بیٹھا اور مریم

بیان کیا جو کہ انہوں نے دیکھا تھا۔

(۱) متی: ۲: ۱۰-۱۲ (۲) متی: ۲: ۱۳-۱۵

اور بچ کو اپنے ہمراہ لیا اور یہ سب میریم اور بچ کو ساتھ لیا ہوئے۔ جہاں یہ ہیرودس کی موت تک (اور لڑکا اب سات سال کی عمر کو پہنچ گیا تھا) اور وہ یہودیہ کو آیا۔ جہاں اس نے ساکر نہبرے رہے جس نے خیال کیا تھا کہ مجھی اس کے ساتھ ہمی کر گئے ہیں (۱)

۳۔ اس نے وہ جلیل کی جانب چلا گیا کیونکہ وہ یہودیہ میں رہنے سے ذرا۔

۴۔ پس یہ سب ناصرۃ میں رہنے کے لئے چلے گئے۔

۵۔ اور لڑکا (۲) آرام و حکمت میں اللہ اور آدمیوں کے سامنے نشوونما پاتا رہا۔

۶۔ اور جبکہ یسوع عمر کے بارہویں سال تک پہنچا۔ وہ میریم اور یوسف کے ہمراہ اور شیلمن میں آیا۔ تاکہ وہاں خدا کی۔ موسیٰ کی کتاب (۳)

میں لکھی ہوئی شریعت کے موافق بجدہ کرے۔

۷۔ اور جس دم ان کی نماز شتم ہو چکی۔ وہ یسوع کو گم کر دینے کے بعد واپس گئے۔

۸۔ کیونکہ انہیوں نے گمان کیا کہ یسوع ان کے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ دلن کو لوٹ گیا ہے۔

۹۔ اور اسی وجہ سے میریم یوسف کے ساتھ اور شیلمن کو واپس آئی۔ یہ دونوں یسوع کو رشتہ داروں اور بڑو سیوں کے مابین ڈھونڈھتے تھے۔

(۱) سورہ لامع

(۱) متی ۱۸:۲۲، (۲) متی ۲:۱۸، (۳) متی ۱:۱۹، (۴) متی ۲:۲۲

(۵) لوقاء ۲۰:۵۱، (۶) خروج ۲۲:۲۵

۷۔ پس ہیرودس نے اپنے سپاہیوں کو بھیجا تاکہ وہ بیت لم میں تمام نومولود بچوں کو قتل کر ڈالیں۔

۸۔ سپاہی آئے اور انہیوں نے ان تمام بچوں کو قتل کر دیا جو کہ وہاں تھے جیسا کہ ہیرودس نے انہیں حکم دیا تھا۔

۹۔ اس وقت یہ کہنے والے بھی کی بات پوری ہوئی کہ:

۱۰۔ ”رامہ میں رو نا چیتا پڑا ہے“  
۱۱۔ راحیل اپنے بیویوں کے غم میں روئی ہے اور اس کے لئے کوئی تسلی نہیں۔ اس واسطے کو وہ بیٹھے اب موجود نہیں ہیں“ (۲)

## فصل (۱) نمبر ۹

(یسوع یہودیہ میں واپس آئے اور اسال کی عمر بیان کے عالموں سے بحث کرتا ہے)

۱۔ جس وقت ہیرودس مر گیا (۳) خدا کافرشت خواب میں یوسف کو یہ کہتا ہوا نظر پڑا۔

۲۔ ”تو یہودیہ کو واپس لے جا کیونکہ وہ لوگ مر گئے ہیں۔ جو بچ کی موت چاہتے تھے“

- ۱۱۔ اور تیرے دن لڑ کے کوہیکل میں علماء کے (۲) جیسا کہ خود اس نے مجھے اس بات کی مائین پایا کہ وہ ان سے ناموس کے بارہ میں خبر دی ہے۔ وہ زیتون کے پیاز پر اپنی ماں سستیت زیتون چنے کے لئے چڑا۔
- ۱۲۔ اور ہر شخص اس کے سوالوں اور جوابوں ۲۔ اور اسی اثناء میں کہ وہ دوپہر کے وقت نماز سے حیران ہو کر کہہ رہا تھا۔ کہ ”اس کو ایسا علم پڑھ رہا تھا جوں ہی ان کلمات پر پہنچا کہ ”اے کیونکر حاصل ہو گیا؟ یہ تو ابھی کم سن لڑا کا ہے۔“
- ۱۳۔ پڑھنا بھی نہیں سکھا“ (۱) اور اس نے پڑھنا بھی نہیں سکھا۔“
- ۱۴۔ پھر مریم نے اسے یہ کہہ کر ملامت کی کہ ”میٹا! تو نے ہمارے ساتھ یہ کیا کیا؟ میں نے بیٹھا فرشتوں کا گروہ یہ کہتا ہوا نظر آیا کہ ”خدا کی بزرگی بیان کرنا چاہیئے“
- ۱۵۔ پھر فرشتہ جبریل نے ایک نوشہ پیش کیا گویا کہ وہ چمکدار شفاف آئیز ہے۔
- ۱۶۔ اور یوسع کے دل میں وہ بات اتار دی ”مقدم رکھنا اجنب ہے (۲) ب“
- ۱۷۔ پھر یوسع اپنی ماں اور یوسف کے ساتھ پرداہ اور سکھی ہوئی تھی۔
- ۱۸۔ اور پیشک یوسع نے مجھے کہا کہ ”اے ناصرہ کو آیا۔“
- ۱۹۔ اور وہ ان دونوں کا تابعدار تھا۔ توضیح اور بر بناس! تو اس بات کو سچ مان لے کر میں ہر ایک نبی اور ہر نبوت کو پہنچاتا ہوں اور جو کچھ میں کہتا ہوں اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ بات اسی کتاب سے آئی ہے۔“

## فصل (ت) نمبر ۱۰

(یوسع تیس سال کی عمر میں زخم کے پیاز

پڑھتے جبریل سے انجیل کو سیکھا ہے)

- ۱۔ اور جس وقت یوسع تیس سال کی عمر کو پہنچا
- (۱) آنچوں ۷:۱۵، آنچی ۱۱:۱۵، آنچی ۲۷:۲۳، آنچی ۲۷:۲۳
- (۲) آنچی ۲۷:۱۵، آنچی ۱۱:۱۵، آنچی ۲۷:۲۳، آنچی ۲۷:۲۳

- ۲۔ اور جس وقت یہ خواب یسوع کو جلوہ نہ تھا کہ تحقیق یسوع نی ہے۔  
ہوا۔ اور اس نے معلوم کیا کہ وہ ایک نبی ہے۔ ۲۔ پس اس نے یسوع سے گزار گذا کر اور روکر  
کہا کہ ”اے یسوع داؤد کے بیٹے! مجھ پر حرم  
کر“ (۲)
- ۳۔ تو یسوع نے جواب دیا کہ ”بھائی! تو کیا  
چاہتا ہے کہ میں تیرے لئے کروں۔“ (۳)
- ۴۔ تب کوڑھی نے جواب دیا کہ اے سید!  
”مجھ کو تندرتی عطا کر“
- ۵۔ پس یسوع نے اس کو یہ کہہ کر ملامت کی کہ  
”تو بڑا بولا ہے۔ اپنے اس خدا کے سامنے گزار گذا  
کر جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے۔“ (ب) اور وہ  
تجھے تندرتی دے گا کیونکہ میں تو تجھی جیسا آدمی  
ہوں (ت) تب کوڑھی نے کہا ”اے سید! میں  
جاشنا ہوں کہ تو انسان ہے لیکن تو خدا کا قدوس  
ہے۔ اس لئے اب تو خدا سے عاجزی کے ساتھ  
عرض کر اور وہ مجھے تندرتی عطا کرے گا۔“
- ۶۔ پھر تو یسوع نے ایک ٹھنڈا انسان لیا اور کہا  
کہ ”اے پروردگار۔ معبدو قدرت والے  
(ث) اپنے پاک نبیوں کی محبت کے طفیل میں  
اس بیمار کو اچھا کر دئے“
- ۷۔ اور جبکہ یہ کہا اسے وقت بیمار کو اپنے دونوں  
ہاتھوں سے چھوڑا اور کہا۔ خدا کے نام (کی  
یہ بیمار کو اچھا کر دئے)
- ۸۔ اور اسی دن سے یسوع اپنی ماں سے  
رخصت ہوا تاکہ اپنی نبوت کی خدمت کے  
فرائض بجالائے۔
- (۱) بسم اللہ (ب) اللہ خالق (ت) قال عینے  
انبشر مثل انت (ث) اللہ علی کل شی  
قدیر ملت (ج) بسم اللہ  
سے ملا (۱) جس کو خدا کے الہام سے علم ہو گیا  
(۱) مرقس ۱۵:۴۰ (۲) مرقس ۱۷:۳۴ (۳) مرقس ۱:۱۵

## فصل نمبر ۱۱

{یسوع کوڑھی کو تندرتست کر کے پور شیلم کو جاتا ہے}

۱۔ اور جس وقت یسوع زینون کے پہاڑ پر  
سے اتراتا کر پور شیلم کو جائے وہ ایک کوڑھی  
قدیر ملت (ج) بسم اللہ  
سے ملا (۱) جس کو خدا کے الہام سے علم ہو گیا  
(۱) مرقس ۱:۱۵ (۲) مرقس ۱۷:۳۴ (۳) مرقس ۱:۱۵

برکت) سے (ج) اے بھائی تو چنگا ہو جا۔“ گئی۔

۸۔ چنانچہ یسوع کے یہ کہتے ہی وہ آدمی اپنی کوڑھ سے پاک ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس کا

تارک یسوع کو دیکھیں جو اس میں نماز پڑھنے آیا سفید داغوں والا جسم ایسا ہو گیا جیسا کہ بچہ کا

ہے یہاں تک کہ جگدان پر تک ہو گئی (۲)

۹۔ اس وقت کامن یہ کہتے ہوئے یسوع کی بدن (۱)

۱۰۔ پس جبکہ کوڑھی نے یہ دیکھا اور جانا کہ حقیقت طرف بڑھ کر ”حقیقت یہ قوم آرزو کرتی ہے

وہ تندروست ہو گیا ہے۔ وہ اوپنی آواز سے چالایا کر تمہیں دیکھے اور تمہاری باتیں نے اس لئے کہ ”اے اسرائیل! تو یہاں آور اس نبی کو قبول

تم چپوتہ پر چڑھ جاؤ (۳) اور جبکہ اللہ تم کو کوئی کر جئے خدا نے تیری طرف بھیجا ہے“ (۱)

۱۱۔ لیکن یسوع نے اس کو یہ کہہ کر صبر کی ہدایت زبان سے ادا کرو۔“

۱۲۔ پھر یسوع اس جگہ پر چڑھ گیا جس میں مگر صبر کی ہدایت نے اس کے غل چانے کو اور کھڑے ہو کر گنگوکرنے کی کامیوں کو عادت تھی۔

۱۳۔ اور جو نبی کا اپنے باتھ سے خاموش رہنے کا ہے وہ اللہ کا قدوس“

۱۴۔ پس جبکہ ان الفاظ کو ان بہت سے آدمیوں ہوئے کہل دیا۔

۱۵۔ پاک ہے نام قدوس اللہ کا جس نے اپنی بخشش اور رحمت سے ارادہ کیا پس اپنی

مخلوقات کو پیدا کیا (ت) تاکہ وہ اس کی بزرگی بیان کریں۔

۱۶۔ اور اور شیلیم میں یسوع کے ہمراہ داخل ہوئے اور انہوں نے اس بات کو اور وہ سے

بیان کیا جو کہ خدا نے یسوع کے واسطے سے کوڑی کے ساتھ کی تھی۔

## فضل نمبر ۱۲

{پہلا وعظ جو یسوع نے قوم کو سنایا، اور اس کے

عیا باتیں باعتبار اس کے خدا کے نام سے}

ذکر فی الزبور اول خلق الله نور محمد کل الانباء

۱۔ پس تمام شہر میں ان باتوں سے کھلی بچ و اولیاء نور امانہ (ر) نور الانباء رسول الله (ا) سلا

والوں سے قصاص (بدلہ) لیا۔  
۱۳۔ پاک ہے نام قدوس اللہ کا جس نے کر  
اپنی رحمت سے اپنی حقوقات پر ترس کھایا پس  
ان کی طرف انیاء ارسال کئے تا کروہ حق اور  
نیکی کے (رات) میں اس کے آگے چلیں۔  
(رہنمائی کریں)

۱۵۔ مادہ اللہ جس نے اپنے بندوں کو (س) ہر ایک خرابی سے نجات دی اور یہ زمین ان کو عطا کی جیسا کہ اس نے ہمارے باپ ابراہیم سے وعدہ کیا تھا (۹) اور اسکے بیٹے سے (۱۰) ابتدک

١- بِسْمِ اللَّهِ (ب) خَلَقَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ مِنْهُ  
(ت) خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنَ الطَّينِ مِنْهُ (ج) اللَّهُ

ذو انتقام (و)غرق فرعون في البحر ذكر

(ر) الله منحي

۱۰-۲-۱۹- (۱) میلادی (۲) هجری (۳) میلادی (۴) هجری

**۵۵:۱۶) (۱۴، ۳:۱۵) (۱۰) (۱)**

(۱) (۲) بحث عرب کا سند رکھ جرم

(۱) سب چیز دل سے قبل تاکہ اسے دنیا کے  
چھٹکارے کے لئے بھیج جیسا کہ اس (اللہ)  
نے اپنے بندہ داؤد کے ذریعہ سے یہ کہتے  
ہوئے کلام کیا ہے کہ ”میں نے پاک روحوں  
کی روشنی میں صبح کے ستارے سے قبل تجوہ کو پیدا  
کیا ہے“

۸۔ پاک ہے نام اللہ قدوس کا (ب) جس نے کفر شتوں کو بیدار کیا (ت) تاکہ وہ اس کی مدد گی کرس۔

۹۔ اور پاک ہے وہ اللہ جس نے سزا دی اور  
ٹوٹے میں ڈالا شیطان اور اس کے پیروکیں کو  
جنہوں نے اس شخص کو سمجھ دیتیں کیا جس کے لئے  
اللہ نے پسند کیا تھا کہ شیطان اسے سمجھ کرے۔

۱۰۔ پاک ہے نام اللہ قدوس کا جس نے انسان کو زمین کی (۱) گوندی ہوئی مٹی سے پیدا کیا (ث) اور اس کو اس کے کاموں کا اختار کیا (۲)

اپاک ہے نام اللہ قدوس کا جس نے کر انسان (ج) کو فردوس سے نکال باہر کیا (۲) کیونکہ اس (انسان) نے اس (خدا) کے اک حکماء کے خلاف ورزی کیا تھی۔

۱۲۔ پاک ہے نام قدوس اللہ کا جس نے کہ اپنی مہربانی سے نوع انسان کی ماں باپ آدم اور حوا کے آنسوؤں کی حاج شفقت کی نظر

۱۶۔ پھر ہم کو اپنی پاک شریعت اپنے بندے ۲۳۔ بجز ان کے کاہنوں اور سرداروں کے مسوئی کے ہاتھوں عطا کی تاک شیطان ہم کو دھوکا جنہوں نے کماج کے دن سے دل میں یہوں نہ دے (سکے) اور ہم کو تمام قوموں پر بلند کی دشمنی کو جگدے لی تھی کیونکہ اس نے یوں (بر ملا) کاہنوں۔ کاہنوں اور علماء کے خلاف (مرتبہ عطا) کیا۔ (۱)

۱۷۔ لیکن اے بھائیو! آج ہم کیا کریں تاک (اس کی کلام کیا تھا۔ لبذا وہ اس کے قتل کرنے پر کربستہ ہو گئے) (۲)

۱۸۔ اور اس وقت بڑی تختی کے ساتھ قوم کو ملامت (۲) کی کیونکہ وہ خدا کے کلام کو بھول گئے تھے۔ اور اپنی طبیعتوں کو محض غرور کے پر در کر دیا تھا۔

۱۹۔ اور کاہنوں کو ان کے خدا کی بندگی چھوڑ دینے کی وجہ سے ملامت کی۔ اور ان کی لامی کی وجہ سے۔

۲۰۔ اور کاہنوں کو اس لئے ملامت کی کہ انہوں نے بڑی تعلیم دی ہے اور خدا کی شریعت کو ترک کر دیا ہے۔

۲۱۔ اور علماء کو اس سبب سے برا کہا کہ انہوں نے اپنی (باطل کی) پیروی کے ذریعے سے خدا کی شریعت کو باطل کر دیا ہے۔

۲۲۔ اور یہوں کے کلام نے قوم (کے دلوں) میں اس قدر اثر کیا کہ وہ سب چھوٹے سے لے کر بڑے بھک روئے گئے۔ وہ چیخ چیخ کر خدا سے اس کی رحمت طلب کرتے تھے اور عاجزی کے ساتھ یہوں سے کہتے تھے کہ وہ ان کے لئے دعا کرے۔

## فصل نمبر ۱۳

(یہوں کا خوف اور اس کی رحماء اور شہریوں کی بُب تھیں وہی)

(۱) اللہ سلطان (ب) سورہ ال من۔

(۱) یعنی ۱۴۱ مغل (۲) ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰ (۳) ۱۴۳۱: ۲۲

(۲) ۱۴۳۲: ۲۱ (۳) ۱۴۳۳: ۲۲، ۱۴۳۴: ۲۳

- ۱۔ اور جبکہ چند دن گذر گئے اور یوں بذریعہ ہیں۔ تیرے کپڑوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔“ روح کا ہنوں کی خواہش کو جانتا تھا۔ وہ زیتون ۱۰۔ اور تو نہ مرے گا۔ یہاں تک کہ کامل کے پہاڑ پر دعا مانگنے کے لئے چڑھا اور اس ہو جائے ہر چیز اور پہنچ جائے دنیا قریب کے بعد کہ ساری رات نماز میں بُر کروی (۱) اختتام کے“
- یوں نے صبح کے وقت یہ کہہ کر دعا مانگی۔ ۱۱۔ پس یوں من کے مل (سجدہ میں) زمین سے کیندر کھٹتے ہیں۔“
- ۱۲۔“ اے خدامیں جانتا ہوں کہ کاتب لوگ مجھ پر گر گیا۔ بھالیکہ وہ کہتا ہوں۔“
- ۱۳۔“ اے معبود، پور دگار عظیم، تیری رحمت سے کیندر کھٹتے ہیں۔“
- ۱۴۔“ اور کاہن لوگ میرے قتل کا پختہ ارادہ میرے لئے کس قدر بڑی ہے“
- کرچکے ہیں۔ میں تیرابندہ ہوں۔“
- ۱۵۔“ اور اے پور دگار معبود قدرت معاوضہ میں جتو نے مجھ پر کیا ہے کیا چیز تھے والے رحمت والے (۱) تو رحمت سے اپنے نذر کروں؟“ (۲)
- ۱۶۔“ اے فرشتہ جبریل نے جواب دیا کہ اے بندوں کی دعاوں کوں“
- ۱۷۔“ اور مجھ کو ان کے کمروں سے نجات دے۔ یوں انھی بیٹھا اور ابراہیم کو یاد کر جس نے کیر اس واسطے کے تو میری نجات ہے۔“
- ۱۸۔“ اور اے پور دگار تو جانتا ہے کہ خدا کی جانب میں قربانی کے طور پر پیش بے شک میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ اے کرتے کہ خدا کافر مان پورا ہو۔
- ۱۹۔“ پور دگار میں تھجی کوڈھوڑھتا ہوں (یا تھجی سے کرنے کی قوت نہ پائی تو اس (ابراہیم) نے مانگتا ہوں) اور تیرے ہی کلام کو کہتا ہوں“
- ۲۰۔“ کیونکہ تیرا کلام حق ہے (۲) اور وہی میرے کہنے پر عمل کر کے ایک مینڈھا پیش کیا۔
- ۲۱۔“ لہذا اے خدا کے خادم یوں تھج پر بھی کیا۔“
- ۲۲۔“ اور جوں ہی کہ یوں نے ان کلمات کو ختم کیا۔ وہی فرشتہ جبریل یہ کہتا ہوا اس کے پاس آ پہنچا۔
- ذکر اسماعیل فربان
- (۱) اللہ سلطان اللہ قدری والرحمن وسلام۔ (ب)
- ۲۳۔“ اے یوں تو کچھ خوف نہ کیونکہ دس لاکھ دہ دہنے کے خلی حضرت ابراہیم کے میں اسماں لے جائے اگر فرزند امامل می کو ذکر رہتا ہے (علم سعادت)

۱۹۔ پس اس وقت فرشتہ جبریل نے یوسع کو ۷۔ بہر حال یہ یوسع اب پھر اور شیل م کی طرف ایک مینڈھے کا پیدا ہوا (۱) اور یوسع نے اس واپس آیا اور قوم نے اس کو دوسری مرتبہ نہایت کو ذیبح (قرآنی) کے طور پر پیش کیا۔ اس خوشی کے ساتھ دیکھ پایا۔  
 حالت میں کہ وہ خدا کی حمد اور شیخ کر رہا تھا ایسا ۸۔ اور اس سے آرزو کی کہ وہ ان کے پاس اندر کوہہ بزرگی والا ہے۔ اب (ہمیشہ ہمیشہ) تک نہبہے کیونکہ اس کی باشیں کاتجوں کی باتوں جیسی نہ تھیں بلکہ قوی تھیں (۳) اس لئے کہ انہوں نے دل میں اثر کیا تھا۔

## فصل نمبر ۱۲

۹۔ پس جس وقت کہ یوسع نے دیکھا کہ وہ گروہ جو کہ اس کی ذات کی طرف خدا کی راہ میں چلنے کے لئے واپس آیا ہے تو وہ پہاڑ پر اور یوسع پہاڑ سے اتر کر رات کے وقت میں چلنے کے لئے واپس آیا ہے اکیلا اور دن کے گھاٹ سے دور ترین کنارہ کی چڑھ گیا (۲) اور ساری رات دعائیں مصروف رہا۔  
 جانب پار اتر گیا۔

۱۰۔ اور چالیس دن اور رات برابر روزہ رکھا اس عرصہ میں رات کو یادن کو پکجہ بھی نہ کھایا ۱۱۔ آدمی پنچ جن کا نام رسول رکھا انہی میں (۲) برابر پروردگار کے جتاب میں اپنی اس یہودا بھی تھا جس کو کہ سولی دی گئی۔

۱۲۔ بہر حال ان (بارہ رسولوں) کے نام سو یہ زمین کے چھٹکارے کے لئے جس کی طرف اللہ نے اسے بھیجا تھا۔ عاجزی کرتا رہا (ب)  
 ۱۳۔ اور اوس اور اس کا بھائی پھرس شکاری۔  
 ۱۴۔ اور برناپا (بر بناس) (ان) جس نے کہی (نجیل) لکھی ہے مع متی عشار کے جو کہ خراج نے یوسع کو بہت سی باتوں سے آزمایا۔

۱۵۔ لیکن یوسع نے شیطان کو اللہ کے کلموں کی قوت سے دور ہنکار دیا۔

۱۶۔ اور جب شیطان چلا گیا تو فرشتے آئے اور انہوں نے یوسع کے رو برو تمام ضرورت کی چیزیں پیش کیں (ت)  
 جیسا (غسل سعادت)

- وصول کرنے کے لئے اجلاس کیا کرتا تھا۔
- ۱۳۔ یوحنًا اور یعقوب رفتوں زبدی کے میئے۔
- ۱۴۔ میسوع نے جواب دیا ”ماں امک اس بارہ میں کروں؟“ تب میسوع کی ماں نے تو کروں سے ہدایت کی کہ میسوع صح کے ان احکام کی پیروی کریں جو وہ انہیں دے۔
- ۱۵۔ اور اس جگہ چھ میکے پانی کے اسرائیل کی غادت کے موافق موجود تھے تاکہ وہ اپنے آپ کو نہماز کے لئے پاک کریں۔
- ۱۶۔ تب میسوع نے کہا کہ ان ملکوں کو پانی سے پھر دو۔
- ۱۷۔ میسوع نے اپنے اہلی کیا۔
- ۱۸۔ پھر میسوع نے ان سے کہا۔ اللہ کا نام لے کر (۱) دولت میں آئے ہوئے آدمیوں کو پلایا پس تو کروں نے جلسہ کے منتظم کو (جام شراب) پیش کیا۔ جس نے کہ انہیں یہ کہہ کر ملامت کی کہ (۱) اے ذیلیں خدمتگارو! تم نے اعلیٰ درجہ کی شراب اب تک کیوں رکھی رہتے ہیں دی؟“ کیونکہ اس (منتظم) کو اب تک کچھ بھی علم نہ ہوا تھا کہ میسوع نے کیا کیا؟
- ۱۹۔ تب خدمتگاروں نے جواب دیا کہ یہاں ایک آدمی اللہ کا قدوں موجود ہے۔ اس لئے کراس نے پانی سے شراب بنا دی ہے۔
- ۲۰۔ لیکن جلسہ کے منتظم نے گمان کیا کہ
- ۱۔ یوحنًا اور یعقوب رفتوں زبدی کے میئے۔
- ۲۔ پس میسوع کی ماں نے اس سے یوں کہا
- (۱) بادن اللہ۔
- (۱) یوحنًا: ۱۱۔

## فصل نمبر ۱۵

(موجودہ جو کسیٹ نے شادی کے جلسہ میں دکھایا)

جبکہ اس نے پانی کو شراب بنا دیا)

۱۔ اور جس وقت مظاہل کی عید نزدیک آئی۔

ایک دولت مند نے میسوع اور اس کے شاگردوں اور اس کی ماں کو شادی کے جلسہ میں بلایا۔

۲۔ پس میسوع گیا اور اسی اشاعت میں کہ وہ سب دولت میں تھے۔ شراب ختم ہو گئی۔

۳۔ تب میسوع کی ماں نے اس سے یوں کہا

- خدا شکار شہ میں (بیکے ہوئے) ہیں۔ ۳۔ ”بڑی ہیں یہی نعمتیں جن کے ساتھ اللہ  
۱۱۔ گروہ آدمی جو یوں کے برادر بیٹھے تھے۔ (ث) نے ہم پر انعام کیا ہے۔ پس اسی وجہ  
انہوں نے جب اصلیت کو دیکھا وہ دستِ خوان سے ہم پر (فرض) آپا کہ ہم اس کی بچے دل  
سے اٹھ کھڑے ہوئے اور یوں کی یہ کہتے سے عبادت کریں۔  
ہوئے آؤ بھگت کی کہ ”حق تو یہ ہے کتو بلاشبہ ۴۔ اور جس طرح سے کہنی شراب تھے  
اللہ کا قدوس اور سچا نبی ہماری طرف اللہ کی برتوں میں رکھی جاتی ہے (۲) اسی طرح تم پر  
جانب سے بھیجا گیا ہے (۱) ۵۔ اور دہوا ہے کہ تم اس وقت نئے آدمی بنو جکر تم  
۱۲۔ اور اس وقت یوں کے شاگرد اس پر یہ ارادہ کرو کہ ان نئی تعلیمات کو غور سے سنو  
جو کہیرے دہن سے نہلکی میں تم سے حق  
۱۳۔ اور بہت سے آدمی اپنے آپے میں واپس حق کہتا ہوں جیسا کہ انسان سے یہ ہونیں سکتا  
کہ وہ ایک ہی (وقت میں اپنی آنکھ سے  
۱۴۔ ”سب تعلیفیں اس خدا کے لئے ہیں آسمان اور زمین دونوں کو ایک ساتھ دیکھے پس  
(ب) جس نے اسرائیل کے لئے ایک ویسا ہی اس (انسان) پر حوال ہے کہ اللہ (اور  
رحمت ظاہر کی اور اپنی محبت سے یہودا کے گھر دنیا سے ایک ساتھ) محبت کرے (ج)  
۵۔ کوئی آدمی کبھی یہ قدرت نہیں پاسکتا کہ وہ  
ایسے ”آقاوں کی خدمت کرے (۳) جن  
میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہے“ (ج) اس  
لئے جب ان دو میں سے ایک تھوڑے سے محبت

## فصل نمبر ۱۶

- (وہ عجیب تعلیمات جو کہ یوں نے اپنے شاگردوں کو  
سکھائیں بڑی زندگی سے باز رہنے کے بارہ میں }  
(ا) اللہ مرسل (ب) العحمد لله (ت) سورۃ  
ترک الدنیا (ث) نعمة اللہ اکبر (ج) ملا نئی  
آدم عیناً لکن لا یمکن ان بیطرا الی السمااء  
والارض فی حالته واحدة وکذا لک لا یمکن  
ان تجمع معبة اللہ ومحبة الدنيا فی حالة واحد  
ة ف (ج) لا یمکن العبد ان یخدم سیدین  
عدوین احدہا الا اخرر کذا لک لا یمکن ان  
یخدم .....  
المبدالدبار اللہ تعالیٰ من (۱) متی ۷: (۲) متی ۱۷: (۳)  
متی ۱۳: ۹ و لو ۱۷: ۱۳

- کرے گا وہ راستہ سے عداوت رکھے گا۔ ۱۶۔ کیا سیاحت کرنے والا آدمی اپنے لئے ۷۔ پس ایسے ہی میں تم سے حق حق کہتا ہوں کہ راست پر گل اور کھیت باڑیاں وغیرہ دنیا کا بے تحقیق تم نہیں قدرت رکھتے کہ اللہ اور دنیا حقیقت سامان تیار کیا کرتا ہے؟ دنوں کی خدمت کرو۔
- ۸۔ نہیں اور ہر گز نہیں لیکن وہ ہمکی چیزیں اے۔ اس واسطے کہ دنیا نفاق، لاج اور بدی (۱) اپنے ساتھ اٹھا کر چلا ہے جو فائدہ اور نفع والی کا گھر ہے۔
- ۹۔ اس لئے تم دنیا میں کوئی آرام نہیں پاتے۔ ۱۸۔ پس چاہیئے کہ یہ بات تمہارے لئے ایک بلکہ اس (آرام) کے بدلتے میں تکلیف اور مثال ہو۔
- ۱۰۔ اور اگر تم کوئی اور مثال (سننا) پسند کرتے تو ۱۹۔ اس حال میں تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور ہوتے میں تمہیں وہ بھی سنائے دیا ہوں تاکہ تم ان سب کاموں کو کرو جو کہ میں تم سے کہتا ہوں۔
- ۱۱۔ اس لئے کہ تم مجھ ہی سے اپنی جانوں کے ۲۰۔ تم اپنے دلوں کو دنیا کی خواہشوں کے لئے آرام پا دے گے (۲)
- ۱۲۔ تم میرا کلام سننے کے لئے کان لگا دو! کیونکہ پہنائے گا (۲) یا کون کھلائے گا؟
- ۱۳۔ خوشحالی ہے ان لوگوں کے لئے جو اس زندگی سمیت دیکھو جن کو لباس پہنایا اور غذا دی ہے پر توجہ کرتے ہیں کیونکہ تسلی پاتے ہیں (۳)
- ۱۴۔ اللہ (۱) ہمارے رب نے بزرگی کے ساتھ جو کہ بہت بڑی ہوئی ہے تمام بزرگی سے سلیمان کے بھیر لیتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ آگے پہل کر نہدا کے ملکوں کی جائے پناہ میں آرام پا سکیں گے۔
- ۱۵۔ خوشحالی ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ اللہ کے خوان (نعت) پر کھاتے ہیں (۵) کیونکہ فرشتے ان کی خدمت پر کھڑے ہوئے۔
- (۱) (۱۹:۵) (۲) (۲۴:۱) (۳) (۲:۲۰) (۴) (۵:۲۰) (۵) (۵:۲۵)

- تھمیں اپنی بندگی کی طرف بلایا ہے وہ قدرت کیونکہ اسی رات میں مر گیا۔  
رکھتا ہے تم کو غذا دینے کی۔ ۳۰۔ اور تحقیق اس پر واجب تھا کہ مسکین پر  
۲۳۔ وہ (اللہ) کہ اس نے آسمان (ت) مہربانی کرے اور اپنی جان کے دوست ظلم کے سے من اٹارا اور اپنی قوم اسرائیل پر خشک مالوں کے صدقات سے اس دنیا میں بنالے۔  
کیونکہ یہی صدقات آسمان کے عالم میں ریاستان میں چالیس سال اور ان کے پیڑوں خزانے بن جائیں گے۔  
کو پرانا ہونے اور پھٹنے سے محفوظ رکھا (۲)
- ۳۱۔ اور تم مجھ سے مہربانی کر کے کہو کہ جب تم اپنے درہم کسی "عشار" کی کوئی (یا بیک) ہزار مرد تھے (۳) علاوہ عورتوں اور بچوں میں امانتاً جمع کرو۔ پھر وہ تم کو دس گناہیاں گناہ کے۔  
۳۲۔ لیکن میں تم سے حق حق کہتا ہوں کہ بیشک آسمان اور زمین دونوں پست ہو جائیں گے (۴) مگر اس کی رحمت ان لوگوں کو کبھی پست نہ کرے گی۔ جو اس سے ڈرتے ہیں (۱)  
۳۳۔ پس اب دیکھو کہ اسی حالت میں تم پر کس قدر واجب ہے کہ تم اللہ کی خدمت میں لوگے ابdi زندگی کے ساتھ۔  
۳۴۔ ایک دولت مند تھا جس کی مالداری بہت خوش رہو۔  
بڑھ گئی۔ (۵) تب اس نے کہا "امے میرے نفس میں کیا کروں؟"  
۳۵۔ بے شک میں اپنے مناروں کو ڈھانے {شاگردوں کا ایمان نہ لانا اور سچے دین یا ایمان لانے کی چیز} دیتا ہوں۔ کیونکہ وہ چھوٹے ہیں اور دوسرا سے (ت) مدد اور نفع (۱) اللہ غنی (ب) (۲) استکنائے پناہ اتھا ہوں ان سے بڑے پس تو اے (۳) خرج (۴) مکحون (۵) مکحون میرے دیتا ہوں کیونکہ پر کامیاب ہو گا۔  
۳۶۔ اے عشار! محصول لینے والا۔ یا ساہو کار  
۳۷۔ بے شک وہ خسارہ میں پڑا ہوا ہے۔

- ۱۔ اور جبکہ یسوع نے یہ کہا۔ تو فیلیپس نے ہے نہ سوتا ہے اور نہ مرے گا اور نہ چلتا ہے اور جواب دیا کہ تحقیق ہم اللہ کی بندگی میں رغبت نہ حرکت کرتا ہے۔
- رکھنے والے ہیں لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ۱۳۔ لیکن وہ بغیر کسی انسانی مشاہدت کے ابد اللہ کو اچھی طرح پہچان لیں (۱) سکتے ہیں۔
- ۲۔ کیونکہ اشیائی نے کہا ہے کہ۔ ”حق تو یہ ۱۴۔ کیونکہ وہ جسم نہیں رکھتا۔ نہ مرکب ہے اور ہے کہ تو چیک پوشیدہ (ازنظر) الہ ہے (۲) نہ مادی اور سادہ ترین صفر ہے (ج)
- ۳۔ اللہ نے اپنے بندے موی سے کہا ہے کہ ۱۵۔ اور وہ سخنی ہے سخاوت کے سوا کسی چیز کو پسند ”میں وہی ہوں جو کہ میں ہوں (۳) نہیں کرتا۔
- ۴۔ یسوع نے جواب دیا۔ اے فیلیپس تحقیق ۱۶۔ وہ عادل اس درجہ کا کہ جب وہ زادے یا اللہ درستی ہے بغیر اس کے کوئی درست نہیں۔ معاف کرے تو کوئی اس کا بازار رکھنے والا نہیں۔
- ۵۔ یہیک اللہ موجود ہے۔ بغیر اس کے کوئی ۱۷۔ اور اے فیلیپس میں تھے سے خلاصہ طور پر کہتا ہوں کہ درحقیقت تو اس کو زمین پر نہ دیکھ جو نہیں۔
- ۶۔ تحقیق اللہ زندگی ہے بغیر اس کے زندوں کا سکتا ہے اور نہ پوری طرح پہچان سکتا ہے۔
- پہنچنے ہی نہیں ملتا۔ (۱)
- (۱) اللہ وحده لہ لا کف لہ حق سحالہ و تعالیٰ خیر الا
- ۷۔ وہ بڑا ہے یہاں سکت کہ وہ سب کو بھر لیتا ہو و کذالک حیوتو و ذاتہ مدب (ب) اللہ اکبر اللہ للہیم و باقی (ت) لا اول للہ (لا اول للہ) و لا اخرا اما مخلق لکل ہے اور وہ ہر جگہ ہے۔
- ۸۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی مانند نہیں۔
- ۹۔ اس کی ابتداء اور انتہائی نہیں (ب) لیکن اس نے ہر ایک چیز کی ابتداء بنائی ہے اور ہر ایک چیز کی انتہائی مقرر کرے گا۔ (ت)
- ۱۰۔ اللہ کا کوئی باپ اور اس کی کوئی ماں نہیں۔
- ۱۱۔ اس کے کوئی بیٹے ہیں نہ بھائی اور نہ لابد کہ الاصصار۔ م۔
- (۱) یو ۱۳:۲ (۲) ۱۵:۲۵ (۳) خودج ۱۵:۳
- ساتھی (ث)
- ۱۲۔ اور جبکہ خدا کے جسم ہی نہیں تو وہ نہ کھاتا

۱۸۔ لیکن تو اسے اس کی سلطنت میں ابدیک تاکہ وہ بچے دل کے ساتھ تیری خدمت دیکھے گا۔ جہاں کہ ہماری خوشحالی اور بزرگی کا (اطاعت) کریں۔

۲۶۔ پھر یہ نوع کے شاگردوں نے کہا کہ "ٹھک ٹھکانا ہو گا"

۱۹۔ فیلیپ نے جواب دیا۔ اے سردار تو کیا ”اے پروردگار معبود (ج) ایسا ہی ہوتا کہتا ہے؟ ج تو یہ کے کاشمیا (کی کتاب) چاہئے“

میں لکھتا ہے کہ تحقیق اللہ ہمارا باب ہے (۱) پھر ۲۔۲ اور یہ نوع نے کہا میں تم سے حق حج کبنا ہوں کہ تحقیق کاتھوں اور عالموں نے اس کے میئے کیونکرنے ہوں گے؟

۲۰۔ سب یوں نے جواب دیا کہ تحقیق نیوں (کی کتابوں) میں بہت سی ایسی مثالیں لکھی ہوئی ہیں کہ ہمیں ان کے لفظوں کا لینا واجب ہے (۳)

۲۸۔ ای لئے اللہ اسرائیل کے گھرانے اور کم نہیں بلکہ ان کے معنی اخذ کرنے چاہئے۔  
 ۲۹۔ کیونکہ تمام انبیاء نے جن کی تعداد ایک ایمان گروہ پر غصنا ک ہوا ہے۔

لائک چوالیں ہزار (نک پہنچتی) ہے۔ جن کو ک ۲۹۔ جب یوسع کے شاگرد ان باتوں (کے اللہ نے دنیا میں بھیجا) (۱) انہوں نے معمون سننے) سے روئے اور انہوں نے کہا: ”اے اللہ ہم پر حم فرماء (۲) (۴) یہ کل اور مقدس شہر پر میں تاریکی کے ساتھ باقی کی ہیں۔

۲۲۔ لیکن عنقریب میرے بعد تمام نبیوں اور رحمت فرم۔ اور اسکو موں کی حمارت کے جواہ  
پاک آدمیوں (ب) کی روشنی (۲) آئے گا۔  
۳۰۔ اس وقت یوسف نے بھی ان کے ساتھ ہم  
تب وہ تمام نبیوں کے اتوال کی تاریکی پر نور آواز ہو کر کہا: ”اے پروردگار جہارے باپ  
جنکائے گا۔

۲۳۔ کیونکہ اللہ کا رسول ہے (ت) واداے بیودا یا، ہی ہو چاہیے (و)

(ا) لئندر مرسل (ب) قال عیسیٰ بن مریم سعیٰ من بعدی فور الایام  
۲۴۔ اور جیکہ یہ بات کبھی یکوئے نے ایک شخص نہ  
والاولبا، مت (ت) رسول اللہ (ث) اللہ رحم اللہ کرم (ج) اللہ  
سلطان (ح) اللہ تقبل (خ) الہرید بیرون فی الجیل (د) اللہ رحم  
سائنس لسا اور کریما۔

۲۵۔ اسے پروردگار میبود (ث) اسرائیل پر حرب اور ایراں کی نسل پر مہربانی کی نظر فرمائیں۔

## فصل نمبر ۱۸

تمہارے سردوں کے بال شمار کرنے گے ہیں  
تاکہ وہ ہلاک نہ ہوں۔

۸۔ دیکھو گھر دل کی چڑیا اور دوسری چڑیوں کو  
جن کا کہ کوئی بال اور پر بھی بغیر خدا کے حکم کے  
نہیں گرتا۔

۹۔ کیا اللہ (ج) چڑیوں کے ساتھ اس انسان  
سے زیادہ تو چفر ماتا ہے۔ جس کے لئے سب  
چیزیں پیدا کی ہیں؟

۱۰۔ کیا کوئی آدمی ایسا پایا جاسکتا ہے جو بُنیت  
اپنے بیٹے کے اپنی جوئی کا بہت زیادہ خیال  
کرتا ہو؟

۱۱۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔

۱۲۔ پس کیا تم پر سب سے بڑھ کر یہ بات  
واجب نہیں (ه) کہ تم یہ خیال کرو کہ پیغمبر اللہ  
تمہیں بے خبر لئے ہوئے ہرگز نہیں چھوڑے  
گا۔ بھائیکہ وہ چڑیوں پر عنایت کرنے والا ہے۔

۱۳۔ لیکن میں چڑیوں ہی کی بات کیوں  
کروں۔ بلکہ کسی درخت کا کوئی پتا کش بدلوں  
ارادہ خدا کے نہیں گرتا (ه)

ایسرو تو کیل (ب) فی زمان الیاس بقتل  
الیہود عشرۃ الاف انیاء بغیر الحق منه (ج)  
اللہ وکیل و حافظ (و) اللہ (ب) (ه) لا

یسقط ورق من الشجر الا بارادة اللہ تعالیٰ منه  
(ج) ۱۹:۱۹ (۲) اسلامن۔ ۱۸:۳،۴ (یہاں تھوا رکبو ہے اور  
ثابر کے جزو دیاں بیہدی سالمین ۱۹:۱۸ میں گی مراد ہے)

(۲) قم:۱۰،۲۷،۳۰،۳۱،۳۲،۳۳،۳۴،۳۵

«یہاں (یسوع) دنیا کا اللہ کی خدمت کرنے (والوں)  
پر بھی اور حکم کرنا واسخ کرتا اور یہ بتاتا ہے کہ اللہ کی مد و امکو  
محفوظ رکھتی ہے»

۱۔ اور یہ نوع نے یہ کہہ کر اس کے بعد کہا: «تم  
ہی وہ لوگ نہیں ہو کر تم نے مجھ کو اختیار کیا۔

۲۔ بلکہ میں نے تم کو چنا ہے تاکہ میرے  
شاگرد ہو۔

۳۔ پس جبکہ دنیا تم سے ناخوش ہو گے اس وقت تم تھیک طور سے میرے شاگرد ہو گے (۱)

۴۔ کیونکہ دنیا ہمیشہ سے خدا کے خادم ہندوں  
کی دشمن رہتی ہے۔

۵۔ تم پاک نبیوں کو یاد کرو جن کو کہ دنیا و الوں  
نے قتل کر دیا۔ جیسا کہ ایلیا (ب) کے زمان

میں واقع ہوا جبکہ ایزا ابل نے دس ہزار نبی قتل  
کئے یہاں تک کہ بڑی مشکلوں سے ایلیا اور  
سات ہزار نبیوں کے بیٹے فوج سکے (۲) جن کو  
کر اخاب کی فوج کے پس سالار نے چھالیا  
تھا۔

۶۔ آہ۔ آس بد کار دنیا سے جو کہ خدا کو نہیں  
پہچانتی ہے۔

۷۔ اس حالت میں تم ہرگز نہ ڈرد (۳) کیونکہ

۱۷۔ تم مجھے سچا مانو۔ کیونکہ میں تم سے حق کہتا  
لئے اللہ سے دعا مانگو (۲)

۱۸۔ آگ آگ ہی سے نہیں بھائی جاتی بلکہ  
پالی سے۔ اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ بدی  
پر بدی کے ذریعے سے غالب نہ آؤ بلکہ نہیں  
کے وسیلہ سے (۔) اس اللہ (ث) کو دیکھو  
جس نے اپنے آفتاب کو نکلوں اور پروں پر  
نکلنے والا بنایا ہے (۲) اور ایسے ہی مین کو۔

۱۹۔ پس اسی طرح تم پر بھی واجب ہے کہ  
سب کے ساتھ بھلانی کرو۔ کیونکہ ناموس  
(تورات) میں لکھا ہے کہ ”تم سب قدری  
صفات بخواں لئے کہ میں تمہارا معبود و قدوس  
ہوں (ح) (۷) تم پاکیزہ رہو۔ اس واسطے  
کر میں پاک و خالص ہوں اور تم کامل رہو اس

لئے کہ میں کامل ہی ہوں (ح)  
۲۰۔ میں تم سے حق حق کہتا ہوں کہ خدمت  
کرنے والا اپنے آقا کو رحماندہ بنائے کا قصد  
کرتا ہے تو وہ ایسا کپڑا ہرگز نہیں پہنتا جس  
سے اس کا آقانفت کرے۔

اللہ لا تسب عباد اللہ الا خیار لا نہیا خافت ان  
یکشوف او شاہیا یکشوفوا شفاویها؟ و نقصان  
للمعبادان تعجب البلا و الضرر من رب (الله)  
صبر (صبور) اللہ علیم۔ (ت) مثلاً لا بد لغایہ الکار و بالکار  
کمالک لا بد لغایہ الشر باشر، منه (ث) اللہ راز (ف) (ج)  
اللہ ولی و للدوس و کامیل (ج) يقول اللہ تعالیٰ لی  
السورۃ بنا بستی اسرائیل کو اولیا فانی ولی و کو ا  
ظاهر افانی ظاهر و کتوا کاما میلانٹی کامیل منه۔

(۱) لوقا: ۱۹ (۲) متی: ۵ (۳) ۴: ۳۹ (۴) ایلہ: ۹: ۵ (۵) متی: ۵ (۶) ایلہ: ۹: ۴۹ (۷) ایلہ: ۹: ۴۹

ہوں کہ دنیا تم سے ہی ذریتی ہے۔ اگر تم میری  
بیات کو محفوظ رکھو (اس پر عمل کرو) کیونکہ اگر دنیا  
اپنی بدکاری کی بدنامی سے ذریتی تودہ تم سے  
عداوت نہ رکھتی۔ لیکن وہ اپنی رسواں کو ذریتی  
اور اسی لئے تھیں ستائی ہے (۱)

۲۱۔ پس جبکہ تم دنیا کو دیکھو کہ وہ تمہاری باتوں  
کو بے حقیقت بتاتی ہے تو ہرگز رنجیدہ نہ ہو  
بلکہ سوچو کر کیونکہ اللہ جو کہ تم سے بہت ہی برا  
ہے اس کی بھی دنیا نے اہانت کی ہے یہاں  
تک کہ اس کی حکم کو نادانی خیال کیا ہے۔

۲۲۔ تو جبکہ اللہ دنیا (کی باتوں) کو صبر کے  
ساتھ برداشت کرتا ہے (ب) پھر تم اے  
زمیں کی خلک مٹی اور گلادے کس لئے رنج  
کرتے ہو۔

۲۳۔ تم اپنے صبر ہی سے اپنے نقوں کے مالک  
بن جاؤں گے (۱) پس جبکہ کوئی تمہارے ایک  
کمال پر تھیڑ مارے تو اس کے لئے دوسرا کمال  
بھی پھیر دوتا کہ اس پر بھی تھیڑ مارے (۲)

۲۴۔ کسی بدی کا بدلہ بدی ہی سے نہ دو (۳)  
کیونکہ یہ وہ کام ہے جس کو تمام حیوانوں میں  
سے بہت ہی برقے حیوان کرتے ہیں۔

۲۵۔ لیکن تم بدی کا بدلہ نیکی کے ساتھ دو (ت)  
اور جو لوگ تم سے عداوت رکھتے ہیں ان کے

۲۳۔ اور تمہارے کپڑے بھی تمہاری ارادت ۲۔ جب شاگرد اس بات سے سخت اداس اور محبت ہے۔

۲۵۔ تم اس صورت میں اس بات سے ذرتے ۵۔ اس وقت اس لکھنے والے نے چکتے سے رہو کر کسی ایسی چیز کا ارادہ یا اس کی محبت کرو روتے ہوئے یہ نوع سے دریافت کیا کہ ”اے جو کہ اللہ (۱) ہمارے پروردگار کو پسند نہیں سید! کیا شیطان مجھ کو دھوکا دے گا اور کیا میں بے۔  
ڈور سمجھ کا چاؤں گا؟“

۲۶۔ خوب یقین کرلو کہ جیشک اللہ دنیا کے بناؤ ۶۔ تب یوسع نے جواب دیا ”بر بناں! تو سنگار اور اس کی فضول خواہشوں کو برآ سمجھتا افسوس تے کر کیونکہ وہ لوگ جنمیں اللہ نے دنیا کے پیدا کرنے سے پہلے ہی برگزیدہ کر لیا ہے۔ اس نے تم بھی دنیا کو برآ سمجھو۔ ہے وہ بھی ہلاک نہ ہوں گے۔ تو خوش ہو جا۔ اس نے کہ تیرانام حیات کی کتاب میں لکھا ہوا ہے،“ (۳)

فصل نمبر ۱۹

سچنگ اپنے آپ کو سونپ دینے کا اھر کارہتا اور پہاڑ  
سے اتر کر دی کوڑ ہیوں کو تند رست کرتا ہے)  
ا۔ اور جبکہ یوسف نے یہ کہا۔ بطریق نے جواب  
دیا (۱) اے استاد! پیشک ہم نے سب چیزوں  
کو چھوڑ دیا تاکہ تمیری پیروی کریں پس اب  
حصار انعام کا سے؟

۸۔ یسوع نے جواب دیا، "تحقیق تم قیامت کے دن میں یہ میلوں میٹھوں گے تاکہ اس ایل پا گئے۔

کے بارہ اساطیر گواہی دو۔“  
۹ اور یہ سوئے اپنی نماز ادا کی۔

۳۔ اور جنکریوں نے یہ کہا تو اس نے سردآہ ۴۰ اور شاگردوں نے کہا: ”آمن اے بھرتے ہوئے کہا: ”اے پروردگار ای پکیا ہے ((الله سلطان (اب) سورہ الشفی الای پرس میں نے قوبارہ حنے اور اک ان میں سے (۱) حنی-۱۹ (۲) ۲۸۷۴۲ (۳) ۲۷

$$r \mapsto (r, \varphi(r), \psi(r))$$

- پروردگار مجدد قدیر در حیم ایسا ہی ہونا چاہیے (۱) ۲۰۔ پھر رسولوں نے عاجزی کی اور کہا: "اے اور جس وقت یسوع عبادت ختم کر چکا وہ استاد! ان پر حم کھا"
- اپنے شاگردوں کے ساتھ پیڑا سے نیچے اتر آیا ۲۱۔ اس وقت یسوع نے آہ کی اور یہ کہہ کر دعا ادا۔ اور دس (۱) کوڑھیوں سے ملا جو دور ہی مانگی: "اے پروردگار مجدد! قدیر در حیم (ب) سے چلا ائمہ کہ: "اے داؤد کے بیٹے یسوع" ۲۲۔ حرم کرا اور اپنے بندہ کی باتوں پر کان لگا، ان لوگوں کی امید قبول کر اور ان کو محنت عطا فرماء ہم پر حم کر۔
- ۲۳۔ یسوع نے ان کو اپنے پاس بلایا اور دریافت کیا کہ "بھائی یسوع! مجھ سے کیا چاہتے ہو؟" ۲۴۔ وہ سب چیخ کر بولے: "ہمیں تدرستی دے۔"
- ۲۵۔ یسوع نے جواب دیا: "اے نادا تو! کیا تمہاری عقل ماری گئی ہے کہ تم کہتے ہو: "ہمیں تدرستی دے۔"
- ۲۶۔ اس وقت جبکہ اس میں سے ایک نے یہ دیکھا کہ وہ اچھا ہو گیا ہے۔ یسوع کوڑھونڈھتا ہوا اپس آیا۔
- ۲۷۔ ہمارے اس خدا سے دعا مانگو جس نے تم اور یہ سمعیلی تھا۔
- ۲۸۔ اور جبکہ اس نے یسوع کو پالیا تو اس کی عزت کرنے کے لئے اس کے سامنے جھکتے ہوئے کہا: "بے شک! تو سچا اللہ کا شک! ہم جانتے ہیں تو ہمیں جیسا انسان ہے۔
- ۲۹۔ لیکن تو خدا کا قدوس اور پروردگار کا (۱) سلطان اللہ الرحمن علی کل ہی قبیر۔ معلوم نہی ہے۔ لہذا خدا سے دعا کرتا کر وہ (۲) اللہُ خالق والرحمن و القیر علی کل ہنی۔ مت ہمیں شفاذے۔"
- (۱) الموقر۔ ۲۷۔ ۱۹ (۲) مرس۔ ۵: ۱۸۔ ۲۰  
۱۸: ۳۰ (۲) تی۔

# فصل نمبر ۲۰

- ۲۹۔ اور شکریہ کے ساتھ اس سے گزگڑا یا تاک وہ (یوسع) اس کو خادم کے طور پر قبول کرنے۔
- ۳۰۔ یوسع نے جواب دیا "اچھے تو دس (نکالی میزہ جو کہ یوسع نے سمندر میں دکھائی اور اس کا ہوئے ہیں۔ پھر نو کہاں ہیں؟)"
- یہ اعلان کرنی کہاں قبول کیا جاتا ہے؟
- ۳۱۔ اور اس شخص سے جوا چھا ہو گیا تھا یہ کہا۔ اور اس جیل کے سمندر کی طرف گیا اور
- "میں اس لئے نہیں آیا ہوں کہ خدمت کیا ایک جہاز میں (۱) اپنے شہر ناصرہ کی جانب سفر کرنے کے لئے سوار ہوا۔
- ۳۲۔ جاؤں۔ بلکہ اس لئے آیا ہوں کہ خدمت کروں۔ (۲)
- ۳۳۔ تب سمندر میں بڑا طوفان آیا۔ جس سے کہ جہاز ڈوب چلا۔
- ۳۴۔ پس تواب اپنے گھر کو چلا جا۔
- ۳۵۔ اور ذکر کر کر جو پچھہ اللہ (۱) نے تمیرے سور ہاتھا۔
- ساتھ کیا ہے وہ کتنی بڑی بات ہے تاکہ لوگ
- ۳۶۔ پس اس کے شاگرد اس کے پاس گئے۔ اور اسے یہ کہتے ہوئے جگادیا کہ "امے سید! اپنی جان بچا اس لئے کہ ہم تو ہلاک ہونے والے ہیں۔"
- ۳۷۔ معرفت کے گئے تھا بندیک آ رہے ہیں"
- ۳۸۔ تب سمندرست شدہ کوڑھی واپس گیا اور جبکہ وہ اپنے محلہ کے پڑوسیوں میں پہنچا اس تلاطم۔
- ۳۹۔ اور تب یوسع انہما اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف انہما کر کہا "یا الوهیم الصبازت" (ب) اپنے بندوں پر حرم کر۔

(۱) سورة العرب (ب) اللہ شبات اللہ علن

هذا الاسم لسان عمران. منه

(۱) ستی ۲۲:۸

(۱) اللہ معطی

(۱) مترس ۵:۱۸۔ (۲) مترس ۲۰:۲۰

۔ یسوع کے یہ کہتے ہی (طفقانی) ہوا فوراً کے سوا اور کسی کو اچھا نہیں کیا۔

۷۔ تھم گئی اور سمندر ساکن ہو گیا۔

۸۔ تب تو ملاح جیرت سے گھبراٹھے اور کہنے کرایک لگارے کے کنارہ پر اٹھا لے گئے۔

۹۔ "یہ کون شخص ہے کہ سمندر اور ہوا بھی اس تاکہ (دہاں سے) اسے (نیچے سمندر میں) کا حکم مانتے ہیں؟"

۱۰۔ اور جب یسوع شہر ناصرہ میں پہنچ گیا۔ اور ان کے پاس واپس آگیا۔

## فصل نمبر ۲۱

ملاحوں نے شہر میں وہ سب باشیں مشہور کر دیں جو یسوع نے کی تھیں۔

۱۱۔ اس وقت کا جب اور علماء یہ یسوع کے پاس (یہ یسوع ایک آسیب زدہ کو درست بناتا ہے اور حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا "ہم وہ سب خنزیر سمندر میں گرتے ہیں۔ اور یسوع ایک کنعانی باشیں (۱) سن لی ہیں جو تو نے سمندر اور یہودیہ میں کی ہیں۔ اس لئے اب ہمیں بھی کوئی مجزہ (۲) یہاں اپنے وطن میں کھلا۔

۱۲۔ کہ ناگہاں ایک شخص قبروں کے اندر سے نکلا (۱) اس شخص پر شیطان تھا اور اس کو ایسا قابو میں کرچکا تھا کہ کوئی زنجیر اس شخص کے پاندھ رکھنے کی طاقت نہیں پائی تھی۔ لہذا اس تب یہ یسوع نے جواب دیا یہے ایمان گروہ نشانی طلب کرتا ہے۔ مگر اس کو ہرگز نہ ملے گی۔ کیونکہ کوئی نبی اپنے وطن میں قول نہیں کیا جاتا (۳) اور پیشک ایلیا کے زمانہ میں یہودیہ کے اندر بہت سی یہود عورتیں تھیں۔ لیکن اس نے لیفقات کو بجز صیدا کی یہود کے اور کسی کے پاس نہیں بھیجا۔

۱۳۔ شیطان اس آسیب زدہ آدمی کے من سے یہ کہتے ہوئے چیختے کہ "اے اللہ کے قدوس تو کوڑھی بکثرت تھے لیکن اس نے نعمان سریانی کیوں آگیا۔

۱۴۔ اور ایشع کے زمانہ میں گویہ یہودیہ کے اندر وقت سے پہلے ہم کو پریشان کرنے کے لئے کوڑھی بکثرت تھے لیکن اس نے نعمان سریانی کیوں آگیا۔

- ۱۔ اور انہوں نے یسوع سے عاجزی کی کہ وہ کیس۔ جو یسوع کے ہاتھوں سے ہوئی تھیں۔
- ۲۔ ان کو نہ نکالے۔
- ۳۔ تب اسی وقت شہر کے آدمی باہر نکلے اور جب یسوع نے شیطانوں سے پوچھا کہ ان انہوں نے یسوع اور اس آدمی کو پایا جس کو شفافیتی میں ملے تھے؟
- ۴۔ شیطانوں نے جواب دیا کہ چھ ہزار چھ سو۔
- ۵۔ تب یسوع کے آدمی دہشت زدہ ہو گئے۔ اور انہوں نے یسوع کی مت کی کہ وہ ان کی چھیاٹھ۔
- ۶۔ پھر جب شاگردوں نے اس بات کو ستادہ سرحدوں سے چلا جائے۔
- ۷۔ خوف زدہ ہوئے اور انہوں نے یسوع کی مت کی۔
- ۸۔ اس وقت یسوع نے جواب دیا ”تمہارا یہ اے کہ اچاک ایک کنعانی عورت اپنے دو ایمان کہاں ہے؟ شیطان پر واجب ہے کہ وہ بیٹوں سمیت (۱) اپنے ملک سے یسوع کو دیکھنے (ملئے) کے لئے آگئی۔“
- ۹۔ تب اس وقت شیطان یہ کہہ کر جیخنے لگے کہ ”ہم نکلے جاتے ہیں لیکن ہم کو اجازت دے کر ہم ان خزریوں میں داخل ہو جائیں“
- ۱۰۔ اور اس جگہ سمندر کے کنارے پر قریب دس ہزار کنعانیوں کے خزریوں پر ہے تھے۔
- ۱۱۔ یسوع نے کہا: تم نکل جاؤ۔ اور خزریوں میں داخل ہو جاؤ“ تب شیطان خزریوں میں انہی کی بولی بولتے ہوئے سما گئے۔ اور انہوں نے وہ سب باتیں (اور لوگوں سے) بیان دیکھ کر ان کا رونا چیننا کس قدر رخت ہے۔

۲۱۔ یوسف نے جواب دیا کہ: ”میں نہیں بھیجا راست میں سلامتی کے ساتھ چلی جا۔“

گیا ہوں۔ مگر صرف اسرائیل کی قوم کی جانب ۲۷۔ تب عورت چلی گئی اور جبکہ وہ اپنے گھر میں واپس آئی اس نے اپنی بیٹی کو پایا جو کہ اللہ (۱) کے اے داؤد کے بیٹے یوسف عجھ پر مہربانی کر رہا تھا۔

۲۲۔ تب عورت آگے بڑھی اور اس کے دونوں کی پا کی بیان کر رہی تھی۔

بیٹے یوسف کی جانب روتنی وحشی اور کبھی ہوئی ۲۸۔ اس سبب سے اس عورت نے کہا: ”حق کہ اے داؤد کے بیٹے یوسف عجھ پر مہربانی یہ ہے کہ کوئی مجبود پوجتے کے قابل نہیں۔ مگر کر۔“ اسرائیل کا مجبود (۱)(۱)

۲۹۔ یوسف نے جواب دیا۔ ”یہ اچھی بات نہیں کہ بچوں کے ہاتھ سے روٹی لے کر کتوں رشتہ دار (۲) شریعت سے مل گئے۔ ازروئے کے آگے ڈال دی جائے“ اور یہ بات یوسف نے صرف ان کی ناپاکی کی وجہ سے کہی کیونکہ کتاب میں لکھی ہے۔ وہ غیر مختونوں میں سے تھے۔

## فصل نمبر ۲۲

۲۵۔ تب عورت نے کہا: ”اے پروردگار تحقیق

کئے ان ریزوں کو کھایا کرتے ہیں جو کہ ان کے مالکوں کے دسترخوان سے گرفتار ہوئے۔

۲۶۔ اس وقت یوسف عورت کی گفتگو سے دریافت کیا اور کہا: ”اے استاد! تو نے عورت چوک پڑا۔ اور اس نے کہا: ”اے عورت پیشک تیر ایمان، بہت ہی براہو اے۔“ پھر اس ہیں۔

۲۷۔ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور خدا سے دعا کی پھر کہا: ”اے عورت تحقیق میں نے تیری بیٹی کو آزاد کر دیا اس لئے تو اپنے ہے۔“

(۱) لا إله من غير إله إلّا الله إلّا بن إسرائيل. مہاتما گاندھی

(۲) سورة الکلب (۱) مسلمین ۵: ۱۵۔ یو ۷۴: ۵۳

- ۳۔ تب شاگر در نجیدہ ہو کر کہنے لگے کہ ”تحقیق“ ۱۱۔ داؤد نے کہا: ”اے میرے آقا، اس اشنا یہ کلام مگر ان گزرتا ہے اور کون شخص اس کے میں کہ تیرا غلام اپناریوڑ چار ہاتھا۔ ایک بھیڑیا قبول کرنے کی طاقت پاتا ہے“
- ۴۔ یسوع نے جواب دیا ”اے جاہلو! اگر تم یہ غلام کی بھیڑوں پر ٹوٹ پڑے۔ دیکھتے کروہ کتا جس کو عقل نہیں ائمے ماں کی ۱۲۔ پس تیرا غلام آیا اور ان کو مار ڈالا، اور خدمت کے لئے کیا کرتا ہے تو تم کو معلوم بھیڑوں کو بچالیا۔
- ۵۔ اور یہ غیر مختون نہیں ہے مگر انہیں میں سے ہو جاتا کہ میری بات تجھی ہے۔
- ۶۔ مجھ سے کہو کیا کتا اپنے ماں کے گھر کی ایک جیسا۔ نمہبائی کرتا اور اپنی جان چور کے رو برو پیش ۱۳۔ اسی لئے تیرا بندہ پروردگار مسعود (ب) اسرائیل کا نام لے کر جانا اور اس ناپاک کو قتل کر دیتا ہے۔
- ۷۔ بے شک لیکن اس کا بدلہ کیا ہے؟ ۸۔ بہت سی مار اور ایذا وہی تھوڑی سی روٹی ہونے کی وجہ سے بڑائی دکھار ہاہے۔
- ۹۔ تب شاگردوں نے جواب دیا کہ ”ہاں اے کے ساتھ اور (اس حال میں بھی) وہ اپنے ۱۵۔ تب شاگردوں نے کہا ”اے استاد ہم کو بتا کر ماں کو خوش و خرم چھوڑ دکھاتا ہے۔ کیا یہ حق انسان پر کس وجہ سے ختنہ کرنا وہ جب ہوتا ہے؟“ ۱۶۔ پس یسوع نے جواب دیا ”تمہارے لئے ہے؟“
- ۱۰۔ شاگردوں نے جواب دیا کہ ”ہاں اے یہی کافی ہے کہ اللہ نے اس بات کا حکم ابراہیم تو استاد یعنی“
- ۱۱۔ تب یسوع نے شاگردوں سے کہا: ”اب تم اپنے سارے گھرانے کا قلفہ (۱) کاٹ دے سوچو کہ اللہ نے انسان کو جو کچھ بخشتا ہے (۱) وہ کیونکہ یہ میرے اور تیرے مائین بیویش بیویش کس قدر بڑھا ہوا ہے۔ پھر تم اسی حالت میں تک عہد ہے۔
- ۱۲۔ دیکھو کہ انسان کی ساخت ناٹھکرا ہے بوجہ اس کے کروہ اللہ کے اس عہد کو پورا نہیں کرتا جو کہ خدا نے اپنے بندے ابراہیم سے کیا ہے۔
- ۱۳۔ تم اس بات کو یاد کرو جسے داؤد (۱) نے (غتشیکی اصل۔ اور اللہ کا عہد ابراہیم کے ساتھ اور (بنی) اسرائیل کے باشاہ شاول سے جیلات غیر مختونوں کو لخت)

(ب) اللہ سلطان (ت) سورۃ العم الایمان (۱) بھریں ۱۷:۱۱

۱۴۔ قندو، جمی ہولی کمال جو خند میں کاٹ دی جاتی ہے کھلوی، اتریم

(۱) اللہ وہاب (ہ) اسمویل ۱:۷

## فصل نمبر ۲۳

- ۱۔ اور جبکہ یسوع نے یہ کہا وہ اس پر پیار کے ۸۔ تب اس کو فرشتہ نے اس کے بدن کا زائد  
قریب بیٹھ گیا جس کو یہ سب آدمی دیکھ رہے حصہ کھایا اور آدم نے اس کو کاٹ ڈالا۔
- ۹۔ پس جس طرح کہ ہر انسان کا بدن آدم کے تھے۔ (۱)
- ۱۰۔ پس اس کے شاگرد واس کے پہلو میں آگئے بدن کے بدن سے ہے۔ اسی طرح اس پر تاکہ اس کی بات پر کان لگا سکیں۔
- ۱۱۔ تب یسوع نے کہا: "تحقیق جبکہ آدم پہلے کرے جس کے پورا کرنے کی آدم نے ختم انسان نے شیطان سے دھوکا کھا کر وہ کھانا کھائی ہے تاکہ اس کو بجالائے۔
- ۱۲۔ کھایا جس سے اللہ نے اس کو فردوں میں منع ۱۰۔ اور آدم نے اپنے اس فعل پر اپنی اولاد میں کیا تھا۔ تو آدم کے بدن (۲) نے روح کی محافظت کی۔
- ۱۳۔ پس ختنہ کرانے کی سنت سلسلہ دار ایک نافرمانی کی۔
- ۱۴۔ تب اس نے یہ کہہ کر قسم کھائی کہ: "خدا کی گروہ سے دوسرے گروہ میں چلتی آئی۔
- ۱۵۔ لیکن ابراہیم کے زمانہ میں روئے زمین پر مختون آدمیوں کی تعداد محدودے چند کے زائد تین رہ گئی تھی۔
- ۱۶۔ پھر اس نے پتھر کی چنان سے ایک چھوٹا سا دھاردار گلکو اتوڑا اور اپنا (۳) بدن پکڑ لیا تاکہ اس کو پتھر کے گلکے کی دہار سے کاٹ ڈالے۔
- ۱۷۔ اس وقت فرشتہ جبریل نے اس بات پر اس (آدم) کو ملامت کی۔
- ۱۸۔ اور اسی بناء پر اللہ نے ابراہیم کو ختنہ کی اصلیت سے آگاہ کیا۔
- ۱۹۔ تو (آدم نے) جواب دیا: کہ تحقیق میں خدا کی قسم کھاچکا ہوں کہ اسے کاٹ ڈالوں گا۔ اس لئے میں قسم توڑ نے والانہ بنوں گا"
- (۱) اولاد
- (۲) ایطالی زبان کے نوشیں یہ جملہ بالکل کول مول ہے
- (۳) کچھ صاف کہہ میں نہیں آتے۔ (۲) مکہمین ۵: ۷۷
- ۲۰۔ پس شاگرد یسوع کی باتوں سے کاپ
- (۱) تکوین ۷: ۱۳
- (۲) بدن سے مراد یہاں عضو ناصل ہے۔ مترجم

گئے۔ اس لئے کہ اس نے روح کی تیزی کے ۲۲۔ بہر حال جسم کی اصلیت اس وقت کیا ساتھ کلام کیا تھا۔

۲۳۔ پھر یسوع نے کہا: "تم خوف کو اس شخص "ہر ایک خوبی اور نیکی کا جانی دشمن ہے اس کے لئے چھوڑ دو جو کہ اپنا قفسہ نہیں کو ناہاتا کرنا" لئے کہ وہی اکیلا گناہ کی طرف شوق دلاتا دہ فردوس سے محروم ہے۔

۲۴۔ اور جبکہ یہ کہا (ایس وقت) یسوع نے یہ بھی عقائد کو کہا: "بے شک بہت سے لوگوں کے اندر روح تو اللہ کی اطاعت میں مستعد ہوتی ہے۔ لیکن جسم (۱) کمزور ہوتا ہے۔

۲۵۔ کیا اس صورت میں انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے ایک دشمن کو خوش رکھنے کے لئے اپنے پیدا کرنے والے خدا (۱) کی خوشنودی کو چھوڑ دے۔

۲۶۔ تم اس بات کو سوچو کہ تمام پاک سیرت ولی اور انبیاء خدا کی بندگی کے لئے اپنے جسموں کے دشمن تھے۔

۲۷۔ اسی وجہ سے وہ دل کی خوشی کے ساتھ اپنی موت کی طرف چلتے۔

۲۸۔ تا کہ خدا کی اس شریعت سے تجاوز نہ کریں جو اس کے بندہ موی کو دی گئی ہے اور باطل اور جھوٹے معبودوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔

۲۹۔ تم ایسا لام کو یاد کرو جو کہ اجاز اور خشک پیاروں کو طے کرتا ہوا۔ جری یو میوں کو کھانا اور بھیڑ کی کھال اور ہتھا ہوا بھاگا تھا۔

۳۰۔ کیونکہ جو شخص اس دنیا میں اپنے نفس سے آہ۔ کتنے ایسے دن تھے کہ اس نے کچھ عداوت رکھتا ہے وہ اس کو ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کھایا ہی نہیں۔

۳۱۔ آہ وہ سردی کتنی سخت تھی۔ جس کو اس نے میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ (۳)

برداشت کیا۔

(۱) اللہ خالق۔

(۲) خلق اللہ آدم من الطین.

(۳) یوحنہ ۲۵: ۲۷ (۱) یوحنہ ۲۶: ۳۰ (۲) یوحنہ ۲: ۲۷ (۳) یوحنہ ۱۳: ۲۵

- ۳۲۔ آئندہ بار شو نے اس کو بھجوایا۔ ۲۔ کیونکہ وہ فی الحقيقة دوسری زندگی میں کوئی  
۳۳۔ اور حقیقت اس نے سات سال کی مدت بھلانی نہ پائیں گے۔ بلکہ اپنے گناہوں کی  
بک اس ناپاک عورت ایزا بل کے ستانے اور وجہ سے عذاب پائیں گے۔
- ایذا دینے کی تکمیل حصلی۔ ۳۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ ایک پیشوالمدار تھا  
۳۴۔ تم الشیع کو یاد کرو۔ جس نے کہ جو کی روئی جس کو سو اپنے خوری کے اور کوئی فکر ہی نہ تھی اور وہ  
کھائی (۱) اور بہت ہی موئے جھوٹے ہر روز ایک بڑی بھاری دعوت کیا کرتا تھا (۱)  
کپڑے پہنے۔ ۴۔ اور اس کے دروازہ پر ایک فقیر جو کہ لعازر  
۳۵۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبکہ یہ لوگ (کہلاتا تھا یہ فقیر) سر سے پاؤں تک) زخموں  
جسم کو حقیر و ذلیل بنانے میں نہیں ڈرے۔ تب سے بھرا ہوا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ پیشو کے دست  
ہی انہوں نے پادشاہوں اور سرداروں کو اپنا خوان سے گرے ہوئے ریزوں ہی سے اپنا  
مرعوب بنا لیا اور اسے قوم جسم کو بے حقیقت پیٹ بھر لے۔
- ۵۔ لیکن کسی نے وہ بھی اس کو نہ دیئے۔ بلکہ  
بکھنے کا تباہی فائدہ کافی ہے۔
- ۶۔ اور جبکہ تم تبروں کی جانب نظر کرو گے سخموں نے اس کے ساتھ ختم ہوں کیا۔  
اس وقت تم کو علم ہو جائے گا کہ جسم کیا شے ہے ۷۔ اور اس (فقیر) پر کتوں کے سوا کسی نے  
ترس نہ کھایا۔ کیونکہ یہ کتنے اس کے زخموں کو  
چاہتے رہے۔

## فصل (۱) نمبر ۲۷

- (ایک صاف مثال اس بات کی کہ انسان پر دعوتوں اور  
آرام پسندیوں سے دور بھاگنا کیونکہ واجب ہے) ۸۔ اور اس کو فرشتے  
ہمارے باپ ابراہیم کے بازوؤں کی طرف  
ا۔ جبکہ یسوع نے یہ بات کہی وہ روتا ہوا بولا: اٹھا لے گئے۔  
”خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ تن پرور  
اطبیس کے بازوؤں میں اٹھا کر ڈال آئے  
ہیں۔ (ب)

- جہاں کہ اس نے بہت ہی کڑا عذاب اٹھایا۔  
۹۔ پس اس ولتند نے اپنی آنکھیں اور

(۱) سورۃ الغنی والخمر (ب) احسن القصص  
وہ عبد البدن۔ (۱) ۱۹:۶۱

اٹھائیں اور دور سے لعازر کو ابراہیم کے میں سے کوئی پھر زندہ ہو کر اٹھے گا۔ اس وقت بازووں پر دیکھا۔

۱۰۔ تب اس وقت دولمند نے چیخ کر کہا: ۷۔ تب ابراہیم نے جواب دیا: ”حقیقت یہ اے میرے باپ ابراہیم مجھ پر رحم کر“ اور ہے کہ جو آدمی موسیٰ اور نبیوں کی تقدیق نہیں لعازر کو بھیج کر وہ اپنی انگلیوں کے پوروں کے کرتا وہ مردوں کی بھی تقدیق نہ کرے گا کناروں پر پانی کا ایک بوند لے آئے جو کہ اگرچہ یہ زندہ ہو کر ہی کیوں نہ اٹھیں“ (۱)

میری اس زبان کو بھندک بخشے جسے اس بھڑکتی ۱۸۔ اور یکوئی نے کہا: ”تم دیکھو کیا وہ صبر کرنے والے فقیر مبارک نہیں ہیں جو کہ فقط ہوئی آگ میں عذاب دیا جاتا ہے۔“

۱۱۔ پس ابراہیم نے جواب دیا: ”اے میرے اسی چیز کی خواہش کرتے ہیں کہ وہ ضروری بیٹے تو یاد کر کہ تو نے اپنی اچھی چیزوں کو اپنی ہیں۔ اور تن آسانی سے کراہیت کرتے ہیں ۱۹۔ وہ لوگ کیسے کم بخت ہیں جو کہ درسرے (دنیاوی) زندگی ہی میں پوری طرح پالیا ہے آدمیوں کو اٹھا کر دفن کے لئے لے جاتے ہیں اور لعازر نے مصیبتوں کو۔

۱۲۔ اس سبب سے تو اس وقت بدحالی میں ہے تاکہ ان کے جسموں کو کیڑوں کی غذا ہونے کے لئے دے دیں۔ اور حق کو نہیں سمجھتے۔ اور وہ تسلی میں۔

۱۳۔ تب دولمند بھی چلا یا: ”اے میرے باپ ۲۰۔ بلکہ وہ اس سے بہت ہی دور ہیں یہاں ابراہیم!“ تحقیق میرے باپ کے گھر میں نکل کر وہ اس جگہ (دنیا میں) ایسی زندگی بسر کرتے ہیں کہ گویا وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

۱۴۔ پس تو اب لعازر کو بھیج کر یہ ان کو اس ۲۱۔ کیونکہ وہ بڑے بڑے مکانات بناتے عذاب کی خبر دے جو کہ میں بھگلت رہا ہوں ہیں۔ اور بہت ہی ملکیت خریدتے ہیں اور غرور تاکہ وہی تو پہ کر لیں اور یہاں نہ آئیں“

۱۵۔ ابراہیم نے جواب دیا: ”ان کے پاس موسیٰ

اور نبیاء ہیں۔ ان کو چاہئے کہ ان سے نہیں“ (۱) قال ابراہیم من يعتقد كتاب موسیٰ و ۱۶۔ دولمند نے کہا: ”ہرگز اے میرے باپ ۲۲۔ كتاب مأثور الانبياء لم يعتقد لمن يحيى ابراہیم (وہ نہیں نہیں گے) بلکہ جب مردوں الموتی من بھی آدم۔ منه

نہ کرے۔

۸۔ اور اسے ایک بے حیثیت سی جگہ میں

باندھ دیا جاتا ہے اور جبکہ سرکشی کرتا ہے مارا جاتا ہے۔

## فصل نمبر ۲۵

{انسان پر جسم کا تھیر بھتنا اور دنیا میں زندگی برکرنا کس طرح لازم ہے}

۹۔ پس اے برناس! تو بھی اب ایسا ہی کر تو استاد! تھیق تیر اکام ضروری ہے اور اسی وجہ بھیش اللہ کے ساتھ زندگی برکرے گا۔

۱۰۔ اور تھوڑے کو میری گفتگو ہرگز کبیدہ نہ کرے سے ہم نے سب چیز کو ترک کر دیا ہے تاکہ کیونکہ داؤ دنی نے یہی کام اپنے نفس کے تیری پیروی کریں (۱)

۱۱۔ پس تو اب ہمیں بتا کہ ہم پر کس طرح لازم ساتھ کیا ہے جیسا کہ وہ کہتے ہوئے خود اس کا اقرار کرتا ہے۔ ”تھیق میں میں مثل ایک گھوڑے ہے کہ ہم اپنے کو دشمن جانیں۔

۱۲۔ خود کشی حرام ہے اور جب ہم جاندار ہیں تو کے ہوں تیرے پاس اور میں ہمیشہ تیرے ہم پر واجب ہوا ہے کہ جسم کو قوت (غذا جس ساتھ ہوں) (۱)

۱۳۔ ”ہاں تو مجھ سے بتلا کہ ان دو میں سے کون سے زندگی قائم رہے (پہنچا میں)“

۱۴۔ یسوع نے جواب دیا۔ ”تو اپنے جسم کی زیادہ فقری ہے؟ وہ جو کہ تھوڑے پر قناعت ایک گھوڑے کی طرح نگہبانی کر، اس میں کر لیتا ہے؟ یادہ جو بہت کی خواہش رکھتا ہے؟ زندگی برکرے گا۔

۱۵۔ اس لئے کہ غذا گھوڑے کو پیانہ سے ناپ درست ہوتی تو کوئی آدمی اپنی ذات کے لئے کر دی جاتی ہے اور کام بے اندازہ لیا جاتا کسی چیز کو ہرگز جمع نہ کرتا۔

۱۶۔ بلکہ ہر ایک چیز سامنے کی ہوتی۔

۱۷۔ لیکن آدمی کا دیوانہ پن اس بات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ جو کچھ بھی جمع کرتا اس کی رغبت اور زیادہ ہی ہوتی ہے۔

۱۸۔ اور وہ باندھا جاتا ہے تاکہ کسی کو پریشان تاکہ وہ تیرے ارادہ کے موافق چلے۔

۱۹۔ اور وہ باندھا جاتا ہے تاکہ کسی کو پریشان

(۱) سورہ الزیطل النفس۔ ”العنبط للنفس؟“

۱۵۔ اور تحقیق جو کچھ وہ جمع کرتا ہے سو اس کے ۲۳۔ اس لئے کہ (ان) دونوں شہروں میں نہیں کہ دوسرے لوگوں کی راحت کے لئے جمع باہم عداوت پائی جاتی ہے۔

۲۵۔ کیا تم سمجھتے ہو؟“  
کرتا ہے۔

۱۶۔ پس چاہیئے کہ اس صورت میں تمہارے تب شاگردوں نے جواب دیا کہ ”ہاں“  
واسطے ایک ہی کپڑا کافی ہو (۱)

## فصل نمبر ۲۶

۱۸۔ کوئی تو شدآن شرکوار نہ تمہارے پیروں (انسان ہر خدا سے کہی محبت لازم ہے اور اس نصل میں ابراہیم اور اس کے باپ کا باہمی دلپت جھواہی میں جوتا ہو۔

۱۹۔ اور (اپنے دل میں) یہ کہتے ہوئے فکر شال ہے)

۱۔ پھر یوسع نے کہا: ”ایک آدمی سفر میں تھا،“ کرو کہ ”ہمیں کیا پیش آئے گا؟“

۲۰۔ بلکہ تم خدا کا ارادہ (پورا) کرنے کی فکر اور اسی اشناز میں کردہ (راہ راہ) چل رہا تھا۔ (اس نے) ایک خزانہ ایک ایسے کھیت (۱) کرو۔

۲۱۔ اور وہ تمہیں تمہاری حاجت پیش کرے گا۔ میں پایا۔ جوان کے سکون کے پانچ قطعوں پر یہاں تک کہ تم کسی جیز کے محتاج نہ رہو گے۔ بکنے کے لئے پیش کیا جا رہا تھا۔

۲۲۔ ”میں تم سے حق کہتا ہوں کہ اس زندگی ۲۔ جب اس آدمی کو یہ معلوم ہوا۔ وہ فوراً چلا (دنیا) میں بہت سا مجع کرنا (اس بات کی) گیا اور اپنی چادر بیچ ڈالی تاکہ اس کو خرید لے زور دار شہادت ہوتی ہے کہ (اب) کوئی اسی پس آیا یہ بات حق مانی جائے گی؟“

۲۳۔ شے نہیں پائی جاتی جو دوسری زندگی میں لی ۳۔ شاگردوں نے جواب دیا ”پیشک جو شخص جائے (۱) اس بات کو حق نہ مانے گا۔ وہ دیوانہ ہے۔“

۲۴۔ کیونکہ جس شخص کا وطن اور طیلیم ہو وہ ۴۔ تب یوسع نے کہا: ”پیشک ہم لوگ بھی سارہ میں کبھی گھرنہ بنائے گا۔“

(۱) اندر لک الحق من جمع ملا کثرا فی الدنیا هذہ (۱) سورۃ ابراهیم و ابوک (ابوہ) القصص شاهد لانصب لہ فی الجنۃ. مدد (۱) متی۔ ۱۰:۹-۱۰ (۱) متی۔ ۱۲:۲۲

دے دوتا کر اپنے نفسوں کو مول لو جہاں کر نہیں کرتا (۱)

محبت کا خزانہ رہتا ہے۔ ۱۲۔ اور اسی لئے اللہ نے حکم دیا ہے کہ ایسے

۱۳۔ کیونکہ محبت ایک بے نظیر خزانہ ہے۔ نافرمان بینے کوشہر کے دروازے کے آگے

۱۴۔ اس لئے کہ جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے واجب طور پر پھراؤ کرنا لازم ہے (۲) قوم الشناس کے لئے ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ اور جس کے لئے اللہ ہواس کے لئے سب ۱۳۔ پھر تو ہمیں کیونکہ حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے  
چیز ہوتی ہے۔ (۱) باپ اور ماں کو دشمن سمجھیں۔

۱۶۔ بطرس نے جواب دیا: ”اے استاد تو ہمیں ۱۷۔ یوسف نے جواب دیا: ”میری باتوں میں  
بات کہ انسان پر کس طرح اللہ سے خالص محبت سے ایک ایک لفظ سچا ہے۔  
کرنا واجب ہے؟“

۱۸۔ اس لئے کہ وہ خود میری طرف سے نہیں بلکہ اس اللہ کی جانب سے ہے جس نے مجھے  
۱۹۔ اسرا میل کے گھرانے کی طرف بھیجا ہے (۳)

۲۰۔ اسی سب سے میں تم سے کہتا ہوں کہ وہ اس سب جو کہ تمہارے پاس ہے اللہ ہی نے اسے  
تم کو ہمہ بانی فرمایا کر بخشا ہے (۱)

۲۱۔ پس دوامور میں سے کس کی قدر و قیمت زیادہ  
بڑی ہے؟ وہی ہوئی چیز کی یاد ہے نہیں دالے کی؟

۲۲۔ لہذا جبکہ تیرا باپ یا تیری ماں یا ان دونوں کے سوا کوئی اور تیرے لئے اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ بنے تو تو ان کو یوں چھوڑ دے کر گویا وہ دشمن ہیں۔

۲۳۔ کیا اللہ نے ابراہیم سے نہیں کہا کہ: ”تو اپنے باپ اور عزیزوں کے گھر سے نکل

(۱) من احباب اللہ کن له اللہ و من کان له  
الله کان کل شیعی له. منه

(۱) لوقا ۲۶:۲۶۔ (۲) خروج ۱۲:۲۰

- جا(۱) اور اگر اس زمین کے اندر رہائش اختیار میرے باپ نے مجھے بنایا تھا۔“  
کر جسے کہ میں نے تجھ کو اور تیری نسل کو عطا کیا ۲۹۔ ابراہیم نے جواب دیا: ”اے میرے  
ہے“ باپ معاملہ یوں نہیں ہے۔
- ۲۰۔ اور اللہ نے یہ بات کیوں کہی؟  
۲۱۔ کیا اسی لئے نہیں کہی کہ ابراہیم کا باپ بت کر وہ آزادی کرتا اور کہتا تھا: ”اے میرے  
تراش تھا۔ وہ (مورثیں) بناتا اور عبادت کرتا اللہ تو نے مجھے کوئی اولاد کیوں نہیں دی؟“
- ۲۲۔ ابراہیم کے باپ نے جواب میں کہا: ”عجیب جھوٹے معبودوں کی؟  
۲۳۔ اسی وجہ سے ان (abraahim اور اس کے باپ) دونوں کے مابین عداوت اس حد تک پہنچ ہے تاکہ وہ کسی انسان کو ہٹانے لیکن وہ (اللہ) عکی تھی کہ اس دشمنی کے ساتھ باپ نے اپنے اس (کام) میں اپنا ہاتھ نہیں رکھتا۔  
بیٹے کو (آگ میں) جلانے کا ارادہ کیا۔“ ۲۴۔ اس لئے انسان پر لازم نہیں گھر یہ کہ وہ  
بطریقے نے جواب دیا ”درحقیقت تیری پیش ہو اور منت کرے اپنے اللہ کی اور نذر  
کرے اس کو بکری کے پیچے اور بھیڑیں اسکا باشیں آجی ہیں۔
- ۲۵۔ اور میں تجھ سے منت کرتا ہوں کہ تو ہمیں معبوداں کی مدد کرے گا۔  
وہ قصہ سننا کہ کیونکہ ابراہیم نے اپنے باپ سے ۲۶۔ ابراہیم نے جواب دیا: ”اے میرے  
خشمگاہ گیا؟“  
۲۷۔ یسوع نے جواب دیا: ”abraahim سات سال کا تھا جبکہ اس نے خدا کو ڈھونڈھنا شروع کی کوئی گنتی نہیں“  
کیا۔  
۲۸۔ ایک دن اس نے اپنے باپ سے کہا: اس وقت کیا کروں گا جبکہ میں ایک معبود کی  
”اے میرے باپ! انسان کو کس نے بنایا اطاعت کروں اور دوسرا میرا براچا ہے۔ اس  
ہے؟“  
۲۹۔ بے وقوف باپ نے جواب دیا: ”انسان اور خواہ کوئی امر کیوں نہ ہو۔ لیکن بہر حال  
ان دونوں معبودوں میں ناجاہی ہوگی اور  
۳۰۔ کیونکہ خود میں نے تجھ کو بنایا ہے اور (۱) بخوبیں۔

- ۳۶۔ معبودوں کے آپس میں بھگڑا ہو گا۔
- ۳۷۔ معبود وہ معبود جو میرے ساتھ بدی کرنا معبودوں کی شبیری کیا ہے؟ وہ کیسے ہوتے ہیں؟ چاہتا ہے میرے معبود کو قتل کر دے تو میں کیا ۳۷۔ بوڑھے نے جواب دیا: ”اے احمد! میں ہر روز کئی معبود بنا کر دوسرا آدمیوں کے کروں گا؟
- ۳۸۔ یہ یقینی ہے کہ وہ خود مجھ کو بھی قتل کر دے اے ہاتھ اس لئے پنج دنیا ہوں تاکہ روٹی خریدوں تو بھی نہیں جانتا کہ معبود کیسے ہوتے ہیں۔“
- ۳۹۔ ۳۸۔ جب بوڑھے نے پہتے ہوئے جواب دیا: اور اس لمحے میں وہ ایک صورت بنا رہا تھا۔ ”اے میرے بیٹے! تو خوف نہ کھا کیونکہ کوئی ۴۰۔ پھر اس نے کہا یہ بھجوڑ کی لکڑی کی ہے اور معبود دوسرے معبود سے لڑائیں کرتا۔“ وہ زختوں کی اور یہ چھوٹی صورت ہاتھی دانت
- ۴۰۔ (ایسا) ہر گز نہیں ہوتا اس لئے کہ بڑے کی ہے۔
- مندر میں بڑے معبود بعل کے ساتھ ہزاروں ۵۰۔ دیکھی یہ کیسی خوبصورت ہے کیا نہیں ظاہر ہے۔
- ۴۱۔ اور تحقیق اس وقت میری عمر متسلسل تک ۵۱۔ حق تو یہ ہے کہ اس میں جان کے سوا اور پہنچ بھی ہے مگر باوجود اس کے میں نے یہ بھی کوئی سرنیں نہیں دیکھا ہے کہ کسی معبود نے دوسرے معبود ۵۲۔ ابراہیم نے جواب دیا: ”تب تو اے بابا! کو مارا ہو۔“
- ۴۲۔ اور یہ یقینی امر ہے کہ سب آدمی کچھ ایک کیونکہ بخشنے ہیں؟ اسی معبود کی پوچھائیں کرتے۔
- ۴۳۔ بلکہ ایک آدمی ایک معبود کی پرستش کرتا حالت میں وہ زندگی کیونکر عطا کریں گے۔
- ۴۴۔ اسے میرے بابا۔ یہ یقینی بات ہے اور دوسرے دوسرے کی۔“
- ۴۵۔ ابراہیم نے جواب دیا: ”تو اس صورت ہے کہ یہ سب معبود اللہ ہر گز نہیں ہیں“ میں تو ان کے مابین موافق تباہی جاتی ہے؟“
- ۴۶۔ بذھا اس بات سے خدا ہو کر کہنے کا اس کے بابا نے کہا: ”ہاں بے شک اگر تو اس عمر کو پہنچ چکا ہوتا جس میں کہ آدمی پائی جاتی ہے“

- تیرا سر پھاڑ دیتا۔  
 ۵۶۔ لیکن تو چپ رہ اس لئے کہ تجھے سمجھو ہی بنا یا؟”  
 ۵۷۔ تب بدھے نے کہا: ”جا میرے گھر سے  
 چلا جاؤ اور مجھے چھوڑ دے کہ اس معبود کو جلدی  
 بنالوں اور مجھے سے کوئی بات نہ کر۔“  
 ۵۸۔ ابراہیم نے جواب دیا: ”اے میرے  
 باپ اگر معبود انسان کے بنانے پر مدد کرتے  
 ہیں۔ تو آدمی کو یہ کیونکر قدرت ملتی ہے کہ وہ  
 معبود کو بنائے؟“  
 ۵۹۔ اور جبکہ معبود لکڑی سے بنائے جاتے  
 ہیں تو لکڑی کا جلانا برا اگنا ہے۔“  
 ۶۰۔ لیکن اے میرے باپ تو مجھ سے کہہ کر  
 جب تو نے اتنے معبود بنائے ہیں کہ ان کی  
 تعداد یہ ہے پھر کیوں معبودوں نے تیری مدد  
 تو اے احقیل کے کہتا ہے کہ ہر گز نہیں؟  
 ۶۱۔ اس پارہ میں نہیں کی ہے کہ تو بہت سے بیٹے  
 اور دنیا میں بہت ہی طاقتور آدمی ہو جائے۔“  
 ۶۲۔ اور جب کہ یہ بات کہی، ابراہیم کو  
 گھونسے اور لات سے مارا اور اس کو گھر سے  
 کہتے سن۔  
 ۶۳۔ اور بیٹے نے یہ کہتے ہوئے اپنی بات ختم نکال دیا۔

## فصل نمبر ۲۸

- ۶۴۔ اے میرے باپ! کیا دنیا زمانہ کے کسی  
 وقت میں بغیر کسی انسان کے بھی پائی گئی ہے؟  
 (فصل لوگوں پر بخنسے کا مناسب فصل ہوتا اور ابراہیم کی  
 داناتی کو واضح کرتی ہے۔)  
 ”بدھے نے جواب دیا: ”میک!“ اور یہ  
 ۶۵۔ پس شاگرد بدھے کی حماقت پر بخنسے لگدے اور  
 سوال کیوں کیا؟“  
 ۶۶۔ ابراہیم نے کہا: ”اس لئے کہ میں یہ جانا ابراہیم کی داناتی سے جیران رہ گے۔  
 (سورہ الحجرون۔)

- ۲۔ لیکن یسوع نے ان کو یہ کہتے ہوئے کہتا ہوں کہ ہر خیال کا آدمی اپنے ہی خیال کو ملامت کی کہ ”واقعی تم یہ کہنے والے نبی کی بات پسند کرتا ہے (۱) اور وہ اس میں ایک قسم کی خوشی بھول گئے ہو (۱) کہ ”فوری نبی آنے والے پاتا ہے۔“
- ۳۔ اور نیز ”توہاں نہ جا جہاں نہیں ہے بلکہ سے نہ ہستے“
- ۴۔ اسی لئے اگر تم حق نہ ہوتے تو کبھی حماقت رونے کا دھرم کا دلاتی ہے۔“
- ۵۔ کیونکہ یہ زندگی مصیبت میں کلتی ہے“ پھر ۶۔ یسوع نے کہا: ”ہاں ایسا ہی ہو“
- ۷۔ یسوع نے کہا ”کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اللہ نے ۸۔ تب فیلیپس نے کہا: ”یہ کیونکہ واقع ہوا کہ موسیٰ کے زمانے میں بہت سے آدمیوں کو مصر ابراہیم کے باپ نے اپنے بیٹے کو آگ میں میں (۱) ڈراونے جیوانوں کی صورت بنادیا تھا۔“
- ۹۔ کیونکہ انہوں نے جواب دیا: ”جبکہ ابراہیم پارہ سال کی عمر کو پہنچا۔ ایک دن اس کے باپ نے اس سے کہا کہ: ”کل معبودوں کی عید ہے۔“
- ۱۰۔ تم اس بات سے پر ہیز کرو کہ کسی پر بھی ۱۱۔ اس لئے ہم سب بڑے مندر میں جائیں گے اور ہم اپنے بڑے معبود ”جل“ کے لئے اس کے سبب سے روؤے گے (ب)
- ۱۲۔ شاگردوں نے جواب دیا: ”دھریتیق، ہم تو بڑھے کی حماقت سے فتنے تھے“
- ۱۳۔ کیونکہ تو اس من کو پہنچ گیا ہے کہ تجھے اس سن میں کسی معبود کا اختیار کر لینا مناسب ہے“
- ۱۴۔ تب یسوع نے جواب دیا: ”میں تم سے سچ (۱) کانت طائفہ فی زمان موسیٰ یسخرون فرماؤ يضھکو نہیم یہ لذون اللہ تعالیٰ صورتہم لا جل السخیرتہم صورة سوء الحیوان. مه
- ۱۵۔ اور تو اپنے لئے ایک معبود انتخاب کر لے ۱۶۔ کیونکہ تو اس من کو پہنچ گیا ہے کہ تجھے اس جسم اسے میرے باپ“
- ۱۷۔ پس وہ صبح سوریے ہی ہر شخص سے پہلے (۱) الحسن معًا مجنس مہ۔
- ۱۸۔ (ب) استغفار اللہ۔

(۱) جاءہ ۷: ۳۲۔

- ۳۔ اور جبکہ ابراہیم ہیکل سے نکل رہا تھا اس کو مندر کو چلے۔
- ۴۔ لیکن ابراہیم اپنے کپڑے کے نیچے ایک آدمیوں کی ایک جماعت نے دیکھا۔ انہوں نے خیال کیا کہ وہ اندر اس لئے گیا تھا کہ مندر چھپا ہوا بسو لئے تھا۔
- ۵۔ کوئی چیز چانے پس انہوں نے اس کو پکڑ لیا۔
- ۶۔ اور جس دم اسے لے کر مندر میں پہنچا اور اپنے دیوتاؤں کو چور چور کثا ہوا دیکھا۔ وہ ہائے دیلا کرتے ہوئے چیخ اٹھے۔ لوگوں دوڑو چھپا لیا۔
- ۷۔ اور جبکہ اس کا باپ واپس چلا تو اس نے تاکر ہم اسے قتل کریں۔ جس نے ہمارے خیال کیا کہ ابراہیم اس سے پہلے ہی گھر چلا گیا دیوتاؤں کو قتل کیا ہے۔ تب وہاں تقریباً اس سبب سے وہ ابراہیم کو ڈھونڈھنے ہزار مرد کا ہنوں سمیت دوڑتے ہوئے آئے کے لئے نہیں ملھرا۔
- ۸۔ اور انہوں نے ابراہیم سے وہ سبب دریافت کیا۔ جس کی وجہ سے اس نے ان کے دیوتاؤں کو توڑا پھوڑا ہے۔

## فصل نمبر ۲۸

- ۹۔ اور جس وقت ہر ایک آدمی مندر سے چلا گیا۔ ۱۰۔ ابراہیم نے جواب دیا "ور حقيقة تم کا ہنوں نے مندر کو بند کر دیا اور واپس گئے۔ احمد بن حنبل"
- ۱۱۔ تب اس وقت ابراہیم نے بسولہ لیا اور بھر ۱۲۔ کیا انسان اللہ کو قتل کر سکتا ہے؟" پیش کر دیوتا "بعل" کے اور سارے بتوں کے جس نے ان دیوتاؤں کو قتل کیا ہے وہی بڑا ہاتھ پیر کاٹ ڈالے۔
- ۱۳۔ پھر بولے کو اس (بڑے دیوتا) کے ۱۴۔ کیا تم اس بولے کو نہیں دیکھتے۔ جو کہ اسی پیروں کے پاس مورتوں کے ٹوٹے ہوئے کامی کے قدموں کے پاس پڑا ہے۔
- ۱۵۔ نکلزوں کے مابین رکھ دیا جو کہ چور چور ہو کر ۱۶۔ "تحقیق وہ اپنے شریک اور نظیروں کو نہیں گر گئے تھے۔ اس لئے کہ وہ بہت پرانے چاہتا"
- ۱۷۔ وقوں کے اور کئی حصوں سے مل کر بنے تھے۔ ۱۸۔ تب اسی دم ابراہیم کا باپ آپنچا۔ جس

نے ابراہیم کی باتیں ان لوگوں کے معبودوں کے باپ کے گھر کے قریب اٹھا کر لے گیا۔  
بخیر اس کے ابراہیم دیکھے کہ اس کو کس نے  
کے بارہ میں یاد کیں۔  
۱۱۔ اور وہ رسول پہچان لیا۔ جس سے ابراہیم اٹھایا ہے۔  
۱۲۔ اور اس طرح ابراہیم موت سے بچ گیا۔  
۱۳۔ اور توں کو توڑا تھا۔

## فصل نمبر ۲۹

۱۴۔ پس وہ چلایا: ”اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ  
ہمارے معبودوں کو میرے اسی خائن بیٹے نے  
قتل کیا ہے۔ اس لئے کہ یہ رسول میرا ہے“  
۱۵۔ اس وقت فیلم نے کہا: ”کس قدر بڑی  
ہے یہ رحمت اللہ کی ان لوگوں کے لئے جو اس  
سنا تیں جو اس کے اور اس کے بیٹے کے مابین  
سے محبت کرتے ہیں۔  
۱۶۔ اسے استاد تو ہمیں بتا کہ (ابراہیم) کیونکر  
خدا کی شناخت سکے پہنچا؟“  
۱۷۔ یسوع نے جواب دیا: ”جبکہ ابراہیم اپنے  
باپ کے گھر کے پاس پہنچا۔ وہ گھر میں جانے  
باندھے۔  
۱۸۔ اور اس کو لکڑی کے انبار پر رکھ کر ریخچے سے  
سے ذرا۔  
۱۹۔ اس لئے گھر سے کچھ دور چلا گیا اور ایک  
آگ لگادی۔  
۲۰۔ پس ناگہان اللہ نے اپنے فرشتے جبریل  
کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ جہاں کہ  
کے ذریعہ آگ کو حکم دیا کہ اس کے بندے  
وہ تھا ہی رہا۔  
۲۱۔ اور اس نے کہا: ”کسی انسان سے بڑھ کر  
اور آگ زور کے ساتھ بھڑکی اور اس نے  
حیات اور قوت والے خدا کا پایا جانا ضروری  
دوہر آدمیوں کے قریب ان لوگوں میں سے  
ہے کیونکہ وہ انسان کو تھا تا ہے۔  
۲۲۔ جنہوں نے ابراہیم پر موت کا حکم  
جلاؤالے۔ جنہوں نے ابراہیم پر موت کا حکم  
کہ انسان کو بنائے“  
۲۳۔ لیکن ابراہیم سواس نے اپنے آپ کو بالکل  
جس وہ اس وقت اپنے گرد و پیش دیکھنے  
آزاد پایا۔ اس لئے کہ اللہ کا فرشتہ اس کو اس (۱) سورہ ابراہیم

لگا۔ اور اس نے ستاروں اور چاند و سورج کے دیوتاؤں کو توڑ کر چور چور کیا (ای وقت) تھوڑے کو پارہ میں غور کیا۔ پس ابراہیم نے گمان کیا کہ فرشتوں اور نبیوں کے اللہ نے برگزیدہ کر لیا۔ یہاں تک کہ اب تو حیات کی کتاب میں لکھ دیا یہی اللہ ہیں۔

۸۔ لیکن اس نے اچھی طرح دیکھنے اور ان کی گیا ہے” (۱) حركتوں اور تغیرات پر غور کرنے کے بعد کہا۔ ۷۔ جب ابراہیم نے کہا: ”مجھ پر کیا کرنا لازمی ہے کہ اللہ پر کوئی حرکت طاری نہ ہو اور واجب ہے تاکہ فرشتوں اور پاک نبیوں کے نہ اس کو بدیلیاں چھپائیں۔ درنہ آؤی فنا خدا کی عبادت کروں؟“ ۱۸۔ فرشتہ نے جواب دیا: ”تو اس چشمہ پر جا جائیں گے۔“

۹۔ اور اسی اشاء میں کہ ابراہیم حیرت میں غرق اور غسل کر۔ ۱۹۔ اس نے ساکر اس کا نام لے کر پکارا جاتا۔ ”کیونکہ اللہ تھوڑے بات کرنا چاہتا ہے“ ہے کہ ”یا ابراہیم“ ۲۰۔ ابراہیم نے جواب دیا ”اور مجھ کو کس طرح

۱۰۔ پھر جبکہ وہ مڑا اور کسی کو کسی طرف نہ غسل کرنا مناسب ہے؟“ دیکھا۔ اس نے کہا: ”میں نے بینک سنائے“ یا ۲۱۔ جب فرشتہ اس کو ایک خوبصورت لڑکے کی شکل میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ کہتے ابراہیم“

۱۱۔ اور اس کے بعد اس نے دیسے ہی دو دفعہ ہوئے غسل کیا: ”اے ابراہیم! تو خود بھی ایسا اور اپنानام پکارا جاتا سنا“ یا ابراہیم“ ہی کر“

۱۲۔ تب اس نے جواب دیا: ”مجھے کون پکارتا“ ۲۲۔ پھر جبکہ ابراہیم نے غسل کر لیا فرشتہ نے کہا ”تو اس پہاڑ پر چڑھ جا کیونکہ اللہ تھوڑے ہے؟“

۱۳۔ اس وقت اس نے کسی کو یہ کہتے ہوہ رستا وہاں بات کرنا چاہتا ہے“ کہ ”وہ میں ہوں اللہ کا فرشتہ جریل“ ۲۳۔ پس ابراہیم پہاڑ پر چڑھ گیا جیسا کہ فرشتہ نے اس سے کہا۔

۱۴۔ لیکن فرشتہ نے اس کو یہ کہتے ہوئے ”اور جبکہ دونوں زانوں کو ٹیک کر بیٹھا اس تسلیکن کی کہ ”اے ابراہیم تو خوف نہ کھا اس نے اپنے دل میں کہا“ دیکھوں فرشتوں کا خدا لئے کہ تو اللہ کا خلیل (دost) ہے۔

”مجھ سے کب باتمیں کرتا ہے؟“

۲۴۔ کیونکہ جس وقت تو نے لوگوں کے

(۱) فی ۲:۳

- ۲۵۔ جب اس نے ایک شیر میں آواز سنی جو اس ۳۳۔ اور میرے سوا کوئی معبود پرستش کے کوپکارتی تھی "یا ابراہیم" قابل نہیں (۱)
- ۲۶۔ جب ابراہیم نے اس کو جواب دیا "مجھے ۳۲۔ میں ضرب لگاتا اور شفاد رتا ہوں۔ کون پکارتا ہے؟" ۳۵۔ مارتا اور جلاتا ہوں۔
- ۲۷۔ اس وقت آواز نے جواب دیا: "میں تیرا ۳۶۔ دوزخ میں امارتا اور اس سے نکالتا معبود (۱) ہوں اے ابراہیم" ہوں۔
- ۲۸۔ لیکن ابراہیم مگبر اگیا اور اس نے اپنا چہرہ ۲۷۔ اور کوئی بھی یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے یہ کہتے ہوئے زمین پر رکھ دیا کہ: "تیرا بندہ تیس میرے ہاتھ سے نجات دلائے (۱)" تیری طرف کیونکر کان لگا سکتا ہے۔ بحدیث وہ ۲۸۔ پھر اللہ نے ابراہیم کو خذہ کرنے کا عہد دیا اور اس طرح ہمارے باپ ابراہیم نے اللہ مٹی اور خاک ہے؟ (۱)" کو پیچانا۔
- ۲۹۔ رب اللہ نے کہا: "تو ذر مت بلکہ اٹھ بینھ کیونکہ میں نے تجھ کو اپنا بزرگ زیدہ بندہ بنالیا ہے ۳۹۔ اور جبکہ یسوع نے یہ کہا۔ اس نے اپنے دنوں ہاتھ یہ کہتے ہوئے اور پڑھائے بزرگی اور بڑائی تیرے اسی لئے ہے یا اللہ۔ ۴۰۔ چاہئے کایا ہی ہو۔

## فصل نمبر ۳۰

- ۳۱۔ پھر ابراہیم نے جواب دیا: "بیشک میں ۱۔ اور یسوع "مظاہ" کے قریب جو ہماری قوم اسے پروردگارا ان سب کاموں کو کروں گا۔ کا ایک تیوار ہے اور شیلیم کو گیا۔ لیکن تو میری حفاظت کرتا کہ مجھے کوئی دوسرا ۲۔ پس جبکہ کتابوں اور فریضیوں نے اس معبود پرستہ پہنچائے۔
- ۳۲۔ رب اللہ نے اس سے کہا "میں اللہ یکتا ہوں" (۲)

(۱) الہ اللہ لا براہیم ۱ ناحد ولا غیر اللہ. مہ

(۱) استثناء ۲:۲۱

(۱) اللہ احمد

(۱) (۱) مکوین ۱۲:۲۷ (۲) مکوین ۱۲:۱۳

- بات کو معلوم کیا۔ انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ ۱۲۔ پس اس شخص کو چوروں نے راستے میں یسوع کو اسی کی باتوں سے گرائیں (۱) پکولیا اور اسے زخمی اور برہمنہ کیا۔
- ۱۳۔ اسی لئے ایک فقیر اس کے پاس یہ کہنے آیا۔ پھر چور چلے گئے اور اس آدمی کو دم توڑتا کر (۲) اسے معلم! مجھے کیا کرنا واجب ہے ہوا چھوڑ گئے۔
- ۱۴۔ تاکہ میں ابدی زندگی حاصل کر دوں؟ ۱۵۔ اس کے بعد اتفاق سے اس جگہ ایک یسوع نے جواب دیا۔ ”ناموس کا ہن کا گذر ہوا۔ (تورات) میں کیونکر کھا گیا ہے؟“
- ۱۶۔ جب کامن نے زخمی آدمی کو دیکھا تو وہ فقیر نے یہ کہہ کر جواب دیا: ”تو اپنے بغیر اس کے کہ اس کی مزاج پری کرے پروردگار میبورد (الف) اور نزدیکی سے محبت کر۔“ چلا گیا۔
- ۱۷۔ اور اسی کامن کی طرح ایک لادی بھی بدوں ایک بات کہے ہوئے گزر گیا۔
- ۱۸۔ تو اپنے اللہ سے ہر چیز سے بالا تر محبت رکھ اپنی تمام ترقی اور دل کے ساتھ۔
- ۱۹۔ اور اتفاق یہ ہوا کہ ایک سامری بھی اور سے گزر رہا۔
- ۲۰۔ پس جو شمی اس نے زخمی کو دیکھا اس پر ترس کھایا اور اپنے گھوڑے سے اتر اور زخمی کو سنبھالا اور اس کے زخم کو شراب سے دھویا اور اس پر کچھ تسلی لگایا۔
- ۲۱۔ اور اس کے بعد کہ اس کے زخم پر مرہم لگادیا اور اسے تسلی دی۔ اس کو اپنے گھوڑے پر چڑھایا۔
- ۲۲۔ اور جب شام کو سر ایں پہنچا اس زخمی کو سرا کے مالک کی خبر گیری میں چھوڑ دیا۔
- ۲۳۔ اور جبکہ صبح کو اٹھا (سر اکے مالک سے) کہا: اس آدمی کی خبر گیری کر اور میں تجھ کو ہر ایک چیز دوں گا۔“
- ۸۔ یسوع نے کہا: ”تو نے بہت اچھا جواب دیا۔“
- ۹۔ ”اور میں تجھ سے کہتا ہوں کہ جا اور ایسا ہی کر تیر سے لئے ابدی زندگی (حاصل) ہو جائے گی۔“
- ۱۰۔ تب فقیر نے یسوع سے کہا اور میرا قرابت دار کون ہے؟
- ۱۱۔ یسوع نے نظر اٹھا کر جواب دیا: ایک آدمی اور شلیم سے جل کر آرہا تھا کہ اریحا کی جانب جائے جو ایسا شہر ہے کہ اس کی تعمیر لعنت کے تحت میں دوبارہ کی گئی ہے۔ (۱۲)

(۱) مسودہ الحب الانسان (۱) (ست ۲۲: ۵) (۱) (۱) (۱) (۱)

(۲) ۲۵: ۲۲ (۳) ۶: ۲۶ (۴) مسلمین ۱۶: ۲۲

۲۲۔ اور اس کے بعد کہ بیمار کو چار گھنٹے ہے۔

سونے کے سراکے مالک کے لئے پیش کئے ۵۔ پس یسوع نے کہا: "اس حالت میں تم وہ اور کہا: "تو تسلی رکھ کیونکہ میں بہت جلد لوٹ کر چیز جو قیصر کی ہے کو دو اور جو چیز اللہ کی ہے وہ آتا ہوں اور تمھے کو اپنے گھر لے جاتا ہوں۔" اللہ کو دو۔"

۲۳۔ یسوع نے کہا: "تو مجھ سے کہہ کر ان ۶۔ تب وہ (کاہن) اپنا سامنہ لے کر واپس دونوں میں سے کون قرابتدار تھا؟"

۲۴۔ فقیر نے جواب دیا: "وہ شخص جس نے ۷۔ اور ایک صوبدار اس کے نزدیک یہ کہتا ہوا آیا (۱) کہ "اے سردار! تحقیق میرا بینا بیمار ہے میر بانی ظاہر کی۔"

۲۵۔ تب یسوع نے کہا: "بے شک تو نے تمہیک پس تو میرے بڑھاپے پر حرم کر۔" جواب دیا۔"

۸۔ یسوع نے جواب دیا: "تمھے پر پروردگار اسرائیل کا اللہ (الف) (مجبود) حرم کرے۔"

۹۔ اور جبکہ وہ آدمی واپس جا رہا تھا۔ یسوع نے ۱۰۔ پس فقیر اپنا سامنہ لے کر واپس گیا۔ کہا: "تو میرا انتظار کر۔"

۱۰۔ کیونکہ میں تیرے گھر کو آرہا ہوں تاکہ تیرے بیٹے پر دعا پڑھوں۔"

۱۱۔ صوبیدار نے جواب دیا: "اے سردار! میں اس قابل خوبیوں ہوں کہ تو خدا کا بھی ہو کر میرے گھر آئے۔"

۱۲۔ میرے لئے تیرا بھی لفظ کافی ہے جو تو نے میرے بیٹے کی صحت یا بی کے واسطے زبان سے کہا۔

۱۳۔ کیونکہ تیرے خدا نے تجھے ہر ایک بیماری پر حاکم بنا لایا ہے۔ جیسا کہ مجھ سے خدا کے فرشتے کاہنوں کی طرف توجہ ہو کر ان سے کہا:

"تحقیق اس پیسے پر ایک تصویر ہے پس تم مجھ سے کہو کہ یہ کس شخص کی تصویر ہے؟"

۱۴۔ کاہنوں نے جواب دیا: "قیصر کی تصویر (۱) اللہ سلطان (۱) یو ۱۵:۵۲۔

(۱) سورہ یسقی (۱) آیت ۲۲، ۱۵:۵۲۔

## فصل نمبر ۳

۱۔ تب اس وقت کاہن یسوع کے قریب آئے (۱) اور انہوں نے کہا: "اے معلم! اکیا قیصر کو جزیہ دینا جائز ہے؟"

۲۔ پس یسوع یہودا سے متوجہ ہو کر بولا۔ "کیا تیرے پاس کچھ لفڑ کے ہیں؟"

۳۔ پھر یسوع نے ایک پیسہ ہاتھ میں لیلیا اور کاہنوں کی طرف توجہ ہو کر ان سے کہا:

"تحقیق اس پیسے پر ایک تصویر ہے پس تم مجھ سے کہو کہ یہ کس شخص کی تصویر ہے؟"

۴۔ کاہنوں نے جواب دیا: "قیصر کی تصویر

نے جواب میں کہا ہے۔ ”

۱۲۔ اس وقت یسوع بہت متعجب ہوا۔

۱۵۔ اور اس نے مجھ کی طرف نظر کر کے کہا: خدا اسرائیل کے خدا (الف) کے سوا اور کوئی ”اس انجیل کو یک ہو کیونکہ اس میں ان سب بھی نہیں۔

لوگوں سے زیادہ ایمان ہے جو کہ (بنی) ۲۲۔ اسی واسطے اس نے کہا۔ ”میری روئی اسرائیل میں پائے گئے ہیں۔“ پھر صوبہ دار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: ”جاسلامتی کے ساتھ چلا جا کیونکہ اللہ (الف) نے تیرے بنیے کوہ سب اس بڑے ایمان کے صحت بخش دی جو کہ تجھے عطا کیا ہے۔“

## فصل نمبر ۳۳

۱۶۔ پس صوبیدار اپنی راہ میں چلا گیا۔

۱۷۔ (۱) اور وہ راستہ میں اپنے خادموں سے (فقیر) نے یسوع کو شام کے کھانے میں بلا یا ملا، جنہوں نے اس کو خبر دی کہ اس کا بیٹا بالکل (۱) تاکہ وہ اسے آزمائے۔

۱۸۔ آدمی نے جواب دیا: ”اس کو بخارنے کس آیا۔“

۱۹۔ تب انہوں نے کہا: ”پہلی رات کو چھ بجے اس کا بخارا تر گیا ہے؟“

۲۰۔ پس اس شخص کو معلوم ہو گیا کہ تحقیق جس ۲۱۔ پس شاگرد ستر خواں پر بینہ گئے بغیر اس وقت یسوع نے کہا تھا کہ ”تحھ پر پروردگار کے کوہ وہ اپنے ہاتھ دھوئیں۔“

۲۲۔ اسراeel کا خدا (ب) رحم کرے۔ اسی وقت اس ۵۔ تب کاتبوں نے یہ کہہ کر یسوع کو بلا یا کہ کے بنی نے اپنی تحریک واپس لے لی تھی۔

۲۳۔ تمہارے شاگرد ہمارے بزرگوں کی عادتوں کی پیرویوں کا کیوں خیال نہیں کرتے؟ لے آیا۔

۲۴۔ اور جب وہ اپنے گھر میں داخل ہو۔ اس (۱) الله بن (ابنی) اسرائیل واحد و حق و حی اللہ۔ منه (ب) سورۃ البدعۃ (۱) الله معطی (ب) الله سلطان (۱) بوطحہ ۵۲۔ ۳۷۴۔ ۳۶۶۔ ۳۵۱۔ (۱) تی ۱۵۔ ۲۱۔ ۶۔ ۲۰۔ (۱) الله معطی (ب) الله سلطان (۱) بوطحہ ۵۲۔ ۳۷۴۔ ۳۶۶۔ ۳۵۱۔

انہوں نے قبل اس کے کروٹی کھائیں اپنے میں بیلوں کا گوشت کھاتا اور بھیڑ بکریوں کا ہاتھ نہیں دھوئے ہیں۔“

۱۳۔ تو مجھ کو محمد کی قربانی دے اور اپنی نذریں میرے حضور پیش کر۔  
تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے اپنی رسولوں کو محفوظ رکھنے کے لئے (الف) خدا کی شریعت کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟ تم غریب باپوں کے بیٹوں سے کہتے ہو کہ: ”یہ کل کی نذریں مانو کی فراوانی ہے۔“

۱۴۔ اے ریا کارا! تم یہ ہخن اس لئے کرتے ہے اور وہ لوگ اس کے سوانحیں کہ اسی تھوڑی ہوتا کہ اپنی تحلیل بھرلو۔ اور اسی واسطے تم نہ اب کی پونجی سے نذریں دیتے ہیں جس کے لئے اور پو دین پر دسوال حصہ محصول لگاتے ہو۔  
واجب یہ تھا کہ اپنے باپوں کی اس کے ذریعہ ۱۵۔ تم کس قدر بدیخت ہو۔ اس لئے کہ تم دوسروں کو تو نہایت ہی صاف اور روشن راست سے پروردش کریں۔

۱۶۔ اور جس وقت ان کے باپ کچھ روپے لینا دکھاتے ہوا درخواست پر نہیں چلتے۔  
۱۷۔ اے کاتھو اور فقیہو۔ بے شک تم دوسروں کی گرفتوں پر ایسے بوجھ رکھتے ہو جن کا اٹھانا طاقت سے بھی باہر ہو۔  
۱۸۔ لیکن تم خود ان بوجھوں کو اپنی ایک انگلی سے جنبش بھی نہیں دیتے۔“

۱۹۔ اے جھوٹے ریا کار کا تجو! کیا اللہ ان میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق ہر ایک روپیوں کو کام میں لاتا ہے؟  
۲۰۔ بدی اس کے سوا کچھ نہیں کہ دنیا میں بزرگوں ہی کے دلیل سے داخل ہوئی ہے۔

۲۱۔ کیونکہ اللہ کچھ کھاتا نہیں (ب) جیسا کہ وہ اپنے بنی راود کی معرفت کہتا ہے (ب) کیا بوزھوں کے طریقے کے اور کس نے داخل کیا؟

☆ انگریزی ترجمہ کے فتح نوٹ میں تحریر ہے کہ ایسا لال عبسی لعلمه منی (بنی) اسرائیل لم تعریل عن احکام اللہ تعالیٰ ویجعون کم (تعصیون) بذمۃ تحدیدون کم (ھا؟) من خود کم، مدد (ب) اللہ لا ہا مکل (ا) زبور۔ ۱۳۱۹۳۲  
(۱) لال عبسی لعلمه منی (بنی) اسرائیل لم تعریل عن احکام اللہ تعالیٰ ویجعون کم (تعصیون) بذمۃ تحدیدون کم (ھا؟) من خود کم، مدد (ب) اللہ لا ہا مکل (ا) زبور۔ ۱۳۱۹۳۲

۲۱۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک بادشاہ اپنے باپ اشیا کی وساحت سے یہ کہتے ہوئے تاسف سے بہت محبت رکھتا تھا اور اس کے باپ کا نام کیا ہے کہ جو تو یہ ہے کہ یہ قوم میری فضول ”بعل“ تھا۔ عبادت کرتی ہے۔ (۲)

۲۲۔ پس جبکہ باپ مر گیا۔ اس کے بیٹے نے ۲۸۔ کیونکہ انہوں نے میری وہ شریعت باطل حکم دیا کہ اس کے باپ کا ایک ہم شمیہ بت کر دی ہے جو ان کو میرے بندے مونی نے اس کی تکمین خاطر کے لئے بنایا جائے۔ دی تھی اور یہ اپنے بڑوں کی رسسوں کی پیروی کرتے ہیں؟

۲۳۔ اور اس بنت کو شہر کے بازار میں نصب کر دیا۔

۲۴۔ ”میں تم سے بچ کھتا ہوں کہ ناصاف

ہاتھوں سے روٹی کھانا کسی انسان کو ناپاک نہیں  
ہاتھا کیونکہ جو چیز انسان کے اندر جاتی ہے وہ  
انسان کو ناپاک نہیں ہاتھی بلکہ جو چیز انسان  
کے اندر سے نکلتی ہے وہ انسان کو ناپاک کیا  
کرتی ہے۔

۲۵۔ جب اس وقت ایک کاتب نے کہا: ”اگر  
میں خنزیر کا گوشت یا دسرے بخس گوشت  
کھاؤں تو کیا یہ میرے ضمیر کو بخس نہ بنا دیں  
گے؟“

۲۶۔ یوں نے جواب دیا: ”تحقیق گناہ  
انسان میں داخل نہیں ہوتا بلکہ وہ انسان کے  
اندر اور اس کے دل سے نکلتا ہے۔

۲۷۔ اور اسی سبب سے وہ اس وقت بخس  
ہو جاتا ہے جبکہ کوئی حرام غذا کھائے۔ (ب)

۲۸۔ جب ایک فقیہ نے کہا: ”اے استاد! تو  
نے بت پرستی کے بارہ میں بہت سی باتیں کیں  
میں پھیل گیا۔

۲۹۔ اور تحقیق اللہ نے اس بات (۱) پر (بنی)  
(۱) تحقیق اللہ نے اس بات (۱) پر (بنی) (۲) تحقیق اللہ نے اس بات (۱) پر (بنی) (۲)

گویا کہ اسرائیل کی قوم کے یہاں کچھ بُت چیز اس کا معبود ہے۔ (الف)

۲۔ اور یوں ہی پس بلاشبہ زنا کار بُت بدھن ہیں۔

۳۔ "اور اس اعتبار پر بلاشبہ تو نے ہمارے عورت ہے اور پرخور اور نشہ باز کا بُت اس کا ساتھہ براسلوک کیا ہے۔"

۴۔ یونع نے جواب دیا: "تو اچھی طرح ۳۔ اور لاپتی کا بُت چاندی اور سوتا ہے۔

جان رکھ کر آج اسرائیل میں لکڑی کی سورتیں ۴۔ اور اسی پر ہر ایک دیگر گنہگار کو قیاس کرلو۔

ہرگز نہیں پائی جاتی۔ لیکن (انسانی) جسموں ۵۔ تب اس وقت جس شخص نے یونع کو کی سورتیں موجود ہیں۔"

۶۔ تب تمام کاتبوں نے غصہ سے (یقین سے بڑا گناہ کیا ہے؟)

تاب کھا کر) جواب دیا۔ "تو کیا اس حالت ۶۔ یونع نے جواب دیا: "گھر میں سب سے میں ہم بُت پرست ہیں؟" بڑی بجاہی کیا ہے؟"

۷۔ یونع نے جواب دیا "میں تم سے بُج ۷۔ پس ہر ایک آدمی چپ رہ گیا۔

کہتا ہوں شریعت یہیں کہتی (۱) کہ "عبادت ۸۔ پھر یونع نے اپنی انگلی سے نیو کی طرف کر" بلکہ دوست رکھ پر دگار اپنے خدا (۱) کو اشارہ کیا اور کہا: "جبکہ نیوں جائے اس وقت

اپنی تمام تر جان سے اور اپنے تمام تر دل سے گھروں یاں ہو کر گر پڑتا ہے۔ اور اپنی تمام تر عقل سے۔"

۹۔ لیکن اگر کوئی اور حصہ نیو کے سوا اگر پڑتے تو پھر یونع نے کہا "آیا یہ صحیح ہے؟" اس کی مرمت ممکن ہے۔

۱۰۔ تب ہر ایک نے جواب دیا کہ "بے شک ۱۰۔ اور اسی وجہ سے میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ ضرور صحیح ہے۔"

۱۱۔ بتوں کی پوجا ہی سب سے بڑا گناہ ہے۔

۱۲۔ کیونکہ انسان کو بالکل ایمان سے خالی بنا دیتی ہے۔

## فصل نمبر ۳۳

۱۔ پھر یونع نے کہا: "حق یہ کہ ہر ایسی چیز جس کو انسان دوست رکھتا ہے اور اس کے لئے اس کے سوا تمام چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہی

(۱) اللہ سلطان۔

(۱) اللہ عَذَّمْ عَذَّمْ (ب) سورۃ المشکرین "المشکرین" (۱)

۵:۶

ہے۔ یوں کہ اس کو کچھ روحانی محبت نہیں رہ۔ ۲۱۔ ہر آئینہ میں تیرا معمود قوت والا اور غیرت والا ہوں (ب) (۲) اس گناہ کیلئے بالپوس سے جاتی (۱)

۲۲۔ لیکن ہر ایک دیگر گناہ آدمی کے واسطے اور ان کے بیٹوں سے چوتھی پشت تک انتقام لایا حصول رحمت کی امید باقی چھوڑتا ہے۔ جائے گا۔ ”

۲۳۔ پس تم یاد کرو کہ کیونکر (۳) جبکہ ہمارے باپ دادا نے گائے بھیڑا بنا�ا اور اس کی کی پوجا سب سے بڑا گناہ ہے۔ ”

۲۴۔ تب سب کے سب آدمی یہ نوع کی باتوں سے مبہوت ہو کر رہ گئے۔ کیونکہ ان کو معلوم ہو گیا کہ اس کی مطلق تردید نہیں کی جاسکتی۔

۲۵۔ پھر یہ نوع نے اپنی بات تمام کی۔ ”تم اسے یاد کرو جو کہ اللہ نے کہا اور مجھے کہ موی اور یہ نوع نے ناموں میں لکھا۔ تب تم جان خلت ہے (ت)۔ ”

۲۶۔ اللہ نے اسرائیل کو مخاطب بنا کر کہا ہے کہ ”تو اپنے لئے ان چیزوں سے جو آسمان میں ہیں اور زمین میں سے جو آسمان کے نیچے ہیں کوئی مورت نہ بنا (۱)۔ ”

## فصل نمبر ۳۳

۱۔ اور دروازہ کے آگے ایک آدمی تھا۔ (۱۵) اس کا داہنہا تھا اس حد تک سوکھا ہوا تھا کہ اس کے استعمال کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔

۲۔ پس یہ نوع نے اپنے دل کو خدا کی طرف متوجہ کیا اور دعا مانگی پھر کہا: ”تم جان رکھو کہ میری پاتنی حق ہیں۔ میں کہتا ہوں۔

(ب) اللہ قباوی و غیور (و ذو انتقام (ت) حکم اللہ شدید علی مشرقین (مشرکین) مدد۔

(ت) سورۃ السفلی۔ (۲) (خروج ۵:۲۰) (۳) خروج

۲:۲۲، ۲:۲۸، ۲۸:۲۸ (۲) خروج ۲۸:۲۸ یوگر وہاں تین ہزار تعداد ہے اس میں یہ نوع کا کچھ ذکر نہیں (۵) مسی ۵:

۲۷۔ اور زمین میں سے جو زمین کے اوپر ہیں اور زمین میں سے جو زمین کے نیچے ہیں اس کو بننا۔

۲۸۔ اور زمین میں سے جو پانی کے اوپر ہیں اور زمین میں سے جو پانی کے نیچے ہیں۔

(۱) لا اکبر من الحرام الا ان بعد الصنم لام  
يخرج من الدين و يبعد من الله تعالى. مدد

(۲) خروج ۳:۵۰ و ۲:۵

"خدا کا نام لے کر (الف) اے مرد اپنا بیکار ۹۔ بلکہ تو جا اور سب سے حقیر جگہ میں بیٹھتا کہ  
ہاتھ پھیلا دے۔"

۱۰۔ تب اس آدمی نے وہ ہاتھ تند رست شدہ "۱۱۔ دوست اٹھ اور یہاں بلند مقام میں  
پھیلا دیا گویا کہ اس کو کچھ بیماری ہی نہ تھی۔" بینے۔ پس اس وقت تیرے لئے بڑا فخر ہو گا۔

۱۱۔ اس وقت ان لوگوں نے اللہ کے خوف ۱۰۔ کیونکہ جو شخص اپنے آپ کو ادا پر اٹھاتا ہے وہ  
سے کھانا شروع کیا۔ ۱۱۔ یقچے گرتا ہے اور جو فروتی کرتا ہے بلند ہوتا ہے۔

۱۲۔ اور اس کے بعد کہ تھوڑا سا کھالیا۔ یہ نوع ہے۔ (ث)

۱۳۔ نے یہ بھی کہا: "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک ۱۴۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ شیطان نہیں مارا  
شہر کا جلا دینا یعنیک اس بات سے بہتر ہے کہ پڑا۔ مگر بڑائی کرنے ہی کے گناہ میں (ج)  
اس میں کوئی خراب عادت (ب) چھوڑ دی ۱۵۔ جیسا کہ نبی اشعا اس کو ان کلمات سے  
ٹامت کرتا ہوا کہتا ہے: "تو اے سچ کے  
جائے۔

۱۶۔ کیونکہ اس صیکی بات کے سبب سے اللہ ان ستارے آسمان سے کیوں گرا؟ اے وہ جو کہ  
زمیں اور زمین کے بادشاہوں پر غصباں فرشتوں کا جمال تھا اور فخر کی طرح چکا تھا۔  
ہوتا ہے، جن کو کہ اس نے تلوار دی ہے، تاکہ وہ ۱۷۔ حق یہ ہے کہ تیری بڑائی ہی زمین پر گر  
برائیوں کو متادیں (ت) (۱) پڑی۔" (۳)

۱۸۔ پھر یہ نوع (۲) نے اس کے بعد کہا: ۱۹۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب انسان  
"جب تو کہیں بایا جائے تو یاد رکھ کر اپنے اپنی بد نیتی کو پہچان جاتا ہے تو وہ یہیں زمین  
آپ کو سب سے اوپری جگہ پر نہ رکھ۔" پرمیشور دلتا ہے۔

۲۰۔ تاکہ جب صاحب خانہ کا کوئی دوست تھے ۲۱۔ اور اپنے آپ کو ہر ایک دیگر چیز کی عزت  
سے بڑھ کر آئے تو مگر کام لک تھے سے یہ نہ دی گئی ہو گی اور رسول اللہ (ث) کو بھی جس کی  
کہکش: "اٹھ اور پیچی جگہ میں بینے،" بس یہ بات روح اللہ نے ہر ایک دیگر چیز سے ساٹھ ہزار  
سال قبل (ج) پیدا کی ہے۔ تیرے لئے شرمندگی کی باعث ہو۔

(۱) باذن اللہ۔ (ب) اولیٰ ان یہ عرق البلاد من ان  
(ث) من توضع رفع اللہ ومن رفعه ترضعه اللہ۔  
یضع فیہ بدعة المسوء، مدد (ت) قهار و معطی۔  
منہ (ج) منه ابلیس نکترو کان من الکافرین۔

(۲) اشعا (۳) اشعا

(۱) روت ۱۳: ۳۲ (۲) لوقا ۱۳: ۳: ۱۱

- ۹۔ اور اسی لئے (شیطان) غضناک ہوا اور ۱۸۔ پھر جبکہ پاک فرشتوں نے اپنے سر اس نے فرشتوں کو کی کہہ کر ور غلایا کہ (سجدہ سے) اٹھائے، انہوں نے اس ۱۰۔ دیکھو عنقریب ایک دن اللہ یہ چاہے گا کہ ذرا دُنے پن کی سخت بدنائی دیکھی جس کی ہم اس مٹی کو بجھدا کریں اور اس سبب سے تم اس طرف شیطان کی کا یا پلٹ گئی تھی۔
- بارہ میں غور کرو کہ ہم روح ہیں اور بیٹک یہ ۱۹۔ اور شیطان کے پیر و اپنے مونہوں کے مل زمین پر خوف کے مارے گر پڑے۔ (الف) مناسب نہیں کہ تم ایسا کریں۔
- ۱۰۔ اسی سبب سے اللہ نے بہتوں کو چھوڑ دیا۔ ۲۰۔ تب اس شیطان نے کہا (ب) ۱۱۔ (اور) اسی وجہ سے ایک دن جبکہ سب ”اے پروردگار! تو نے مجھ کو ظلم سے بد صورت فرشتے اکٹھا ہو گئے تھے اللہ نے کہا کہ ”ہر ایک بنا دیا ہے۔ لیکن میں اس سے خوش ہوں۔ جو مجھ کو پروردگار بنا چکا ہے اس کو واجب ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ تو نے کیا ہے کفور اس مٹی کو بجھدا کرے۔“ سب کو بگاؤ دوں۔“
- ۱۲۔ پس اس کو سجدہ کیا جنہوں نے اللہ کو ۲۱۔ اور دوسرے شیطانوں نے کہا کہ ”اے دوست رکھا۔“ لیکن شیطان اور جو کہ اس جیسے تھے انہوں خود ہی پروردگار ہے۔“
- ۱۳۔ نے کہا: ”اے پروردگار! ہم روح ہیں اور اس ۲۲۔ اس وقت اللہ نے شیطان کے تابعد لئے یہ انصاف کی بات نہیں کہ ہم اس مٹی کے داروں سے کہا تم تو بے کرو اور اس بات کا اقرار کرو کہ بے شک میں ہی اللہ تمہارا پیدا کرنے ملکرے کو بجھدا کریں۔“
- ۱۴۔ اور جبکہ شیطان نے یہ کہا وہ (اسی وقت) والا ہوں۔ (ت) ہولناک اور ذرا وحی نی صورت کا بن گیا۔
- ۱۵۔ انہوں نے جواب دیا۔ ”حقیقت ہم تجھ کو سجدہ کرنے سے تو بے کرتے ہیں۔“ کیونکہ تو منصف نہیں۔
- ۱۶۔ اور اس کی پیروی کرنے والے ہوئے بنادیے گئے۔
- ۱۷۔ لیکن شیطان منصف اور بیگناہ ہے اور کیونکہ اللہ نے ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کا وہ جمال جوانہیں پیدا کرتے وقت اس وہی ہمارا خدا ہے۔“
- ۱۸۔ نے عطا کیا تھا۔ ان سے دور کر دیا۔
- (۱) بیان مسجدہ۔ الملکہ (ب) الملبس تکبر و کان من الکافرین لهذا الفصل میں (ت) اللہ خالق۔

۲۵۔ تب اللہ نے کہا: "اے ملعون! میرے ۔۔۔ لیکن انسان (ب) جملیکہ تحقیق تمام انبیا سامنے سے چلے جاؤ۔ اس لئے کہ میرے بھروس رسول اللہ (ت) کے آپکے ہیں جو کہ پاس تمہارے واسطے کوئی ہمہ بانی نہیں ہے۔" جلد تر میرے بعد آئے گا کیونکہ اللہ اسی امر کا (ث)

ارادہ رکھتا ہے کہ میں اس کے راستے کو صاف

کروں۔ بے قلری کے ساتھ بدوں زراسے ۲۶۔ اور شیطان نے چلتے ہوئے مٹی کے نکلوے پر تھوک دیا۔

۲۷۔ پس جبریل نے اس تھوک کو تھوڑی سی مٹی بھی خوف کے یوں زندگی بس رکھتا ہے کہ گویا کوئی خدا موجود ہی نہیں۔ باوجود اس کے کہ ساتھ اٹھالیا اور اس سبب سے انسان کے پیٹ میں ناف (ڈھونڈی) بن گئی۔"

## فصل نمبر ۳۵

۱۔ پس یوسع کے شاگرد فرشتوں کی نافرمانی کی دل میں کہا کہ کوئی خدا ہی نہیں۔ اسی واسطے وہ بدو ہو گئے اور ناپاک بن گئے بغیر اس کے کران بدھے بڑے دہشت زدہ ہو گئے۔

۲۔ تب یوسع نے کہا: "میں تم سے حق کھتنا ہوں کہ جو آدمی نماز نہیں پڑھتا پس وہ شیطان سے بھی بڑا ہے۔"

۳۔ اور عنقریب اس پر بہت ہی بڑا عذاب دارو ہو گا۔

۴۔ اس واسطے کے شیطان کے لئے اس کے گرنے سے قبل کوئی عبرت (شیخ) ذر نے کے بارہ میں موجود تھی۔

۵۔ اور اللہ نے اس کے لئے کوئی رسول نہیں بھیجا جو اس کو تو بکی طرف بلاتا۔

(۱) سورہ ترك الصلاۃ

۶۔ اور جو کھکھلاتا ہے اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔

۷۔

۸۔ کیونکہ جو مانگتا ہے پاتا ہے۔

۹۔ اور جو کھکھلاتا ہے اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔

۱۰۔ اور جو سوال کرتا ہے اس کو دیا جاتا ہے۔

(ب) وہ "وہو" این آدم۔ (ت) حیاء انبیاء اللہ کلہم من قبلی لا رسول اللہ سی جستی من

بعدی بعضی اللہ تعالیٰ ان اصدقہ و اخبر الناس من جنہے۔ منه

(۱) زیورات: (۲) متی: ۷: ۸۲

## فصل نمبر ۳۶

- ۱۱۔ اور پہلے انسان اور اس کی بی بی کے مسلسل ایک سو برس تک روتے اور اللہ (۱) سے حرم کی درخواست کرتے رہنے کا غیر ازیں کوئی اور ۱۔ اور یسوع اور یلیم سے چلا گیا۔ سبب نہیں (تحا)
- ۱۲۔ کیونکہ ان دونوں نے یقیناً معلوم کر لیا تھا ۳۔ پس اس کے شاگردوں نے جو اس کے کوہ اپنے غرور کی وجہ سے کہاں گر پڑے گرد بیٹھے تھے۔ کہا: ”اے استاد! ہم سے بیان ہیں۔“ کر کر شیطان اپنے غرور کے سبب کیونکر گر گیا۔
- ۱۳۔ اور جبکہ یسوع نے یہ کہا اس نے شکر کیا۔
- ۱۴۔ کیونکہ ہمیں تو یہ معلوم ہے کہ وہ گناہ کی وجہ سے گرا ہے۔
- ۱۵۔ اور اسی دن اور یلیم میں وہ بڑی بڑی باش مشہور ہو گیکیں جو کہ یسوع نے کہی تھیں اور وہ خدا کی نشانی جو اس نے نمایاں کی تھی۔
- ۱۶۔ چس قوم نے اللہ کا شکر کیا اور اس کے قدوس نام کو برکت والا مانا۔
- ۱۷۔ لیکن کاتب اور کاہن چس جبکہ انہوں نے معلوم کیا کہ بیشک اس (یسوع) نے بزرگوں کی رسم درواج کا خاک اڑایا ہے تو ان کے دل میں سخت عداوت کی آگ بھڑک اٹھی۔
- ۱۸۔ اور انہوں نے نے فرعون کی طرح اپنے دل سخت کر لئے۔ (۱)
- ۱۹۔ اسی لئے وہ موقع تلاش کرتے رہے تاکہ اس کو قتل کر دیں مگر انہیں ایسا موقع نہیں ملا۔
- ۲۰۔ اور تم اپنی نمازوں (دعاؤں) میں کثرت (ب) سورہ سجدۃ الملکۃ (ت) خلق اللہ طین۔
- (۱) دیکھو قرآن کی دوسری ساتوں اور دیگر سورتوں میں شیطان کی ذات اور اس کے اپنے رجسٹر کی جانے کا بیان۔

(۱) آدم توب ذکر ”ذکر توبہ آدم“  
(۱) خروج ۷: ۱۳

- کلام کی جانب نظر نہ کرو۔ (۳) ۱۷۔ پس جبکہ انسان ایک آدمی سے بات کیونکہ اللہ قلب (ث) (۲) کی طرف نظر کرتا کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے تو اس پر کیا کرنا ہے (ج) جیسا کہ ”سلیمان“ نے کہا ہے (۵) ”اور لازم ہے جبکہ وہ اللہ سے ہمکام ہو۔“ ۱۸۔ اور اس سے اپنے گناہوں پر کوئی مہربانی اسے میرے بندے تو مجھے اپنار دے۔“ ۱۹۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں قسم ہے اللہ کی عمر کی طلب کرے۔ اور تمام ان چیزوں پر جو خدا (۱) بے شک بناؤثی ریا کار (۱) بہت کثرت نے اسے عطا کی ہیں۔ اس کا شکر ادا کرتا سے شہر کے تمام گوشوں میں نمازیں پڑھتے ہیں ہو (ب) تاکہ سب آدمی ان کو دیکھیں اور انہیں ولی ۲۰۔ ”میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ میشک وہ لوگ جو نماز کو تھیک طور سے قائم کرتے ہیں۔“ ۲۱۔ لیکن ان کے دل بدی سے بھرے ہیں۔ ”تحوڑے ہیں۔“ ۲۲۔ پس وہ اس بات میں جس کو وہ طلب کرتے ہیں درستی پر نہیں۔ ۲۳۔ اور اسی لئے شیطان کو ان پر تسلط ہوا۔ ۲۴۔ کیونکہ اللہ ان آدمیوں کو پسند نہیں کرتا جو کر مغلص ہو جبکہ تو پسند کرے کہ اللہ اس کو قبول کرتے ہیں۔ ۲۵۔ جو یہکل میں اپنے منہوں ہی سے مہربانی طلب کرتے ہیں۔ ۲۶۔ لیکن ان کے دل عدل کے لئے غل مچاتے ہیں۔ (ت) ۲۷۔ جیسا کہ اشعیانی نے یہ کہتے ہوئے کلام کیا ہے اور نیز اس چیز کی جانب جس کی طرف وہ اس سے طلب کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے؟ ”مطلق آدمی کوئی نہیں۔“

(۱) لا تكروا الكلمة في المصلحة لأن الله تعالى  
”يُنْظَرُ قلوبكم منه.“ (۲) متى ۶:۷ (۳)  
”سویل ۱۶:۷ (ه) امثال ۲۹:۳ - (۱) متى ۵:۶  
لکن فلوبیم تناوی غضا من الله تعالى. منه

احرام کرتے ہیں مگر ان کا دل پس وہ مجھ سے ۳۔ اور اپنے دلوں سے گناہ کو دوست رکھتے اور اُن خطاوں کی فکر میں رہتے ہیں۔“  
دور پڑا ہے۔” (۲)

## فصل نمبر ۲۸

۲۶۔ میں تم سے حق کہتا ہوں۔ بیٹک وہ شخص جو کہ بے سوچ سمجھے نماز پڑھنے جاتا ہے وہ اللہ سے مذاق کرتا ہے۔“

۲۷۔ اپنے شاگرد یوں کے کلام سے روئے۔  
۲۔ اور کون ہے جو ہیر دوس سے با تسلی۔ ۲۔ اور انہوں نے چیز کہہ کر اس کی منت کی کرنے جائے گا اور اس کی طرف یعنی پیٹھے ”اے سید ہم کو سکھاتا کہ ہم کیسے نماز پھیروں گا۔“ (۳)

۲۸۔ اور اس کے رو ہر ویلا طس حاکم کی مدح ۳۔ یوں نے جواب دیا۔“ تم سوچو کرم اُس کرے گا۔ جس کو کہ وہ دم مرگ نکل برا سمجھتا وقت کیا کرو گے جبکہ رومانی حاکم تمہیں موت کرے گا۔“ (۴) KiteboSunnat.com

۲۹۔ کوئی بھی نہیں۔“ ۲۔ پس تم ایسا ہی اس وقت بھی کرو جبکہ نماز کی کہہ نہ لائیں کے واسطے تم کو پکڑ لے۔

۳۰۔“ لیکن وہ انسان کر نماز پڑھنے جاتا اور پڑھتے ہو۔

اپنے آپ کو آمادہ نہیں بناتا اس کا فعل اس سے ۵۔ اور جانئے کہ تمہارا کلام ہو (۵)  
کم نہیں ہوتا۔

۶۔“ اے پروردگار ہمارے معبدوا کم ہیں ہوتا۔

۳۱۔ پس وہ اللہ کی طرف اپنی پیٹھ پھیرو دیتا ہے۔ تیرا قدوس نام پاک و مقدس ہو۔

۷۔ چاہئے کہ تیرا ملکوت ہم میں آئے۔

اور شیطان کی جانب اپنا منہ۔

۸۔ کریتا ہے کیونکہ اس کے دل میں اس گناہ کی ۹۔ تا کہ تیری مشیت ہمیشہ نافذ ہو۔

۱۰۔ اور جیسی کہ وہ آسمان میں نافذ ہے چاہئے محبت ہے جس سے اس نے تو نہیں کی ہے۔“

۳۲۔ پس جبکہ تیرے ساتھ کوئی شخص پکھ بدلی کر دیسی، ہی زمین پر بھی نافذ ہو (۶)

کرے اور اپنے منہ سے تجوہ کو کھدے کر ”مجھے ۱۱۔ ہم کو روز کی روئی دے۔“ (۷)

معاف کر۔“ اور اپنے دونوں ہاتھوں سے تجوہ ۱۲۔ اور ہمارے گناہ معاف کر (۸)

پر ایک دو ہمدرد مارے تو تو اس کو کیوں کر معاف (۹) سورہ عسیٰ دعاء ”دعاء عیسیٰ“ (۱۰) اللہ

سلطان (۱۱) اللہ رازق (۱۲) اللہ غفور  
(۱۳) لوقا:۱۵۔ (۱۴) یوحنا:۶۔ (۱۵) ۹:۶۔

۳۳۔ اسی طرح اللہ لوگوں پر حرم کرتا ہے جو اپنے (۱۶) یوحنا:۶۔ (۱۷) ایضاً زبان کے لئے میں آیا ہے

منہوں سے کہتے ہیں کہ ”اے خدا ہم پر حرم کر۔“ کہ ”اور اس کے کندہ بہا گئے کوہوں۔“

۱۳۔ جیسا کہ ہم ان لوگوں کو معاف کرتے ہیں ۲۔ کیونکہ ہر ایک نبی نے خدا کی شریعت کی تجھبائی کی ہے اور تمام اس چیز کی کہ اس کے جو کہ ہماری خطا کرتے ہیں۔  
 ۱۴۔ اور ہماری آزمائشوں میں پڑنے کا رد ادار ساتھ اللہ نے دوسرے نبیوں کی زبانی کلام فرمایا ہے۔  
 نہ ہو۔

۱۵۔ لیکن ہم کو شریر سے بچا (ج) ۵۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ث) وہ اللہ کر میری ذات اس کے دربار میں کھڑی ہو گئی یہ ۱۶۔ کیونکہ تو اکیلا ہمارا معبود ہے (ج) ایسا ممکن ہی نہیں کہ وہ شخص خدا کو پسندیدہ ہو جو کہ معبود کر اس کے لئے بزرگی اور اکرام ابدیک اس کی چھوٹی سے چھوٹی بدایت کے بھی خلاف کرتا ہے۔  
 واجب ہے۔

۱۷۔ لیکن وہ اللہ کے ملکوت میں سب سے چھوٹا ہوتا ہے۔

۱۸۔ بلکہ اس کا دہاں کوئی حصہ ہی نہیں ہوتا۔ اور میں تم سے یہ بھی کہتا ہوں کہ خدا کی شریعت میں سے ایک حرف کی مخالفت بھی ممکن نہیں ہے مگر بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرنے کے

## فصل نمبر ۳۸

۱۔ قبیل یوحنانے جواب دیا: ”اے استاد! کیا ہم کو دیساہی غسل کرنا چاہئے جیسا کہ اللہ نے موئی کی زبانی حکم دیا ہے؟“

۲۔ یسوع نے کہا: ”کیا تم خیال کرتے ہو (۱) ساتھ کر میں اس لئے آیا ہوں اور شریعت اور نبیوں کو باطل کر دوں؟“

۳۔ میں تم سے کہتا ہوں (ب) قسم ہے پوروگار کی جان کی (ت) میں نہیں آیا ہوں اس لئے کہ اس کو باطل کروں لیکن اس لئے (آیا ہوں) کہ اس کو محفوظ بناؤ۔

(ج) اللہ حافظ (ح) انت واحده نا (۱) سورۃ الطہارۃ (ب) قال عبیس انا اقول الحق بالله الصلی اللہ علیہ وسلم اما جنت ان اغیر الشریعۃ لکن ان اعمل بهاؤ کذالک جمیع انبیاء اللہ تعالیٰ یعلمون (ث) مدد طہرہ بیان ”بیان طہرہ، مدد؟“

”یعلمون“ (۳) بہا۔ مدد (ت) بالله حسی (۱) سنت ۱۹۔ (۲) شعبان ۱۶

سے یہ بھی کہتا ہوں کہ کوئی آدمی اللہ کی ایک بھی سب حاصل کیا جو کچھ کہ مانگا۔  
پسندیدہ نماز نہیں پیش کرتا اگر وہ غسل نہ ۷۔ لیکن ان لوگوں نے اصل میں کوئی چیز  
خاص اپنی ذات کے لئے نہیں مانگی۔  
کرے۔

۱۸۔ بلکہ انہوں نے محض اللہ کو اور اس کی بزرگی  
او۔ اور لیکن وہ اپنے نفس پر ایک گناہ بتوں کی  
عبادت کے مانند بارگرتا ہے۔ (ج)

## فصل نمبر ۳۹

۱۔ عبادت یو جتنا ہے کہا: ”اے معلم! تو نے بہت  
کوئی آدمی اللہ سے جیسے کہ چاہئے ویسی کوئی  
دعا مانگتا ہے تو وہ تمام ایسی چیزوں پاٹا ہے جو  
کرو ہ طلب کرتا ہے۔

۲۔ موئی خدا کے بندے کو یاد کرو۔ جس نے کہا پی  
دعا سے صرکو چوتھائی اور بھرا ہر کو چھاڑ دیا۔ اور  
دہاں فرغون اور اس کے شکر کو ڈوڈا دیا۔ (۱)  
گئی ہے کہ انسان نے غردر کے سب سے  
کیوں کر گناہ کیا؟

۳۔ یثوع کو یاد کرو۔ جس نے کہ آفات کو  
شیطان کو نکال دیا۔ (۲)

۴۔ اور صموئیل کو جس نے کہ قلنطین والوں  
کے شکر میں رعب ڈال دیا۔ (۳) ایسا شکر کہ  
اس مٹی سے پاک کر دیا جس پر شیطان نے  
بیٹھا رہا۔

۵۔ تب اللہ (ت) نے ہر جاندار چیز کو ان  
حیوانات کی قسم سے پیدا کیا جو کراڑتے اور  
جو کہ زمین پر چار پاؤں سے یا ہیٹ کے بل  
چلتے ہیں۔

۶۔ اور دنیا کو ان سب چیزوں کے ساتھ  
آراستہ بنایا جو اس میں ہیں۔

۷۔ تو ایک دن شیطان جنت کے دروازوں  
پہنچ فرعون؟  
(۱) خروج: ۱۳: (۲) یثوع: ۱۰: (۳) صموئیل: ۷:

(ب) سورۃ آدم (ت) اللہ عالق

۵۔ ۲۔ سلاطین: ۱۲: (ه) سلاطین: ۳۲: ۲

کے قریب پہنچا۔

- ”اللَّهُ أَلَا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ (بِ)“
- ۸۔ پس اس نے گھوڑوں کو گھاس چرتے دیکھا ۱۵۔ تب آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا: ”میں تیرا اور تمہیں آگاہ کیا کہ جس وقت اس مٹی کے شکر کرتا ہوں اسے میرے پروردگار اللہ (ج) پتلے کو جان حاصل ہو جائے گی تو ان پر ٹکلی اور کیونکہ تو نے مہربانی کی پس بھجو کر دیا کیا۔
- ۹۔ لیکن میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو مجھے خر مصیبت آئے گی۔
- ۱۰۔ اسی لئے ان کی مصلحت اس میں ہے کہ اس دے کران کلمات کے کیا معنی ہیں ”محمد رسول مٹی کے نکڑے کو یوں پامال کر دیں کہ پھر بعد اللہ“ (خ)
- ۱۱۔ میں وہ کسی کا مام ہی کا شدار ہے۔
- ۱۲۔ تب گھوڑے بھرے اور زور شور کے ساتھ اس مٹی کے نکڑے پر جو چنیاں اور گلاب کے پودوں کے مابین پڑا تھا دوز ناشروع کیا۔
- ۱۳۔ تب اللہ نے دوں ہی اس ناپاک منی کے حصہ کو جان دے دی جس پر شیطان کا تھوک پڑا تھا اور جسے جرمیں نے مٹی کے نکڑے سے دنیا میں آئے گا۔
- ۱۴۔ اور کتا پیدا کر دیا جس نے بھونکنا شروع کر دیا اور گھوڑوں کو ڈرا دیا۔ پس وہ بھاگ لئے (۱) میں نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔
- ۱۵۔ وہ رسول کے جب آئے گا (۲) دنیا کو ایک روشنی بخشدے گا۔
- 
- (ث) الا اللَّهُ أَلَا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ (بِ) رَأَى آدَمَ عَلَى الْجَنَّةِ خَطَّافِنَ نُورٍ يَقُولُ ذَالِكَ الْكَلَامُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ (ج) اللَّهُ سُلَطَانٌ (ح) مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ (خ) بَعْدَ فَرَاغِ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى مَثَلُ آدَمَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ رَسُولَ اللَّهِ يَا وَيَسْتَأْمِنُ هَذَا مَهْ (د) وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى آدَمُ هَذَا يَكُونُ مِنْ أَنْ لَادُكَ أَذْعَاءَ إِلَى الدَّنْبَى جَاءَ رَسُولًا مِنْ عَنْدِنَا خَلَقَ الْمُخْلُوقَاتِ لِأَجْلِهِ (ذ) رَسُولُ اللَّهِ (۱) اس کے دَاسْطَنَے سے يو حَنَاءٌ (۳) (و) يو حَنَاءٌ (۱)
- ۱۶۔ پس جبکہ آدم اپنے پیروں پر کھڑا ہوا تو اس نے آسان میں ایک خری سورج کی طرح چکتی دیکھی۔ جس کی عبارت ہے
- (ت) خلقُ اللَّهِ آدَمَ (ث) اللَّهُ سُلَطَانٌ

- ۲۲۔ یہ نبی ہے کہ اس کی روح آسمانی روشنی ۳۰۔ اور ایک پسلی کی بڑی (اس کے) قلب میں سانحہ ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی کہ کی جانب سے لے لی۔  
 میں کسی چیز کو پیدا کروں۔”
- ۲۳۔ اور (اس کی جگہ کو) گوشت سے پر کر دیا۔  
 ۲۴۔ پس آدم نے بہت یہ کہا کہ ”اے ۳۲۔ پھر اسی پسلی کی بڑی سے حوا کو پیدا کیا۔  
 پر دگاری تھی تھے میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ۳۳۔ اور اس کو آدم کی بیوی بنایا۔  
 ناخنوں پر عطا فرم۔“
- ۲۵۔ تب اللہ نے پہلے انسان کو یہ تحریر اس کے مقرر کیا۔  
 دونوں انگوٹھوں پر عطا کی۔ داہنے ہاتھ کے ۲۵۔ اور ان سے کہا: ”تم و یکھوا میں دونوں کو انگوٹھے کے ناخن پر یہ عبارت (ر) ”لَا إِلَهَ إِلَّا ۝ ہر ایک پھل عطا کرتا ہوں تاکہ تم اس میں سے کھاؤ۔“ (۲) سو اسیب اور گندم کے۔“
- ۲۶۔ اور باعثیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر ۳۶۔ پھر کہا تم دونوں اس بات سے سخت پریز یہ عبارت ”محمد رسول اللہ“ (الف) (ب) رکھو کہ ان چھلوں میں سے کچھ کھاؤ (ث)  
 ۲۷۔ اس لئے کہ تم مجس ہو جاؤ گے۔
- ۲۸۔ پس میں تم کو اس مقام میں رہنے کی محبت کے ساتھ یوں سو دیا۔  
 ۲۹۔ اور اپنی دونوں آنکھوں سے ملا اور کہا اجازت نہ دوں گا بلکہ تم کو یہاں سے نکال دوں گا۔ اور تم دونوں پر بڑی شامت آپزے مبارک ہے وہ دن جس میں کر تو دنیا کی گی۔“ طرف آئے گا۔“

## فصل نمبر ۳۰

۱۔ پس جبکہ شیطان کو اس بات کا علم ہوا وہ غصہ سے بھر گیا۔

۲۔ اور جنت کے دروازہ کے نزدیک آیا۔  
 جہاں کہ ایک ڈراؤ نا سانپ تکہاں تھا۔ اس

(۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (۲) محمد رسول اللَّه (ب)  
 وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى أَبْرَاهِيمَ آدَمَ الْيَمِنِيَّ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ مَكْتُوبٌ وَ عَلَى أَبْرَاهِيمَ الْبَرِّيَّ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
 اللَّهُ مَهَ (۳) اللَّهُ يَصْبِرُ

(۳) وَ لَا تَقْرِبَا شَجَرَةَ مَنْهُ (ج) سورۃ حَرَمَ آدَمَ  
 (۲) پیدائش ۱۴:۲۰

۲۸۔ پس جبکہ اللہ نے پہلے انسان کو اکیلا دیکھا (ت) اس نے کہا (۱) ”یا چھی بات نہیں کر وہ اکیلا رہے۔“

۲۹۔ چنانچہ اسی لئے اس کو سنادیا۔

(۱) مکرین (پیدائش ۱۸:۲)

- کے پاؤں اونٹ کے پاؤں جیسے تھے اور اس ۱۱۔ اور شیطان کو حوا کے پہلو میں لا اتارا کیونکہ کے بیرون کے ناخن ہر جانب سے استرے کی آدم اس کا خاوند سور ہاتھا۔ طرح تیر دھار دالے تھے (۳) تب دشمن ۱۲۔ پس شیطان عورت کے سامنے ایک حصیں (شیطان) نے اس سانپ سے کہا: ”تو مجھ کو فرشتہ کی شکل میں نمایاں ہوا اور اس سے کہا (۱) میریانی سے جنت میں جانے وے۔“
- ۱۳۔ تم دونوں اس سبب اور گندم میں سے کیوں اجازت دوں کہ تو اندر جا کیونکہ اللہ نے تو مجھ کو حکم دیا ہے کہ مجھ سے نکال دوں؟
- ۱۴۔ شیطان نے جواب دیا: ”کیا تو نہیں دیکھا کہ اللہ مجھ سے کتنی محبت رکھتا ہے اس لئے کہ اس نے مجھ کو جنت سے باہر کھرا کر رکھا ہے تاکہ تو ایک پارہ خاک کی تکہیانی کرے جو کہ (خدا) ہم کو جنت سے نکال دے گا۔“
- ۱۵۔ اس لئے واجب ہے کہ تو اس بات کو جان اس وقت میں مجھے رعب دا ب والا بنادوں رکھ کر اللہ شریر اور حسد کرنے والا ہے۔
- ۱۶۔ اور اسی سبب سے وہ اپنے ہمسروں کا گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک مجھ سے بھاگے گا۔
- ۱۷۔ سانپ نے کہا: ”اور میں مجھ کو اندر کیونکر ستمل نہیں ہوتا۔“
- ۱۸۔ لیکن وہ ہر ایک سے اپنی بندگی چاہتا ہے۔
- ۱۹۔ شیطان نے جواب دیا: ”تو تو بہت بڑا۔“ اور اس نے تم دونوں سے یہ بات محض ہے اپنا منہ کھول دے۔ میں تیرے پیٹ میں اس لئے کہی ہے تاکہ مبادا تم اس کے مثل و سما جاؤں گا۔
- ۲۰۔ پھر جب تو جنت کے اندر جائے۔ مجھے ان دونوں مٹی کے ٹکڑوں کے پاس چھوڑ دینا جو کہ نصحت پر عمل کرتے ہو تو ان چکلوں میں سے بھی ویسے ہی کھاؤ، جیسا کہ ان کے سوا چکلوں

تودر حقیقت نگئے تھے۔

میں سے کھاتے رہتے ہو۔

۲۰۔ اس سبب سے وہ شرمائے اور انہوں نے

اور دوسروں کے تابع دار نہ رہو۔

۲۱۔ بلکہ تم نیک اور بد کو اللہ کی طرح جانے لگو انہیں کے پتے لے کر ایک لباس اپنی بڑی گئے اور جو تم چاہو گے وہ کرو گے۔

۲۲۔ اس نے کرم دونوں خدا کے مانند بن

جا دے گے۔

۲۳۔ تب اس وقت حوا نے ان (بچلوں) میں

سے کھایا۔ (۲)

۲۴۔ اور جس وقت اس کا خاوند بیدار ہوا اسے

شیطان کے تمام کہنے کی خبر دی۔

۲۵۔ تب اس نے ان بچلوں میں سے جو کچھ

حوا نے اس کے آگے رکھ دیا۔ لے کر کھایا۔

۲۶۔ اور اسی اثناء میں کہا تا: (اس کی طلاق

کے) یعنی اتر رہا تھا۔ اس (اللہ) کا کہنا یاد

پھل کھایا ہے اور اس کے سبب سے تم مجس ہو

گئے ہو۔

۲۷۔ اس سبب سے اس نے چاہا کہ کھانے کو

روک دے چتا چاہا اس نے اپنا ہاتھ اپی طلاق

میں وہاں دیا۔ جہاں کہ ہر ایک آدمی کے ایک

لبی بی تو نے مجھے دی ہے اس نے چاہا کہ کھاؤں

پس میں نے اس میں سے کھالیا۔ اللہ نے

عورت سے کہا: تو نے کس نے اپنے خاوند کو

(۱) اس وقت (۱) ان دونوں کو معلوم نہوا کرو، ایک ایسا کھانا دیا؟

(۲) سورہ الجزاء آدم و اوامی و حجۃ والشیطان۔

۹۔ حوا نے جواب دیا: تحقیق شیطان نے مجھ

کو دھوکا دیا پس میں نے کھالیا۔

## فصل نمبر ۳

(۱) اس وقت (۱) ان دونوں کو معلوم نہوا کرو، ایک ایسا کھانا دیا؟

(۲) سورہ الجزاء آدم و اوامی و حجۃ والشیطان۔

(۳) پیدائش ۲:۲۶ (۱) پیدائش ۲:۲۷

- ۱۰۔ اللہ نے کہا: ”وہ مرد و بیہاں کیوں نکردا خل سے نکال باہر کر۔“ اور جب یہ باہر ہو جائے اس وقت اس ہوا۔“
- ۱۱۔ ڈاٹے جواب دیا: ”تحقیق سانپ جو کہ جنت کے چاروں پاؤں کاٹ ڈال۔“ کے شمال کے دروازے پر کھڑا رہتا ہے وہ اس ۲۱۔ پس جب یہ چلنے کا تصدیر کے لازم ہے گھستا ہوا (پیٹ کے بل) چلنے۔“ (شیطان) کو میرے پہلو میں لے آیا۔“
- ۱۲۔ تب اللہ نے آدم سے کہا: ”زمین تیرے کام سے لعنت کی گئی ہو گئی کیونکہ تو نے اپنی بی بی کی بات سنی اور (منوع) پھل کھایا۔“
- ۱۳۔ جب (اللہ نے) اس سے کہا: ”اس لئے کاٹ کوہ (زمیں) تیرے واسطے گوکھر دا اور ان کو بخوبی نے ان دونوں کو دھوکا دیا اور ان کو بخوبی بنا دیا ہے۔ میں ارادہ کرتا ہوں کہ وہ کاشنے اگائے۔“
- ۱۴۔ اور ضروری ہے کہ تو اپنے منہ کے پیسے نجاست جوان دونوں اور ان کی تمام اولاد میں ہے۔ اسے تیرے منہ میں بھر دوں۔ جبکہ وہ اس نجاست سے تو بہ اور میری عبادت پچے دل سے کریں جس کی وجہ سے وہ نجاست ان میں لوٹ کر جائے گا۔“
- ۱۵۔ اور تو یاد کر کر تو میشی ہے اور میشی ہی کی طرف اسے نکل آئے اور تب تو نجاست سے ٹھیں عورت تو جس نے کہ شیطان کی بات مانی جائے گا۔“
- ۱۶۔ ۱۷۔ اس وقت شیطان نے ایک خفاک چینی ماری۔ اس وقت شیطان نے ایک خفاک چینی ماری۔ اور اپنے خاوند کو کھانا دیا ہے۔ مرد کی ۲۵۔ اور کہا: ”ہرگاہ کہ تو یہ ارادہ کرتا ہے کہ حکومت کے نیچے رہے گی جو کہ تجھ سے لونڈی میری موجودہ حالت سے بھی زیادہ روی حال جیسا سلوک کرے گا۔“
- ۱۸۔ اور تو تکلیف کے ساتھ اولاد کا باراٹھاۓ بناوں گا جیسا کہ میں ہونے کی قدرت رکھتا گی۔“
- ۱۹۔ اور جبکہ اللہ نے سانپ کو ملایا۔ فرشتہ ۲۶۔ تب اللہ نے کہا: ”اے یعنی (لعنت کے میخانیل کو پکارا جو کہ اللہ کی تکوار (الف) اٹھاتا گئے) میرے سامنے سے چلا جا۔“
- ہے اور کہا: ”پہلے اس خبیث سانپ کو جنت ۲۷۔ پس شیطان چلا گیا۔“

۲۸۔ پھر اللہ نے آدم اور حوا سے جو دونوں رو لئے کہاں نے انسان کو حقیر جانا۔ پیش رہے تھے کہا: ”تم دونوں جنت سے نکل ۳۷۔ اور ہر حال دوسرے نے پس اس لئے کہا۔“ کہا۔“

## فصل نمبر ۳۳

۲۹۔ اور اپنے بندوں کو محنت (اور کوشش) میں ڈالو اور تمہاری امید کرنے والے ہو۔

۳۰۔ کیونکہ میں تم دونوں کے بیٹے کو ایسی ۱۔ پس اس تقریر کے بعد (یوں کے) شاگرد حالت سے بھجوں گا کہ اس حالت سے تمہاری روئے۔

۳۱۔ ذریت (نسل) کے لئے انسان کی جنس پر ۲۔ اور یوں بھی رو رہا تھا جبکہ انہوں نے سے شیطان کا قابو اٹھادیا ممکن ہو گا۔ بہت سے ایسے آدمیوں کو دیکھا جو اس کی علاش

کے لئے آئے تھے۔

۳۲۔ کیونکہ کاہنوں کے سرداروں نے اپنے کو (ت) جو کہ جلد ہی آنے والا ہے تمام تر آپس میں مشورہ کیا تھا کہ اس (یوں) سے چیزیں عطا کروں گا۔“

۳۳۔ پھر اللہ پو شیدہ ہو گی۔ اور فرشتہ میخائل یہ کہہ کر سوال کرنے کو بھیجا د کہ ”تو کون نے ان دونوں (آدم و حوا) کو جنت سے نکال ہے؟“

۳۴۔ تب یوں نے اعتراف کیا اور کہا: ”یقین ہے کہ میں تمہیں نہیں ہوں۔“

۳۵۔ پس ان لوگوں نے کہا: ”آیا تو ایسا ہے یا ارمیا ہے یا تدیم نبیوں میں سے کوئی نبی ہے؟“

۳۶۔ تب یوں نے جواب دیا۔ ”ہرگز نہیں۔“

۳۷۔ تب انہوں نے کہا: ”تو کون ہے؟“ ہم سے بتا۔ تاکہ ہم ان لوگوں کے پاس جا کر بیان کر دیں۔ جنہوں نے ہم کو بھیجا ہے۔“

۳۸۔ اس وقت یوں نے کہا: ”میں ایک آواز شور پیانے والی ہوں تمام یہودی میں۔“

(ت) رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱) سورة بشرة۔ (۲) قریس: ۱۲: اولو قاتا: ۳۵:

۹۔ (جو کر) چیختی ہے کہ: ”پرودگار کے رسول کا واپس چلے گئے۔

(ب) (ت) راستہ درست کرو جیسا کہ اعلیٰ ۷۔ اور انہوں نے سب باتیں کہنوں کے میں لکھا ہوا ہے (۲)

۱۰۔ انہوں نے کہا: ”بجد کو نہ سمجھ ہے نا ایمان کہ: ”بیشک شیطان اس کی پشت پر ہے اور وہ کوئی اور نبی تو پھر کیوں نہیں تعلیم کی بشارت دیتا ہر چیز کو اس پر پڑھ کر سناتا جاتا ہے۔“ ۱۸۔ پھر یوسع نے اپنے شاگردوں سے کہا ہے (منادی کرتا ہے) اور اپنے آپ کو میٹا ۱۸۔ ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہماری قوم سے بہت بڑھ کر شاندار بتاتا ہے؟“ (۲) ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہماری قوم ۱۹۔ یوسع نے جواب دیا (۱) ”حقیقت خدا کی کے سردار اور بڑے بڑے آدمی میری بربادی نشانیاں جو اللہ میرے ہاتھ سے نمایاں کرتا۔ وہ کی تاک میں ہیں۔“

۲۰۔ ظاہر کرتی ہیں کہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا کا ۱۹۔ تب بطرس نے کہا تو اب اس کے بعد اور ٹیکم کو ارادہ ہوتا ہے۔

۲۱۔ اور میں اپنے آپ کو اس کا مانند نہیں شمار ۲۰۔ یوسع نے اس سے کہا: ”تو بیشک ا حق کرتا ہے جس کی نسبت تم کہہ رہے ہو۔“ ۲۱۔ کیونکہ میں اس کے لائق بھی نہیں ہوں کہ اس رسول اللہ (۱) کے جو تے کے بندیا غلیم کے تسلیم کو اٹھاؤ۔

۲۲۔ کیونکہ بیشک اسی طرح پر تمام نبیوں اور اللہ کے پاک بندوں نے برداشت کیا ہے۔ ۲۲۔ وہ جو کہ میرے پہلے پیدا کیا گیا اور اب میرے بعد آئے گا۔

۲۳۔ لیکن ٹو مت ڈر اس لئے کہ ایک جماعت ۲۳۔ اور وہ بہت جلد کلام حق کے ساتھ آئے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی (ب)

۲۴۔ اور جبکہ یوسع نے یہ کہا وہ چلا اور طابور (۲) پہاڑ کی طرف گیا۔ ۲۴۔ اور کادی اور کاتب ناکاہی کے ساتھ

(ب) مائلواہنی اسرائیل یعنی من انت قال عیسیٰ انا مولیٰ النادی بعطرروا (بحضر ورا) طریق رسول الله لالہ مسیحی۔ منه (ت) رسول الله (۱) رسول الله (ب) قال عیسیٰ لا یتبغی لی ان یخدم نعلیم رسول الله لانہ خلقی من قبلی و مسیحی۔

من بعدی و دینہ باقی ایذا مته (۱) بوجطا: ۲۶: ۵ (۲) بوجطا: ۱۹: ۲۶

(۱) بوجطا: ۱۹: ۲۶ (۲) بوجطا: ۲۶: ۵

کے زمانہ سے بعد میں تھیں ہوا ہے۔“

۲۵۔ اور اس کے ساتھ بطریں<sup>۱</sup> اور یعقوب اور کے بل زمین پر یوں گرفتے کہ گویا دہ مردے یو تھا اس کا بھائی مع اس شخص کے جواں ہیں۔

۲۵۔ تب یوں اُتر اور اس نے اپنے شاگردوں (کتاب) کو لکھ رہا ہے (پہاڑ پر) چڑھ گئے۔

۲۶۔ تب وہاں ان سکھوں کے اوپر ایک بڑا مجت (۱) کرتا ہے۔ اور تحقیق اس نے پیاس و اس طے کہا ہے تاکہ تم میری بات پر ایمان لاو۔

## فصل نمبر ۳۴

۲۷۔ اور اس (یوں) کے کپڑے سفید برف جیسے ہو گئے۔

۲۸۔ اور اس کا چہرہ سورج کی مانند کئے گا۔

۲۹۔ اور تا گھاں موی اور ایلیا دنوں کے یوں کر آیا جو کہ یقیں اس کا انتظار کر رہے تھے۔

۳۰۔ اور چار نے آٹھ کو وہ کل قصہ سنایا جو کہ انہوں نے دیکھا تھا (۱) اور اس طرح اس دن ان کے قوم اور مقدس شہر پر واقع ہونے والا ہے۔

۳۱۔ جب بطریں نے یہ کہہ کر بات کی: "اے پروردگار اچھا ہے کہ ہمیں رہیں۔"

۳۲۔ پس اگر تو چاہے تو ہم تم سامنے بنائیں۔ ایک تیرے واسطے ایک موی کیلئے اور دوسرا ایلیا کے واسطے اور اسی دوران میں کہ وہ بات کر رہا تھا اس کو ایک سفید بادل کے

۳۳۔ تکلے نے ڈھانپ لیا۔

۳۴۔ اور لوگوں نے ایک آواز کو یہ کہتے ہوئے سنائا: "میرے اس خادم کو دیکھو جس سے میں خوش ہوا ہوں۔"

۳۵۔ اس وقت اندر اس نے کہا: "تحقیق تو نے ہم سے بُریائی کی نسبت بہت ہی چیزیں بیان کی ہیں لہذا ہماری بانی کر کے ہم سے تمام چیزوں کی تقریب کر دے۔"

۳۶۔ پس یوں نے جواب دیا: "ہر شخص جو کہ

(۱) اللہ محب (ب) هذا سورۃ فی خلق رسول اللہ۔ (۱) اسکو متی باب ۱۱ آیت ۹ کے مضمون سے مقابلہ کر کے دیکھو۔

۳۷۔ اس کی باتی سنو (اطاعت کرو)۔

۳۸۔ تب شاگرد دوڑ گئے اور وہ اپنے منہوں نماگل کے سر جو رہا درود راجح میں یہاں "بطریں" آیا ہے۔ خالد

- کام کرتا ہے سو اس کے نہیں کر کسی ایسی غرض سے آگئے نہیں بڑھا۔ جس کی جانب وہ بھیجے کے لئے کام کرتا ہے جس میں کچھ آرام پاتا گئے تھے۔
- ۱۵۔ لیکن رسول اللہ (۱) جب آئے گا اللہ اس کو ۷۔ اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ شک وہ چیز عطا کرے گا (ب) جو کہ اس کے ہاتھ کی انگشتی کی مانند ہے۔
- ۱۶۔ پس وہ زمین کی ان تمام قوموں کے لئے خلاص اور رحمت لائے گا۔ جو کہ اس کی تعلیم کو قبول کریں گی۔
- ۷۔ اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ شک وہ چیز عطا کرے گا (ب) جو کہ اس کے ہاتھ کی انگشتی کی مانند ہے۔
- ۸۔ کیونکہ غنا خود اس کے پاس ہی ہے۔
- ۹۔ اور یوں جب اس نے عمل کا ارادہ کیا اسی طرز سے پہلے اپنے رسول (ث) کی روح پیدا کی۔ وہ رسول جس کے سب سے تمام چیزوں کے پیدا کرنے کا قصد کیا۔ (ج)
- ۱۰۔ تاکہ مخلوقات خوشی اور اللہ سے برکت پانے۔
- ۱۱۔ اور اس کا رسول (۲) اس کی تمام خلائق سے خوش ہو جس کے لئے خدا نے یہ مقدار کیا ہے کہ وہ اس کے بندے ہوں۔
- ۱۲۔ اور کس لئے اور کیا یہ یونہی ہو اگر اس لئے کہ اللہ نے اس کا ارادہ کیا؟
- ۱۳۔ ”میں تم سے حق کہتا ہوں کہ ہر ایک نبی اعلق سے ہوا ہے۔“
- جب وہ آتا ہے تو وہ فقط ایک ہی قوم کے لئے ۲۲۔ اور اعلیٰ کہتے ہیں کہ اعلیٰ سے ”اللہ کی رحمت کی نشانی اٹھا کر لاتا ہے۔“
- ۲۳۔ یسوع نے جواب دیا: ”وادو کس کا بیٹا اے اس لئے کہ یہود کہتے ہیں کہ (یہ عہد)
- ۱۴۔ اور اسی وجہ سے ان انبیاء کا کام اس قوم تھا اور کس کی نسل سے؟“
- (ت) اللہ کامل (ث) اول خلق اللہ روح (۱) رسول اللہ۔
- رسولہ (ج) اللہ مقدر۔
- (ب)

۲۳۔ یعقوب نے کہا: "الحق کی اولاد سے نہ کر احراق کے ساتھ۔"

کیونکہ الحق یعقوب کا باپ تھا اور یعقوب یہود کا باپ جس کی نسل سے داؤ ہے۔"

## فصل نمبر ۲۴

۲۴۔ تب اس وقت یوئے نے کہا (۱) اور جب رسول

الله (پ) آئے گا تو وہ کس کی نسل سے ہو گا؟"

۲۵۔ شاگردوں نے جواب دیا: "داؤ کی نسل سے کیا گیا ہے؟" (۲)

۲۶۔ یوئے نے آہر دھکر کر جواب دیا: "یہی لکھا

۲۷۔ تب یوئے نے جواب دیا: "تم اپنے ہوا ہے۔"

۲۸۔ آپ کو دھوکے میں نہ الو۔"

۲۹۔ کیونکہ داؤ داس کو روح میں یہ کہتے ہوئے

"رب" کے نام سے پکارتا ہے (۲) "اللہ نے

میرے رب نے کہا کہ تو میرے داشتے جانب

بیٹھتا کر میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاماں

کرنے کی جگہ بناوں۔"

۳۰۔ تیرا رب تیرے نیزے کو بھیجے گا جو کہ

تیرے دشمنوں کے سط میں غلبہ والا ہو گا۔"

۳۱۔ پس جبکہ رسول اللہ (۱) جس کو تم میشیا

(ب) داؤ دکا بیٹھا کہتے ہو۔ یہی ہو گا تو پھر داؤ د

اس کو رب کیوں کر کہتا۔

۳۲۔ تم مجھے سچا مانو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں معلوم ہو۔

کہ: "تحقیق عہد اعلیٰ کے ساتھ کیا گیا ہے،

۳۳۔ یقیناً تمہ پر واجب ہے کہ تو خدا کی محبت

(۱) هذاسورۃ احمد محدث رسول اللہ (ث)

الیہود یعنونون الكلم من بعدہ النصاری کذالک

یحرفون فی الانجیل (ث). اللہ معجب

(۲) دوت: ۲۷، گلابیون: ۲۳، ۲۸، ویدیا ائمہ: ۱۷: ۱

(۱) اسکا انجلیل میں متی باب: ۲۲: آیت: ۳۱: ۳۵ میں مضمون

سے مقابلہ کر کے دیکھو (۲) از زیر: ۱۱: ۱

- کے لئے کچھ کرے۔”
- ۷۔ یہاں تک کہ قریب قریب حق کا تو دجود  
۸۔ ابراہیم نے جواب دیا: ”یہ خدا کا بندہ ہی (ب) نہیں رہ گیا۔  
۹۔ مستحدہ ہے کہ جو خدا کا ارادہ ہو وہ ہی کرے۔“
- ۱۰۔ تباہی ہے ریکاروں کے لئے کیونکہ اس  
۱۱۔ تب اس وقت اللہ نے ابراہیم سے کہا: ”تو دنیا کی مدح عنقریب ان پر اہانت سے بدل  
(۲) اپنے پہلو شے بیٹھے اسٹیل کو لے اور جائے گی اور جنم میں عذاب ہو جائے گی۔  
۱۲۔ پہاڑ پر چڑھ جاؤ کہ اس کو قربانی کے طور پر  
۱۳۔ اور اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ یہاں  
رسول اللہ (ت) ایک روٹی ہے (ث) (ج) جو  
۱۴۔ پس اسحاق کیونکہ پہلو شاہو سکتا ہے حالانکہ تقریباً تمام معنوں عات باری کو سرو در کرے گا۔  
۱۵۔ جب وہ پیدا ہوا تھا۔ اس وقت اسٹیل (و) کی  
۱۶۔ کیونکہ وہ فہم اور مشورت کی روح (۱) سے  
عمر سات (۲) سال کی تھی۔
- ۱۷۔ آراستہ ہے۔
- ۱۸۔ تب اس وقت شاگردوں نے کہا: ”بے شک فہیموں کا دہوکا صاف ظاہر ہے۔“
- ۱۹۔ اس لئے تو ہی ہم سے حق حق کہہ کیونکہ ہم  
۲۰۔ جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے بھیجا گیا  
ہے۔“ (۱)
- ۲۱۔ حکمت اور قوت کی روح سے۔
- ۲۲۔ خوف اور محبت کی روح سے۔
- ۲۳۔ بیش اور اعتدال کی روح سے۔
- ۲۴۔ (وہ) محبت اور رحمت کی روح سے  
آراستہ ہے۔
- ۲۵۔ عدل اور اتفاقی کی روح سے۔
- ۲۶۔ لطف اور صبر کی روح سے ایسی روحیں کہ  
مخلوق انسان کے اس رسول نے اللہ سے سچے  
حس اس کا پالیا ہے جو کہ اللہ نے اپنی تمام  
مخلوقات کو عطا کی ہیں (ج)
- ۲۷۔ وہ کیسا مبارک زمانہ ہے جس میں کریم  
(رسول) دنیا میں آئے گا۔

(ب) یعنی فون الكلم من بعد مواضعه وبعد المصادر

یعنی فون والانجیل (ت) رسول اللہ (ث) احمد (ج)

فی لسان عرب احمد فی لسان عمران مشریق فی

لسان لاتین کسلاتر و فی لسان روم باز کل تنس۔ (ج)

(۱) یعنی ۱۰:۳

(ج) ذکر اسماعیل فربان (د)

فی لسان ..... (۲) پیدائش (۳) پیدائش (۴) ۱۵:۷

میں آیا ہے کہ وہ بخوبہ سال عمر کے تھے

۲۸۔ تم مجھے سچا مانو ہر آئینہ میں اس کو دیکھا اور ۳۔ اور بست کے دن بیکل میں داخل ہوا اور اس کے سامنے عزت و حرمت کو پیش کیا۔ قوم کو تعلیم و نیتی شروع کی۔

(اس کی تنظیم کی) ہے۔ جیسا کہ اس کو ہر ایک ۴۔ جب قوم کا ہنوں کے سردار اور کا ہنوں سمیت دوڑ کر بیکل کو آئی جو کہ یوں کے پاس یہ کہتے بیانے دیکھا ہے۔

۲۹۔ کیونکہ اللہ ان (نبیوں) کو اس (رسول) ہوئے آئے: ”اے تعلیم دینے والے! ہم سے کہا کی روح بطور پیشگوئی کے عطا کرتا ہے۔

۳۰۔ اور جبکہ میں نے اس کو دیکھا میں تسلی سے اس لئے تو ذرا تارہ کہ مجھ کوئی بدی نہ آپرے۔“

۳۱۔ بھر کر کہنے لگا: ”اے محمد (د) اللہ تیرے ساتھ ۵۔ یوں نے جواب دیا: ”میں تم سے حق کہتا ہوں۔ اور مجھ کو اس قابل بنائے کر میں تیری جوتی ہوں کہیں ریا کاروں کی نسبت بری بات کہتا ہوں۔ لہذا اگر تم ریا کار ہو تو بے شک میں کا تسری کھلوں۔

۳۲۔ کیونکہ اگر میں یہ (شرف) حاصل کرلوں تو تمہاری بابت کہتا ہوں۔“

۳۳۔ بڑا نبی اور اللہ کا فرد دس ہو جاؤں گا (ر) ”س“ ۶۔ تب انہوں نے کہا: ”ریا کار کون ہے تو ہم سے صاف صاف کہہ۔“

۳۴۔ اور جبکہ یوں نے اس بات کو کہا اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

۷۔ یوں نے کہا: ”میں تم سے حق کہتا ہوں کہ تحقیق ہر دہ آدمی جو کر کوئی نیک کام اس لئے کرتا ہے کہتا کر لوگ اسے دیکھیں پس وہ ریا کار ہے۔

۸۔ کیونکہ اس کا عمل دل تک جس کو کر لوگ

دیکھتے کچھ اتر نہیں کرتا اس واسطے وہ اس (دل) میں ہر ایک ناپاک خیال اور ہر ایک

گندہ خواہش چھوڑ دیتا ہے۔ (ب)

۹۔ کیا تم جانتے ہو کہ ریا کار کون ہے؟

۱۰۔ وہ ایسا آدمی ہے جو کہ اپنی زبان سے اللہ

کی عبادت کرتا ہے اور دل سے آدمیوں کی

(ب) ان المناقوفون یخشوون مہ

۱۔ پھر فرشتہ جبریل یوں کے پاس آیا اور اس سے اس قدر صاف صاف باتیں کیں کہ ہم نے بھی اس کی آواز یہ کہتے ہوئے سنی کہ:

”امتحا اور ارشلیم کو جا۔“

۲۔ یوں روانہ ہوا اور ارشلیم کی جانب چلا۔

(د) اللہ وہاب (سریما محمد) (ص) قال عبسی دامت رسول

الله فدا بیت و قلت پا محمد ان ہرمني المناقون اللہ

اخذ نعلیک فاذ اكون اعظم الانبياء“ من

(۱) سورہ المناقوفون .

## فصل نمبر ۲۵

## فصل نمبر ۲۵

عبدات کرتا ہے۔

ریا کار چور ہے۔

۱۱۔ درحقیقت وہ سرکش ہے اس لئے کہ جب ۱۹۔ اور ناشکر گزاری کا مرکب ہوتا ہے اس وہ مرجائے گا ہر ایک جزا (بدلہ) سے خسارہ لئے کہ وہ شریعت کو نیک بن کر دکھائے گا میں رہے گا۔ (ت)

ذریعہ بناتا ہے۔

۱۲۔ کیونکہ نبی داؤ داکی بارہ میں کہتا ہے (۱) ”تم ۲۰۔ اور اس خدا کی بزرگی کو چراتا ہے جو کہ ہرگز سرداروں اور ان آدمیوں پر بھروسہ نہ کرو، اکیلا حمد اور بزرگی کا ابدیک مالک ہے۔ جن میں کچھ بھی اخلاص نہیں کیونکہ موت کے ۲۱۔ پھر میں تم سے کہتا ہوں کہ ریا کار کے کچھ وقت ان کے خیالات بھی فنا ہو جاتے ہیں۔“ ایمان ہی نہیں (ت)

۱۳۔ بلکہ وہ موت سے پہلے ہی اپنے آپ کو ۲۲۔ اس لئے کہ اگر وہ اس بات پر ایمان رکھتا نیک بدلہ سے محروم دیکھ لیتے ہیں۔

۱۴۔ اس لئے کہ ”انسان“ جیسا کہ اللہ کے نبی (اللہ) گناہ کی سزا خوفناک دیتا ہے بتک وہ اپنے اس ول کو پاک و صاف کر لیتا ہے کہ گناہ سے اسی لئے بھرا رکھتا ہے کہ اس کے ایمان سبب سے وہ ایک حال پر قرار پندرہ نہیں رہتا۔“

۱۵۔ بس اگر آج اس نے تیری مدح کی ہے تو کل تیری نامدست کرتا ہے۔

ایک قبر کی طرح ہے (۱) جو کہ اور پر سے سفید ہے۔

۱۶۔ اور جبکہ آج وہ تجھ کو انعام دینے کا ارادہ کرتا ہے تو کل تجھ سے چھین لیتا ہے۔

۱۷۔ اس حالت میں ریا کاروں کے لئے تباہی ہے کیونکہ ان کا بدلہ باطل ہے (۱)

۱۸۔ اللہ کی جان کی قسم (ب) ہے وہ اللہ کے (ج) اور وہ تم سے اس بات کو طلب کرتا ہے تو میں تمہاری بدی نہیں کرتا کیونکہ تم اللہ کے

(ت) ان المُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۱) زبور ۳:۲۳

۲:۱۴ جنات

(۲) ان المُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ مہ

(۱) ان المُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ مہ

(ب) باللہ حقی مہ

(۱) مت ۲:۲۲

## فصل نمبر ۲۶

خادم ہو۔

۲۶۔ لیکن اگر تم ہر ایک چیز لفغ اٹھانے کے لئے

کرتے ہو۔

۱۔ اور یہ نوع نے یہ بھی کہا کہ (۵) ”میں تم کو

۲۔ اور یہیک میں ویسی ہی خرید و فروخت ایک اور مثال سناتا ہوں۔

۳۔ ایک گھر کے مالک نے انگور کی نیل لگائی اور کرتے ہو جسیکی کہ بازار میں۔

۴۔ اس کا کچھ حساب نہ کرتے ہوئے کہ اللہ اس کی باڑھ دیتا کہا سے جانور پامال نہ کریں۔

۵۔ اور اس کے نیچے میں شراب چھوڑنے کا کولبو کی یہیک نماز ادا کرنے کا گھر ہے نہ کہ تجارت

۶۔ اور اس کے نیچے میں شراب چھوڑنے کا کولبو کرنے کا گھر (۲) اور تم اس کو چوروں کو گھر اور گھربنایا۔

۷۔ اور اس تاکستان کو با غبانوں کے پردازیا۔

بنائے ڈالے ہو۔ (۳)

۸۔ اور جبکہ شراب جمع کرنے کا وقت آپنچا۔

۹۔ اور جب کتم ہر ایک چیز کو اس لئے کرتے

مالک نے اپنے غلاموں کو بھیجا۔

ہوتا کہ آدمیوں کو رضا مند ہنا۔

۱۰۔ با غبانوں نے ان دیکھا تو انہوں نے بعض

۱۱۔ اور تم نے اللہ کو اپنی عقل سے نکال ڈالا

کوڈھیلوں سے مارا اور چند کو زندہ جلا دیا اور

کئی دوسروں کا پیٹ چھری سے چھاڑ ڈالا۔

۱۲۔ جب میں تم سے جیخ کر کہتا ہوں کہ پیشک تم

۱۳۔ اور ان با غبانوں نے کئی مرتبہ یہ قتل کیا۔

۱۴۔ پس اب تم مجھ سے یہ کہو کہ تاکستان کا

۱۵۔ نہ ابراہیم کے بیٹے (۴) جس نے کہدا

۱۶۔ مالک با غبانوں سے کیا سلوک کریگا؟“

۱۷۔ پس ہر ایک نے جواب دیا کہ: ”پیشک وہ

۱۸۔ ان با غبانوں کو بری طرح ہلاک کریگا۔ اور

۱۹۔ اگورستان کو دوسرے با غبانوں کے پرداز کریگا۔“

۲۰۔ اسی لئے یہ نوع نے کہا: ”کیا تم نہیں جانتے

۲۱۔ خرابی ہے تمہارے لئے اے کاتجو! اور

۲۲۔ ہو کہ تاکستان وہ اسرائیل کا گمراہ ہے۔ اور

۲۳۔ فتھو! اجکتم ایسے ہو کیونکہ اللہ تم سے کہانت کو

۲۴۔ با غبان یہودا کی قوم اور اورثیم (۱)؟

۲۵۔ تباہی ہے تمہارے لئے اس واسطے کہ اللہ

۲۶۔ غصبنا کہے (الف) تم پر۔

(خ) سورہ الیوم السبت۔ (۲) یوحنا: ۱۲: ۲

(۱) اللہ قہار۔ (۱) یسوعیہ: ۵: ۷

(۲) یوحنا: ۸: ۲۲-۲۳

(۳) متی: ۲۱: ۱۳ (۴) یوحنا: ۸: ۲۲-۲۳

۱۲۔ کیونکہ تم نے بہت سے اللہ کے نبیوں کو قتل ہی مجھے بتاؤ کہ آیا کہ تمہارے لئے بست کے کردار ہے پہاٹک کر اخاب کے زمانہ میں دن پاتیں کرنا حلال نہیں ہے اور درودوں کی ایک شخص بھی ایسا نہیں پایا گیا اللہ کے تجارت کے لئے دعا کا پیش کرنا؟“

قدوسیوں کو ذمہ کرتا۔“

۱۳۔ اور تم میں سے کون ہے اگر اس کا گدھا

۱۴۔ اور جبکہ یسوع نے یہ کہا، کاہنوں کے بست کے دن ایک گز ہے میں گرپے (۱) تو سرداروں نے اس کے پکڑ لینے کا ارادہ کیا۔ مگر وہ عام آدمیوں سے ڈر گئے (۲) جنہوں نے وہ اس کو بست کے دن نہ نکالے؟“

۱۵۔ ایک بھی نہیں!

۱۶۔ پھر یسوع نے ایک عورت کو دیکھا۔ پس آیا میں اسرائیل میں سے ایک لڑکی کو (۳) جس کا سر اس کی پیدائش کے وقت سے تدرست بنانے کے سبب سے بست کا توڑنے زمین کی جانب جھکا ہوا تھا۔

۱۷۔ پس کہا: ”اے عورت! تو اپنا سر اوپر اٹھا ہمارے اللہ کے نام سے (ب) تاکہ یہ لوگ جان میں کہ میں درحقیقت حق کہتا ہوں اور یہ کہ خدا چاہتا ہے کہ وہ میرے قول کو پھیلائے۔“

۱۸۔ تب اسی وقت عورت تدرست ہو کر خدا کی بڑائی بیان کرتی ہوئی سیدھی ہو گئی۔

۱۹۔ پس کاہنوں کے سردار یہ کہہ کر غل چانے ان کی آنکھوں میں شہیر ہے: لگئے کہ: ”یہ آدمی ہرگز خدا کی جانب سے بھیجا گئے لوگ کس قدر رذیا دہ ہیں۔ جو چیزوں سے تو ذرتے ہیں مگر ہاتھی کی کچھ پرواہ نہیں ہو انہیں ہے۔“

۲۰۔ اس لئے کہ یہ بست کا خیال نہیں رکھتا کرتے؟“

کیونکہ اس نے آج کے دن ایک یکار کو ۲۱۔ اور جبکہ یہ کہہ یسوع یہیک سے باہر نکل گیا تدرست ہو یاد یا ہے۔

۲۲۔ لیکن کاہن اپنے آپس میں غصہ سے بیق و تاب کھانے لگے۔

۲۳۔ کیونکہ انہوں نے اسکو پکڑنے اور اس

(ب) باذن اللہ۔

سے کوئی کسر نکالنے کی دلکشی قدر نہیں پائی۔ ۹۔ اس لئے کہ دنیا دیوانی ہے اور وہ اس کے جیسی کہ ان کے باپ دادوں نے اللہ کے قریب ہیں کہ مجھے اللہ کہنے لگیں، اور جبکہ یہ کہا قدوں کے ہارے میں پائی تھی۔ وہ رویا۔

۱۰۔ اس وقت فرشتہ جبریل آیا۔

۱۱۔ اور کہا: "اسے یوں اتو مت ذرا س لئے کہ اللہ

۱۔ اور یوں اپنی خدمتِ نبوت کے درسرے نے تھوڑا یہاں پر قوتِ عطا کی ہے (ب) سال میں اور شلیم سے روانہ ہوا۔

۱۲۔ یہاں تک کہ بلاشبہ تو جس چیز کو بھی اللہ کے نام سے (ا) تھیں گا وہ تماستہ اور پوری ہو جائے گی۔

۱۳۔ اور جبکہ وہ شہر کے دروازہ کے قریب پہنچا (۳) شہر کے آدمی ایک یہودہ ماں کے اکلوتے معبود قدیر حیم تیری ہی مشیت پوری ہو (ب)

بیٹے کی لاش قبر کی طرف اٹھائے جا رہے تھے۔

۱۴۔ اور جبکہ یہ کہا وہ میت کی ماں کے نزدیک گیا اور اس سے مہربانی کے ساتھ بولا: "اے

۱۵۔ پس جبکہ یوں چہپنا لوگوں نے جانا کہ حقیقت جو آیا ہے وہ یوں جلیل کا نبی ہے (۳) پس اس سب سے وہ آگے بڑھے اور

اس سے میت کے لئے منت سے یہ چاہا کہ اس کو زندہ اٹھا کر کھڑا کر دے کیونکہ وہ پیش کرنی ہے۔

۱۶۔ پس لڑکا ہی اٹھا۔

۱۷۔ اور سب کے سب لوگ یہ کہتے ہوئے خوف سے بھر گئے کہ: "حقیقت اللہ نے ہمارے مائن ایک بڑے نبی کو قائم کیا ہے اور اپنے

گروہ کی خبر گیری فرمائی ہے۔

(ب) اللہ محطی (ا) باذن اللہ پنا کہا: "اے ربِ بھکار دنیا سے اٹھا لے۔

(۱) سورہ الحجر الموسٹ من الْحُجَّی (۳) الو۷۷: (۲) اگر بڑی (ب) اللہ قدیر و بر حمن

عمرات کی ترکیب ایک گزویہ میکے صاف سمجھ میں جیسی آنحضرت (ت) سورۃ المجموعی۔

## فصل نمبر ۷۲

## فصل نمبر ۲۸

۷۔ لیکن یہ نوع نائین میں نہیں تھا بلکہ کفر نام جانے کے لئے پڑت گیا۔

۸۔ اس وقت یہودیوں میں رومانیوں کی فوج اور نائین میں اختلاف اس حد تک پہنچا موجود تھی۔

۹۔ کیونکہ ہمارے شہر ہمارے پچھلے بزرگوں "تحقیق و شخص" جس نے کہم سے ملاقات کی کے گناہوں کے سب سے ان کے مطیع تھے۔ وہی ہمارا اللہ ہے۔"

۱۰۔ اور رومانیوں کا معمول تھا کہ ہر دو شخص جو کرم کو کسی قسم کا فائدہ پہنچانے والا نیا کام کرتا (ج) پس اس کو کسی آدمی نے نہیں دیکھا ہے۔ اسے وہ معبدوں کیتے اور اس کی عبادت کرتے۔

۱۱۔ اور چند دوسروں نے کہا: "وَهُنَّا تَوَالِلُهُ ۖ" اور چند دوسروں نے کہا: "وَهُنَّا تَوَالِلُهُ ۖ" اور شیطان کا پیٹا۔ کچھ بھی نہیں۔ اس لئے کہ اللہ کے جسم ہی نہیں کردہ بال پھول والا ہو۔ بلکہ یہ اللہ کا بھیجا ہوا ایک برا نبی ہے۔"

۱۲۔ اور شیطان کا دوسرا اس حد کو پہنچا کر قرب ہوا کہ یہ ہماری قوم پر یہ نوع کی خدمت بنتت کے تیر سے سال میں بڑی تباہی کھینچ لائے۔

۱۳۔ اور یہ نوع کفر نام جو کیا گیا۔

۱۴۔ پس جب اس کو شہر کے رہنے والوں نے اپنے پاس کی بہترین چیز دے دیتے ہیں۔

۱۵۔ پس شیطان نے اس ڈھنگ کی گنگوے کیا (۱) اور انہیں اس دلان کے سامنے کے بیان تک دوسروں لایا کہ اس نے نائین کی قوم شاگرد اور ترے ہوئے تھے۔

(ج) اللہ لا تدر کہ ابصار (۱) سرنس ۳۲:

(ج) سورۃ

۱۴۔ پھر بیو ع کو بلا لیا اور اس سے ان بیماروں ۳۔ میں تم سے مجھ کہتا ہوں کہ درحقیقت بہت کی تندرتی کے لئے منت کی۔ سے آدمی حکم دیتے ہیں تو غلطی کرتے ہیں۔

۱۵۔ تب بیو ع کو بلا لیا۔ اور اس سے ان ۳۔ اور اس کے سوانحیں کہ وہ اسی امر میں حکم دیتے ہوئے غلطی کرتے ہیں جو کہ ان کی خواہشوں کے موافق نہ ہو۔

۱۶۔ اور لیکن جو چیز کہ ان کی خواہشوں کے موافق

۱۷۔ اس کا فیصلہ وہ قبل از وقت کر دیتے ہیں۔

۱۸۔ اسی طرح ہمارے باپ دادا کا معمودا پنے نبی

۱۹۔ داؤ دکی زبان سے ہم کو پاکارتا اور کہتا ہے: ”اے

۲۰۔ آدمیوں اتم عدل کے ساتھ حکومت کرو (۳)“

۲۱۔ پس وہ لوگ کیسے سخت ہیں جو کہ سڑکوں

۲۲۔ کے موزوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور اس کے سوا

۲۳۔ ان کا کوئی کام نہیں ہوتا کہ راست پلنے والوں پر

۲۴۔ کہتے ہوئے حکم لگائیں۔

۲۵۔ کہ ”یہ میں ہے اور وہ بد صورت اور یہ اچھا

۲۶۔ ہے وہ برا۔“ ان کے لئے خرابی ہے۔ اس لئے

۲۷۔ کہ وہ مواخذہ کا عصا اس کے ہاتھ سے اٹھا

۲۸۔ لیتے ہیں جو کہ کہتا ہے۔ ”پیشک میں دیکھنے والا

۲۹۔ اور حکم کرنے والا ہوں (۱) اور میں اپنی بزرگی

۳۰۔ کسی کو ہر گز نہیں دیتا۔“

۳۱۔ میں تم سے مجھ کہتا ہوا کہ بلاشبہ یہ لوگ اس

(۱) یحکم اللہ (۳) زبور نہ کر میں

۳۲۔ اور یہ آیت قطعاً نہیں ہے صحیح عداؤ آیت ”۱“ ہے

۱۸۔ اسے اسرائیل کے معبود! اپنے  
مقدس نام سے (۱) اس بیمار کو تندرتی عطا کر  
پس وہ تندرتست ہو گئے۔

۱۹۔ اور بہت کے دن بیو ع جمع میں داخل  
ہوا۔ پس تمام قوم وہاں دوڑی گئی تاکہ اس کی  
باتیں نہیں۔

## فصل نمبر ۳۹

۱۔ اس دن کاتبتوں نے داؤ دکی زبور پڑھی جس  
جگہ کہ داؤ دکہتا ہے (۲) جب بکھی میں کوئی  
وقت پاہوں عدل کرنے کا حکم دیتا ہوں“

۲۔ اور انہیاء (توڑایت) کے پڑھے جانے  
کے بعد بیو ع سیدھا کھڑا ہو گیا اور اپنے  
دونوں ہاتھوں سے چپ رہنے کا اشارہ کیا اور  
اپنا منہ کھول کر یوں ٹھٹھلوکی۔ ”بھائیو اتم نے  
یقیناً وہ بات سن لی ہے جو کہ ہمارے باپ داؤ د  
کی نے کبھی کہ پیشک اس نے جب بکھی کوئی  
وقت پاہوں عدل کرنے کا حکم دیا ہے۔

(۱) الہ بن (بنی) اسرائیل مازنہ (ب)

الله شہید اللہ حکیم (۲) زبور ۵۸:۱۶

- چیز کی گواہی دیتے ہیں جس کو انہوں نے نہ کبھی ۷۱۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ حقیقت شیطانوں  
دیکھا ہے اور نہ تھا ہے۔
- ۱۰۔ اور فیصلے دینے والے ہیں بدلوں اس کے سے رد تکشہ کھڑے ہو جائیں گے۔  
کروہ قاضی مقرر کئے جائیں۔ ۱۸۔ کیونکہ وہ یحد خوفناک ہو گا۔
- ۱۹۔ اور حقیقت وہ اصلی سبب سے زمین پر اللہ کی ۲۰۔ اے قاضی مقرر کئے گئے انسان تو کسی  
دونوں آنکھوں کے سامنے برے سمجھے گئے دوسرا چیز کی طرف نظر نہ کر۔  
ہیں وہ اللہ کے عقریب آخرت کے روز ان ۲۱۔ نزدیکی رشتہ داروں کی جانب اور نہ  
لوگوں سے سخت خوفناک موافذہ کرے گا۔ دوستوں کی طرف اور نہ عزت و بزرگی کی  
۲۲۔ خرابی ہے تمہارے لئے تباہی ہے تمہارے جانب اور نہ کسی کی طرف۔  
لئے تم ہی وہ لوگ ہو کہ بدی کی مدح کرتے ہو۔ ۲۳۔ بلکہ فقط خدا کے ذر سے اسی حق کی جانب  
نظر کر کہ جس کا بڑی کوشش کے ساتھ طلب کرنا  
اور برائی کوئی کہتے ہو (۱)۔
- ۲۴۔ اس لئے کرم اللہ پر اس بات کا حکم لگاتے تھجھ پروا جب ہے۔  
ہو کہ وہ خطواوار ہے حالانکہ وہ نیکی کا پیدا کرنے  
۲۵۔ کیونکہ وہی تھجھ کو اللہ کے موافذہ سے  
پچائے گا۔
- ۲۶۔ اور شیطان کو یوں بے گناہ بتاتے ہو گویا  
کروہ نیکوکار ہے۔ حالانکہ وہی ہر ایک برائی کی  
بغير رحم کے سزا دیا جائے گا۔

## فصل نمبر ۵۰

- ۱۔ اے انسان! جو کہ تو اپنے غیر کو عیب لگاتا  
آپنے گا جو کہ روپوں پیسوں کی وجہ سے  
گھنگار کو بے خطاب نہیں ہے۔
- ۲۔ مجھ کو بتا آیا تو نہیں جانتا کہ تمام آدمیوں کی  
بیدائش ایک ہی نئی سے ہے۔
- ۳۔ کیا تھجھ کو معلوم نہیں کہ کوئی بھی نیکوکار نہیں  
نہیں دیتے (۲)

(ب) بعکم اللہ (۱) شیعہ ۲۰: (۲) شیعہ ۲۳: (ت) سورہ الطالمن.

- پایا جاتا مگر اللہ (۱) یکا (۱)
- ۱۲۔ میں تم سے بچ کہتا ہوں۔ قسم ہے اللہ کی  
اسی واسطے ہر ایک آدمی جھوٹا اور گھبگار ہوا۔ زندگانی کی (ت) وہ اللہ کر میں اس کے حضور  
۱۳۔ اے انسان تو مجھے سچا مان کر پیش ک تو جبکہ میں کھڑا ہوں گا کہ پیش ک باطل حکم ہی تمام  
اپنے غیر کو کسی گناہ پر سزا دیتا ہے۔ تو بلاشبہ گناہوں کا باپ ہے (ث)  
۱۴۔ تیرے دیں اسی گناہ میں سے وہ چیز ہے کہ تو کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں جو کہ بدلوں ارادہ  
کے گناہ کرتا ہے۔ اس پر سزا دیا جاتا ہے۔
- ۱۵۔ فیصلہ دینا کیسا خفت خطرناک ہے ظالمانہ  
۱۶۔ اور نہ کوئی شخص اس چیز کا ارادہ کرتا ہے، فیصلہ کے سبب سے ہلاک ہوئے۔  
جسے جانتا نہیں۔
- ۱۷۔ اس حالت میں اس گنجگار کے لئے تباہی  
ہے جو کہ اپنے فیصلہ میں یہ حکم لگاتا ہے کہ خطا  
نیکی ہے اور ننگی بدی۔
- ۱۸۔ جو کہ اسی سبب سے نیکوکاری کو چھوڑ دیتا  
اور گناہ کو پسند کر لیتا ہے۔
- ۱۹۔ پیشک اس پر ایسا خفت قصاص وارد ہو گا جو  
برداشت کی طاقت سے باہر ہو جبکہ اللہ دنیا  
سے جواب طلب کرنے آئے گا۔
- ۲۰۔ کس قدر کثرت سے ہیں وہ لوگ جو کہ  
ظالمانہ حکم کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔
- ۲۱۔ اور کتنے زیادہ ہیں وہ لوگ جو کہ ہلاک  
ہونے کے قریب ہو چکے ہیں۔
- ۲۲۔ بس وہ اسی سبب سے جنت سے نکال فرعون (۲) نے موی اور قوم اسرائیل پر  
کفر کا حکم لگایا۔
- ۲۳۔ اور انہوں نے اپنی تمام نسل پر (بھی) حکم  
لگایا۔
- (ت) باللہ حی (ث) باللہ حی حکم السؤام العرامت  
(۲) خروج:۵ (۳) اسوسیل ۹:۱۸
- (۱) لا خیر الا اللہ (ب) (۲) اللہ خالق (۱) لرقة ۱۹:۱۸

- ۳۵۔ اور ایوب کے تمدن دوستوں (۳) (کے کا مستحق ہے۔  
 ۳۶۔ اور اخی اب (۲) نے ایلیا پر حکم لگایا۔ قصہ) سے جنہوں نے کہ اللہ کے بے گناہ  
 ۳۷۔ اور بخود نصر (۵) نے ان تین لڑکوں پر دوست ایوب پر حکم لگایا۔  
 جنہوں نے کہ ان کے جھوٹے معبودوں کی ۳۸۔ اور داؤد نے مفیہشت (۲) اور ارویا  
 پوجا نہیں کی تھی۔ (۵) پر حکم لگایا۔  
 ۳۹۔ اور شیخان نے سوستہ (۶) پر حکم لگایا۔ ۴۰۔ اور کورش (۶) نے حکم لگایا کہ وائیال  
 ۴۱۔ اور تمام بہت پرست سرداروں نے نبیوں شیروں کی غذائیے۔  
 ۴۲۔ اور بہت سے دیگر آدمی اسی کے سب  
 پر حکم لگایا۔  
 ۴۳۔ اللہ کا حکم کس قدر بیعتا ک ہے۔ سے موت کے منہ پر پہنچ گئے۔  
 ۴۴۔ حکم لگانے والا ہلاک ہوتا ہے اور جس پر حکم ۴۵۔ اسی واسطے میں تم سے کہتا ہوں کہ تم الزام  
 لگایا گیا وہ نجات پالیتا ہے۔ نہ کجا وہ پس الزام نہ لگائے جاؤ (۱) (۷)  
 ۴۶۔ اور اے انسان یہ بات کس سبب سے؟ ۴۷۔ پس جبکہ یسوع نے اپنا کلام ختم کیا بہت  
 اگر اس وجہ سے نہیں کروہ لوگ ظلم کی راہ جہلا سے آدمیوں نے اپنے گناہوں پر روتے دھوتے  
 کر بے گناہ پر حکم لگاتے ہیں۔  
 ۴۸۔ کس قدر رخت تھا نیکوں کا نزدیک ہونا چیزیں چھوڑ دیتے اور اس کی بیرونی کرتے۔  
 ۴۹۔ لیکن یسوع نے کہا: ”تم اپنے گھروں ہی  
 ہاگت سے۔  
 ۵۰۔ اس لئے کہ انہوں نے باطل حکم لگایا۔ میں نہ رہو۔  
 ۵۱۔ یہ بات یوسف کے بھائیوں (کے  
 قصہ) سے واضح ہوتی ہے جنہوں نے کاس کو ۵۲۔ اور اللہ کی عبادت ذر کے ساتھ کرو پس تم  
 مصریوں کے ہاتھ پنج ذالاقا (۱)  
 ۵۳۔ اس لئے کہ میں خدمت لینے کو نہیں آیا  
 بلکہ خدمت کرنے کو آیا ہوں۔ (۸)  
 (۱) من لا يحكم على الا بحکم عليه غيره. مہ  
 (۲) ایوب۔ (۳) سویں کل (۳:۲) سویں کل (۵) سویں کل (۱:۱۵)  
 (۴) دایال ۱۶:۲۰ اور یوسف (۷) تھی ۱:۱۸ (۸)  
 تھی ۱:۲۰۔

بھائی پر حکم لگایا۔

(۲) اسلامین ۱۸:۱۷ (۵) دایال ۲:۱۹ (۶)

سوستہ ۲۳:۱۵ اپدراش ۲:۳۷ (۲) سنتی ۱:۱۲

- ۲۵۔ اور جبکہ یہ بات کہی وہ مجمع اور شہر میں سے ۵۔ اسی لئے میں نے اللہ کے جناب میں دعا کی اور اس کے واسطے روزہ رکھا جس نے اپنے نکل گیا۔
- ۲۶۔ اور جنگل میں اکیلا رہتا کہ دعا مانگ فرشتہ جبریل کی وساطت سے میرے ساتھ یہ کیونکہ وہ (یوں) تہائی کو بہت پسند کیا کرتا کلام کیا۔
- ۷۔ کہ ”اے یوں! تو کیا طلب کرتا ہے اور تیری غرض کیا ہے؟“

۸۔ میں نے جواب دیا: ”اے رب! تو جانتا ہے کہ وہ کوئی چیز ہے کہ شیطان اس کا سبب ہوا؟ اور یہ کہ اس کے بہکانے کے ذریعہ سے باقیت سے آدمی ہلاک ہوتے ہیں۔

۹۔ اور وہ (شیطان) تیری ہی خلقت ہے اے رب! جس کو کتو نے پیدا کیا۔

۱۰۔ پس اے رب اس پر رحم کر! ”اللہ نے جواب دیا: ”اے یوں دیکھ میں اس سے درگزر کروں گا۔

۱۱۔ اب تو اس کو اس بات پر آمادہ بناؤ کہ وہ صرف اتنا کہہ دے کہ ”اے رب میرے مجبودا! پیشک میں نے خطا کی ہے پس تو مجھ پر رحم کر۔“

۱۲۔ تو میں اس کو معاف کر دوں گا اور اسے اس کے پہلے حال کی طریق پھر لاؤں گا۔“

۱۳۔ یوں نے کہا: ”جب میں نے اس بات کو سنایا جد خوش ہوا یہ یقین کر کے پیشک میں نے یقین کر دی ہے۔“

۱۴۔ اسی لئے میں نے شیطان کو بلایا اور وہ یہ کہتا ہوا آیا: ”اے یوں! مجھے تیرے لئے کیا

## فصل نمبر ۵

۱۔ اس کے بعد کہ یوں خدا سے دعا مانگ چکا۔ اس کے شاگرد اس کے پاس آئے۔ اور انہوں نے کہا: ”اے تعلیم دینے والے ہم دو پاتیں معلوم کرنے کے شائق ہیں۔

۲۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ تو نے شیطان سے کیونکہ بات چیت کی حالت کو اسی کے ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ اس (شیطان) نے توبہ نہیں کی ہے؟

۳۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ (قیامت) باز پرس کے ون اللہ حساب کرنے کیونکر آئے گا؟

۴۔ یوں نے جواب دیا: ”میں تم سے حق کہتا ہوں کہ میں نے جب شیطان کی ذلت کا حال معلوم کیا اس پر ترس کھایا۔ اور انسان کی جس پر کڑھا جس کو کہ وہ شیطان بہکاتا ہے تاکہ یہ گناہ کرے۔

(ب) سورہ الشیطان بلا ترب. مت.

- کرنے والا جب ہے؟“
- ۱۳۔ میں نے جواب دیا: ”اے شیطان تو جو ۲۳۔ پس بیٹک میرے لئے بہت سے کچھ کرے اپنے ہی لئے کر۔“
- ۱۴۔ فرشتوں میں سے اور سخت طاقتور بت پرستوں میں سے ہوں گے جو کہ اللہ کو بدواس بنادیں گے۔ (۱)
- ۱۵۔ کیونکہ میں تیری خدمت کا خواہاں نہیں۔
- ۱۶۔ اور تجوہ کو میں نے محض اس کام کے لئے بایا ہے۔ جس میں تیری بھلانی ہے۔
- ۱۷۔ شیطان نے جواب دیا: ”جبکہ تو مجھ سے خدمت لینا نہیں چاہتا تو میں بھی تجوہ سے زیادہ بزرگ ہوں۔“
- ۱۸۔ اس وقت میں نے کہا: ”اے شیطان تو بیٹک اچھی عقل والا ہے۔ اس لئے تو نہیں جانتا کہ تو کیا کہہ رہا ہے؟“
- ۱۹۔ پس تو ہرگز اس قابل نہیں کہ میری خدمت کرے۔ تو اے وہ شخص جو کہ مٹی ہے لیکن میں اور کہا: ”اب آ اور چاہیے کہ ہم اس صلاحت کو میرے اور اللہ کے مابین پوری کریں۔“
- ۲۰۔ اور اے یوں تو ہی تھا کہ کیا کرنے والا جب ہے؟ کیونکہ تیری تو عقل نہ کرنے ہے۔
- ۲۱۔ میں نے جواب دیا: ”فقط دو کلے کہنا جمال اور ابد الی حال کی جانب پڑا آئے۔“
- ۲۲۔ بحالیکہ تجوہ کو معلوم ہے کہ فرشتے میخائیں تجوہ قیامت کے دن اللہ کی تلوار (پل) سے ایک لاکھ ضریبیں لگائے گا۔
- ۲۳۔ اور تجوہ کو ہر ایک دار سے دس چھوٹوں کا۔ پس شیطان نے کہا: ”بیٹک میں اس صلاحت کو خوشی سے قبول کروں گا۔ جبکہ اللہ عذاب پہنچے گا۔“
- ۲۴۔ شیطان نے جواب دیا: ”عذریب ہم انہی دونوں کلموں کو مجھ سے کہے۔“
- ۲۵۔ اس دن دیکھ لیں گے کہ ہم دونوں میں سے ایمانی زبان کے ندوں میں عبارت گول مول ہے۔ صاف مطلب کچھ میں نہیں آ سکا۔

- ۳۲۔ تب میں نے کہا: ”اے لمحن! ابھی گی۔  
میرے سامنے سے دور ہو جا۔
- ۳۳۔ اس لئے کتو گنہگار اور ہر ایک ظلم و خطأ ہوئے (گنہگار) ہی ذرنے والے نہ ہوں  
کاموجد ہے۔
- ۳۴۔ بلکہ پاک ذات اور اللہ کے برگزیدہ  
اشخاص بھی (یونہی تحراتے ہوں گے)
- ۳۵۔ پس شیطان غل مچاتا ہوا اپنی گیا۔ اور  
اس نے کہا ”اے یوں باتیں یوں نہیں ہے مگر  
تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اللہ کو خوش کرے“
- ۳۶۔ یوں اپنے شاگردوں سے کہا:  
”اب تم درکھوکرہ کہاں رحمت پائے گا۔“
- ۳۷۔ شاگردوں نے جواب دیا: ”ہرگز نہیں  
اے رب اس لئے کہ اس نے تو بے نہیں کی اللہ (۱) کو بھی خوف ہو گا۔
- ۳۸۔ کیونکہ اللہ (ب) اپنا جلال ظاہر کرنے کے  
لئے اپنے رسول کو یادداشت کی قوت سے خالی  
بنا دے گا۔ (ت)
- ۳۹۔ یہاں تک کہ وہ یادداشت کرے گا کہ کیونکہ اللہ  
نے اسکو ہر ایک چیز عطا کی ہے۔
- ۴۰۔ میں تم سے یقین کرتا ہوں دل سے باتم کرتا  
ہوا کہ ہر آئینہ میرے بھی روشنکے کھڑے ہوں  
گے اس لئے کہ دنیا مجھ کو معبود کہے گی۔
- ۴۱۔ نکالے ہوئے (گنہگار) دس جسموں کو اس  
بات پروفیت دیں گے کہ وہ جا کر خدا کا سخت  
پیش کروں (جو ابد ہی کروں)
- ۴۲۔ اللہ کی زندگانی کی قسم ہے (ث) وہ اللہ کر  
غصب کے ساتھ ان سے کلام کرنا شیش (ت)
- ۴۳۔ میری جان اس کے حضور میں کھڑی ہونے  
وہ لوگ کہ ان پر تمام مخلوقات گواہی دے

(۱) رسول اللہ (ب) اللہ دھل (ت) رسولہ (ث)

باللہ حی۔

## فصل نمبر ۵۲

۱۔ ”میں تم سے یقین کرتا ہوں کہ اللہ کی عدالت کا  
دن بڑا پڑھ عرب ہو گا۔ ایسا کہ درگاہ الہی سے

نکالے ہوئے (گنہگار) دس جسموں کو اس کے لئے حساب  
پیش کروں (جو ابد ہی کروں)  
۲۔ غصب کے ساتھ ان سے کلام کرنا شیش (ت)  
۳۔ میری جان اس کے حضور میں کھڑی ہونے  
وہ لوگ کہ ان پر تمام مخلوقات گواہی دے

(۱) اللہ عادل بلا ذنوب (ب) سورۃ القيمة.

(ت) اللہ فہار

## فصل نمبر ۵۳

والی ہے۔ کریشک میں بھی ایک فنا ہونے والا آدمی ہوں تمام انسانوں جیسا۔

۱۲۔ علاوه اس کے کہ میں اگرچہ اللہ نے مجھ کو

بیماروں کی تندرتی اور گنہگاروں کی اصلاح کے لئے اسرائیل کے گھرانے پر نبی بنا کر مقرر کیا آئے دنیا پر ایک بڑی تباہی (۱) وارد ہو گی۔

۱۳۔ اور ایک خوبیز قیس ڈالنے والی لڑائی ہے۔ اللہ کا خادم (ج) ہوں۔

۱۴۔ اور تم لوگ اس بات پر گواہ رہو کر میں چھڑے گی۔

۱۵۔ کیونکہ ان شریروں کو برا بکھتا ہو جو میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد میری انجیل کے حق کو اپنے باپ کو تو سوں کی جھابندیوں کے سبب

شیطان کے کام سے باطل کر دیں گے۔

۱۶۔ مگر میں خاتمه (دنیا) سے کچھ پہلے واپس آؤں گا۔

۱۷۔ اور اسی وجہ سے شہر اجل جائیں گے اور ملک

چھیل میدان ہو جائیں گے۔

۱۸۔ اور میرے ساتھ اخنواع اور ایلیا (ہوں گے)

۱۹۔ اور بکثرت جان لینے والی وبا میں واقع ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ شخص بھی نہ ملے گا جو

مردوں کو قبرستانوں میں اٹھا کر لے جائے۔

۲۰۔ بلکہ (لاشیں) جانوروں کی غذا بننے کے لئے

ذال وی جائیں گی۔

اس نے آنسو بھائے۔

۲۱۔ اور جو لوگ زمین پر باقی رہیں گے اللہ ان

پر قحط بھیجے گا۔ پس روٹی سونے سے بھی بڑھ کر

روئے اور انہوں نے یہ کہتے ہوئے شور مچایا:

”اے پروردگار معبود! تو معاف کر اور اپنے

بے گناہ خادم پر حرم کر۔“

۲۲۔ تب یوسف نے جواب میں کہا:

”آمین، آمین“

(ج) قال عيسى انا عبد الله. منه

۲۳۔ ”خواک علیہ السلام“ مراد میں نہ

- کہ: "میں نے گناہ کیا ہے پس اے اللہ! مجھ بڑی بڑی چنانیں باہم جانی دشمنوں کی طرح پر حرم کر!" (۱)۔
- ۱۰۔ بلکہ لوگ خوفناک آوازوں کے ساتھ ابتد ۱۹۔ اور پانچویں دن ہر ایک جڑی بولی خون تک مبارک بزرگ رہنے والے (اللہ) کی روئے گی۔
- تائشری کریں گے۔
- ۱۱۔ اور اس کے بعد جبکہ وہ دن نزدیک آنے کوہ بغیر اپنی جگہ سے کچھ ہٹے ہوئے ایک سو گلے گا، پندرہ دن کا، اس تک ہر روز زمین چھاس ہاتھ کی بلندی تک اوپنچا ہو جائے گا۔
- ۱۲۔ اور سارے دن ایک دیوار کی طرح کھڑا کرے گی۔
- ۱۳۔ پہلے دن میں سورج آسمان میں اپنے دورہ کرنے کی جگہ کے اندر بغیر روشنی کے چلے ۲۲۔ اور ساتویں روز معاملہ برخکس ہو گا۔ پس دو (سندر) یخچ کو اتر جائے گا یہاں تک کہ
- ۱۴۔ بلکہ وہ سیاہ ہو گا کہ کپڑے کی رنگت کی تقریباً نظر ہی نہ آئے گا۔
- ۱۵۔ اور روز در دن اک آواز نکالتا ہو گا جیسے کہ تری کے جانور ایک دوسرے پر پل پڑیں گے کوئی باپ کسی دم توڑتے ہوئے بیٹے پر درد اور دھنیل و شور مچاتے ہوں گے۔
- ۱۶۔ اور نویں روز ایک خوفناک ڈالہ باری سے روتا ہو۔
- ۱۷۔ اور دوسرے دن چاند خون سے بدلتا ہو گی یوں کہ وہ بہت تیزی سے جانیں تکلف کرے گی۔ اور قریب قریب اس سے جاتے گا۔
- ۱۸۔ اور زمین پر یہہ کی طرح خون (برستا) چانداروں کا دواں حصہ بھی نجات نہ پائے آئے گا۔
- ۱۹۔ اور تیسرا دن ستارے آپس میں یوں آئے گی۔ پس ایک تھائی پہاڑ پھٹ کر اور پارہ پارہ ہو کر رہ جائیں گے۔
- ۲۰۔ اور چوتھے روز چھوٹے چھوٹے پتھر اور اور گیارہویں دن ہر ایک دریا الٹا بھی گا اور پانی تمیں خون بہتا ہو گا۔

(۱) اللہ معطی۔

۲۷۔ اور بارہویں اور روز ہر ایک مغلوق روئے اگر ہم پا ارادہ کریں کہ اس دن میں خوف نہ اور چیخنے گی۔  
کھائیں۔“

۲۸۔ اور تیرہویں دن آسان یوں لپیٹا جائے گا  
بھیسے کاغذ کا تخت۔

۲۹۔ اور وہ آگ بر سائے گایہاں تک کہ ہر  
جاندار مر جائے گا۔

۳۰۔ پس جبکہ یہ علامتیں گز رجاں میں گی دنیا کو

آئے گا کہ پہاڑوں کی چوٹیاں چڑیوں کی اس میں کوئی زندہ (ت) بجز اللہ کے جو کہ اکیلا طرح ہوائیں اڑتی پھریں گی۔

۳۱۔ اور تمام زمین بالکل کندست میدان بن بڑائی ہے اب تک۔

۳۲۔ اور جبکہ چالیس سال گز رجاں میں گے تب

اللہ اپنے رسول کو زندہ کرے گا۔ جو کہ اس وقت بھی سورج کی طرح نکلے گا مگر یہ کہہ چکتا ہو گا

۳۳۔ اور کوئی زندہ (۱) باقی نہ رہ جائے گا۔ مگر ہو گا ہزار سورجوں کی طرح۔

۳۴۔ اللہ اکیلا کسی کے لئے بزرگی اور برتری ہے۔  
پس وہ بیٹھے گا اور کوئی بنت نہ کرے گا اس

۳۵۔ اور جبکہ یہو نے یہ کہا: ”اس نے لئے زندہ بدحواس جیسا ہو گا۔

۳۶۔ اور اندر چار فرشتوں کو بھی اٹھائے گا جو کر

۳۷۔ پھر زمین پر سردے مارا اور کہا: ”ہر وہ اللہ کے زندگی ہیں (۱) اور وہ رسول (ت)

شخص ملعون ہو جو کہ میرے اقوال میں اس اللہ کو تعالیٰ کریں گے۔

بات کو درج کرے کہ میں اللہ کا بیٹا ہوں ”پس ۵۔ پھر جب اس کو پا جائیں گے اس کی جگ شاگروان باتوں کے (سننے) وقت مردوں کی کے چاروں کونوں پر اس کے حافظہ بن کر طرح (یجنان سے ہو کر) گرپڑے۔ کھڑے ہو جائیں گے۔

۳۸۔ تب یہو نے ان کو یہ کہتے ہوئے ۶۔ بعد ازاں اللہ تمام فرشتوں کو زندگی بخش اٹھایا: ”ہمیں اس وقت اللہ سے ذرنا چاہیے (ب) سورۃ القصۃ (ت) اللہ ابداء حی (ت) رسول اللہ

(۱) یعنی جرمیں سیگائیں۔ رفاقتیں اور اور مل

(۲) اللہ حی ابداء۔

## فصل نمبر ۵۳

- دے گا جو کہ شہد کی سکھیوں کی طرح آ کر رسول ۱۵۔ اور وہ نکالے ہوئے چلائیں گے کہ اللہ کے گرد حلقوں کر لیں گے۔
- ”اے پروردگار ہمارے معبود (ب) تو ہمیں اپنی رحمت سے (محروم) نہ چھوڑ۔“
- ۱۶۔ اور اس کے بعد اللہ اپنے جملہ نیوں کو جان دے گا۔ جو سب کے سب آدم کے پیچے ہو کر کر کے) اٹھائے گا۔ وہ شیطان کرتا مخلوق آئیں گے۔
- ۸۔ پس وہ رسول اللہ (ج) کا ہاتھ اپنے آپ اس کی طرف نظر کرتے ہی اس کی ڈراویٰ کو اس کی تجہیبی داد داد کے جائے پناہ میں صورت کے دکھاوے سے ڈر کے مارے مردہ رکھتے ہوئے چومنیں گے۔
- ۹۔ پھر اللہ اس کے بعد اپنے تمام برگزیدہ ۱۷۔ پھر یموع نے کہا: ”میں اللہ سے (بندوں) کو زندہ کرے گا جو کہ شور مچائیں درخواست کرتا ہوں کہ اس دن اس ڈراویٰ گے کہ: ”اے محمد (ج) ہم کو یاد کر۔“ حالت کوندیکھیوں۔
- ۱۰۔ پس رسول اللہ (کے دل) میں انگلی چین و ۱۸۔ تحقیق اکیلا رسول (۱) اللہ ان نظاروں پکار سے رحم کو جنمیش ہو گی۔
- ۱۱۔ اور وہ ڈرتے ڈرتے غور کرے گا کہ ان کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا۔
- ۱۹۔ اس وقت فرشتہ دوسرا مرتبہ زنگھا بجائے کے چھٹکارے کے لئے کیا کرنا لازم ہے؟
- ۲۰۔ پھر اللہ اس کے بعد کل مخلوق کو زندہ (۱) گا۔ پس سب کے سب اس کے زنگھے کی آواز کرے گا۔ پس وہ اپنے ابتدائی وجود کی جانب سے وہ یہ کہتے ہوئے انھ کھڑے ہوں گے: ”اے خلائق! حساب دینے کے لئے آ۔ وہاں آ جائے گی۔
- ۲۱۔ اور ان میں سے ہر ایک کونطق کی قوت بھی کیونکہ تمara خالق تم سے حساب لینا چاہتا ہے۔
- ۲۲۔ ازاں بعد اللہ سب (اپنے حضور سے) یہو شفافاٹ (۲) کے اوپر ایک چکدارخت (۳) نکالے ہوؤں کو زندہ کرے گا جن کے اٹھتے ہی دکھائی دے گا کہ اس پر سفید بادل کا نکلاسا یہ اللہ کی کل خلقت ان کی بد صورتی سے ڈر جائے گی۔
- 
- (ب) اللہ سلطان (ت) اللہ ربکم۔ (۱)
- (۱) کرنخ: (۲) ۵۲:۱۵ (۳) ۱۲:۲:۲ (۴) مکافہ: ۱۱:۲۰

گا۔

۲۱۔ پس اب فرشتے شور کریں گے: ”پاک ۳۔ اور قسم ہے اللہ کی زندگانی کی (۱) کربے ہے تو معبدوں ہمارا توہی ہے جس نے ہم کو پیدا شک میں بھی دہاں نہ جاؤں گا۔ کیونکہ میں کیا۔ اور ہم کو شیطان کے (جال میں) گرنے جانتا ہوں جو پچھہ کر جانتا ہوں۔ سے بچالیا۔“

۲۲۔ اس وقت رسول (۱) اللہ ڈرے گا اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ ایک نے بھی اللہ سے دل کی محبت نہیں کی ہے (ث) جیسی کہ لازم نے سب چیزوں کو اس کی محبت کے لئے پیدا کیا ہے۔

۲۳۔ کیونکہ جو شخص صراف کے ذریعے سے سونا کا ۵۔ تب اس (رسول) کا خوف جانتا رہے گا مگر الیوے واجب ہے کہ اس کے پاس ساختہ اور وہ محبت اور ادب کے ساتھ عرش کی طرف پہنچے گا اور فرشتے گا تے ہوں گے: ”برکت

۲۴۔ پس جبکہ اس کے پاس ہی پیسہ ہو تو وہ یہ دلالا ہے تیرا قدوس نام اے اللہ ہمارے معبدو،“ قدرت نہیں رکھتا کہ اسکو صراف سے بدلتے۔ ۶۔ اور جبکہ وہ عرش کے نزد یک آپنے چیخ گا۔ اللہ

۲۵۔ مگر جبکہ اللہ کا (۱) رسول ڈرے تب بدی اپنے رسول (ت) کے لئے یوں پرده کھول سے بھرے ہوئے بدکار کیا کریں گے؟“ دے گا جیسے کہ ہر ایک دوست (۱) اپنے دوست کے لئے ملاقات پر بُکی مدت گزرنے کے بعد (دروازہ کھول دیتا ہے)

## فصل نمبر ۵۵

۷۔ اور رسول اللہ پہلے بات چیت کی ابتداء ا۔ اور رسول اللہ ان تمام نبیوں کو جمع کرنے کر کے کہے گا: ”میں تیری عبادات اور تموج سے جائے گا جن سے کوہ یہ خواہش کرے گا کوہ محبت کرتا ہوں اے میرے معبدو۔

۸۔ اس کے ساتھ چلیں تاکہ اللہ کے جناب میں ۹۔ اور اپنے تمام دل اور جان سے تیرا شکر کتا مومنوں کے لئے مفت کریں۔ ہوں۔

۱۰۔ کیونکہ تو نے ارادہ کیا پس مجھ کو پیدا کیا پس ہر ایک خوف کی وجہ سے عذر کرے۔ تاکہ میں تیرا بندہ ہوں۔

(ث) سورۃ القیامۃ

(۱)

(۱) بالله حی (ب) رسولہ (ت) رسول اللہ (۱) ترجمہ ۲۲: ۱۱

- ۱۱۔ اور تو نے ہر چیز کو میری محبت کے سبب سے اے پروردگار معبد و حیثم اور عادل (ج) یہ پیدا کیا تاکہ میں ہر چیز کی وجہ سے اور ہر چیز کے تو اپنا وعدہ اپنے بندے کے ساتھ یاد کے اندر اور ہر چیز سے بڑھ کر تجھ سے محبت کر۔
- ۱۲۔ پس چاہیئے کہاے میرے معبد تیری تمام دوست سے بھی کرتا ہو یہ جواب دے گا اور مخلوقات تیری حمد کرنے کے گا کہ: ”کیا تیرے پاس اس بات پر پکھہ گواہ بھی ہیں اے میرے دوست محمد (۱)“
- ۱۳۔ اس وقت تمام اللہ کی مخلوقات کہے گی: ”گواہ بھی ہیں اے میرے دوست محمد (۱)“
- ۱۴۔ پس وہ ادب کے ساتھ کہے ”پیشک اے رب!“
- ۱۵۔ میں تم سے بچ کہتا ہوں کہ حقیق شیطان اور شیطان کے ساتھ نکالے گے سب اس وقت یہاں تک رہ میں گے کہ ان میں سے ایک ایک کی آنکھ سے اُرذن کے پانی سے زیادہ تر پانی جاری ہو گا۔
- ۱۶۔ تب رسول (ت) اللہ جواب دے گا وہ ”او راللہ اپنے رسول (ج) سے یہ کہہ کر کلام کرے گا کہ ”خوب آیا تو اے میرے اماندار بندے۔“
- ۱۷۔ پس تو مانگ تجھ کو ہر چیز ملے گی“
- ۱۸۔ اسی لئے تیری جناب میں منت کرتا ہوں (ج) (امحمد ”سَبِّ اللَّهِ“ (ب) کتاب موسیٰ رکاب داؤد و کتاب عبیسی بن مریم علیہم السلام (ت) لیۃ النبیلۃ ذکر (ج) سلطان اللہ الرحمن و عادل۔

چیزیں اس کی محبت میں پیدا کی ہیں تاکہ تمام جو کہ اے رب تو نے مجھے عطا کی ہے ”  
خداوتات اس کے ساتھ میری حمد کرے“ ۲۵۔ پس جس وقت کہ رسول اللہ (ن) یہ کہے

۲۷۔ اس وقت ہر ایک ان میں سے جواب گا۔ اللہ (اس سے) یہ کہہ کر کلام کرے گا کہ  
دے گا: ”اے رب اہمارے پاس تن گواہ ہم“ تحقیق جو کچھ میں نے اس وقت کیا ہے مخف  
سے بڑھ کر (معتر) ہیں (ث)

۲۸۔ پس اللہ جواب دے گا: ”اور وہ تینوں گواہ کرنے کا درجہ معلوم ہو جائے“  
کون کون ہیں؟“

۲۹۔ تب موئی کہے گا: ”پہلا (گواہ) وہ کتاب  
۳۶۔ اور یوں کہنے کے بعد اللہ اپنے رسول کو  
(و) ایک لکھا ہوا نوشتہ دے گا جس کے اندر  
کل اللہ کے برگزیدہ لوگوں کے نام ہوں گے  
ہے جو کہ تو نے مجھے دی ہے۔“

۳۰۔ اور واؤ کہے گا: ”دوسرا (گواہ) وہ کتاب  
(ذ) ہے جو کہ تو نے مجھے دی“۔

۳۱۔ اور یہ شخص (ج) جو کتم سے باتم کر رہا  
ہے کہے گا کہ: ”اے رب تحقیق تمام دنیا کو  
اے ہمارے رب بزرگی اور احسان کیونکر  
شیطان نے بھاک دیا اس لئے اس نے کہا کہ  
تو نے ہی ہم کو اپنے رسول کو بخشنا ہے (ا)  
میں تیر اپنیا تھا اور تیر اشریک۔“

## فصل نمبر ۵۶

۱۔ اور اللہ اس نوشتہ کو کھولے گا جو کہ اس کے  
رسول کے ہاتھ میں ہے۔

۲۔ پس اس کا رسول اس کے اندر (کھے  
کر جس کو کہ تیرے رسول نے ثابت کیا  
ہوئے) کو پڑھے گا اور سب فرشتوں اور نبیوں  
اور تمام برگزیدہ لوگوں کو پکارے گا۔

۳۔ اور ہر ایک کی پیشانی پر (ا) رسول  
کرے گا اور کہے گا: ”یونہی وہ کتاب کہتی ہے

(خ) رسول اللہ۔ (د) رسولہ (ذ) الی القیامۃ ذکر الكتاب محمد

(ث) (ج) رسولک (ح)

علی السلام (ا) رسولہ (ب) سورۃ القیامۃ (۱)۔ ۴۵۳:

رسول اللہ (ث)

- اللہ (ت) کی علامت لکھی ہوگی اور فرشتہ میں جائے گا۔ وہ چہنوں کی گرانی رکھتی ہوگی۔ جنت کی بندگی لکھی جائے گی۔
- ۳۔ اور وہ پہلا شخص ہو گا جو کہ نہادیہ میں ڈالا جائے گا۔
- ۴۔ تب اس وقت ہر ایک خدا کے دامنے جانب (۲) کی طرف ہو کر گزرنے گا۔ ایسا جانب راست کہ رسول اللہ اس کے نزدیک بلائے گا اور وہ سب (بھی) شیطان ہی کی ہو گا۔
- ۵۔ اور انیاء اس (رسول اللہ) کے پہلو میں مانند حکارت اور شکاریوں کے موردوں گے۔
- ۶۔ اور اس وقت فرشتہ میخائل خدا کے حکم سے اور پاک آدمی (ادلیا) انیاء کے پہلو میں بعض کو سوچوٹیں اور کسی کو پچاس اور چند کوئی بیٹھیں گے۔
- ۷۔ اور مبارک لوگ پاک آدمیوں کے پہلو میں۔ پھر سب کے سب ہادیہ میں اتا رہیے جائیں گے۔ اس لئے کہ اللہ ان سے کہے گا: شیطان کو جواب دہی کے لئے بلائے گا۔
- ۸۔ پھر اس کے بعد حساب دینے کے لئے کل کافر اور زکارے گئے لوگ بلائے جائیں گے۔
- ۹۔ تب اس وقت یہ بد بخت آئے گا۔ اور ساری مخلوقات کے ساتھ اس کی شکایت جو کہ انسان سے کم تر درجہ کی ہے گواہ بن کر اللہ کے سامنے کہ ان لوگوں نے کیونکر انسان کی عبادت کی ہے۔
- ۱۰۔ اور کیونکر ان لوگوں نے اللہ اور اس کی خلقت کے ساتھ جرم کیا ہے۔
- ۱۱۔ اور نبیوں میں سے (بھی) ہر ایک ان پر گواہ بن کر اٹھے گا۔
- ۱۲۔ تب اللہ ان پر جہنم کے شعلوں (سے) جلائے جانے) کا حکم (نافذ) فرمائے گا۔
- ۱۔ اس وقت اللہ فرشتہ میخائل کو بلائے گا پس وہ (فرشتہ) اس (شیطان) کو اللہ کی تکویر (ج) سے ایک لاکھ چوتھیں مارے گا۔
- ۲۔ اس وقت اللہ فرشتہ میخائل کو بلائے گا پس (ت) اذا كان يوم الفيضة يحضر جميع المؤمنين يكتب على جهفهم بالثور دين رسول الله منه (ت) سورۃ القصص اللہ علی الشیطان و علی الکفار فی الیامۃ (ج) سیف اللہ (۲) مک ۲۵:۲۲

## فصل نمبر ۵

۱۳۔ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ پیشک نہ کوئی اپنے رسول سے کہے گا۔ ”اے میرے کلمے (۱) اور نہ کوئی خیال باطل میں سے (ایسا دوست! تو دیکھ کر ان کی شرارت کس قدر بڑی نہیں) ہے (کہ) اس خوفناک دن میں اس تھی۔

۱۴۔ پس میں نے جو کہ ان کا پیدا کرنے والا پر بجز اندھی جائے۔

۱۵۔ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ تحقیق بالوں کا ہوں کل مخلوقات کو ان کی خدمت کے لئے مطبع کر دیا آفتاب کی طرح چکے گا اور ہر ایک جوں بنایا۔ پھر انہوں نے ہر شے میں میری امانت جو کسی آدمی پر اللہ کی محبت میں (پڑی) ہو گی۔ کی۔

۱۶۔ اس لئے اب انصاف اور پورا انصاف یہ وہ آبدار موٹی سے بدلت جائے گی۔

۱۷۔ وہ مسکین لوگ جنہوں نے دل سے چھی ہے کہ میں ان پر حرم نہ کروں۔

۱۸۔ مسکنت کے ساتھ اللہ کی خدمت کی تھی پیشک

۱۹۔ تب رسول (ب) جوب دے گا: ”حق برکت دیئے جانے والے ہیں سہ چند اور چار ہے اے رب ہمارے بزرگ (ت) معجود۔

۲۰۔ بے شک کوئی ایک دوست اور بندوں میں سے چند۔

۲۱۔ اس لئے کہ وہ اس دنیا میں دنیا کے مشکلوں یہ قدرت نہیں رکھتا کہ تجھے سے ان پر کوئی سے خالی رہتے ہیں۔ پس ان سے بدیں سبب مہربانی طلب کرے۔

۲۲۔ اور میں تیرا ہی بندہ سب سے پہلے ان کے بارہ میں اس بات کے لئے مجبور نہ کئے جائیں گے کہ وہ حساب پیش کریں۔

۲۳۔ اور اس سے بعد کہ (رسول اللہ) یہ بات کہ انہوں نے دنیا کی دولت کو کیونکر خرچ کیا کہے گا ان (گنہگار کفار) کے خلاف فریضتے اور انہیاء سب کے سب اللہ کے بریزیدوں سمیت ہے۔

۲۴۔ بلکہ وہ بسبب اپنے صبر کے اور اپنی مل کر شور کریں گے۔ بلکہ میں بریزیدوں ہی کو مسکنت (۱) کے نیک بدل دیئے جائیں گے۔

۲۵۔ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ تحقیق اگر دنیا اس بات کو جان لے تو بے شک وہ بالوں کے اور سکھیاں اور پھر بیاں اور ریت بے شک کرتے کوئاں جوان، پر اور جوں کو سونے پر اور بدکاروں سے پناہ مانئی اور انصاف کا قائم کرنا روزہ رکھتے کوئمہ دعوتوں پر فضیلت دے۔ طلب کرتی ہے۔

۲۶۔ اور جبکہ سب کا حساب ختم ہو جائے گا اللہ اس وقت اللہ (۱) انسان سے کم تر درجہ

کے ہر زندہ جان کو مٹی کی طرف لوٹا دے گا۔ جس سے کوہ رسول اللہ بنتا ہے۔

۲۸۔ اور بدکاروں کو جہنم کی طرف بیسجے گا جو ۵۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ میخائل کی تکوار اپنے چلنے کے دوران میں دوبارہ اس مٹی کو کی گرانی دس جہنمون کی مانند ہونے کے کیا دیکھیں گے۔ جس کی جانب کتے اور گھوڑے معنی ہیں؟ اور دیگر ناپاک جانوروں کی بازگشت ہوتی ۶۔ یہ نوع نے جواب دیا: ”کیا تم نے نہیں سنا ہے جو کہ داؤ دنی کہتا ہے کہ کیونکہ نیکوکار

۲۹۔ تب وہ اس وقت کہیں گے کہ ”اے گنجنگاروں کی ہلاکت سے ہستا۔ پس وہ گنجنگار پروردگار (ب) معبود ہم کو بھی اس مٹی میں سے تخریکرتا ہے۔ ان ٹکنوں کے ساتھ کہتے لوٹا (ملا) دے۔“ (ت) مگر ان کی یہ ہوئے ”میں نے اس انسان کو دیکھا جو اپنی طاقت اور دولتمدی پر بھروسہ کرتا اور اللہ کو بھول گیا ہے۔ (ج)“

۷۔ پس میں تم سے حق کہتا ہوں کہ تحقیق

۸۔ اور اسی اثاء میں کہ یہ نوع باتیں کر رہا تھا ایرانیم اپنے باپ سے سخھا کرے گا۔ اور آدم شاگردی کے ساتھ روئے۔

۹۔ اور یہ محض اس لئے ہو گا کہ برگزیدہ لوگ کامل اور اللہ کے ساتھ ایک ہو کر اٹھیں گے۔

۱۰۔ یہاں تک کہ ان کی عقولوں میں ذرا سا خیال بھی اس کے عدل کے خلاف نہ پیدا ہو گا۔

۱۱۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ رسول (ج) اللہ بحالیکہ وہ رحم سے بھرا ہی کا قائم کرنا طلب کرے گا۔ اور خاص کر ہوا ہے۔ ان کا لے ہوؤں پر اس دن ترس نہ رسول اللہ۔

۱۲۔ قسم ہے اللہ کی زندگانی کی (۱) جس کے

(ج) یہ مسئلہ (ت) یہ رام نے اذن الرحمن و دھنی لہ فولا مته (۱) زبور ۵۲:۷۔ ”اگر یہی نہیں ہے کہ اس سے سلطھا کرتا ہے۔“ مترجم۔ (۱) باللہ حی۔

## فصل نمبر ۵۸

### ۵۸

۱۔ اور اسی اثاء میں کہ یہ نوع باتیں کر رہا تھا ایرانیم اپنے باپ سے سخھا کرے گا۔ اور آدم شاگردی کے ساتھ روئے۔

۲۔ اور یہ نوع نے بہت سے آنسو بھائے۔

۳۔ اور اس کے بعد کہ یہ حصار دیا۔ اس نے کہا:

”اے تعلیم دینے والے! ہم چاہتے ہیں کہ دو باتیں جانیں۔

۴۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ کیونکر ممکن

۵۔ اور اسی واسطے ان میں سے ہر ایک عدل

۶۔ اور اسی واسطے ان میں سے ہر ایک عدل

۷۔ اور اسی واسطے ان میں سے ہر ایک عدل

۸۔ اور اسی واسطے ان میں سے ہر ایک عدل

۹۔ اور اسی واسطے ان میں سے ہر ایک عدل

حضور میں مجھے کھڑا ہوتا ہے باوجود اس کے کہ کرتا ہے وہ دو چنмоں کا مستحق ہوتا ہے۔ میں اس وقت جس انسانی پر ترس کھانے کی وجہ ۵۔ پس اسی لئے نکالے ہوئے آدمی بھائیکہ وہ سے رورہا ہوں۔ بیٹک میں اس دن میں ان ایک ہی جہنم میں ہوں ایسی سزا محسوں کریں لوگوں کے لئے جو کہ میرے کلام کی حقارت کرتے ہیں۔ بغیر کسی مہربانی کے انصاف کا عرصے کر گیا وہ اس کے اعتبار سے دس چنموں میں ہیں یا سو میں یا بڑا میں۔

۶۔ اور اللہ جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (ت) ۱۲۔ اور خاص کروہ لوگ جو کہ میری انجیل کو اپنی قوت اور اپنے عدل سے شیطان کو ایسا بنادے گا کہ وہ اس قسم کا عذاب برداشت کرے کہ گویا وہ دس لاکھ چنموں میں ہے اور باقی لوگوں میں سے ہر ایک اپنے گناہ کے اندازہ پر (مزرا بھجتے گا)۔

۷۔ تب اس وقت بطرس نے کہا ”اے تعلیم زیادہ گھبراہے۔“

۸۔ مگر یہ کہ اس کے سات طبقے یا حصے ہیں (ث) دینے والے احتیاط یہ ہے کہ اللہ کا عدل بہت بڑا ہے اور اس کے دوسرے کے کہانی کو ماندہ کر دیا کر ان میں سے ایک نسبت دوسرے کے میں جائے گا۔ اس کو بہت ہی سخت سزا ملے گی۔

۹۔ اس لئے ہم تیری منت کرتے ہیں تو آرام کر لے اور کل ہم کو خبر دیتا کہ جہنم کس چیز کے مشابہ ہے۔

۱۰۔ اور باوجود اس بات کے پھر بھی میرا کہنا فرشتہ میخائل کی تھوار کے بارہ میں سچ ہے اس بطرس کو تو کیا کہہ رہا ہے ورنہ ہرگز ایسا کہتا۔ لئے کہ جو شخص صرف ایک ہی گناہ کرتا ہے وہ ۱۱۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق آرام اس ایک ہی جہنم کا مستحق ہوتا ہے اور جو کہ دو گناہ دنیا میں اس کے سوانحیں کہ وہ تقویٰ کے لئے زہر ہے اور اسی آگ ہے جو کہ ہر ایک بھلے کو

(ب) سورہ عذاب شدید

(ت) اللہ قدیر علیٰ کلہ

کھا جاتی (جلاد اتی) ہے۔ سوژش کے خلاف ہے۔

۱۲۔ کیا تم اس وقت بھول گئے ہو کہ کیونکر ۲۔ پس اسی نے اس شخص پر جو کہ جہنم کی سلیمان! اللہ کے نبی اور تمام نبیوں نے کاملی تکلیف و مصیبت کا حال بیان کرے۔ یہ اور سختی کو برداشتیا ہے۔

۱۳۔ یہ حق ہے جو کہ کہتا ہے کہ ”کامل آدمی (کی جگہ) کو دیکھا ہو۔

(۱) سردی کے خوف سے کاشت نہیں کرتا پس ۲۔ خرابی ہے اس اللہ کے عدل سے لعنت کی دہ اسی سب سے گری میں بھیک مانگتا گئی جگہ کے لئے بہب کافروں اور نکالے ہوئے ہوؤں کی لعنت کے۔

۱۴۔ اسی لئے لوگ کان کی بابت ایوب (۲) اللہ کے دوست نے کہا ہے کہ: ”وہاں کوئی ترتیب نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کا خوف ہے“

۱۵۔ اور اشیائی (۵) نکالے ہوئے کے بارہ میں کہتا ہے کہ ”بے شک ان کی (آگ کی) بہڑک نبھی نہیں بھتی اور ان کا دھواں کبھی نہیں ہے (ویسے ہی) انہاں کام کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (۳)

۱۶۔ اور ہمارے باپ دادو نے (۶) روتے ہوئے کہا ہے کہ: ”اس وقت ان پر چکلیں اور کڑکیں اور گندھک بر سائلی جائیں گی اور سخت تیز ہوا (چالائی جائیں گی)“

۱۷۔ بر بادی ہے ان بد بخت گنہگاروں کے لئے اس وقت مزیدار گوشتوں، فیقی کپڑوں اور زرم گدوں کے تختوں اور زرم و سریلے اجہنم ایک ہی ہے اور وہ جنت کے خلاف ہے جس طرح کہ جازاً گرمی کے بر عکس اور شہنشہ

## فصل نمبر ۶۰

(۱) لاند فع النار ابدا اور دوما لا تموت ابدا مته

(۲) ایوب ۱۰: (۵) ۲۲:۱۰ (۳) سعیاء ۲۶: (۶) زیورا ۱:۷

(۴) قال سلیمان حال القبل ان لا يدخل في الشاه لغرض البرء ولكن عند الصبغ يدور على الناس لا جل المقدمة (ت)  
سرورہ جہنم (۱) امثال ۲:۲۰ (۲) امثال ۹:۱۰ (۳) ایوب ۵:۷

راؤں کی تابوں سے ان کی کراہت کس قدر گھڑی کو رکھ دے تو بلاشبہ نکالے گئے۔ دنیا کی سخت ہوگی۔ تکالیف کو پسند کریں گے۔

۸۔ وہ چیز کس قدر کٹھن ہے جو کہ ان کو (از قسم) ۱۵۔ کیونکہ دنیا کی تکھیں انسان کے ہاتھ سے بھوک میں پیدا کرنے والے شعلوں جلانے آتی ہیں (۱) لیکن دوسرا تکالیف شیطانوں والے انکاروں۔

۹۔ اور دردناک عذاب کے مع سخت رخ روئے کے ان کو بدحال بنائے گئے، پھر یسوع نے افسوس کے ساتھ کراہ کر کہا: "حق یہ ہے کہ ان نہیں آتی ہے۔

۱۰۔ پس کس قدر سخت ہے وہ (آگ) جس کے لئے یہ اچھا تھا کہ کاش و پیدا نہ کئے گئے سے کہ بد سخت عنہ گار جلیں گے۔ ۱۱۔ اور کتنا کڑا ہے وہ کڑا اتنا ہوا جائز جس ہوتے پہ نسبت اس کے کوہ اس دردناک کی شہر ان کے لئے ہلکی نہیں جائے گی۔

۱۲۔ تم ایک ایسے شخص کا تصور کرو جو اپنے بدن کے ہر ایک عضو میں تکلیف بھگت رہا ہے اور آواز اور روتا اور چلانا۔

۱۳۔ دہاں کوئی ایسا آدمی نہیں جو اس کی حالت پر اس لئے کہ (دریائے) اردن کا پانی ان افسوس کرے۔ بلکہ سب کے سب اور اس کی آنسوؤں سے بدرجہا کم ہے جو کہ ہر لمحہ میں ہمی اڑاتے ہیں۔

۱۴۔ تم مجھے بتاؤ کہ کیا یہ دردناک رخ نہ ہو گا؟

۱۵۔ تب شاگردوں نے جواب دیا: "بُرًا سخت رخ۔"

۱۶۔ پس یسوع نے کہا: "حقیقت یہ ہے جہنم کی خالق کے سب کو بڑا کریں گے۔" آسائش۔

## فصل نمبر ۶۱

۱۷۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اللہ ان تمام تکلیفوں کو جنمیں انسانوں نے اس دنیا

۱۸۔ اور جبکہ یسوع نے یہ کہا خود اس نے اور اس میں برداشت کیا ہے۔ اور ان مصائب کو

۱۹۔ جنمیں انسان روز قیامت تک برداشت کریں گے۔ سب کو ایک پلڑے میں رکھے اور

۲۰۔ دوسرے پلڑے میں جہنم کی تکلیف کی نقطہ ایک (۱) وہ ابن آدم۔ (ب) سورہ الغافلین

- کیا۔
- ۱۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی اور جبکہ شاگردوں نے یہوں کو اس قدر رنجیدہ دیکھا تو انہوں نے اس سے کچھ بات ہی نہیں کی بلکہ ان میں سے ہر ایک اس کے کلام سے خوفزدہ (اور دھلاہوا) رہا۔
- ۲۔ پھر یہوں نے عشاء (کی نماز) کے بعد، تجارت کی یہاں تک کہ انہوں نے روپیوں کو اپنادن کھولا اور کہا: "کون سا کسی خاندان کا دوچند کر لیا۔ مگر بعضوں نے روپیوں کو اس شخص کے دشمن کی خدمت میں استعمال کیا جس نے کہ انہیں روپے دیئے تھے اور اس کے حق میں برقی باشیں کیں۔
- ۳۔ پھر یہوں نے عشاء (کی نماز) کے بعد، تجارت کی یہاں تک کہ انہوں نے روپیوں کو اپنادن کھولا اور کہا: "کون سا کسی خاندان کا باپ (۱) سوئے گا۔ بھلکہ اس نے جان لیا ہے کہ حقیقت ایک چور نے اس کے گمراہی نقاب لگانے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے؟
- ۴۔ ہرگز کوئی نہیں۔
- ۵۔ بلکہ وہ رات بھر جا گے گا۔ اور چور کو قتل کرنے پر تیار ہو کر استادہ رہے گا۔
- ۶۔ کیا پس تم اس بات کو نہیں جانتے ہو کہ شیطان ایک دہڑو کتے والا شیر ہے (۲) کہ اس شخص کو ڈھونڈتا ہوا پھرتا ہے جس کو شکار بنائے۔
- ۷۔ پس وہ ارادہ کرتا ہے کہ انسان کو گناہ میں جلا کرے۔ (ت)
- ۸۔ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ حقیقت انسان جبکہ تاجر سے تحدی (کوئی دعویٰ) کرتا ہے وہ یہاں تک کہ پیٹک اگر وہ (انسان) اس

(۱) باللہ حی (ج) اللہ قادر (ج) اللہ  
معطی (۲) لو ۱۹:۱۳

(ت) لعللہ اسد اذ بصرک لی المعنی الشعال لاجل الصمد  
کملک حل البطن بصرک بین المؤمنین ان ہر یوم عن الطريق  
الستہم. نہ (۱) لو ۲۹:۱۳۔ (۲) اب ۵:۸

دنیا میں اچھی زندگی بسرا کرے تو اللہ کے لئے تاجر کی مثال کی پیروی کرے جو اپنی دکان کو بزرگی ہوگی اور انسان کے واسطے جنت کی بند کر دیتا ہے اور رات اور دن بڑی کوشش کے ساتھ اس کی تعمیلی کرتا ہے۔ عزت ہوگی۔

۱۷۔ اس لئے کہ جو آدمی اچھی زندگی گزارتے ۲۔ اور اس کے سوانحیں کہ وہ اپنے خرید کردا ہیں وہ اپنے روپیوں کو نہیں بن کر دو چند کر لیتے مالِ شخص نفع کی خواہش سے بیچتا ہے۔

۱۸۔ اس لئے کہ اگر اس کو معلوم ہوتا کہ وہ اس میں۔

۱۹۔ کیونکہ جب ان کو گھبگار لوگ نمود دیکھتے میں نوٹا اٹھائے گا تو ہرگز نہ بیچتا۔ یہاں تک کہ ہیں تو وہ توبہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اپنے حقیقی بھائی سے بھی نہیں۔

۲۰۔ اور اسی لئے (اللہ) ان لوگوں کو جو اچھی ۳۔ پس تم پر واجب ہے کہ ایسا ہی کرو اس لئے زندگی گزارتے ہیں بہت بڑی جزا دیگا۔ کتمہاری جان ہی اصل میں سو دا گر ہے

۲۱۔ مگر تم مجھ سے بتاؤ کہ ان گھبگاروں کی کیا ۵۔ اور بدین دکان ہے۔

۲۲۔ جو اپنے گناہوں سے اس چیز کا ۶۔ پس اسی وجہ سے جو چیز اس جان تک جو صفائیا کئے ڈالتے ہیں جو کہ اللہ نے انہیں عطا اس کے وسیلے سے باہر سے آتی ہے وہی اس کی ہے (۱) بذریعہ اس کے کہ اپنی زندگی کو خدا جان کے ساتھ پیچی اور خرید کی جاتی ہے (۱) کے دشمن شیطان کی خدمت میں صرف کرتے ۷۔ اور رد پیسے پیسے محبت ہے۔

۲۳۔ اللہ کی ناشکری کرتے اور دوسروں سے برائی ۸۔ پس تم اب یہ دیکھو کہ اپنی محبت کے ساتھ کسی ذرا سے بھی ایسے خیال کو نہ پیچو اور رسول لو کرتے ہیں؟“

۲۴۔ شاگردوں نے کہا ”بے شک وہ (سرما) جس سے تم یہ قدرت نہ رکھتے ہو کہ کوئی منافع پاؤ۔“

۲۵۔ بلکہ یہ ہونا چاہیئے کہ دل کا خیال زبان کی گفتگو اور اعضاء کا کام سب کچھ اللہ کی محبت کے لئے ہو۔

۲۶۔ پھر یوں نے کہا ”جو شخص چاہتا ہے کہ اچھی زندگی بسرا کرے اس پر لازم ہے کہ اس (۱) ایمانی زبان کے نحو میں عبارت گول مول سی ہے۔ صاف مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔“ ترجم

## فصل نمبر ۶۶

۱۰۔ کیونکہ تم اسی امر سے اس دن (قیامت) ۲۰۔ اس لئے کہ اگر یہ اس کو پہچانتے تو ضرور میں اسکن پاؤ گے۔

۱۱۔ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ بیشک بہت سے ۲۱۔ اور جبکہ تمام وہ چیز جو انسان کے لئے آدمی غسل کرتے اور نماز کے لئے جاتے ہے۔ اللہ کی طرف سے اس پر بخشش ہے اس ہیں۔

۱۲۔ اور بہت سے آدمی روزہ رکھتے اور صدقہ کرتا۔ دیتے ہیں اور بہت سے آدمی مطالعہ کرتے اور دوسروں کو خوشخبری سناتے ہیں، حالانکہ ان کی عاقبت خدا کے زندگی بری ہے۔

## فصل نمبر ۶۳

۱۳۔ اس لئے کہ وہ جسم کو پاک کرتے ہیں نہ۔ اور پچھومن کے بعد یہ نوع سامنیوں کے کرقب کو۔

۱۴۔ گوشتیوں (کے کھانے) سے باز رہے اسے اجازت نہیں دی کہ وہ شہر میں داخل ہو ہیں اور اپنے دلوں کو گناہوں سے لبریز کیا اور کوئی روٹی اس کے شاگردوں کے ہاتھ نہیں کرتے ہیں۔

۱۵۔ اور دوسروں کو ایسی چیزیں دیتے ہیں جو خود ان کے لئے کچھ فائدہ بخش نہیں ہیں تاکہ یہیں کے میدان میں جلوہ گر ہوں۔

۱۶۔ وہ مطالعہ کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم کریں کہ ایک آگ ہیجئے؟“

۱۷۔ یہ نوع نے جواب دیا: جھیلن تم نہیں کر مل کریں۔

۱۸۔ دوسروں کو ان چیزوں سے منع کیا کرتے آمادہ ہتالی ہے۔

۱۹۔ اور یوں وہ اپنی زبانوں کے بہب سے ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس لئے کہ اس نے اس (ت) شہر میں (۲) ایک آدمی بھی ایسا

(ب) سورہ الصرات، یونس قصص ذکر۔

(۱) لوقا: ۵۲: ۵۵ (۲) یوحنا: ۲:

الله کو اپنے دلوں کے ساتھ نہیں پہچانتے

(۱) بالله الحی۔

نہ پایا۔ جو اللہ سے ذرتا اور (یا ایسا شہر تھا کہ) ایک نئی لکھی کسی محدود چیز سے پیدا کرے اور اس نے شر (بدی) کا درجہ رہاں تک پہنچ گیا خلق (ج) سے بھی مراد ہے۔

تھا کہ اللہ نے یونان (یوس) نبی کو اس شہر کی ۱۵۔ پس جبکہ اللہ مبارک جس نے کاس شہر کو طرف صحیح کے لئے بلایا۔ پیدا کیا ہے۔ اس کی پروش (خبری گیری)

۵۔ تو وہ قوم کے ذر سے طرطوس کی طرف کرتا ہے۔ تو کس لئے تم اس کی تباہی چاہتے

۶۔

بھاگ نکلا۔

۶۔ رب اللہ نے اس کو سندھ میں ڈال دیا۔

۷۔ پس اسے ایک مچھلی نکل گئی اور اس کو نیوی چاہتا ہے کہ ہم اپنے پروردگار معبود (ا) سے منت کریں کہ وہ اس قوم کو توبہ کی طرف توجہ کے پاس ہی اگلی دیا۔

۸۔

۸۔ پس جبکہ اس نے وہاں بشارت دی قوم کے۔ سچ یہ ہے کہ تحقیق یہی وہ کام ہے جو کہ تو بکی طرف متوجہ ہوئی۔

۹۔ رب اللہ ان پر مہربان ہو گیا۔

۱۰۔ ”خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ کام کرتے ہیں۔

عذاب کو طلب کرتے ہیں۔ اس لئے کردہ ۱۸۔ ایسا ہی کیا تھا انتل نے (ب) جبکہ اس کو

عذاب ان ہی پرورد ہوتا ہے۔

۱۱۔ کیونکہ ہر ایک انسان خدا کے غضب (ث) گئے نے قتل کیا۔

۱۹۔ اور ایسا ہی کیا ابراہیم نے (ا) اس فرعون کا سختی ہوتا ہے۔

۱۲۔ باں پس تم مجھ کو بتاؤ کہ آیا یہ شہر اس قوم تھی۔

کے ساتھ تم نے پیدا کیا ہے؟ بیٹک تم پاگل ہو؟ ۲۰۔ پس اسی لئے اس کو اللہ کے فرشتے نے قتل

۲۳۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔

۱۳۔ اس لئے کہ اگر ساری مخلوقات جمع پہنچائی۔

(ج) ان جمع المخلوقات جمعاً لا یقدرون ان ہو جائے تو بھی اس کو یہ بات نہ حاصل ہو کر وہ

یخلقون ذباہ بالاشیے۔ مہ (ا) الشلطان (ب)

ذکر جاں عامل (ا)

۱۔ بیمار ڈال دیا

(ث) اللہ ذو الانتقام۔

- ۲۱۔ اور زکر کیا نے ایسا ہی کیا جبکہ وہ ہی مکمل میں کر دےتا کہ اپنے جسم کو نقصان پہنچائے (ث) قتل کیا گیا (۲) بد کار بادشاہ کے حکم سے ۲۔ اے انسان تو مجھ کو بتا کہ تیرا دشمن کون ہے ۲۲۔ اور ایسا ہی کیا ہے ارمیا اور اشیا اور (ج)؟
- ۲۳۔ اس کے سوا کوئی اور بات نہیں کرو دشمن حرقل اور دانیال اور داؤد اور تمام اللہ کے دوستوں اور پاک نبیوں نے۔
- ۲۴۔ تم مجھے بتاؤ کہ اگر کوئی بھائی پاگل تیرا جسم ہے اور ہر ایسا شخص جو تیری تعریف کرتا ہے۔ پس اسی سب سے اگر تو صحیح اعقل ہو گا تو بیٹک ان لوگوں کا ہاتھ چوڑے گا جو کہ تجھ کو عیوب لگاتے ہیں۔
- ۲۵۔ اور ان لوگوں کو تخفی خیش کرے گا جو کہ تجھ پر زیادتی کرتے اور تجھے خوب مارتے پہنچتے ہیں۔
- ۲۶۔ کشم ہر گز ایسا نہ کر دے بلکہ یقیناً ارادہ کرو گے کہ اس کی تندرتی اس کے موافق مرض داؤں کے ذریعہ سے واپس لاو۔

## فصل نمبر ۲۴

- ۱۔ قسم ہے اللہ کی جان (ث) کی جس کے جناب میں میری روح کو حاضر ہونا ہے کہ حقیقت پر قیامت کے دن کم ہو گی (۱) مگر اے انسان تو مجھ کو بتا کہ جب دنیا نے پاک لوگوں اور اللہ کا اور بدنام ہو گا اسی قدر یہ بدنامی اور ایذا تجھ کے نبیوں کو بھالیکہ وہ نیک سیرت تھے ستایا اور بدنام کیا تو یہی دنیا اے گنہگار تیرے ساتھ کیا کی چادر پھردا نے کے لئے اپنا سر پھوڑ لے کرے گی؟
- ۲۔ اور جبکہ ان (نبیوں) نے ہر چیز کو اپنے ساتھ دنیا والوں کے لئے دعا کرتے ہوئے صبر کر اللہ کے مقابلہ میں اس لئے خود اپنا سر جدا (ث) انجیل بر بنی آدم حل نعرف الصعب من عذرك نسک رین بسد حکم الله (۱) اولیٰ تحریر کی مباحثات ہیدہ ہے۔ مطلب مافک کو جنم نہیں آئندگی میں (۲) قابل ۲۲:۲۲ ایام حوالوں کا عہد نہ موس میں پا فی النیاب معینا نک یکون لک لام لی الا خرة اهل نہیں محمد طیم عہمکل مدرسہ ریانہ

- کے ساتھ بروداشت کیا۔ تو ایسے میں اے مصیبت پہنچے (ث) تیرے گناہوں کے سب انسان تو جو کہ جہنم کا مستحق ہے کیا کرے گا؟ سے۔
- ۹۔ اے میرے شاگرد و اتم مجھے بتاؤ کہ آیا تم۔ ۱۰۔ پہنچ تم لوگ اس شہر پر اس لئے کیند رکھتے نہیں جانتے کہ شمعائی (۱) نے اللہ کے ہو کر اس نے ہم کو قبول نہیں کیا اور ہمارے ہندے داؤ دنی کو لعنت کی اور اسے پھردوں ہاتھ کوئی روٹی نہیں پہنچی۔
- ۱۱۔ اس داؤ نے ان لوگوں سے کیا کہا سے مارا۔ اس داؤ نے ان لوگوں سے کیا کہا ۱۲۔ تم مجھے بتاؤ کہ آیا یہ لوگ تمہارے غلام جنہوں نے چاہا تھا کہ شمعائی کو قتل کر دیں۔
- ۱۳۔ اے یواب تیری کیا مراد ہے تاکہ تو چاہتا ہے کہ شمعائی قتل کرو یا جائے۔
- ۱۴۔ کیا تم نے ہی یہ شہر ان کو بخشا ہے؟
- ۱۵۔ کیا تم نے ہی ان کو اکے گندم دیتے ہیں اے چھوڑ دے کہ وہ مجھ کو لعنت کرے
- ۱۶۔ یا تم نے گندم کے کامیں میں ان کو مدد دی کیونکہ بات اس اللہ کے ارادہ سے (ہور ہی)
- ۱۷۔ ہے جو کہ بہت جلد اس لعنت کو برکت سے بدل دے گا۔
- ۱۸۔ نہیں اور ہر گز نہیں!
- ۱۹۔ اس لئے تم اس ملک میں پر دیسی اور فقیر اے اور یوں ہی ہوا۔ اس لئے کہ اللہ نے داؤ و کا صبر و سکھا (ب) اور اس کو اس کے بیٹے
- ۲۰۔ پس اس وقت وہ کیا چیز ہے جو کہ تو کہتا بلالوم کی ایذا ہی سے چھڑا دیا۔
- ۲۱۔ حق یہ ہے کہ کوئی پتا بغیر ارادہ اللہ کے نہیں ہے؟
- ۲۲۔ تب دونوں شاگردوں نے جواب دیا۔
- ۲۳۔ پس جبکہ تو کسی شیگی میں ہو تو اس چیز کی اے سید! بے شک ہم دونوں نے غلطی کی مقدار میں جس کو تو نے بروداشت کیا ہے فکر نہ ہے پس اللہ کو ہم پر حرم کرنا چاہیئے (۱) کر اور نہ اس شخص کے بارہ میں جس نے کہ تھے ۲۵۔ پس یہ نوع نے جواب دیا ”چاہیئے کہ سے کوئی برائی کی ہے۔
- ۲۶۔ بلکہ تو سوچ کر تو اس بات کا کس قدر مستحق

(ث) اذا كنت في البلاء ففك الباء، وما بعد

لکن تفکر ما يفعل لك الزباني بعصبة نك (منه)

(۱) استغفر الله منه

(ب) اللہ بصیر (۱) ۲ سوئل ۱۲-۵

## فصل نمبر ۶۵

پاس کوئی آدمی (ایسا) نہیں کر وہ مجھے پانی میں  
ڈال دے۔ جبکہ فرشتہ اس کو ہلاتا ہے بلکہ جس

۱۔ اور عین سچ نزدیک آگئی (۱) اس لئے یہ نوع وقت کمیں آتا ہوں میرے سے پہلے دوسرا اور اس کے شاگرد اور شلیم کو مجھے۔

۲۔ اور وہ ایک حوض کی طرف گیا جو بیت حمرا ۸۔ تب یہ نوع نے اپنی دونوں آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں اور کہا: ”اے پروردگار (۲) کہلاتا ہے۔

۳۔ اور ایسا ہی حمام کہا گیا ہے کیونکہ اللہ کا ہمارے معبدوں (ت) اور ہمارے باپ دادا کے فرشتہ ہر روز پانی کو ہلاتا تھا۔ اور جو شخص پانی معبدوں لئے پر حرم کر“

کے جوش مارنے کے بعد سب سے پہلے اس ۹۔ اور جبکہ یہ نوع نے یہ کہا اسی کے ساتھ لجھ میں واپس ہوتا تھا وہ ہر قسم کے مرض سے صحت سے کہا: ”اللہ کے نام سے (ث) اے بھائی پاتا تھا۔

۱۰۔ اسی لئے بیاروں کی ایک بڑی تعداد تلاab کے کنارے نہیں رہتی تھی۔ جس کے ہوا۔

۱۱۔ اب اور اس نے اپنا بستر اپنے دونوں کندھوں پر پانچ سال بیان تھے۔

۱۲۔ پس یہ نوع نے وہاں ایک لنجے آدمی کو اٹھایا اور اللہ کی حمر کرتا ہوا اپنے گھر کو گیا۔ دیکھا جسے وہاں اُتمیں سال ایک پرانی بیماری ۱۳۔ تب جن لوگوں نے اس کو دیکھا وہ چلانے میں گذر گئے تھے۔

۱۴۔ پس جبکہ یہ نوع خدا کے الہام کے ذریعہ لئے طلاق نہیں ہے کہ تو اپنے بستر کو اٹھائے۔ اس بات سے واقف تھا وہ مریض پر مہربان ہوا۔ ۱۵۔ پس اس نے جواب دیا کہ: ”تحقیق جس اور اس سے کہا: ”کیا تو چاہتا ہے کہ اچھا شخص نے مجھ کو تندروں کیا ہے اسی نے مجھ سے کہا کہ ”اپنا بستر اٹھا اور اپنے گھر کا راستے ہو جائے؟“

۱۶۔ تب اس وقت انہوں نے اس سے پوچھا۔

(ب) سورہ الحواعن۔

(۱) یوحنائی ۱۲۔ (۲) یوحنائی ۱۵۔

(ت) اللہ سلطان (ث) باذن اللہ

- کہ: ”وَ كُونْ شَخْصٌ هُنْ؟“
- ۱۵۔ لئے نے جواب دیا: ”میں اس کا نام نہیں (۲) اللہ کے دوست نے کہا ہے کہ ”وَهُبَّ حِسْ کی عمر ایک دن کی ہے ہرگز پاک و صاف نہیں جانتا“
- ۱۶۔ اس وقت انہوں نے اپنے آپس میں کہا: بلکہ فرشتے بھی اللہ کے سامنے گناہ سے پاک نہیں اور یہ بھی کہا کہ ”(۳) تحقیق جسم غلطی اور ضرور ہے کہ وہ یسوع ناصری ہو گا“
- ۱۷۔ اور دوسروں نے کہا: ”ہرگز نہیں! کیونکہ دہ اللہ کا فندوس ہے لیکن جس شخص نے یہ کام کیا ہے۔ پس وہ گنہگار ہے۔ اس لئے کہ اس نے بہت کوتولڑا ہے“
- ۱۸۔ اور یسوع نے کہا: ”میں تم سے بچ کھتا ہوں کہ باتم کرنے سے بوجہ کر خطرناک چیز کوئی نہیں۔“
- ۱۹۔ تب کاہن لوگ اس بات کی وجہ سے حد کی آگ سے جل اٹھے۔
- ۲۰۔ اس لئے کہ سلیمان نے یوں کہا ہے: ”زندگی اور موت یہ دونوں زبان کی حکومت کے تحت میں ہیں (ث) (۲)“
- ۲۱۔ اور وہ اپنے شاگردوں کی جانب متوجہ ہوا اور کہا: ”ان لوگوں سے ذرتے رہو جو کہ تمہیں مبارک کہتے ہیں کیونکہ وہ تم کو دھوکا دیتے ہیں (۱)“
- ۲۲۔ پس زبان ہی سے شیطان نے ہمارے سب سے پہلے ماں باپ دونوں کو مبارک کہا مگر اس کے کلام کا انجام مصیبت تھی۔
- ۲۳۔ یسوع نے جواب دیا: ”تو مجھ کو یہ کہتا ہے (۱) حالانکہ تو نہیں جانتا ہے کہ کوئی نیک
- (۱) اللہ میں جنت میں دے گا؟“
- (۲) غیر اللہ (ث) قال ابواب اسم الانسان با خذالعلوم و ماتر الخبرت مثل منکر باخذ الماء، مه (ث) قال سليمان عليه السلام و معاذ کے لیے لستک مدد۔
- (۳) ایوب ۱۵:۱۳، (۴) ایوب ۲۲:۱۵ (۵) ایوب ۲۲:۱۸
- (۶) الحمد من بعد حک لام بفرک من طریق الحق مدد
- (۷) سورۃ الحمد۔ (۸) لوط ۱۸:۹

## فصل نمبر ۶۶

- ۱۰۔ ایسے ہی مصر کے حکیموں نے بھی فرعون کو اپنی بھیڑ بکریوں اور بیلوں اور بھیڑ کے بچوں برکت والا کہا۔
- ۱۱۔ اسی طرح جیلات نے فلسطین والوں کو ہی سب کو نہ کھا جاؤ بلکہ اپنے اللہ کو بھی اس چیز مبارک بتایا۔
- ۱۲۔ یوں ہی چار سو جھوٹے نبیوں نے اخاب ہے۔
- (۱) کومبارک کہا۔
- ۱۳۔ مگر تم ان کو قربانی کی اصلیت سے آگاہ نہیں تعریف کئے تعریف کرنے والوں سمیت جو کہ اللہ نے ہمارے باپ ابراہیم کے بیٹے پر ہلاک ہو گئے۔
- ۱۴۔ اسی لئے اللہ نے بے کسی سبب کے اخیا انعام فرمائی تھی۔
- نبی کی زبانی نہیں کہا ہے کہ ”اے میری قوم بے ۳۔ تاکہ ہمارے باپ ابراہیم کا ایمان اور شک وہ لوگ جو کہ تھجھ کو مبارک بتاتے ہیں وہ (اس کی وہ) عبادت میں اس کے ساتھ اللہ کی تھجھ کو دھوکا دیتے ہیں۔ (۱)
- ۱۵۔ جماہی ہے تمہارے لئے اے کاتبو! اور جانب سے کچے کے گئے وعدوں کے اور اس برکت کے جواب سے بخشی گئی تھی فراموش نہ کی فریسو۔
- ۱۶۔ جماہی ہے تمہارے واسطے اے کاہنو اور لادیو اس لئے کتم نے پروردگار کے ذیجو کو خراب کر دیا ہے۔
- ۱۷۔ یہاں تک کہ جو لوگ ذیجے (قربانیاں) قربانیاں میرے نزوہ یک ناپسند ہیں (ت) پیش کرتے آتے ہیں وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ۵۔ (اس لئے) کروہ وقت قریب آ رہا ہے اللہ بھی انسان کی طرح پاک ہوا گوشت کھاتا جس میں یہ بات پوری ہو جائے گی جس کی نسبت ہمارے اللہ نے ہوش نبی (۱) کی زبانی ہے۔
- یوں ارشاد کیا ہے کہ ”بے شک میں غیر پسندیدہ قوم کو پسندیدہ قوم کہوں گا۔“

## فصل نمبر ۶

۱۔ اس لئے کتم ان سے کہتے ہو: ”تم لوگ

(ب) سورہ القرآن (۲) یعنی ۱۱: ۱۵

وارسیا: ۱۰: ۲۳: ۲

(ت) قال اللہ للیہود فی الغض ارفع  
قربانکم لانہ عندهنا خبث۔ مہ (۳) بسیعہ ۱۵: ۱۱:

۶۔ اور جیسا کہ حزقل نبی (کی کتاب) میں ۲۔ میں تم سے بچ کہتا ہوں کہ تحقیق وہ لوگ کہتا ہے: "عقریب اللہ اپنی قوم کے ساتھ جو کمزوری کی فکر کرتے ہیں۔ کام کے مالک ایک ایسا نیا جیان کرے گا (۱) جو کہ اس پیان سے عجب نہیں رکھتے۔

کی مانند نہیں ہے جسے کہ تمہارے باپ دادا کو ۳۔ پس وہ چروبا کہ اس کے پاس بکریوں کا عطا کیا تھا۔ پس انہوں نے اس اقرار کو پورا ایک رویہ ہے جبکہ بھیزیرے کو آتا دیکھتا ہے اس نہیں کیا (۲) اور عقریب ان سے ایک دل جو رویہ کی حفاظت کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا پھر کا ہے۔ لے گا اور ان کو نیا دل عطا ہے۔

۷۔ اور اجرت پر کام کرنے والا اس کے لئے اور یہ سب اس لئے ہو گا کہ تم اس وقت برخلاف کر اس نے جس وقت بھیزیرے کو خدا کی شریعت کے موافق نہیں چلتے ہو۔ اور دیکھا بکریوں کو چھوڑ اور بھاگ گیا (۵) تمہارے پاس کنجی ہے اور تم نہیں کھولتے بلکہ ۸۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ت) وہ کہ میں اس یقیناً راست کو ان لوگوں پر بند کرتے ہو جو کہ اس کے حضور میں کھڑا ہوں گا۔ کاش اگر ہمارے باپ دادا کا معبد تمہارا (بھی) مسیود ہوتا تو میں چلتے ہیں۔ (۲)

۸۔ اور کامن نے واپس جانے کا ارادہ کیا ہرگز تمہارے دل میں یہ خیال (ہی) نہ آتا کہ تاکہ کامنوں کے سردار کو جو ہمکل کے پاس تم کہو "مجھے اللہ کیا عطا کرے گا؟"

۹۔ بلکہ تم کہتے جیسا کہ اس کے نبی داؤ نے کہا کھڑا تھا سب باتوں کی خبر دے۔

۱۰۔ مگر یونیور نے کہا: "تو ظہر جا! کیونکہ میں دینے کے لئے جو کہ اس نے مجھے عطا کی ہے، تیرے سوال کا جواب دوں گا۔"

۱۱۔ میں تمہارے لئے ایک مثال دیتا ہوں (۶) تاکہ تم سمجھو۔

۱۲۔ ایک بادشاہ تھا۔ اس کو راست میں ایک آدمی مل پڑا جس کو چوروں نے کہا سے موت تک پہنچانے والے کاری زخم لگائے تھے۔ بالکل نہ چاہا بنا دیا تھا۔

(۱) اللہ سے (۵) یومنا: (۱) (۶) زبور ۱۲: ۱۱۶  
(۲) ارمیا ۳۱: ۳۲ (۳) حزقل ۲۲: ۲۱  
(۴) لوقا ۱۰: ۵۲

## فصل نمبر ۲۸

۱۔ تو نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ میں تجھے خبر دوں کہ اللہ جنت میں ہمیں کیا عطا کرے گا۔

(۱) ذکر غیر شرعاً (ب) مسودۃ بنی اسرائیل

(۲) ارمیا ۳۱: ۳۲ (۳) حزقل ۲۲: ۲۱

(۴) لوقا ۱۰: ۵۲

- ۹۔ پس بادشاہ نے اس پر ترس کھایا اور اپنے تمہارے لئے اس بات کا اعلان کرتا ہوں جو غلاموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو شہر میں اخالے سے کہی ہے کہ ”میں نے بہت سے غلاموں کو چلو اور اس کی خبر گیری کرو۔ پس غلاموں نے پرورش کیا اور ان کی شان بڑھائی۔ لیکن انہوں نے میری اہانت کی۔“
- ۱۰۔ اور بادشاہ کو زخمی آدمی سے بڑی محبت ہو گئی۔
- ۱۱۔ پس اس بات میں کوئی تکمیل و شبہ نہیں ہے سے بھرا پا یا۔
- ۱۲۔ اور بادشاہ نہایت رحمد تھا۔
- ۱۳۔ تو اسے اپنے بندوں یوسف موی اور لکھن آدمی نے غلاموں کو مارا پیا اور ہارون کے پرد کیا جنہوں نے اس کی خبر گیری دواؤں کے استعمال سے سُتی کی اور اپنی بی بی کی کو ذلیل کیا اور بادشاہ کے بارے میں بڑی بات کہی اور اس کے عالموں کو اس کی نافرمانی رکھا یہاں تک کہ اس نے اسرائیل کی قوم ہی کے لئے مصر کو تباہ کیا فرعون کو سمندر میں ڈپا دیا پڑا مادہ کیا۔
- ۱۴۔ اور (خود اس کا یہ حال تھا) جبکہ بادشاہ اس سے کسی کام کو کہتا تو یہ دریافت کرتا ”وہ بدلك کیا ہے جو کہ بادشاہ مجھے دے گا؟“
- ۱۵۔ پس بادشاہ نے اس جیسے ناٹکرے کے ساتھ اس وقت کیا کیا جبکہ یہ بات سنی؟“
- ۱۶۔ تب سکھوں نے جواب دیا! ”خرابلی ہے اس کے لئے کیونکہ بادشاہ نے اس سے ہر چیز چھین لی اور اس کی بڑی درگست بنا لی۔“
- ۱۷۔ پس اس وقت یوں نے کہا: ”اے کاہنو کتنی نبوتوں کو ناپاک کیا؟“
- ۱۸۔ اور کاتبیو اور فریسواد تو بھی اے کاہنوں کے سردار! جو کہ میری آواز کوں رہا ہے۔ میں کتنے اور کتنے آدمی اس سبب سے اللہ سے (۱) لوقا ۵: (۲)۔ (۲) یعنی ۱۲: ۲۲۔ (۳) مگر اگر تعداد وہاں ۳۲ ہے۔

پھر گئے اور گئے تاکہ بتوں کی عبادت کریں۔ کے ذر کے مارے زبان سے ایک لفظ بھی نہیں تھا رے ہی گناہ سے اے کا ہنوں!

کہا۔“

۲۶۔ پس تم کس قدر اللہ کی اپنے چلن سے ۳۔ اور یوں اپنے سلسلہ کلام کو جاری رکھ کر اہانت کرو گے اور اب مجھ سے دریافت کرتے کہتا گیا کہ: ”اے فقیہو اور کاتبوں اور فریسو ہو کہ: ”اللہ، ہم کو جنت میں کیا دے گا؟“ اور تم (بھی) اے کا ہنو! مجھے تباہ کر

۷۔ پس تم پر واجب تھا کہ مجھ سے پوچھو کر: ۵۔ تم البتہ گھوڑوں کی تو شہسواروں کی طرح ”وہ کونسا بر ابدل ہے جس کو اللہ تمہیں جنم میں خواہش کرتے ہو“ مگر تم لا ای میں جانے کی دے گا۔ اور تم پر کچی توبہ کے لئے کیا کرنا رغبت نہیں کرتے۔

واجب ہے تاکہ کا اللہ تم پر حرم کرے۔ ۶۔ البتہ تم خوشما کپڑوں کے بارہ میں عورتوں

۲۸۔ پس یہی بات ہے جو میں تم سے کہتا ہوں کے مانند خواہش رکھتے ہو۔ لیکن تم سوت اور اسی متصدی سے میں تمہاری طرف بھیجا گیا کاتھے اور بچوں کی پرورش کرنے میں رغبت نہیں کرتے۔ ہوں۔“

۷۔ البتہ تم کھیت کی پیداوار کے خواہشند ہو مگر زمین کے بونے کی طرف رغبت نہیں کرتے۔

۸۔ پیشک تم سمندر کی مچھلوں میں رغبت رکھتے ہو۔ لیکن ان کے شکار کرنے میں رغبت نہیں کرتے۔

۹۔ البتہ تم جمہوری حکومت والوں کی طرح بزرگی میں راغب ہو۔ مگر تم جمہوری حکومت کے بہم کرنے میں کچھ رجنیں کرتے۔

۱۰۔ اور بلاشبہ تم وہ ایک اور سب سے پہلے دلوں کو خخت نہ بناؤ۔“

پہلوں کے کا ہنوں کی طرح خواہش رکھتے ہو ۱۱۔ تب کا ان لوگ اس تقریر کے کینہ کی وجہ مگر تم چائی کے ساتھ اللہ کی خدمت کرنے سے برافروخت ہوئے۔ لیکن انہوں نے قوم میں کچھ رغبت نہیں کرتے۔

۱۱۔ اس حالت میں تمہارے ساتھ کیا کرے

## فصل نمبر ۶۹

(۱) سورہ ذکوۃ (ب) بالشدی

گا۔ بھالیکہ تم یہاں (دنیا میں) تمام بھلائیوں ہو گئے۔ لیکن کاتھول نے کہا: "اس کے سوا کے اندر غبہ رکھتے ہو بغیر کسی ذرا سی خرابی کچھ اور نہیں کر دے۔" میر ع شیطانوں کو شیطانوں کے سردار "بعلو بوب" کے زور سے نکال دیتا۔

۱۲۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ پیشک اللہ تم کو ہے۔

ضرور ایک ایسی جگدے گا جس میں تمہارے ۱۸۔ تب یہو یہ نے کہا۔ "ہر ایک ملک جس لئے ہر ایک خرابی بلا کسی ذرا سی بھلائی کے کے آپس میں پھوٹ ہوتا ہو جاتا اور ایک گھر دوسرے گھر پر گردھتا ہے۔" ہوگی۔"

۱۹۔ اور جبکہ یہو یہ نے اس بات کو مکمل کر دیا۔ اس وقت اس کے پاس ایک آدمی لا یا (شیطان) کی سلطنت کیونکر ثابت رہی۔

۲۰۔ اور اگر تمہارے بیٹے شیطان کو اس کتاب بولتا تھا۔ نہ کہتا تھا اور نہ مستتا تھا۔

۲۱۔ پس جبکہ یہو یہ نے ان کے ایمان کو دیکھا۔ اس نے اپنی دونوں آنکھیں آسان کی طرف اٹھائیں اور کہا: "(اے پروردگار ہمارے باپ دادا کے معبود) (ا) تو اس بیمار پر رحم کر اور اس کو تذریقی عطا کرتا کہ یہ قوم معلوم کر لے کر پیشک تھجی نے مجھ کو بھیجا ہے" ۲۲۔ اور جس وقت یہو یہ نے یہ کہا اس وقت روح کو یہ کہہ کر حکم دیا کہ وہ چلا جائے۔

"ہمارے پروردگار (ب) اللہ کے نام کی طاقت سے اے شریر تو (اس) آدمی کے پاس سے بھاگ جا۔" ۲۳۔ اور جبکہ یہو یہ نے یہ کہا۔ وہ ہیکل سے باہر چلا گیا۔

۲۴۔ تب عام آدمیوں نے اس کو بڑا بزرگ مانا اور اس نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا۔

۲۵۔ پس اس بات سے بہت آدمی خوفزدہ (ث) باللہ سے (ا) اندر یہی نہیں ہے اپنے اختیار سے لخت کو جانا ہو کر۔" اور اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے ہیل کے سب سے خدا کے دربار سے دور کا جائے۔ ترجمہ

اس واسطے کہ انہوں نے ان سب بیکاروں کو ۳۔ یسوع نے جواب میں کہا۔ ”اور خود تمہارا حاضر کیا جن کو وہ جمع کر سکے۔ پس یسوع نے میرے بارے میں کیا قول ہے؟“  
دعایاںگی اور ان سب بیکاروں کو ان کی تقدیرتی ۵۔ بطرس نے جواب دیا کہ: ”تو سچ اللہ کا بیٹا ہے“ عطا کی۔

۶۔ تب اس وقت یسوع برہم ہوا اور اس کو غصہ کے ساتھ یہ کہتے ہوئے جہڑا کہ: ”میرے پاس سے چلا جا۔<sup>(۲)</sup> اس لئے کتو شیطان ہے اور مجھ سے برا سلوک کرنے کا قصد رکھتا ہے۔“ یسوع اسرائیل کا معبد ہے۔ حقیقت وہ اس لئے آیا ہے کہ اپنی قوم کی خبر لے۔  
ڈرایا کہ: ”خرابی ہے تمہارے لئے اگر تم نے اس بات کو چ جانا۔ اس لئے کہ میں نے اللہ کی طرف سے اس شخص پر ایک بہت بڑی ذرا یا کہ: ”خرابی ہے تمہارے لئے اگر تم نے

## فصل نمبر ۷

۷۔ اور یسوع فتح کے بعد اور شیم سے واپس گیا لفٹ پائی ہے جو اس کو چ جانے“  
اور وہ فیلبس کے قیصریہ ایک حدود میں داخل ۸۔ اور یسوع نے ارادہ کیا کہ بطرس کو اپنے ہوا (۱) پاس سے دور کر دے۔

۹۔ تب اس نے اپنے شاگردوں سے اس کے بعد کفر شذ جریئل نے اس کھلی سے جو عام لوگوں میں برپا ہوئی تھی ڈراؤ یا تھا یہ کہہ کر دریافت کیا کہ ”لوگ میری نسبت کیا کہتے ہیں؟“  
۱۰۔ شاگردوں نے بطرس کو بھی یہ کہہ کر جہڑا کہ: ”خبردار۔ جو تو نے دوسری دفعہ ایسی بات کی اس لئے کہ اللہ تھہ کو ملعون کر دے گا۔“

۱۱۔ تب بطرس رویا اور اس سے کہا: ”اے سید پیشک میں نے حماقت سے یہ بات کہی ہے پس ہیں کہ تو ایسا ہے اور دوسرے ارمیا (باتے ہیں) اور لوگ نبیوں میں سے ایک نبی (کہتے ہیں)؟“

(۱) سورۃ اللعنۃ علی النصاری (۲) اس عبارت کا تسلیم ہے: ”تو اللہ سے منت کر کو وہ مجھے بخش دے“  
باب ۱۱۶: آیت ۲۰ کے مضمون سے مقابلہ کرو۔ اقیرہ نیجی (۲)

## فصل نمبر اے

۱۲۔ پھر یوں نے کہا: ”جبکہ ہمارے معبود نے یہ ارادہ نہ کیا کہ وہ اپنی ذات کو اپنے بندے مویٰ کے لئے ظاہر کرے اور نہ ایسا کے لئے جس نے اس سے بہت ہی محبت کی اور نہ کسی نبی کے دامنے بھی۔ تو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ اپنی ذات کو اس بے ایمان قوم پر ظاہر کرے گا۔

۱۳۔ بلکہ آیا تم یہیں جانتے کہ حقیقت اللہ نے ایک ہی لفظ سے (۱) تمام چیزوں کو عدم سے پیدا کیا اور یہ کہ تمام آدمیوں کی بیدائش ایک مٹی کے گلوے سے ہے؟ پس اس صورت دے۔

۱۴۔ اور مجھ بہت ہی کثیر تھا یہاں تک کہ ایک

۱۵۔ جاہی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے مالدار آدمی جس کوں کا عارضہ تھا جبکہ اس کا تینیں دھوکہ دینے کا موقع شیطانوں کو دیتے دروازہ میں داخل کرنا ممکن نہ ہوا تو وہ اس گھر کی ہیں،

۱۶۔ اور جبکہ یوں نے یہ کہا اس نے اللہ سے اور اس نے لوگوں کو چھٹ اتار دینے کا حکم دیا اور بطرس کے لئے منت کی۔ اور گیارہ (شاگرد) ایک چار پر یوں کے سامنے لٹکا دیا گیا۔

۱۷۔ تب یوں ایک لمحہ تک متrodor ہا پھر اس نے کہا: ”اے بھائی! تو نہ ذر۔ اس لئے کہ جائیں۔

۱۸۔ اور یوں اس کے بعد (دہاں سے) تیرے گناہ تھے جنکے میں“  
۱۹۔ پس ہوا اور طیل کی طرف چلا گیا۔ اس غلط خیال کو فرو کرنے کے لئے جو کہ اس کے بارہ ہوا اور انہوں نے کہا: ”یہ کون شخص ہے جو کہ میں عام لوگوں کے دلوں میں جگہ پکڑ چلا۔“  
۲۰۔ ”عنایوں کو معاف کرتا ہے؟“

(۱) خلق اللہ کل شی فی کلام واحد بلا

۲۱۔ تب اس وقت یوں نے کہا: ”قسم ہے اللہ شنیعہ (ب) بالله سلطان۔

(ت) سورۃ الیغفر (۱) مرقس ۱۲:۱۲۔

کی جان کی حقیقت میں ہرگز مگنا ہوں کے بخشنے پر ۱۳۔ ”اے پور درگار فوجوں کے معبدو۔ ظی قدرت نہیں رکھتا ہوں اور نہ کوئی دوسرا (زندہ) معبدو۔ حقیقی معبدو۔ قدوس معبدو۔ جو کر (آدمی) مگر اللہ اکیلا بخشتا ہے۔ (۱)

۱۴۔ لیکن اللہ کے خادم کی طرح میں قدرت ۱۴۔ تب ہر ایک نے جواب میں کہا آئیں رکھتا ہوں کہ اس سے دوسروں کے گناہ کے ۱۵۔ اور اس کے بعد کہ یہ کہا گیا یوں نے اپنے دونوں ہاتھ یہاڑوں پر رکھے۔ پس ان لئے وسیلہ چاہوں۔

۱۶۔ اسی سبب سے میں نے اس کی جتاب میں سکھوں نے اپنی تند رسی پالی۔

۱۷۔ اس یہاڑ کے واسطے تو شل کیا ہے اور پیٹک ۱۷۔ پس اس وقت انہوں نے اللہ کی بڑائی یہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ نے میری دعا کو کہتے ہوئے کی کہ: ”حقیقی اللہ نے اپنے نبی کی قبول کر لیا ہے۔

۱۸۔ اور تا کہ تم کو معلوم کرو میں اس آدمی سے اللہ نے ہمارے واسطے ایک بڑائی بھیجا ہے۔“

## فصل نمبر ۲۸

۱۔ اور رات کو یوں نے پوشیدہ طور سے اپنے

شاگردوں کے ساتھ یہ کہہ کر انقلوکی کہ:

۲۔ ”میں تم سے چ کہتا ہوں۔ پیٹک شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ وہ تم کو گیہوں کی طرح چھانے۔ (۱)

۳۔ لیکن میں نے تمہارے واسطے اللہ سے عرض کیا ہے۔ پس تم میں سے بلاک نہ ہو گا مگر وہ شخص

جو کسی سے لئے پہنندے بچھاتا ہے۔“

۴۔ اور یوں نے اس کے سوانحیں کہ یہ بات یہودا کی نسبت کہی تھی۔ کیونکہ فرشتہ جبریل نے

(۱) سورہ العلامہ رسول اللہ (۱) لوقا ۱۶۔ ۲۰۔

انگر اور دو انجلی میں اسکا تصریح: ”عکسِ گاہ کیا کیا ہے جرم

۱۹۔ اور جبکہ یوں نے یہ کہا۔ یہاڑ تند رسی ہو کر

کھڑا ہو گیا اور اس نے اللہ کی بڑرگی بیان کی۔“

۲۰۔ تب اس وقت عام آدمیوں نے یوں سے

و سیلہ ڈھونڈا تا کہ وہ اللہ سے ان مریضوں کے

واسطے تو شل کرے جو کہ (گھر کے) باہر تھے۔

۲۱۔ پس اس وقت یوں ان کی جانب نکھڑا

پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا۔

(۱) قال عيسیٰ افست (اقسمت ۲) بالله الحی

انا لا اقدار ان يغفر ذبا من ذنوB لا يغفر اذنوB

الا الله . منہب (ب) باذن اللہ .

اس سے کہہ دیا تھا کہ کیونکر یہودا کی کاہنوں والے جواب جلد دنیا کے لئے ایک خلاص کے ساتھ سازش تھی اور اس نے کاہنوں کو تمام (چھٹا کرے کا ذریعہ) لے کر آئے گا۔ راستہ یہوں کی باتوں کی خبر کروی تھی۔ صاف کروں۔

۵۔ جب وہ شخص جو کس (انجیل) کو لکھ رہا ہے ۱۱۔ لیکن تم اس بات سے ڈرتے رہو کر دھوکا (آنکھوں میں) آنسو بھرے ہوئے یہ کہتا دیئے جاؤ۔ اس والے کہ بعد میں بہت سے نزدیک گیا کہ: ”اے معلم! مجھے بتا کر وہ کون جھوٹے ہی (۲) آئیں گے جو میرے گلام کو شخص ہے جو تجھے حوالہ کر دے گا؟“

۶۔ یہوں نے جواب میں کہا: ”اے بر بناس! یہ گئے“  
ہرگز وہ وقت نہیں ہے جس میں کروٹا سے پچانے گا۔ ۷۔ تب اس وقت اندر اس نے کہا: ”اے مگر شریر غریب ہی اپنے آپ کو ظاہر کر دے گا۔ معلم! ہمارے لئے کوئی نشانی بتا تاکہ ہم اس اس لئے کریں اب بہت جلد دنیا سے جاؤں گا۔“ (رسول) کو پچانیں“

۸۔ تب اس وقت حواری یہ کہتے ہوئے ۸۔ یہوں نے جواب نے جواب دیا: ”بے شک وہ روئے: ”اے معلم! تو ہمیں کس لئے تمہارے زمانہ میں نہ آئے گا بلکہ تمہارے بعد چھوڑ دے گا۔ کیونکہ ہمارے والے یہ زیادہ کثی برسوں کے (گذرنے پر) جس وقت کہ مناسب ہے کہ ہم مر جائیں نہیں نسبت اس کے میری انجیل باطل کر دی جائے گی اور قریب کر تو ہمیں چھوڑ جائے۔“

۹۔ یہوں نے جواب دیا: ”تمہارے دل بے ۹۔ اس وقت میں اللہ دنیا پر رحم کرے گا پس وہ چین نہ ہوں اور تم نہ ڈرد۔ (۱)“ جس کے سر پر ایک

۱۰۔ اس لئے کہ ہرگز میں ہی وہ نہیں ہوں کہ سفید ابر کا گمرا فرار پذیر ہو گا۔ اسکو ایک اللہ کا جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ بلکہ اللہ جس نے تم برگزیدہ بیجانے گا اور وہی اسے دنیا پر ظاہر کرے گا۔ ۱۵۔ اور وہ (رسول) بدکاروں پر بڑی قوت کے ساتھ آئے گا اور ہتوں کی پوچا کو دنیا سے نابود کر دے گا۔

۱۶۔ اور میں اس بات کو راز کی طرح کہتا ہوں۔ کیونکہ اسی (رسول) کے ذریعہ سے اس

(۱) اللہ خالق و حافظ (ب) رسول اللہ

(ت) اللہ مرسل (۲) متی ۲۲: ۱۱

(۱) یو جنا ۱۳: ۲۷۔

کا اعلان ہو گا اور اللہ کی بڑائی کی جائے گی۔ ۲۳۔ اور ہمارے باپ دادا کے شہر کے برج خوشی کی وجہ سے ایک دوسرے کو مبارکباد دیں گے۔ اور عنقریب وہ (رسول) ان لوگوں سے گے۔

انتقام لے گا جو کہتے ہیں کہ میں انسان سے ۲۴۔ پس جس وقت کہ بتوں کی پوجا کا زمین بڑھ کر ہوں۔

۱۸۔ میں تم سے چج کہتا ہوں کہ تحقیق چاند اس کو جائے گا کہ پیشک میں بھی تمام انسانوں جیسا اس کے بچپن میں سلانے کے لئے لوریاں دے ایک انسان ہوں۔ تو میں تم سے چج کہتا ہوں کہ تحقیق اللہ کا نبی (۱) اسی وقت آئے گا۔

## فصل نمبر ۳۷

۱۔ میں تم سے چج کہتا ہوں کہ تحقیق جس وقت شیطان یہ جانے کا قصد کرے گا کہ آیا تم اللہ کے دوست ہو اور وہ تم سے اپنا مقصد حاصل کرنے کی قدرت پا جائے گا تو وہ تمہیں ڈھیل دے گا کہ تم اپنی خواہشوں کے موافق چلتے رہو۔ اس لئے کہ کوئی بھی اس کے شہروں پر حمل نہیں کرتا۔ (۲)

۲۔ لیکن جبکہ اس کو علم ہو گا کہ تم اس کے دخن ہو تباہیوں (کے حق) سے واضح تر ہو گا۔ اور وہ اس کو ملامت کرے گا۔ جو دنیا میں اچھا سلوک تمہیں ہلاک کرے۔

۳۔ مگر تم نہ ڈرو۔ اس لئے کہ شیطان تم سے

(۱) قرآن مجید کی سورہ ۵۳ کی پہلی بہتریت دیکھو (ظیل دیبا ہی مقابلہ کرے گا جیسا کہ ایک بندھا سعادت) (۲) اگر یہی ترجیح کی عبادت خطہ ہے۔ پرانا (۱) رسول اللہ (ب) سورۃ توکیل۔

آگیا۔ اس سے شیطان مراد لیتا ہے۔ (ظیل سعادت) (۲)

بوا کتا مقابلہ کرتا ہے۔ اس واسطے کر اللہ نے انسان اللہ سے ذرے گا وہ ہر چیز پر فتحیاب ہو گا  
میری دعا سن لی ہے۔

۴۔ یوحنائے جواب میں کہا: ”اے معلم! ہم کو ۱۲۔ ”اللہ (۱) تھجھ کو اپنے ان فرشتوں کی توجہ  
خرب دے کر پرانا آزمایا گیا (۲) انسان کی تاک کے پرد کر دے گا جو کہ تیرے راستوں کی  
میں کیونکر کھڑا ہوتا ہے۔ اور فقط ہمارے ہی حفاظت کرے گا (ب) تاک شیطان تھجھ کو  
لئے نہیں بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی جو آگے نہ کرنے کھلائے۔

۵۔ ایک ہزار تیرے با میں جانب سے ۱۳۔ ایک ہزار تیرے با میں جانب سے

۶۔ یلوو نے جواب دیا: ”تحقیق یہ شری چار گرجائیں گے اور دس ہزار تیرے دا ہے  
طریقوں سے تحریر کرتا ہے۔ جانب سے تاک وہ تیرے قریب نہ آئیں۔

۷۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ جس وقت وہ خود (ت)“

۸۔ اور نیز ہمارے اللہ نے بڑی محبت کے دوسروں کے ذریعہ سے تحریر کرتا ہے۔

۹۔ اور دوسرا اس وقت جبکہ وہ باتوں اور ساتھ (ث، ج) اسی ذکر کے گئے داؤ کی زبانی  
کاموں کے ذریعہ اپنے خادموں کی وسایت وعدہ کیا ہے کہ وہ ہماری حفاظت کر گا۔ یہ کہتے  
ہوئے کہ (۳) میں تھجھ کو ایسی سمجھ دوں گا جو سے آزماتا ہے۔

۱۰۔ تیسرا یہ کہ جس وقت وہ جہوٹی تعلیم کے ساتھ آزمائش کرتا ہے۔

۱۱۔ چوتھے یہ کہ جس وقت وہ جھوٹے خیالات دلا کر تحریر کرتا ہے۔

۱۲۔ اس حالت میں انسانوں پر واجب ہے کہ

وہ بہت ذرستے ہیں اور خاص کر اس لئے کہ اس شیطان کا ایک مدگار انسان کے جسم ہی کا ایک حصہ ہے جو کہ گناہ کو دیساہی پسند کرتا ہے جیسا کہ بخار کا مریض پانی کو۔

۱۳۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق جب

(۱) یوحنائے ۲۰: (۲) زبور ۹: ۱۱، ۱۲: (۳) زبور ۸: ۳۳: (۴) لیسیا ۱۵: ۳۹، ۴۰

گھر میں تجھ سے کہتا ہوں کہ گودہ بھول جائے کہ وہ انسان سے بہت بڑی شان والا ہے۔ لیکن میں تجھ کون بھلا دیں گا (خ)۔<sup>(۱)</sup>

۲۔ اور سلیمان نے ظلطی کی کیونکہ اس نے اس میں تجھ کون بھلا دیں گا (خ)۔<sup>(۲)</sup> اس حالت میں تم مجھے بتا دو کہ کون شخص بارہ؟ میں سوچا کہ تمام اللہ کی مخلوقات کو دعوت شیطان سے ذرے گا جبکہ فرشتے اس کے میں بلاے۔ جس اس کی ظلطی کی اصلاح آیک چھوٹی سی مجھل نے کردی جبکہ یہ کل وہ چیز کھا گئی جو اس (سلیمان) نے بیم کی تھی۔

۳۔ اور اسی کے ساتھ بھی ضروری ہے جیسا کہ نبی سلیمان (۱) کہتا ہے کہ ”اے میرے بیٹے جو کہ اللہ سے ذرنے والا ہو گیا ہے تو آزمائشوں کے لئے مستعد ہو جا۔“<sup>(۳)</sup>

۴۔ اسی سبب سے اللہ اپنے نبی اشیعیا کی زبانی پکار کر کہتا ہے (۴) تم اپنے شریر خیاویں کو میری آنکھ سے دور کر دو۔“ اور سلیمان کس مقصد کی آرزو کرتا ہے۔ اسی سبب سے سکون کا اندازہ کرتا ہے (ایسے ہی انسان) اپنے خیالات کی جانشی کرتا رہے تا کہ وہ اپنے خلق (ب) کی جانب ظلطی نہ کرے۔

## فصل نمبر ۲۷

۱۔ دنیا میں ایک قوم تھی اور اب بھی ہے جو کہ گناہوں کی کچھ پر دانہیں کرتی اور وہ لوگ بیٹک بہت بڑی گراہی پر ہیں۔

۲۔ تم مجھے بتاؤ کہ شیطان نے کیونکر خطا کی؟  
۳۔ بیٹک اس نے فقط یہ خیال کرتے ہی ظلطی کی

(خ) قال سبعانه و تعالیٰ للسمومن مل بمکن  
النسی المعامل والعمل فی بطانہ دان اصل  
(اصلاً) تلق وانا لا انسنیکم مه (د) بالله سے  
(ب) بالله خلق (ت) سورۃ الشکر (۱) (ج) ۱:۲

(۱) بالله سے۔ (۲) زبور: ۸۳: ۲۵۔ (۳)

یوسف: ۲: (۳) مثال: ۲۲۔

نہ بولے گا؟  
۱۰۔ پیش اور شیطان ایسا ہی کرتا ہے کہ وہ جس درست ہے اور کیا چاندی کھری ہے یا کھوئی وقت گناہ (کائیخ) بوتا ہے آنکھ یا کان ہی کے اور آیا وہ مکہ مقرہ چکن کا ہے۔

پاس نہیں تھہر جاتا بلکہ قلب تک پہنچ جاتا ہے جو ۷۸۔ اسی لئے وہ اس سکر کو اپنے ہاتھ میں بہت اللہ کے تراپزیر ہونے کی جگہ ہے۔ (ج) التالیف تھا ہے۔

۱۱۔ جیسا کہ اللہ نے اپنے بندے موئی کی زبانی ۱۸۔ اے پاگل عالم تو اپنے کام میں کیا پا کا کلام فرمایا کہ کہا ہے (۵) تحقیق میں ان کے ہے۔ یہاں تک کہ تو دن کے اخیر میں اللہ کے اندر سکونت اختیار کرتا ہوں تاکہ وہ میری بندوں پرستی اور کاملی کرنے کے بارے میں شریعت (کی راہ) میں چلیں۔ جھٹکیاں ذاتا اور ختنی کیا کرتا ہے۔ اس لئے

۱۲۔ ”ہاں! تم ہی مجھے بتاؤ کہ اگر باشدہ کہ تیرے خادم بلا کسی شک کے اللہ کی خدمتوں سے زیادہ (۱) حکومت کرنے والے ہیں (۲)

۱۳۔ تم مجھے بتاؤ کہ اس صورت میں کون شخص یہ گھر میں داخل ہونا یا اس کا وہاں اپنا اسباب رکھنا مباح کر دوں گے؟  
۱۴۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم شیطان کے جانچا کرتا ہے؟  
۱۵۔ کیونکہ اللہ نے تمہارا دل اس لئے دیا ہے (۲) کہ تم اس کی تکھیانی کرو اور وہ اللہ کا ۱۔ تب اس وقت یعقوب نے کہا: ”اے مسلم! خیال کی آزمائش سکوں کے لکڑوں کی مسکن ہے۔ (ب)

## فصل نمبر ۵۷

۱۶۔ تم اب خیال کرو کہ صراف سکوں کو کس جائیخ سے کیونکر مشابہ ہوتی ہے؟“

سورہ الشیل۔ (۱) (۱۹۷:۱۸) (۲) عربی ترجمہ کی عبارت ایک گزوی ہے کہ صاف مطلب سمجھ میں نہیں آتا جو برا عالم لفظی ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

(ج) قلب بیت اللہ (۵) (۱۸:۲۶).....

(۱) اللہ معطی (ب) قلب بیت اللہ (۲)

- ۲۔ یہ نوع نے جواب میں کہا: "تحقیق خیال ایک بخش برائی اکٹھا ہوا کرتی ہے۔ میں اچھی چاندی محض تقویٰ ہے۔ اس لئے کہ اور بہت کثرت سے باقی کرنا ایک آشیخ کا ہر ایک خیال جو تقویٰ سے خالی ہو وہ شیطان کی بکرا ہے جو کہ گناہوں کو اٹھاتا (جدب کرتا) ہے۔ طرف سے آتا ہے۔
- ۳۔ اور صحیح تصویر (۳) وہ اس کے سوا کچھ اور سے کام لینے پر قاصر نہ رہے۔ بلکہ واجب ہے نہیں کہ پاک آدمیوں اور نبیوں کا نمونہ ہے وہ نمونہ کہ اس کی پیروی ہم پر واجب ہے اور کر دل بھی نماز میں مشغول رہے۔
- ۴۔ اس لئے کہ واجب ہے کہ وہ (دل) بھی خیال کا وزن وہ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ کی محبت ہے۔ ایسی محبت کہ اسی کے بوجب ہر نماز سے جدانہ ہو۔
- ۵۔ میں تم کو ایک مثال دیتا ہوں۔
- ۶۔ ایک آدمی یدو تھا اسی سبب سے کسی ایک نے ان لوگوں میں سے جو اس کو پہچانتے تھے یہ قبول نہیں کیا کہ وہ اس کے کھیتوں کو بولے۔
- ۷۔ پس اس نے شریر کی کہادت کی کہ: "میں بازار کو جاتا ہوں (۱) تاکہ کاملوں اور بے صرف لوگوں کو پاؤں تو وہ آئیں تاکہ میرے اگورستان کو جوئیں۔
- ۸۔ ہر تو لمادس نے جواب میں کہا: "۱۔ میں اگر کوئی تھوڑی فکر کریں تاکہ آزمائش معلم! ہم کیوں نہ تھوڑی فکر کریں تاکہ آزمائش میں نہ پڑیں؟"
- ۹۔ یہ نوع نے جواب دیا، تھیں دو چیزیں بہت سے بے صرف مفلس پر دیسیوں کو پایا۔ پس ان کے گفتگو کی اور انہیں اپنے اگورستان کو لازم ہیں۔
- ۱۰۔ اول یہ کہ تم کام کی بہت مشق کرو۔
- ۱۱۔ اور دوم یہ کہ باقی کم کیا کرو۔
- ۱۲۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے کہ اس کو جان لیا تھا اور پہلے اس کے ساتھ کام کرچے تھے۔
- (۳) تصویر سے بیہاں وہ تصویر ہے۔ جو روپیہ پیسے پر ہوا ان میں سے کوئی بھی دہاں نہ گیا۔
- (۱) تیس ۲۰۰ ملی اور کرتی۔
- کرتی ہے ۸ (ظیل)

- ۱۸۔ پس جو کہ بدود ہے وہ شیطان ہے۔ ۵۔ پس اس نے اس کی باتوں کو توجہ سے نہ  
۱۹۔ اس لئے کہ وہ ایک کام تو دیتا ہے لیکن اس اور اپنے انگورستان کو بوبیا۔ جیسا کہ درسے  
کی خدمت میں انسان کا معاوضہ ہمیشہ ہمیشہ نے اس کو ہدایت کی تھی۔ پس اسکا انگورستان  
کی آگ ہوتی۔ بہت کثرت سے پھل لایا۔
- ۲۰۔ پس وہ اسی لئے جنت سے نکلا ہے اور کام ۶۔ لیکن درسے نے اپنے انگورستان کی  
کرنے والوں کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے۔ کاشت یونہی چھوڑ دی۔ وہ اپنے وقت کو فقط  
۲۱۔ اور وہ اس کے سوانحیں کہ اپنے کام کے باتوں ہی میں صرف کرتا رہا۔  
لئے کاہوں ہی کو لیتا ہے وہ کوئی کیوں نہ ہوں۔ ۷۔ پس جبکہ انگورستان کے مالک کو گان ادا  
اور خاص کران لوگوں کو جو سے نہیں پہچانتے۔ کرنے کا وقت آیا پہلے نے کہا: ”اے جناب!  
۲۲۔ اور بدی سے بھائی کے لئے مطلق ہیں میں نہیں جانتا ہوں کہ آپ کا انگورستان کیونکر  
کافی نہیں ہوتا کہ انسان اس کو پہچان لےتا کہ بوبیا جاتا ہے اس لئے اس سال میرے کوئی  
اس سے نجات پائے۔ بلکہ نیک کاموں کا کرنا پیداوار ہی نہیں ہوئی“
- ۸۔ جب آقانے جواب میں کہا: ”اے احق! کیا  
تو دنیا میں اکیار ہتا ہے۔ اس لئے تو نے میرے  
دوسرے باغبان سے مشورہ تک نہ کیا جو کہ بخوبی  
جانتا ہے کہ زمین کس طرح جوتی جاتی ہے؟ پس  
تجھ پر میرے حق کا ادا کرنا واجب ہے۔“

- ۹۔ اور جبکہ یہ کہا سے قید خانہ میں مشقت کرنے  
کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ اپنے آقا کو ادا کرے  
جس نے کاس تا تجربہ کاری پر حرم کھا کر اسے یہ  
کہتے ہوئے چھوڑ دیا: ”تو چلا جا کیونکہ میں نہیں  
چاہتا کہ تو اب سے بعد میرے انگورستان میں  
کام کرے۔ اور تیرے واسطے یہی کافی ہے کہ  
انگور کی بیلوں کا کیونکر بونا واجب ہے۔“
- ۱۰۔ ”اور دوسرا آیا جس سے کہ آقانے کہا:  
میں تجھ کو اپنایا فتنی ترض عطا کئے دیتا ہوں۔“

## فصل نمبر ۶۷

۱۔ میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں (۲)

۲۔ ایک مرد کے تین انگورستان تھے جن کو اس  
نے تین باغبانوں کو اجرت پر دیا۔

۳۔ اور چونکے پہلے کو یہ معلوم نہ تھا کہ انگورستان  
کی کھیتی کیونکر ہوتی ہے۔ اس لئے انگور کی بیلوں  
نے پتوں کے سوا اور کچھ بھی نہ نکلا۔

۴۔ لیکن درسے نے تیرے کو تعلیم دی کہ  
انگور کی بیلوں کا کیونکر بونا واجب ہے۔

(۱) سورہ العلیم مثلاہ (۲) ایکر بیتی کی درسی مثال

"خوش آمدی اے باغبان! وہ پھل کہاں ہیں کیوں کر پھل لائے۔ بحکایہ وہ باغبان باتوں جن کے او اکرنے کے لئے تو میرا مقرض ہے۔ میں وقت کھونے کے سوا کچھ نہیں کرتا ہے" ۱۱۔ اور یقینی ہے کہ جب تو اچھی طرح جاتا تھا کہ اور اے آقا! اس میں شک نہیں کہ اگر وہ کا انگور کی بیلوں کو کس طرح درست بنایا جاتا۔ اپنے قول پر عمل بھی کرتا تو البتہ تجھے انگورستان ہے تو ضرور وہ انگورستان جو میں نے تجھ کو اجرت کے پانچ سال کا لگان ادا کر دیا اس لئے کہ پر دیا ہے البتہ بہت سے پھل لایا ہو گا۔" میں جو کہ بہت باتوں پر قادر نہیں ہوں تجھے دو

۱۲۔ سب دوسرا نے جواب دیا: "اے آقا! سال کا لگان دیا ہے"

۱۳۔ تجھن آپ کا انگورستان کمزور ہو رہا ہے کیونکہ میں نے درختوں کی کاشت چھانٹ نہیں کی اور نہ زمین کو جوتا اور انگورستان کچھ پھل نہیں لایا ہے۔ اس لئے میں قدرت نہیں رکھتا کہ تجھے دوں" ۱۴۔ پھر آقا نے تیرے باغبان کو بلا یا اور اس سے

تجھت کے ساتھ کہا: "تو نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ جس شخص کو میں نے دوسرا انگورستان ٹھیک کر دیا تھا۔

اس نے تم کو اس انگورستان کا پوری طرح جو تابوتا سکھایا ہے جسے میں نے تم کو ٹھیک کر دیا۔" ۱۵۔ چیز یہ کیونکہ ممکن ہے کہ جو انگورستان میں

نے اس کو ٹھیک کر دیا ہے وہ کچھ بھی پھل نہ لائے۔ حالانکہ میں ایک ہی ہے؟" ۱۶۔ "تیرے باغبان نے جواب میں کہا:

"اے آقا! حقیقت یہ ہے کہ انگورستان صرف باتوں ہی سے نہیں جوتا بولیا جاتا۔ بلکہ جو اس کو اجادہ پر لیتا چاہے اس پر لازم ہے کہ ہر روز آدمی حساب کے دن اللہ سے کہیں گے (۱)"

## فصل نمبر ۷۷

۱۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق بہت سے اس میں ایک کرتے کا پسند خشک کرے۔

۲۔ اور اے آقا آپ کے باغبان کا انگورستان (۱) سورہ العلیم فاسق (۱) لوقا ۱۳: ۲۶

- ۸۔ اس وقت یہ نوع نے کہا: ”تو پیشک اے کارو اس کی تعلیم دی ہے۔“
- ۹۔ مگر خود پتھران کے بخلاف یہ کہہ کر چھپیں انسان جو کہ اپنی عقل سے آسمان کو پہچانتا اور گے کہ: ”جبکہ تم نے دوسروں کو ہدایت کی تھی تو اپنے ہاتھوں سے زمین کو پسند کرتا ہے البتہ تو اب تم نے اپنی زبان ہی سے اپنے آپ کو ہی تمام پاگلوں سے بڑھ کر پاگل ہے۔“
- ۱۰۔ تو جو کہ اپنے ادراک سے اللہ کو پہچانتا اور گھنہگار بھاد ریا ہے اے گناہ کرنے والو!“
- ۱۱۔ یہ نوع نے کہا: ”تم ہے اللہ کی جان کی (ب) تحقیق جو شخص حق کو جانتا اور اس کے بر عکس کام کرتا ہے اس کو بڑا درودناک عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ قریب قریب شیطان بھی اس کے حال پر ترس کھائیں گے (ت)“
- ۱۲۔ ہاں تم مجھے بتاؤ کہ اللہ نے ہم کو شریعت محض جانے کے لئے دی ہے یا اس پر عمل کرنے کے واسطے؟
- ۱۳۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک علم کی غایتیت بھی حکمت ہے کہ ”تو جو کچھ جانتا ہے واسطے کے سیدھی راہ کو دیکھے پس وہ امن کے ساتھ۔ تک چا جائے۔“
- ۱۴۔ ”تم مجھے بتاؤ کہ اگر کوئی دترخوان پر بیٹھا ہو اور اپنی دونوں آنکھوں سے مرغوب کھانا لئے ہزار مرتبہ حیران گنا جانا اور برآ سمجھا جانا واجب دیکھے مگر وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے گندی ہے۔ اس لئے کہ ہمارے اللہ نے ہمیشہ یہ چاہا چیزیں جن لے اور انہیں کھا جائے تو کیا وہ کہ اس کو اپنے پاک نبیوں کے واسطے سے سیدھے راستے کی پیچان دے تاکہ وہ اپنے دھن پاگل نہ ہوگا؟“
- ۱۵۔ ”تب شاگردوں نے کہا۔ ”ہاں پیشک“ اور آرام کی جگہ تک چا جائے۔

(ب) قال عبسى بالله العى من علم الحق ويعلم خلاف کان له عذابا شدیدا عسى ان يرسم الشيطان له منه (ت) الله سلطى۔

- ۱۵۔ حقیقت اونٹ کی مثل صحیح ہوئی کہ وہ صاف اور بھر بدی کرتا ہے۔
- ۱۶۔ پانی پینے کی طرف رغبت نہیں کرتا ہے اس لئے ۳۔ تب اس وقت اندر وہ نے کہا ”اے مسلم! اچھا ہے کہ اس جیسی حالت میں غلطی کرنے کی نسبت علم کو چھوڑ دیا جائے۔“
- ۱۷۔ ایسا ہی وہ نیک آدمی کرتا ہے جو کہ بدی آفتاب کے اچھی ہوتی اور انسان بغیر دونوں آنکھوں کے اور فس بدوں اور اک کے (اچھا ہوتا) تو اس صورت میں نادانی بھی اچھی ہوگی۔
- ۱۸۔ لیکن وہ شخص جس کو کوئی حکمت دی جائے اور وہ اس پر حقیقت کی قیامت نہ کرے کہ کوئی اچھا زندگی کو دیساں فائدہ نہیں دیتی جیسا کہ علم کام کرے بلکہ اس سے بھی برا کرے کہ اس بیشہیش کی زندگی کو فائدہ دیتا ہے حکمت کو بدی میں کام لائے تو اس کے سوائیں ۲۔ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ پیغمبر اللہ نے علم کہ وہ آدمی اس شخص کے مشابہ ہے جو (حاصل کرنے) کا حکم فرمایا ہے۔
- ۱۹۔ بخششوں کو بخشش کرنے والے کے قتل کے سے سوال کرو وہ تجھے علم دیں گے (۲)
- ۲۰۔ اور اللہ شریعت کی بابت کہتا ہے (۳) ”تو میری ہدایت کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھا اور جس وقت تو بیٹھے اور جس وقت چلے اور ہر وقت میں اس پر شیدارہ۔“
- ۲۱۔ پس اس وقت تمہارے لئے ممکن ہے کہ تم یہ معلوم کرو کہ آیا نہ جانا اچھا ہے یا برا۔
- ۲۲۔ اور یہی بات تمہارے لئے کافی ہے کہ تم ۱۰۔ حقیقت جو شخص حکمت کی خاتمت کرتا ہے

## فصل نمبر ۸

۱۔ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ حقیقت اللہ نے شیطان کے غلطی کرنے پر شفقت نہیں کی مگر باوجود اس کے اس نے آدم کے غلطی کرنے پر شفقت فرمائی۔

(۱) سورہ النور الفلوب متن  
(۲) استثناء: ۶۷: ۸/۱۹: ۲۰: ۲۰: ۳/ ۱۹: ۸/ ۷: ۶۷: ۶۸: ۷/ ۱۹:

البستہ بدینخت ہے اس لئے کہ ضروری ہے کہ ۱۶۔ پس اگرچہ نور گناہ کے بعد تاریک ہو گیا  
وہ ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کا خسارہ اٹھایا گا۔

۱۷۔ جب یعقوب نے کہا: ”اے مسلم! ہم جانتے ہیں کہ ایوب نے کسی دینے والے سے علم نہیں میں ایک طرح کی رغبت ہے۔ باوجود اس کے حاصل کیا اور نہ ابراہیم نے اور باوجود اس کے معبودوں کی عبادت کی ہے۔

۱۸۔ یسوع نے جواب دیا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو شخص دلخواہ کے گمراہوں میں سے ہوتا کے نبیوں سے تعلیم حاصل کرے۔ اس لئے کہ ہے وہ شادی کی محفل میں بلا یاخیں جاتا اس لئے کہ وہ تو اسی گھر میں رہتا ہے جس میں شادی ہے بلکہ گھر سے دور والے بلائے جاتے ہیں۔

۱۹۔ پس کیا تم نہیں جانتے ہو کہ تحقیق اللہ کے آشوب ہوا اس کو پکڑ کر لے چلتا اور اس کی دو کرنا واجب ہے۔

## فصل نمبر ۹

۲۰۔ یعقوب نے جواب میں کہا: ”انجیاء کیوں کر اس کے دل میں ہے پس وہ اس کا راست نہیں تعلیم دیں گے بحلاکہ وہ مردہ ہیں۔

۲۱۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق ہمارے اور کیوں کرو وہ شخص جانے گا۔ جس کو انجیاء کی کوئی پیچان ہی نہیں؟“

۲۲۔ تب یسوع نے جواب دیا۔ تحقیق ان کی تکیوں کا رہی نہیں پیدا کیا۔ بلکہ اس کے قلب میں ایک روشنی بھی رکھ دی جو اسے یہ دکھاتی ہے کہ بیشک اس کو اللہ کی خدمت کرنا سزاوار ہے۔

(۱) سورۃ الرحمہ (۲) زبور ۳۱: ۳۱۔

- کے ہے۔
- ۸۔ تو حق یہ ہے کہ البتہ یہ (خیال) غلط ہے  
میں تھوڑے سچ کہتا ہوں کہ جو شخص نبوت بلکہ اللہ نے اپنی شریعت اس واسطے دی ہے کی تو ہیں کرتا ہے وہ صرف نبی ہی کی تو ہیں تاکہ انسان اللہ کی محبت میں اچھا کام کرے۔
- نہیں کرتا بلکہ اس اللہ کی بھی تو ہیں کرتا ہے ۹۔ پس جبکہ اللہ کسی انسان کو پائے کہ وہ اس کی جس نے کاس نبی کو بھیجا ہے (ب) (۱) محبت کے سب اچھا کام کرتا ہے تو کیا تم خیال ۱۰۔ لیکن وہ چیز جو کہ ایسی قوموں کے ساتھ کرتے ہو کہ اللہ اس کو ذیل و رسو اکرے گا؟ خاص ہے کہ وہ نبی کو جانتی ہی نہیں تو میں تم سے نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ اس کو ان لوگوں سے زیادہ کہتا ہوں کہ میٹک اگر ان طکوں میں کوئی آدمی پیار کرے گا جن کو کہ شریعت عطا کی ہے۔
- ۱۱۔ میں تمہیں ایک مثال سناتا ہوں ”ایک آدمی یوں زندگی بسر کرتا ہا کہ جیسا کہ اس کا دل اس کی بہتی اور کرے اور کہ دوسروں کے ساتھ وہ کام نہ کرے جس کو کہ وہ خود دوسروں خلک اور بخوبی میں بھی تھی۔ جو نہیں اگاتی تھی مگر سے اپنی نسبت پسند نہیں کرتا۔ اپنے زندگی کو وہ چیز دیتا رہے ہے خود دوسروں سے لینا چاہتا ۱۲۔ اور اسی اثناء میں کہ وہ ایک روز اسی خبر زمین کے نیچے سے جا رہا تھا۔ اس کو بے پھل روئیدگیوں ہی کے اندر ایک مریدار پھل والا پوڈا بھی مل پڑا۔
- ۱۳۔ اسی لئے اللہ اپنی رحمت سے اپنی شریعت کو اس کے لئے موت کے وقت ظاہر کرے گا اور اسے دے گا۔ (ت) اگرچہ وہ اس کے قبل نہ تھی۔ اور شاید کہ تمہارے دل میں یہ خیال آئے کہ تحقیق اللہ نے شریعت اس لئے دی ہے کہ وہ شریعت سے محبت کرتا ہے (ث)
- (ب) اللہ مرسل (ت) اللہ معطی۔
- (ث) مل ٹھست ان اللہ تعالیٰ ارسل الشربعة لاجل الشربعة  
۱۴۔ اسلام کا اعلان (اعلیٰ عبادۃ) (۱/۱۳۰۶)
- ۱۵۔ میر تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ہمارا مسیح



۱۳۔ ہاں تم ہی بتاؤ کہ ہیر دس کا کون سا خادم کی (ت) کہ اللہ کے اس کلمہ کو بھول جانا اس کی رضا مندی نہیں چاہتا یوں کہ اس کی خدمت پوری مستعدی سے کرے۔

پیدا کیا ہے (ث) اور جس کے ذریعہ سے وہ تیرے لئے ابدی زندگی پیش کرے گا۔ البتہ بہت بڑا گناہ ہے۔

۱۴۔ اور جبکہ یوسف نے یہ کہا اس نے دعا مانگی اور اپنی دعا کے بعد کہا: "یہ واجب نہیں کہ ہم کل سامروہ کی طرف عبور کریں (گذریں) اس لئے کہ مجھ سے قدوس اللہ کے فرشتے نے یوں کہا ہے"

۱۵۔ اور یوسف ایک دن کی صبح کو سوریے ہی ایک کنویں پر بکھپا۔ جس کو کہ یعقوب نے بایا اور اسے اپنے بیٹے یوسف کو (۱) بخش دیا تھا۔

۱۶۔ اور جب یوسف سفر سے تھک گیا اس نے اپنے شاگردوں کو شہر میں بھجا تاکہ وہ کچھ کھاتا اس بات کو سن۔ اس لئے کہ وہ جانتے تھک کے

۱۷۔ تب شاگرد کا پ گئے۔ جبکہ انہوں نے مول لائیں۔

۱۸۔ تب یوسف نے عورت سے کہا: مجھے دے تاکہ میں پیوں۔

۱۹۔ عورت نے جواب دیا: "تو شر ما تا بھی نہیں کہ تو عبرانی ہو کر مجھ سے پانی پینے کو مانگتا ہے

"بھائیک میں سامروی عورت ہوں؟"

(ث) منه علیق اللہ فی کلام واحد کل

شمی۔ یو ۲۰: ۲۳: ۲۱

۱۷۔ بتاؤ ہے اس عالم کے واسطے جوارا دہ کرتا ہے کہ اس بدن کو خوش بنائے جو کہ مٹی اور گور کے سوا کچھ اور نہیں اور نہیں ارادہ کرتا۔ بلکہ بھول جاتا ہے۔ اس اللہ کی خدمت کو جس نے کہ ہر ایک چیز پیدا کی (اور جو کہ) ہمیشہ ہمیشہ تک بزرگ ہے۔

## فصل نمبر ۸۱

۱۔ "تم مجھے بتاؤ۔ آیا کہ انہوں پر یہ بات کوئی بڑی غلطی شمار کی جائے گی کہ وہ اللہ کی شہادت کا تابوت زمین پر گردائیں بھائیک وہ اس کے حامل ہیں؟"

۲۔ "تب شاگرد کا پ گئے۔ جبکہ انہوں نے اس بات کو سن۔ اس لئے کہ وہ جانتے تھک کے

اللہ نے عزیزہ (۲) کو مارڈا لا ہے (ب) اس لئے کہ اس نے اللہ کے تابوت کو غلطی سے چھوپا یا تھا۔

۳۔ پس انہوں نے کہا: "بے شک یہ بہت بڑی غلطی ہے"

۴۔ تب یوسف نے کہا: "و قسم ہے اللہ کی جان

(۱) سورہ الماء (ب) اللہ یعذب (۲) ا، سوئل ۶: ۶

۱۱۔ یسوع نے جواب دیا: ”اے عورت اگر تو ۱۹۔ اس لئے تمھے سے منت کرتی ہوں کہ مجھے یہ جانتی ہوتی کہ تمھے سے کون پانی مانگتا ہے تو خردے (اس بات سے جو حسب ذمیل ہے) البستتو (خود) اس سے پانی مانگتی“ ۱۲۔ عورت نے جواب میں کہا: ”تو مجھے پینے کو یہکل کے اندر دعا مانٹا کرتے ہیں جس کو کہ کیونکروے گا۔ بحلاطہ تیرے پاس نہ کوئی برتن سلیمان نے اور شلمیم میں تعمیر کیا ہے۔ اور کہتے ہے اور نہ رسی تاکہ اس کے ذریعہ سے تو پانی ہیں کہ تحقیق اللہ کی نعمت اور رحمت (۱) وہیں کھینچے اور کنوں گھرا ہے“ پانی جاتی ہے نہ کسی اور جگہ میں۔

۱۳۔ یسوع نے جواب دیا: ”اے عورت! جو شخص اس کنوے کا پانی پیتا ہے اسے پھر دوبارہ چدھ کرتے اور کہتے ہیں کہ فقط سامرہ کے پیاراؤں ہی پر چدھ کرنا واجب ہے۔ پس اصل بھائی ہے لیکن جو آدمی وہ پانی پیتا ہے جو کہ میں اس کو دیتا ہوں پس وہ بھی پیاسا نہیں ہوتا بلکہ پیاسوں کو پینے کے لئے دیتا ہے۔ اس حیثیت سے کہدا ابدي زندگي کو تکمیل جاتے ہیں۔“

## فصل نمبر ۸۳

۱۔ اس وقت یسوع نے ایک آہ کی اور یہ کہتا ہوا رو دیا: ”خبری ہے تمہارے لئے اے یہودی یہ پانی میں سے مجھے بھی دے۔“ ۲۔ یسوع نے جواب دیا: ”جا اور اپنے شوہر کو بلا لا اور میں تم دنوں کو دوں گا تاکہ دنوں پڑے۔“ ۳۔ عورت نے کہا: ”میرے کوئی شوہر ہی نہیں“ ۴۔ یسوع نے جواب دیا: ”تو نے اچھا کہا جیسے کہ تیرے پانچ شوہر تھے اور جو کہ اب تیرے ساتھ ہے۔ وہ تیرا شوہر نہیں؟“ ۵۔ پس جبکہ عورت نے یہ بات سنی وہ گھبرا گئی اور بولی۔ اے سید! میں اس بات سے خیال (۱) اللہ هدی و رحمن (۱) سورہ اکبلت (الفہد؟ والصلوٰۃ رسول اللہ (۱) ارماء ۷:۲)

کے نزدیک کوئی نعمت اور رحمت پائی جاتی ہے۔ ۱۱۔ اس وقت یہ نوع کا چہرہ چک اٹھا اور اس ۱۲۔ پھر عورت کی طرف متوجہ ہوا اور کہا (۲) ”اے“ نے کہا: ”اے عورت مجھے دکھائی دیتا ہے کہ تو عورت! پیشک تم سامنی لوگ اس چیز کو بجہہ کرتے ایمان والی ہے۔

ہو جس کو تم جانتے نہیں لیکن ہم عبرانی لوگ اے ۱۲۔ پس تو اب معلوم رکھ کر تحقیقِ مسیا پر ہی بجہہ کرتے ہیں جس کو ہم جانتے ہیں۔ ایمان لانے سے اللہ کا ہر ایک بزرگ زیدہ خلاصی ۱۳۔ میں تجھ سے حق کہتا ہوں کہ تحقیقِ الشروح پائے گا۔

اور حق ہے اور واجب ہے کہ اس کے لئے ۱۳۔ اس حالت میں یہ واجب ہے کہ تو مسیا کی روح اور حق کے ساتھ بجہہ کیا جائے (ب) آمد کو جانے“

۱۴۔ اس لئے کہ اللہ کا عہد اس کے سوا کچھ اور ۱۳۔ عورت نے کہا: ”شاپید تو ہم مسیا ہے اے سید!“ نہیں کہ اور شلم کے اندر اور سلیمان کی بیکل ۱۵۔ یہ نوع نے جواب دیا: ”حق یہ ہے کہ میں ہی میں لیا گیا ہے نہ کسی دوسری جگہ میں۔ ہی اسرائیل کے گھرانے کی طرف خلاص کا نبی ۱۶۔ مگر تو مجھے بچا کچھ (ت) کر پیش کیا ایسا وقت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

آئے گا کہ اللہ اپنی رحمت اس وقت میں دوسرے شہر کے اندر رے گا اور تب اس کے لئے ہر جگہ میں حق کے ساتھ بجہہ کرنا ممکن ہو گا اور اللہ (ث) ہر جگہ میں اپنی رحمت سے حقیقی نماز کو قبول کرے گا۔“

۱۷۔ اور اس وقت تمام دنیا میں اللہ کو بجہہ کیا جائے گا (ب) اور رحمت حاصل کی جائے گی ۱۸۔ عورت نے جواب دیا: ”تحقیق ہم مسیا (ج) یہاں تک کہ جو بھی کاسال جو اس وقت ہر سو کے منتظر ہیں۔ پس جب وہ آئے گا ہمیں تعلیم دے برس پر آتا ہے (۲) مسیا اس کو ہر سال ہر ایک جگہ میں بنادے گا۔“

۱۹۔ یہ نوع نے جواب میں کہا: ”اے عورت کیا تو جانتی ہے کہ مسیا ضرور آئے گا؟“

۲۰۔ اس نے جواب دیا: ”ہاں اے سید!“

(۱) اللہ مرسل (ب) رسول اللہ معبد (۱) یعنی فر (ملم) جیسا کہ

الگی یا اس سے مسلم ہے۔ (۲) یہاں کی جملہ ہے کہ یہاں سال میں ایک

(ب) اللہ حق و معبد (ت) غیر کیلت بعد الانجیل

فی زمان ختم الانبیاء ذکر۔ منه (ث) اللہ معبد (ج)

رسول (۲) یعنی (۲) میلاد مسیح اور بیداری اگلہ کریمی اس سال کر دیکھی

۱۸۔ اس وقت عورت نے اپنا گھر اچھوڑ دیا ہے۔ تب اس لکھنے والے نے جواب دیا: اس شہر کی طرف دو زمینی تاکہ اس سب بات کو جو ”یہاں کوئی نہ قابو“ اس عورت کے حس کو تم اس نے یوں سے سنی ہے اور وہ سے کہے۔ دیکھا تھا اور جو کہ یہ خالی برتن پانی سے بھرنے کے لئے لائی تھی۔ پس شاگردِ حیران اور یوں کام کے نتیجے کے منتظر بن کر کھڑے رہے۔

## فصل نمبر ۸۳

۱۔ اور اسی دوران میں کہ عورت یوں سے ۹۔ اس وقت یوں نے کہا، ”تحقیق تم لوگ باشیں کر رہی تھی یوں کے شاگرد آئے اور غمیں چانتے ہو کہ البتہ اصلی کھانا وہ اللہ کی انہوں نے تعجب کیا کہ وہ یوں ایک عورت سے مرضی پر عمل کرتا ہے۔

۱۰۔ اس لئے کروں (۲) یہ کچھ وہ چیز نہیں جو کہ

۱۱۔ مگر باوجود اس کے اس سے ایک نے بھی نہ انسان کو قوت دی تی اور اسے زندگی بخشنی ہی ہے بلکہ کہا کہ: تو کس لئے یوں ایک سامری عورت (یقیناً وہ) خیزِ اللہ کا کلام ہے اس کے ارادہ سے۔

۱۲۔ پس اسی سب سے پاک فرشتے کچھ نہیں سے کلام کر رہا تھا۔“

۱۳۔ پس جبکہ عورت چل گئی شاگردوں نے کہا کھاتے (۱) بلکہ وہ اللہ کے ارادہ سے زندہ ”اے معلم آور کھانا کھا“ رہی اور غذا پاٹتے ہیں۔

۱۴۔ یوں نے جواب دیا: ”واجب ہے کہ اور ایسے ہی اہم اور مومنی (۱) اور ایسا (۲) میں دوسرا کھانا کھاؤ“

۱۵۔ تب شاگردوں نے ایک دوسرے سے کہا ”شاید کسی مسافر نے یوں سے بات کی اور

۱۶۔ اس لئے کچھ کھانا ڈھونڈ دھنے گیا ہے۔“

۱۷۔ پس انہوں نے اس شخص سے جو یہ لکھ رہا ہے بعد“ یہ کہ کرو ریافت کیا کہ ”اے بر جاں! کیا یہاں

۱۸۔ یوں نے کہا ”تم اس وقت دیکھو کہ کس کوئی ایسا آدمی تھا جو معلم کے لئے کھانا لائے؟“

(۱) الملاک، لاہیکل (۲) استخارۃ متی ۳:۲۸، ۲:۲۳

(۳) خودج ۱۸:۲۳ (۴) اسلامین ۸:۱۹

- طرح دانوں سے سفید ہو رہے ہیں۔ ۲۳۔ نور آدمی رات کی نماز کے بعد شاگرد میں تم سے بچ کہتا ہوں کہ درحقیقت آج ایک یوں کے قریب گئے۔
- بڑی کٹائی پالی جاتی ہے۔ جو ہمیں جاتی ہے۔ ۲۴۔ تب یوں نے ان سے کہا ”یہی رات میتیا کے اور اس وقت ایک ایسی بڑی جماعت کی رسول اللہ (ت) کے زمانہ میں سالانہ جو میں ہو گی طرف اشارہ کیا جو کام سے دیکھنے آئی تھی۔
- جو کہ اس وقت ہر سورس پر آتی ہے (ث) ۲۵۔ اس لئے کہ عورت جس وقت شہر میں داخل ہوئی اس نے تمام شہر کو یہ کہہ کر کھلبلی میں ۲۶۔ اس لئے میں نہیں چاہتا ہوں کہ ہم سوریہ ہیں ذال دیا کہ ”لوگو! آؤ اور ایک نئے نبی مرسل بلکہ یہ کہ ہم سوریہ اپنے سر کو جھلاتے ہوئے نماز (ب) من اللہ کو دیکھ راس ایشل کے گھرانے پڑیں۔ اپنے قدرِ حیم (ج) معبود کے لئے کی جانب“
- سبجدہ کریں جو کہ ابدیک مبارک ہے۔ ۲۷۔ اس عورت نے سب جو کچھ کہ اس نے یوں سے سننا ہاں سے بیان کیا۔
- ہمارے یکتا معبود (ج) میں تیرا اقرار کرتا ہوں اور جو کہ تیرے لئے کوئی ابتداء نہیں ہے اور نہ تیری کوئی انتہا ہو گی (۱) ۲۸۔ اس لئے کہ تو نے ہی اپنی رحمت سے بیماروں کو شفا اور اللہ کی ملکوت سے خصوصیت سب چیزوں کو ان کی ابتدادی ہے اور اپنے رکھتی ہوئی تعلیم دیتا رہا۔
- عدل سے سب کو انتہا دے گا۔ ۲۹۔ زمانوں میں تیرا کوئی مشابہ نہیں۔
- کہا ”بے شک ہم اس کے کلام اور شناسوں پر بہ نسبت اس کے جو تو نے ہم سے کہا زیادہ ایمان رکھتے ہیں۔ ۳۰۔ اس لئے کہ تو اپنی بے پایاں بخشنوش کے ساتھ ہرگز کسی حرکت اور کسی عارض کا نشانہ نہیں ہے۔
- اور ان لوگوں کی خلاصی کے لئے بھیجا گیا نبی قدمیم الز کان تھی براہیں کل مائہ مردہ واحدہ و فی ذمیں الرسول تکون فی کل سنبه۔ مه (ج) اللہ قادر والرحمن (ج) اللہ الحدو قدیم و باقی (ا) اللہ قدیم و باقی (ب) اللہ مرسی۔

۳۱۔ تو ہم پر رحم کر کیونکہ تو نے اسی ہم کو پیدا کیا ہوں کہ تحقیق دنیا میں وہ آدمی پائے جاتے ہیں ہے اور ہم تیرے ہی (قدرت کے) ہاتھ سے جو اس سے خستہ پاگل ہیں۔ اس لئے کہ وہ اللہ کی عبادت کو دنیا کی خدمت سے طالجا دیتے ہیں۔  
بنائے ہوئے ہیں (ب)"

۸۔ یہاں تک کہ بہت سے ان آدمیوں میں سے جو کہ بغیر کسی ملامت کے زندگی بس کرتے

## فصل نمبر ۸۴

۱۔ اور جبکہ یسوع نے یہ دعا مانگی اس نے کہا ہیں وہ بھی شیطان سے دھوکا دیتے گئے۔ "ہمیں اللہ کا شکر کرنا چاہیے اس لئے کہ اس نے ہم ۹۔ اور اسی اثناء میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے۔ کو اس رات میں ایک بڑی رحمت عطا کی ہے۔ انہوں نے اپنی نماز کے ساتھ دنیا کے کاروبار کو ملا لیا۔ پس وہ اس وقت میں اللہ کی نظر میں ملا لیا۔

۲۔ کیونکہ وہ اس زمانہ کو پھر واپس لایا۔ جس کا بڑے اور ناپسندیدہ ہو گئے تم مجھے بتاؤ کہ آیا اس رات میں گذرنا لازم ہے اس لئے کہ تحقیق جب تم نماز کے لئے غسل کرتے ہو اس وقت ہم نے بیکھنی کے ساتھ رسول (ج) اللہ کے اس بات سے ذرتے ہو کہ تمہیں کوئی ناپاک ہمراہ دعا مانگی۔

چیز چھو جائے؟ ہاں بڑی تاکید کے ساتھ۔

۳۔ اور تحقیق میں نے اسکی آواز سنی ہے۔

۴۔ لیکن جب تم نماز پڑھتے ہو۔ اس وقت کیا کرتے ہو؟  
شادمان ہوئے اور انہوں نے کہا "اے معلم!"  
اہم کو اس رات میں کچھ ہدایتوں کی تعلیم دئے  
ذریعہ (۱) گناہوں سے دھوتے ہو۔

۵۔ تب یسوع نے کہا: "کیا تم نے کسی مرتبہ بھی بکسم میں غلطی ملا ہوادیکھا ہے؟"

۶۔ پس انہوں نے جواب میں کہا، اے سیدا! باعث کرو؟

نہیں بیٹک کوئی ایسا پاگل نہیں پایا جائے گا۔ جو اس کام کرے۔

۷۔ اس لئے کہ ہر ایک دنیا کی چیزوں کے بارہ میں پڑھ رہے ہو کہ دنیا کی چیزوں کے بارہ میں

۸۔ اس کام کو کرے۔" اب میں تم کو خبر دیتا والے کے نفس پر شیطان کا غلطی، بجائی ہے۔

(ب) اللہ اکبر اللہ الرحمن و عادل و سبحان۔  
(ت) سورۃ المخلص (ث) اللہ وہاب

(ج) رسول اللہ

(۱) مذ. الصلوۃ (دح طہرا)

- نے ان سے روحاںی جوش کے ساتھ کلام کیا تھا۔ ۲۳۔ پھر یوں نے کہا ”میں تم سے بچ کرنا  
او را نہیں نے کہا ”اے معلم! ہم کیا ہوں کہ حقیقت ہر شخص جو نماز پڑھتا ہے وہ اس  
کریں جبکہ کوئی دوست ہم سے باتمی کرنے کے سوا اور کچھ بھیں کہ اللہ سے باتمی کرتا ہے۔  
آجائے اور تم نماز پڑھ رہے ہوں؟“ ۲۴۔ پس کیا یہ درست ہو گا کہ تم آدمیوں سے  
۲۵۔ یوں نے جواب دیا ”اس کو انتظار باتمی کرنے کے لئے اللہ سے باتمی کرنا  
کرنے دو۔ اور اپنی نماز کامل کرلو“ چھوڑ دو؟
- ۲۶۔ تب برتوں لو مادی نے کہا ”لیکن اگر ہم یہ  
فرض کر لیں کہ دوست نے جس وقت دیکھا  
کہ ہم اس سے باتمی نہیں کرتے تو وہ ناخوش  
ہو کر چلا گیا“ ۲۷۔ میری بات بچ مانو کہ اگر وہ اس لئے  
ناخوش ہوا کہ تم نے اس کو انتظار کرایا ہے پس  
دوست نہیں ہے اور نہ موکن ہی ہے بلکہ کافر اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ وہ شیطان کا  
اور شیطان کا ساتھی ہے۔
- ۲۸۔ اس لئے یہی وہ بات ہے جس کی شیطان کو قتل  
کے لئے ایک عالم سے باتمی کرنے جاؤ اور  
اس کو پاؤ کروہ ہیرودس کے دونوں کانوں میں  
چکے چکے کچھ کہتا ہے تو کیا اگر وہ تم کو منتظر  
بنائے تو تم خفا ہو جاؤ گے؟
- ۲۹۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (۱) پیشک ہر ایسے  
شخص پر جو اللہ سے ذرتا ہو یہ واجب ہے کہ وہ هر  
ایک نیک کام میں دنیا کے کاموں سے بالکل جدا  
ہو جائے تاکہ نیک کام خراب نہ ہو۔“

## فصل نمبر ۸۵

۲۲۔ پھر یوں نے کہا ”کیا یہ صحیح ہے؟“

- ۲۳۔ شاگردوں نے جواب میں کہا ”پیشک یہ اے یوں نے کہا ”جبکہ کسی آدمی نے کوئی بڑا  
بالکل حق ہے“

(۷) بالله حی (ب) سورة فرقہ بین الحبیب والملو.

- کام کیا یا بڑی بات کہی اور کوئی اس کی صلاح قدرت ہی نہیں رکھتے کہ کسی سے محبت کریں؟“  
کرنے لگا اور ایسے کام سے منع کرنے کو تو یہ ۸۔ یوسف نے جواب دیا ”میں تم سے حق کہتا ہوں کہ تمہارے لئے یہ ہرگز روشنیں ہے کہ شخص کیا کرتا ہے؟“  
کسی چیز کو ناپسند کر دیکھ رکھنا کو۔  
۹۔ شاگردوں نے جواب دیا ”یہ شک وہ اچھا کرتا ہے کیونکہ وہ اس اللہ کی خدمت کرتا ہے جو کہ ہمیشہ برائی کو روکنے کا مطالبہ کرتا ہے جس طرح سے کہ حقین آفتاب ہمیشہ انہیں کو دشمن ہے کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس لئے؟“  
۱۰۔ میں حقین بتاتا ہوں۔  
۱۱۔ اس لئے کہ وہ (شیطان) اللہ کی خلق ہے۔ اور اللہ نے جس چیز کو پیدا کیا ہے وہ اچھی اور کامل ہی ہے (۱)۔  
۱۲۔ پس اس لئے جو شخص خلق کو ناپسند کرتا ہے وہ خالق کو بھی پسند نہیں کرتا۔  
۱۳۔ مگر سچا دوست ایک خاص چیز سے اس کا ملتا آسان نہیں لیکن اس کا باہم سے کھو دینا آسان ہے۔  
۱۴۔ اس لئے کہ سچا دوست اس شخص پر کسی اعتراض کو گوارانہ کرے گا۔ جس سے اس کو خفت محبت ہو۔  
۱۵۔ تم ڈرتے رہو اور ہوشیار ہو جاؤ اور اس کو ہرگز دوست نہ بناؤ جو کہ اس سے محبت نہیں کرتا جس سے تم محبت کرتے ہو۔  
۱۶۔ پس تم جان لو کہ سچا دوست سے کیا امراء ہے؟  
۱۷۔ حق دوست سے بھرپاک نفس آدمی کے  
۱۸۔ تب تھی نے کہا ”تو کیا اس حالت میں ہم یہ اور یونہی جس طرح کر یہ نادر بات ہے کہ

(۱) ماحصل الفلاہ بالحق۔ منه

انسان کسی ایسے ہو شیار اور دن آن طبیب کو پائے جو جیسا کہ وہ تیری اصلاح کرنا چاہتا ہے۔

یتاریوں کو پچانتا اور ان میں دوا کا استعمال کرنا ۲۔ اور جس طرح کردہ یہ چاہتا ہے کہ تو اللہ کی سمجھتا ہوا اسی طرح ایسے سچے دوستوں کا پایا جاتا بھی نادر ہوتا ہے جو یہود گیوں کو جانتے اور یہ سمجھتے ہوں کہ نکل کی رہنمائی کس طرح کریں۔  
لئے چھوڑ دینے پر راضی ہو۔

۱۹۔ مگر اس مقام پر ایک خرابی ہے اور وہ یہ ہے کہ بہت سے آدمیوں کے سچے دوست ایسے ہیں کہ دہ اپنے دلی دوست کی یہود گیوں سے چشم پوشی کرتے ہیں۔

۲۰۔ اور کمی دوسرے ان کو مخدود رکھتے ہیں ۲۱۔ اور بعض اور دنیادی وسیلے کے ساتھ ان کا بجاو کرتے ہیں۔

۲۲۔ اور ایسے دلی دوست بھی پائے جاتے ہیں جو اوپر بیان شدہ دلی دوستوں سے بدترے ہیں یہ اپنے دلی دوستوں کو گناہ کا ارتکاب کرنے کی دعوت اور اس پارہ میں ان کو مد دیتے ہیں اور ان کی آخرت ان کی کمیگی کی مانند ہوگی۔

۲۳۔ تم اس بات سے بچتے رہو کہ ان چیزے لوگوں کو دلی دوست بناؤ۔

۲۴۔ اس لئے کہ وہ درحقیقت اپنی جان کے دشمن اور قاتل ہیں۔

## فصل نمبر ۸۶

۱۔ ”تیر سالی دوست کو ایسا دوست ہونا چاہیے کہ رکھتا ہے اور خاص طور پر کیوں کروہ اپنے جسم کو برا جانتا ہے۔ جو کہ خود بھی دیے ہی اصلاح کو قبول کرے دوست کا پانا کہل ہو جائے گا (۱)۔

(ب) سورہ الحیب (الحیب)

- ۸۔ تو ایک خاص طور پر دیکھ کر آیا وہ اللہ سے ذرتا ہے کہ وہ جب تک اس سے کوئی فائدہ دیکھتا اور دنیا کی فضولیات کو تقریر سمجھتا ہے۔ اور کیا وہ بھیش ہے اس کو چلا تارہتا ہے مگر جس وقت اس میں نیک کاموں میں منہک رہتا ہے اور اپنے جسم کو کوئی خسارہ پایا اسے ترک کر دیتا ہے۔ ایک خونخوار دشمن کی طرح بڑا خیال کرتا ہے؟ ۹۔ ایسا ہی تجھ کو اپنے سے بڑے دلی دوست ایک خونخوار دشمن کی طرح پر یہ واجب نہیں کہ تو اس جیسے دلی کے ساتھ کرنا واجب ہے۔
- ۱۰۔ دوست سے یوں محبت کرے کہ بس اسی کی ذات میں تیری محبت مختصر ہے کیونکہ توبت پرست ہو گا۔ ۱۱۔ پس تو اس کو ان چیزوں میں چھوڑ دے جن میں کہ وہ تیرے لئے رکاوٹ بنے اگر تو یہ پسند نہیں کرتا ہے کہ تجھ کو اللہ کی رحمت پر چھوڑ دے (ث)

## فصل نمبر ۸

- ۱۔ ”دنیا کے لئے ٹھوکروں سے جاہی ہے“ (۱) ۲۔ یہ ضروری ہے کہ ٹھوکریں لگیں کیونکہ دنیا گناہ میں مقیم ہے۔ (۲) ۳۔ مگر خرابی ہے اس انسان کے لئے جس کے سبب سے ٹھوکر لگتی ہے۔ ۴۔ انسان کے واسطے یہ اچھا ہے کہ وہ اپنے گھنے میں پچھلی کاپٹ لے کا کر سمندر کی گہرائی میں ڈوب سرے پہ نسبت اس کے کہ وہ اپنے پڑوں کو ٹھوکر لگائے۔ ۵۔ جبکہ تیری آنکھ تیرے لئے ٹھوکر ہو تو اسے نکال پھینک، اس لئے کہ یہ تیرے لئے اچھا ہے (ت) اذا كان حبيب يقصدان بغيرك (بعدك؟) عن طرقين المستفين (المستفييم) اتر کہ ان لم تروا ابترک رحمة الله (منها) سورۃ المناقی.
- (۱) مت حق حبیب بیان (بیان حبیب الحق؟) (۲) اللہ بوہاب (۱) لا طیزبان کے نجیکی عمارت بکھرے (۳) مت حق حبیب بیان (بیان حبیب الحق؟) (۴) ایوب ۱۹:۵ (۵) ایوب ۹:۲۸ (۶) ایوب ۷:۱۸

کرتے جنت میں کامن کر داصل ہے۔ نسبت اس ۱۲۔ پس تو اپنے آپ سے ہر ایسی چیز کو دور کے کر دوزخ میں دو آنکھوں والا ہو کر جائے۔ پھینک دے جو تجھے اللہ کی عبادت سے روکتی ہے۔ اگر تجھے تیرا ہاتھ یا پاؤں ٹھوکر لگوانے تو ان ہے۔ جس طرح کہ انسان ہر اس چیز کو جو ایسی دنوں کے ساتھ بھی ایسا ہی (سلوک) کر اس نگاہ کو روکتی ہے (ب) الگ ڈال دیتا ہے۔ واسطے کرتی رہے اچھا ہے کرتے آسان کے ملکوت ۱۳۔ اور جبکہ یہوئے نے یہ کہا بطرس کو اپنے میں لے جیا لولا داصل ہو بہ نسبت اس کے کرتے جہنم میں پہلو میں بلایا اور اس سے کہا (۳) جب تیرا جائے اور تم رے دو ہاتھ اور پاؤں ہوں۔“ بھائی تیری خطا کرے تو جا اور اس سے صلح رہے۔ تب سعان موسم پر بطرس نے کہا ”اے کر لے۔

سید! کیونکر واجب ہے کہ میں یہ کروں؟ حق یہ ۱۴۔ پس جبکہ اس نے صلح کر لی تو خوش ہو جا ہے کہ میں تو تحوزے ہی زمان میں بالکل کیونکرنے اپنے بھائی کو نقش میں پایا۔ دست د پار بیدہ ہو جاؤں گا۔

۱۵۔ اور اگر وہ صلح ن کرے تو جا اور دو گواہ پلا کر ۸۔ یہوئے نے جواب دیا: ”اے بطرس پھر بھی اس سے صلح کر۔ جسمانی حکمت کو نکال پھینک تو حق کو فوراً ۱۶۔ لیکن اگر وہ صلح ن کرے تو کیسے کو اس کی خبر پا جائے گا۔

۹۔ اس لئے کہ جو تھک کو تعلیم دیتا ہے۔ وہ تیری ۱۷۔ پس جب وہ اس وقت بھی صلح ن کرے تو آنکھ ہے۔ اور جو کام میں تیری کسی کیسی چیز میں کافر بھکھ۔

۱۸۔ اور اسی لئے اس گھر کی چھت کے نیچے خدمت کرتا ہے وہ تیرا ہاتھ ہے۔

۱۹۔ اس جس وقت کہ ایسی چیزیں گناہ پر ایجاد نہیں کر سکتے۔ اور اس میز پر ہر گز کھانا نہ کھا جس پر کوہ رہ جس میں کوہ رہتا ہے۔

۲۰۔ اس لئے کہ تیرے واسطے یہ اچھا ہے کرتے ہیں۔ اس لئے کہ تیرے واسطے یہ اچھا ہے۔

۲۱۔ یہاں تک کہ اگر تو یہ جانے کردہ چلتے ہو کر داصل ہو۔ اس کی پر نسبت کہ تو ہرے وقت اپنا قدم کہاں کہاں رکھتا ہے۔ تو اپنا قدم ہرے کاموں کے ساتھ دوزخ میں جائے سمجھا کیسے تو حکمت والا اور امیر ہے۔

”ہاں شرک“

(۳) نعمت ۱۵:۱۸۔۱۔

## فصل نمبر ۸۸

۱۔ اے بطرس! تو مجھے بتا کر آیا مثلاً فقیر آدمی  
ان مٹی کی کپکی ہوئی ہائڈیوں کو جن میں وہ اپنا  
کھانا پکاتے ہیں۔ پھر وہ یا لوہے کے  
بھوزوں سے دھوتے ہیں۔

۲۔ بلکہ مجھ پر یوں کہنا واجب ہے ”بطرس! ۹ نہیں اور ہر گز نہیں بلکہ گرم پانی سے  
بطرس!!“ بے شک گودا تیری مدونہ کرتا تو البتہ ۱۰۔ پس ہائڈیاں لوہے سے چور چور ہو جاتی ہیں  
اور لکڑی کی چیزوں کو آگ جلا دیتی ہے۔ لیکن  
تواس سے برداشت ہوتا۔“

۳۔ بطرس نے جواب میں کہا ”مجھ پر کیوں بلکہ انسان پس وہ مہربانی سے دوست ہوتا ہے۔  
واجب ہے کہ میں اس کی اصلاح کروں؟“ ۱۱۔ پس جبکہ تو اپنے بھائی کی اصلاح کر لے تو

۴۔ حب یسوع نے جواب دیا ”اسی طریقہ اپنے دل سے کہہ“ اگر اللہ میری مدونہ کرے تو  
سے جس کو کہ تو اپنی ذات کے لئے دوست میں ان سب کاموں سے بدتر کام کرنے والا  
رکھتا ہے کہ اس سے تیری اصلاح کی جائے۔ ہوں جو اس (بھائی) نے آج کئے ہیں۔“

۵۔ پس جیسا کہ تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ ۱۲۔ بطرس نے جواب دیا ”اسی تعداد کے  
برتاو کر۔“ میں اپنے بھائی کو تکنی و ففع معاف کروں؟“  
برتاو کر۔

۶۔ اے بطرس مجھے چاہاں اس لئے کہ میں مجھ مخالف کر تو اپنے معافی چاہتا ہے۔

۷۔ حب بطرس نے کہا: ”کیا دن میں سات مرتبہ؟“  
سے کچ کہتا ہوں کہ تو جتنی مرتبہ اپنے بھائی کی  
۸۔ یسوع نے جواب دیا ”میں فقط سات  
مرتبہ نہیں کہتا بلکہ تو اس کو ہر روز (۱) سات ستر  
ایک رحمت کو حاصل کرتا ہے گا۔ اور تیرے  
مرتبہ معاف کر۔

۹۔ کیونکہ جو معاف کرتا ہے اسے معافی دی  
جائی ہے اور جو زدیک ہوتا ہے۔ وہ زدیک  
بنایا جاتا ہے۔

(۱) (عنه ۲۲۱:۸) عفو عصی ذاختیک (عن  
بختیک) فی كل يوم سبع سبعين مرقة ان عفوة  
يعفى منه.

۱۷۔ اس وقت لکھنے والے نے کہا تھا ہی ہے "بگزے ہوئے عضو کو کائنے کا حکم دیتا ہے تاکہ سرداروں کے لئے اس واسطے کو وہ جہنم میں وہ سارے بدن کو نہ بگاڑ دے۔" جائیں گے"

## فصل نمبر ۸۹

۱۔ بطرس نے کہا "مجھے اپنے بھائی کو قوبہ کرنے

۱۸۔ پس یوسف نے اس کو یہ کہہ کر طامت کی "اے برناس! تحقیق تو احق ہو گیا ہے اس لئے کتو نے اسکی بات کی۔

۱۹۔ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ بدن کے لئے

۲۰۔ یوسف نے جواب دیا "جس قدر کرو تو اپنے

حمام گھوڑے کے واسطے لگام اور کشتی کے لئے پتوار کا ہمچا ہرگز اتنا ضروری نہیں جس قدر کے ملک کے واسطے رئیس کی ضرورت ہے۔

۲۱۔ ایک نہیں سمجھتا پس تو ہم سے پوری وضاحت

کے ساتھ بیان کر" کس سبب سے اللہ نے موسیٰ یوسف سویں داؤ اور سلیمان اور بہت سے دوسروں کو حکم دیا (ب) کوہ احکام صادر کریں۔

۲۲۔ تب یوسف نے جواب دیا "تو اپنے بھائی

کو اس وقت تک مہلت دے جب تک کہ اللہ اس کے سوا چھاد رئیں کہ اللہ نے ان جیسے لوگوں کو مگنا ہوں کی تیخ کنی کے لئے تکوار عطا کی (۱)"

۲۳۔ اسے مہلت دیتا رہے (۱)"

۲۴۔ تب بطرس نے کہا "لوگ اس کو بھی نہ سمجھیں گے"

۲۵۔ تب اس وقت اس لکھنے والے نے کہا "معافی اور سزا وہی کا حکم کیونکر صادر کرنا

واجب ہے؟"

۲۶۔ یوسف نے جواب دیا "اے برناس! ہر وقت رہے"

ایک آدمی قاضی نہیں ہوتا اس لئے کہ یہ حق ہے۔ تب بطرس اور باقی شاگرد غمگین ہوئے

اسکیلے قاضی ہی کو حاصل ہے کہ وہ دوسروں اس لئے کہ انہوں نے مراد نہیں سمجھی۔

۲۷۔ اس وقت یوسف نے کہا "کاش اگر

سے جواب طلب کر لے۔

۲۸۔ اس وقت قاضی پر واجب ہے کہ وہ مجرم سے تمہارے پاس صحیح اور اک ہوتا اور تم یہ جانتے

بدل لے جیسے کہ باپ اپنے بیٹے کے کسی

کر خود تم ہی گنہگار ہو تو مطلق تمہارے دل میں

(ت) سورہ الکریم (۱) رومیوں ۳:۱۲۔

(ب) اللہ معطی (۱) رومیوں ۳:۱۲۔

یہ خیال ہی نہ آتا کہ تم اپنے دلوں سے گھنہگار پر ۱۵۔ یوں نے کہا "وہ کیا بات ہے جس کو تم نے نہیں سمجھا ہے؟"  
مہربانی کو بالکل نکال باہر کرو۔

۹۔ اور اسی لئے میں تم سے صریحاً کہتا ہوں کہ ۱۶۔ تب انہوں نے جواب دیا "بہت سے گھنہگار کو اس وقت تک تو بے کرنے اور بازار آنے ایسے لوگوں کے ملعون ہونے کو جنہوں نے کی مہلت دینا واجب ہے جب تک کہ اس روزہ رکھنے کے ساتھ ہی نماز بھی ادا کی۔  
کے دم میں دم رہے اور وہ اپنے دانتوں کے ۱۷۔ اس وقت یوں نے کہا "میں تم سے حق کہتا ہوں کہ حقیقی بناوٹ کرنے والے مکار آؤں اور پچھے سے سانس لیتا رہے۔

۱۰۔ کیونکہ ہمارا قدیم رب (ب) اللہ اس کو قومی اللہ کے دوستوں سے بہت زیادہ نماز پڑھتی اور صدقہ دیتی اور روزہ رکھتی ہیں۔  
ایسی ہی مہلت دیتا ہے۔

۱۱۔ حقیقی اللہ نے (ت) یہ نہیں کہا ہے کہ ۱۸۔ مگر چونکہ ان کے ایمان ہی نہیں تھا اس "پیشک" میں گھنہگار کو اس گھری میں معافی دیتا ہے انہوں نے توبہ کرنے کی قدرت نہیں پائی ہوں جس میں کہہ رکھتا، صدقہ دیتا، اور بدیں سبب و ملعون ہو گئے۔

۱۹۔ پس اس وقت یوحنانے کہا: ہم نے جان نماز پڑھتا اور حج ادا کرتا ہے۔

۲۰۔ اور یہ وہ بات ہے جس کو بہت سے لوگوں نے ادا کیا ہے بحالیکہ ان پر ہمیشہ ہمیشہ کی لعنت کی گئی ہے۔

۲۱۔ مگر اللہ نے کہا ہے (۱) کہ "جس گھری میں کہ گھنہگار اپنے گناہوں پر پیشان ہوتا ہے (یا ان پر روتا ہے) (میں) اس کے گناہ کو (بھول جاتا ہوں) پس بعد میں اس کو یاد ہی نہیں کرتا" پھر یوں نے کہا "کیا تم سمجھے؟"

## فصل نمبر ۹۰

۱۔ پس جبکہ نماز ختم ہو چکی یوں کے شاگرد کے سمجھا اور کچھ نہیں۔

۲۔ قریب آئیٹھے اور یوں نے اپنا ہن کھول کر (ب) اللہ صبر قادر والرحمن۔ (ت)

(۱) اللہ الرحمٰن (ب) سورۃ الاسلا۔

الله غفور۔ (۱) خروج ۱۸:۲۷

کہا۔ ۸۔ یو جنا تو نزدیک آس لئے کر آج اللہ کو ارضی نہیں کر سکتا۔ (۱)

میں تھجھ کو ہر اس چیز کا جواب دوں گا۔ جو تو ۹۔ اسی لئے شیطان یہ کوشش نہیں کرتا کہ وہ روزے نماز اور خیرات اور حج کو منادے بلکہ وہ دریافت کرے گا۔

۱۰۔ ایمان ایک مہر ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ اپنے پسندیدہ بندوں پر مہر لگادا ہے اور یہ وہی انگلشتری ہے جو اللہ نے اپنے رسول کو عطا کی ہے ایسا رسول کہ ہر ایک برگزیدہ نے ایمان کو اسی کے ہاتھوں سے لیا ہے۔ پس ایمان ایک ہی ہے (۱۱۔ البتہ وہ اپنی تمام کوشش اس بات پر صرف کرتا ہے کہ ایمان کو باطل کر دے۔ اسی سبب (ت) جیسا کہ اللہ ایک ہی ہے (۲)

۱۲۔ اسی لئے جبکہ اللہ نے ہر چیز کے پہلے اپنے رسول (ج) کو پیدا کیا اسے ہر چیز کے قبل ایمان دیا جو کہ بخوبی اللہ کی صورت اور اس کی کل مصنوعات اور اس کے فرمان کے ہے۔

۱۳۔ پس مومن اپنے ایمان کے ساتھ ہر چیز کو پہنخت اس کو اپنی آنکھ سے دیکھنے کے زیادہ آدم کو ایک خوبصورت فرشت سے ڈراوٹی صاف دیکھتا ہے۔

۱۴۔ اس لئے کہ دونوں آنکھیں کبھی غلطی کرتی ہیں صورت کا شیطان بنادیا۔

۱۵۔ تب یو جتنا نے کہا: بلکہ "کیوں" کو کس بلکہ قریب قریب ہمیشہ ہی غلطی کرتی رہتی ہیں۔

۱۶۔ مگر ایمان پس وہ برگز غلطی نہیں کرتا اس طرح چھوڑ دیں۔ یہ علم کا دروازہ ہے؟

۱۷۔ سوئے نے جواب دیا۔ "لیکن یہ نوع نے لئے کہ اس کی بنیاد اللہ اور اس کا لگلگ ہے۔

۱۸۔ تو مجھے سچا مان کر تحقیق ایمان ہی سے ہر اللہ بات کو زیادہ کیا۔

۱۹۔ جبکہ تو نے یہ جان لیا کہ اللہ نے فی کے برگزیدہ کو خلاصی ملتی ہے۔

۲۰۔ اور یہ یقینی ہے کہ بغیر ایمان کے کوئی آدمی الحقيقة کچھ کہا ہے۔ تب اے انسان تو کون

ہوتا ہے جو کرید کرتا ہے۔ تو نے یہ کیوں کہا کہ

(۱) روزوں کے دن

(ت) اسلام میں بیان (بیان دین الاسلام?)

(ث) اللہ احده (ج) اول مخلوق اللہ رسول اللہ

- ۱۷۔ اس لئے کہ ایک فریق نے کہا کہ "یوں  
کیا ممکنی کا برت اپنے بنانے والے سے مٹایے ہی اللہ ہے جو دنیا میں آ گیا ہے"  
کہتا ہے کہ "تو نے مجھے پانی بھرنے کے لئے ۵۔ اور دوسرا فریق نے کہا کہ "یہ ہرگز نہیں  
کیوں بنایا اور تم بھرنے کے لئے کیوں بنایا؟" بلکہ وہ اللہ کا ہیٹا ہے"
- ۱۸۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک تحریر ۶۔ اور دوسروں نے کہا کہ: "یہ بھی نہیں اس  
میں واجب ہے کہ تم اس کلہ کے ساتھ تو یہ لئے کہ اللہ کو بشرطے کوئی مشاہدہ نہیں۔  
بنو۔ اور کہو: "جزیں نیست کہ اللہ نے ایسا کہا اسی وجہ سے وہ جتنا نہیں بلکہ تحقیق یوں  
ہے" "جزیں نیست کہ اللہ نے ایسا کیا ہے" ناصری اللہ کانی (۱) ہے۔
- ۱۹۔ اور یہ (ہنگامہ) ان بڑی بڑی نشانوں سے  
پیدا ہوا جن کو یوں نے (نمایاں) کیا تھا۔  
۲۰۔ تب کاہنوں کے سردار پر لازم آیا کہ وہ قوم کو  
تسلیم دینے کے لئے ایک گاڑی میں سوار ہو  
بھالیکہ وہ اپنا کھوتی لباس پہنے تھا اور اللہ کا قدوس  
نام "تاغرامات" (ب) اس کی پیشانی پر تھا۔

- ۲۱۔ اور اسی زمانہ میں تمام یہودیوں کے اندر ایک ۹۔ اور یونی حاکم یہلاطس اور ہیرودس بھی  
بڑی بے چینی یوں کی وجہ سے پیدا ہو گئی۔ سوار ہوئے۔
- ۲۲۔ کیوں کہ رومانی سپاہیوں نے شیطان کی کارفرمائی ۱۰۔ تب مزਬہ میں اس بات کے پیچھے تین  
سے عبرانیوں کو یہ کہہ کر بھڑکا دیا کہ "یوں ہی اللہ  
دو دلائل کو تلوار بند مردوں کی تھی۔  
۲۳۔ اس بات کے سبب سے بڑا فتنہ برا ہوا۔
- ۲۴۔ یہاں تک کہ کل یہودی چالیس دن (۱) کی  
مدت تک سلح بند ہو گئی۔ باپ کے مقابلہ پر پیٹا  
اور بھائی کے مقابلہ پر بھائی کھڑا ہوا۔

(۱) اللہ سبحان (ب) اسم عظیم فی بن (بنی)

اسرائیل لسان عمران تاغرامات، ۱۶

(۱) سورہ انفعت اکبر (اکبر الفتن) (۱) دزوں کے دن

ہوئے کلام کیا کہ: بھائیو! تحقیق یہ فتنہ شیطان ۳۔ پس جبکہ یہ دن گذر گئے یہ نوع اردن کے کے کام نے بھڑکایا ہے۔ اس لئے کہ یہ نوع دریا کے قریب آیا تاکہ اور شلیم کو جائے۔ زندہ ہے اور نہیں واجب ہے کہ اس کے پاس ۴۔ تب اس کو ان لوگوں میں سے ایک نے جا کر اس سے دریافت کریں کہ وہ اپنی بابت دیکھ لیا جو اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ کوئی شہادت پیش کرے اور یہ کہ ہم اس پر یہ نوع ہی اللہ ہے۔

اس کی بات کے موافق ایمان لائیں۔ ۵۔ پس وہ اسی جگہ جگہ سے بڑی خوشی کے

۶۔ تب اس بات ان کا جوش فرو ہوا اور ساتھ چلا یا کہ: "تحقیق ہمارا اللہ یا ہے" انہوں نے اپنے تھیار اٹار ڈالے اور یہ کہتے ۷۔ اور جس وقت وہ شہر میں پینچا سارے شہر کو ہوئے ایک دوسرے سے گلے ملے کہ: یہ کہہ کر سر پر اٹھا یا کہ: "لوہار امعیودا تا ہے" "بھائی! مجھے معاف کرو" اے اور شلیم اس کی پیشوائی کو تیار ہو جا!

۸۔ پس اس دن میں ہر ایک نے یہ نیت ہے۔ اور ان سے بیان کیا کہ وہ یہ نوع کو پاندھ لی کہ وہ یہ نوع پر اسی کے موافق ایمان دریائے اردن کے پاس دیکھا یا ہے۔ لائے گا جو کہ یہ نوع کہے گا۔

۹۔ تب شہر سے ہر ایک چھوٹا اور بڑا لکھا تاکہ وہ اور حاکم اور کاہنوں کے سردار نے اس شخص سب یہ نوع کو دیکھیں۔

۱۰۔ یہاں تک کہ شہر خالی ہو گیا کیونکہ عورتوں کے لئے بڑے بڑے انعام پیش کئے جو کہ آؤے اور ان کو خبر دے کہ یہ نوع کہاں ہے۔

۱۱۔ گھنیں کا پنے ساتھ کچھ سامان کھانے کا لیں ۱۲۔ پس جبکہ اس بات کا علم حاکم اور کاہنوں

۱۳۔ پس اسی زمانہ میں ہم سب اور یہ نوع سینا کے سردار کو ہوا وہ دونوں سوار ہو کر نکلے اور کے پیارا پر پاک فرشتے کے کہنے پر عمل کرنے انہوں نے ایک قاصدہ بیرودس کے پاس بھجا تاکہ قوم کا ہنگامہ شدہ کی وجہ سے گئے۔

۱۴۔ اور ہاں یہ نوع نے مچ اپنے شاگردوں کرنے کے لئے یہ نوع سے ملاقات کرے۔

۱۵۔ پس ان سکھوں نے دو دن یہ نوع کو اردن کے چالیس دنوں کو محفوظ بنایا (۲)

۱۶۔ کے پاس صحرائیں تلاش کیا۔

(۱) سورۃ النہار (۲) شاید یہ مراد ہے کہ دزد لے کے لازم)

## فصل نمبر ۹۲

# فصل نمبر ۹۳

- ۱۳۔ اور تیرے دن اسکو دوپہر کے وقت پایا جکہ وہ اور اس کے شاگرد نماز کے لئے دخوا کر رہے تھے۔ کتاب موئی (کی ہدایت) کے مطابق۔
- ۱۴۔ اس وقت یسوع نے اپنا ہاتھ چپ رہنے کا تباہی پریشان ہوا۔ جبکہ اس نے بڑی بھاری بھیڑ کو دیکھا جس نے کہ لوگوں اشارہ کرنے کے طور پر اٹھایا۔
- ۱۵۔ اور کہا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم اے سے زمین کوڈھانپ لیا تھا۔
- ۱۶۔ اور اس نے اپنے شاگروں سے کہا۔ اسرائیل بڑی گمراہی میں پڑ گئے ہو۔ اس لئے کہ ”شاید کہ شیطان نے یہودیہ میں کوئی فتنہ برپا تم نے مجھ کو خدا کہا ہے جو الیکہ میں انسان ہوں۔“
- ۱۷۔ اور میں اس بات کی وجہ سے ذرتا ہوں کہ کرا دیا ہے۔
- ۱۸۔ اللہ شیطان سے اس غلبہ اور طاقت کو چھین اللہ مقدس شہر پر کوئی دیانا زل کر دے (اور) اس لے جو شیطان کو گھبگاروں پر حاصل ہے“
- ۱۹۔ جبکہ یسوع نے یہ کہا وہ عام خلق کے اسے (اپنا) غلام بنانے کی خواہش کریں۔
- ۲۰۔ پس جس وقت ان لوگوں نے یسوع کو پہچانا وہ چلانے لگے: ”اے ہمارے اللہ! تو فریب دیا ہے، اس پر ہزار لغتیں کی گئی ہیں؟ خوب آیا۔“ اور اسکو سجدہ کرنے لگے جیسے کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔
- ۲۱۔ تباہی نے ایک ٹھنڈا سافس لیا اور کہا: ”اے پاگلو! تم میرے پاس سے دور ہو جاؤ۔“ اس لئے کہ میں ذرتا ہوں کہ زمین اپنا منہ کھولے اور مجھ کو اور تم سب کو تمہارے ناپسندیدہ کلام کی وجہ سے نگل جائے!“
- ۲۲۔ اس لئے قوم مذہگی اور وہ رونے لگی۔

(۱) سورۃ الاقرار

- دو بارہ کہا:  
۱۳۔ پس جنکے والی (حاکم) ہیرودس اور کاہنوں کے سردار سمیت وہاں پہنچا۔ یہ سب سواریوں سے اتر کر پیدا ہو گئے۔
- ۱۴۔ میں آسمان کے سامنے گواہی دیتا ہوں اور تمام چیزیں جو زمین پر ہیں ان کو گواہ بناتا ہوں کر حقیق میں ان سب (باتوں) سے بری کرنے کے لئے جو فوج کے جوان عام لوگوں کو ہٹانے پر قادر ہوں جو کتم نہ کہیں۔
- ۱۵۔ اس لئے میں ایک آدمی ایک انسانی فنا نہ ہوئے جو کہ یہ چاہتے تھے کہ یہ نوع کو کاہن ہونے والی عورت سے پیدا ہوا ہوں اور اللہ کے ساتھ باشیں کرتے سنیں۔
- ۱۶۔ جب یہ نوع تعظیم کے ساتھ کاہن کے حکم کا نشان ہوں (۱) تمام دیگر آدمیوں کی نزدیک آیا مگر یہ ارادہ کرتا تھا کہ یہ نوع کو بجہہ مانند کھانے اور سونے کی تکلیف سنبھالا ہوں اور سردی اور گرمی کی آفت (انگیز کرتا ہوں) کرے۔
- ۱۷۔ اسی لئے (ب) جس وقت اللہ آئے (ت) تاکہ (وہ مخلوق) محاکمہ کرے (اس وقت) میرا کلام خل ایک کامنے والی تکوار کے ہو گا جو ہر ایسے شخص کو چیز ڈالے گا کہ وہ ایمان رکھتا ہو کہ میں (یہ نوع) انسان سے زیادہ بڑا ہوں۔
- ۱۸۔ کاہن نے جواب میں کہا: ”حقیق یہودی تیری تشنائیوں اور تعلیم کے سبب سے بے چین ہو گئی ہے۔ وہ سب آدمی کھلے طور سے کہہ رہے ہیں کہ تو ہی خدا ہے۔ پس میں قوم کی وجہ سے سواروں کا ایک دست دیکھا پیں وہ اس سے مجبور ہوا کروانی حاکم اور پادشاہ ہیرودس کے جان گیا کہ والی مع ہیرودس اور کاہنوں کے ساتھ یہاں تک آؤں۔
- ۱۹۔ پس ہم اپنے تبدل سے تجھ سے امید کرتے ہیں کہ تو اس نتذ کو جو تیرے ہی سب سے برپا ہوا ہے فرو کرنے پر راضی ہو گا۔
- ۲۰۔ اس لئے کہ ایک فریق کہتا ہے کہ تو ہی اللہ ہے اور دوسرا (یہ کہتا ہے) کہ تو اللہ کا بیٹا ہے (ث) باللہ حی۔
- (۱) حکم اللہ (ب) قال عیسیٰ اذا حکم اللہ يوم القيمة اذا کلاما مثال سیفی نقیب (سیف بقطع) لعن یعتقد انا فضل على الناس منه (ث) اللہ حکیم۔

اور ایک اور فریق (کہتا ہے) کہتے ہیں "میری جان اس کے حضور میں استاد ہوگی۔" ۲۱۔ یوشع نے جواب میں کہا: "اور اے کاہن تو نے فی الواقع اس بات کو کہہ کر جو کہتے کہی ہے بڑی خطایکی ہے۔"

کے سردار تو نے ہی کیوں نہیں فتنہ کو فرو کیا؟

۲۲۔ کیا تو بھی دیوانہ ہو گیا؟

۲۳۔ کیا نبویں اور اللہ کی شریعتیں سب ملیا میٹ ہو گئیں۔ اے بدجنت یہودیہ جس کو وجہ سے نہ آئے۔

۵۔ تب اس وقت کاہن نے کہا: "اللہ ہم کو معاف کرے اور تو بھی ہمارے لئے دعا کر۔"

کہ شیطان نے گمراہ کر دیا ہے؟

۶۔ پھر حاکم اور ہیرودس نے کہا: "اے سید!

بے شک یہ غیر ممکن ہے کہ کوئی وہ کام کرے جس کو کہتا ہے۔ پس اس لئے ہم نہیں سمجھتے کہ تو کیا کہتا ہے"

۷۔ یوشع نے جواب میں کہا کہ "حقیقت جو پچھا ہوں اور ہر ایک زمین پر رہنے والے کو گواہ بناتا تو کہتا ہے۔ بے شک اللہ انسان کے ساتھ نہیں کرتا ہے جیسا کہ شیطان بدی کرتا ہے۔"

۸۔ اس لئے کہ انسان ایک دوکان کے مل ہے جو شخص اس میں اپنی سرضی سے داخل ہوتا ہے وہی اس کے اندر کام اور خرید و فروخت کرتا ہے۔

۹۔ گمراہے حاکم تو مجھے بتا کر اور اے بادشاہ تو بھی کہ تم دونوں یہ اس لئے کہتے ہو کہ تم ہماری شریعت سے ناواقف ہو۔ کیونکہ اگر تم دونوں

(کے بیٹن) سے پیدا ہوا ہوں اور اللہ کے حکم کا نشانہ ہوں (ب) مل متمام دیگر آدمیوں کے زندگی بس رکرتا ہوں عام تکلیفوں کا نشانہ من کر۔

۱۰۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ت) وہ اللہ کے

(ا) سورہ العزمین (ب) اللہ خکیم (ت) اللہ حی،

(۱) بلا علیٰ فرعون و غرق ذکر (۲) خروج

بارش کو طوفان سے اور روشنی کو اندر ہیرے سے جو کہ ہمارے اللہ (ب) قدیر رحیم ابد عکس  
سپارک کو نہیں جانتے۔ بدلتے۔

## فصل نمبر ۹۵

۱۰۔ مصر کی زمین پر مینڈاک اور مٹیاں بھیجنیں  
پس زمین ڈھانپی گئی اور پہلونوں کو مارڈا لہا اور  
دریا کو پھاڑا اور اس میں فرعون کو ذوق بایا۔

- ۱۔ اور اسی بنا پر حاکم اور کاہن اور بادشاہ نے  
یہ نوع سے منت کی کہ وہ کسی اوپھی جگہ پر چڑھ کر  
توم سے باتمی کرے۔ ان کو تسلیم دینے کیلئے۔
- ۲۔ اس وقت یہ نوع ان بارہ پھروں میں سے  
ایک پھر پر چڑھا۔ جن کی بابت یہ نوع نے بارہ  
قیبلوں کو انہیں ادون کے وسط سے لے لینے کا  
حکم دیا تھا جبکہ اسرائیل کو وہاں سے بغیر اس  
کے عبور کرایا تھا کہ ان کی جوتیاں تر ہوں (۱)
- ۳۔ اور بلند آواز سے کہا: "ضروری ہے کہ ہمارا  
کاہن ایک اوپھی جگہ پر چڑھے۔ جہاں سے کہ  
وہ میری بات کی درستی جانا کا موقع پائے"
- ۴۔ تب اسی سے کاہن بھی وہیں چڑھ گیا۔
- ۵۔ پس یہ نوع نے اتنی صفائی کے ساتھ کہ ہر  
بہت سے دوسروں نے نبیوں، پاک  
ایک اس کے شنے پر قادر ہو۔ اس سے کہا  
لوگوں اور اللہ کے دوستوں میں سے اللہ کی  
دیخیق زندہ خدا (۱) کے عہد (۲) اور اس  
توت کے دیلے سے ایسے کام کئے کہ ان کی کذب  
کو ایسے لوگوں کی عقلیں ہرگز نہیں پہنچیں
- ۶۔ اور ہر چھٹی اتر ارت کرتا ہے کہ الیاس پیش  
کام ایسے ہیں کہ میں نے ان کو نہیں کیا۔
- ۷۔ اور الیاس نے بظاہر آسمان سے آمیز  
اتاری (۳) اور مینہ اتارا (۴) اور یہ دونوں  
کام ایسے ہیں کہ میں نے ان کو نہیں کیا۔
- ۸۔ اور ہر چھٹی اتر ارت کرتا ہے کہ الیاس پیش  
آدمی ہے۔

(۱) یہ نوع (۲) زبروں (۳) اسلاطین (۴) میتوں (۵) اسلاطین (۶) اللہ قدری علی کل شی والرحمن (ت) سورہ  
الله الا الله (۷) اللہ حی

(۱) یہ نوع (۲) زبروں (۳) اسلاطین (۴) میتوں (۵) اسلاطین (۶) اللہ قدری علی کل شی والرحمن (ت) سورہ  
الله الا الله (۷) اللہ حی

- ابد انہیں (ب) اور نہ اس کی انتہا ہوگی (ت) نے ایسا ہی کہا ہے۔
- ۶۔ کاہن نے جواب میں کہا: ”بے شک وہاں ۱۳۔ یوں نے کہا: ”وہاں لکھا ہوا ہے کہ تحقیق اللہ ایسا ہی لکھا ہے“
- ۷۔ تب یوں نے کہا ”تحقیق وہاں لکھا ہے ہے اور نہ اسکو کوئی نفس حاصل ہوتا ہے (ش) کہ بے شک ہمارے قدیر اللہ (ث) نے فقط ۱۴۔ کاہن نے کہا: ”بے شک وہ ایسا ہی ہے“ اپنے حکم ہی سے (ج) (۳) کل چیزوں کو پیدا ۱۵۔ یوں نے کہا ”وہاں لکھا ہوا ہے کہ تحقیق کیا ہے“ ہمارا اللہ ہر جگہ میں ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی
- ۸۔ کاہن نے جواب میں کہا کہ: ”بے شک معبود نہیں (۱) جو کہ امارتا ہے اور خفادتا ہے وہ ایسا ہی ہے“ اور سب جو کچھ کہ چاہتا ہے کرتا ہے (۱)“
- ۹۔ تب یوں نے کہا: ”وہاں لکھا ہوا ہے کہ ۱۶۔ کاہن نے کہا ”ایسا ہی لکھا گیا ہے“ بے شک اللہ دیکھا نہیں جاتا (و) اور وہ انسان ۷۔ تب اس وقت یوں نے اپنے دونوں ہاتھ کی عقل سے پوشیدہ ہے (ذ) اس لئے کہ وہ انھائے اور کہا ”اے رب ہمارے میود (ب) جسم نہیں رکھتا (ر) اور مرکب نہیں نہ متغیر ہوتا یہی میرا وہ ایمان ہے جسکو کہ میں تیرے دربار عدالت میں ہر اس شخص پر شاید تبا کر لاؤ نگاہ جو کہ ہے (ذ)“
- ۱۰۔ پس کاہن نے کہا ”بے شک وہ ایسا ہی اس کے خلاف ایمان رکھتا ہے“
- ۱۱۔ پھر وہ قوم کی طرف متوجہ ہوا اور کہا ”تم لوگ تو بکرو۔ کیونکہ تم اپنی خطاؤ کو اس تمام بات سے پچھاتے ہو۔ جس کو کہ کاہن نے کہا ہے کہ وہ پیشک ابدیتک اللہ کے عہد مسوی کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ فی الحقیقت“
- ۱۲۔ کاہن نے کہا ”اے یوں سلیمان نبی (ب) اللہ قادر (ت) اللہ باق (ث) اللہ خلق (ج) خلق اللہ کل شی فی کلام واحد. منه (د) اللہ لا تقدیر کہ الا بعادرن اللہ خفی (د) لا بد من له روز لا يخاف اللہ (س) اللہ عظیم (۳) زبور ۱:۳۳“
- (ش) اللہ غنی۔ (بوضع نبی) (انقال عبیر) لا غیر اللہ الا الله نامہ (ب) اللہ سلطان (۱) استثناء ۴۹:۳۲  
لے۔ (ن) محمد بن یحیاری میں بتا کر تھے یہ لفاظ غرب ترجمہ ہے مترجم

آدمیوں کی طرح فنا ہونے والا ہے۔ بیٹا ہوں (۱) ایک مرے ہوئے آدمی داد کی  
۲۰۔ اور یہ کہ میری ایک ابتدائی۔ اور میرے نسل سے ہوں اور اللہ سے ذرتا اور یہ  
لئے ایک انتہا ہو گی اور تحقیق میں قدرت نہیں درخواست کرتا ہوں کہ بندگی اور عزت خدا  
رکھتا کہ ایک کمی کو بھی از سرفوپیدا کروں ”  
۲۱۔ اس وقت قوم نے روئے ہوئے شور جایا  
اور کہا ”اے رب ہمارے اللہ (ت) تحقیق ہم  
کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ہمارا اللہ عنقریب  
نے تیری خطا کی پس تو ہم پر حرم کر (ث)  
۲۲۔ اور ان میں سے ہر ایک نے یہ نوع سے  
لئے اللہ کی رحمت لائے گا۔  
۲۳۔ اسی لئے ہم مجھ سے امید کرتے ہیں کہ تو  
ہمیں بتا کہ آیا تو ہی وہ اللہ کا مسیتا (ت) ہے  
جس کے ہم منتظر ہیں؟“  
۲۴۔ یہ نوع نے جواب دیا ”حق یہ ہے کہ اللہ  
نے ایسا ہی وعدہ کیا ہے۔ مگر میں وہ نہیں  
ہوں۔ اس لئے کہ وہ مجھ سے پہلے پیدا کیا گیا  
ہے اور میرے بعد آئے گا (۱)  
۲۵۔ کاہن نے جواب میں کہا ”ہم تیری باتوں  
اور تیری نشانیوں سے بہر حال یہ اعتقاد کرتے  
ہیں کہ تو ضرور نبی اور اللہ کا قدوس ہے۔  
۲۶۔ اس لئے میں مجھ سے تمام یہود یہ اور (بنی)  
ہم پر واجب ہے کہ ہم جانیں تو کون ہے اپنی  
اسرائیل کے نام سے یہ امید کرتا ہوں کہ تو  
ہمیں اللہ کے واسطے یہ بتادے کہ مسیتا کس  
قوم کی تسلیم کے لئے ہے؟“  
۲۷۔ یہ نوع نے جواب دیا ”میں یہ نوع مریم کا  
کیفیت سے آئے گا؟“

## فصل نمبر ۹۶

۱۔ اور جس وقت دعا ختم ہو چکی کاہن نے بلند  
آواز سے کہا۔ ”اے یہ نوع ٹھہر جا اس لئے کہ  
اس لئے میں مجھ سے تمام یہود یہ اور (بنی)  
ہم پر واجب ہے کہ ہم جانیں تو کون ہے اپنی  
اسرائیل کے نام سے یہ امید کرتا ہوں کہ تو  
ہمیں اللہ کے واسطے یہ بتادے کہ مسیتا کس  
کیفیت سے آئے گا؟“

(۱) قال عبیسی بن مریم (ب) اللہ مرسل رسول  
رسول (۱) یونا: ۱۵۔

(ت) اللہ سلطان (ث) استغفر اللہ  
(ج) اللہ قهار (ح) سورۃ المبشر

۸۔ یسوع نے جواب دیا۔ اس اللہ کی جان ۱۵۔ اور جو اس کے کلام پر ایمان لائے گا وہ (ث) کی قسم ہے جس کے حضور میں میری جان مبارک ہو گا۔

۹۔ مگر جب اللہ مجھ کو دنیا سے اخالے گا تب شیطان دوسرا دفعہ ملعون فتنہ کو پھر یوں اخالے گا کہ غیر مقنی کو یہ اعتقاد کرنے پر آمادہ ہتائے گا کہ میں (یسوع) اللہ ہوں یا اللہ کا بیٹا۔ ۱۰۔ پس اس کے سب سے میرا کلام اور میری تعلیم بخش ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ قرب قریب تین موسم بھی باقی نہ رہیں گے۔

۱۔ اور پاد جو اس کے کہ میں اس کی جوتی کا ترسہ کھولنے کا بھی مستحق نہیں ہوں (۱) میں نے اللہ کی طرف سے نعمت اور رحمت کے طور

پر یہ (رتبہ) حاصل کیا ہے کہ اسکو دیکھوں۔

۲۔ تب اس وقت کا ہم نے حاکم اور پادشاہ سیاست یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ: ”۱۵۔ یہوں اللہ کے قدوس تو اپنے دل کو پریشان نہ کراس لئے کہ یہ فتنہ ہمارے زمانہ میں دوسری دفعہ پیدا ہو گا۔

۳۔ اس لئے کہ ہم عنقریب مقدس رومانی شیوخ کو ایک بادشاہی حکم صادر کرنے کے لئے لکھ دیں گے کہ اب سے بعد کوئی آدمی تختے اللہ یا اللہ کا بیٹا نہ ہے۔“

۴۔ تب اس وقت یہوں نے کہا (ب) تحقیق تھہارا کلام مجھ کو تسلی نہیں دیتا۔ اس لئے کہ ایک ایسا اندر ہیرا آنے والا ہے جس میں کہ تم روشنی

کی امید ہی کیا کرو گے۔

۵۔ مگر میری تسلی اس رسول کے آنے میں ہے جو کہ میرے بارہ میں ہر جھوٹے خیال کو محو

(۱) سورہ معدہ رسول اللہ (۱) زبور: ۷ (ب) قال

عہی صفتان جنت رسول اللہ لانہ اذ جاءه لی الیا برفع انتقام

(ث) بالله عزی (ج) لسان لان لون لودا بلیس (۲) پیغمبر: ۲۲ (۸)

واہل من ال ا الدینی المأور دین بحسب جمع للدینا مه

جس کا کہ تمام زمین کے قبیلے انتظار کرتے ہیں جیسا کہ اللہ نے ہمارے باپ ابراہیم سے یہ کہ کرو عده کیا ہے کہ یہ میں تیری ہی نسل سے زمین کے کل قبائل کو برکت دوں گا۔“

## فصل نمبر ۹

کر دے گا۔ اور اس کا درین سچیلے اور تمام دنیا ۱۲۔ اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں (۱) کہ حقیقت دنیا میں عام ہو جائے گا کیونکہ اللہ نے ہمارے ہمیشہ سے نبیوں کی توجیہ کرتی رہی ہے اور اس نے باپ ابراہیم سے یوں ہی وعدہ کیا ہے۔

۱۳۔ اور جو چیز بھجو کو تسلی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ اس جھوٹوں کو درست رکھا ہے جیسا کہ مشعی اور ارمیا (۱) کے زمانہ میں مشاہدہ کیا جاتا ہے اس لئے کہ جس رسول کے دین (ت) کی کوئی حدیثیں اس لئے اپنے ہم جس عی کو پسند کرتا ہے (ب)

۱۴۔ کتاب کا درست و محفوظ رکھے گا (ث)۔

۱۵۔ کہاں نے جواب میں کہا: ”کیا رسول اللہ کیا رکھا جائے گا اور وہ کیا نشانی ہے جو اس کے (ج) کے آنے کے بعد اور رسول بھی آئیں گے؟“ آنے (ت) کا اعلان کرے گی؟“

۱۶۔ مسوع نے جواب دیا: ”اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے پے نبی کوئی نہیں آئیں گے۔

۱۷۔ مگر جھوٹے نبیوں کی ایک بڑی بھاری تعداد آئے گی۔ اور یہی بات ہے جو کہ بھجو رخ دیتی ہے۔ اس لئے کہ شیطان ان کو عادل اللہ (ج) کے حکم سے بھڑکائے گا۔ پس وہ میری انجلی کے دعوے کے پردے میں چھپیں گے۔“

۱۸۔ ہیرودس نے جواب میں کہا۔ یہ کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ ان کافروں کا آنا عادل خدا کے حکم سے ہو؟“

۱۹۔ اور جس وقت میں تجوہ کو دنیا میں پھیجوں گا (ا) والی نبی آدم (ب) الحسن مع الجنس۔ مه (ت) جانت طائفۃ من اليهود عیسیٰ یسالون عن اسم النبی الیذ یبعث فی آخر الزمان فقال عیسیٰ ان الله تعالیٰ خلق النبی فی آخر الزمان ووضعه افی قabil من نور وسماه محمد افقال يا محمد اصر لا جلک خلقاً کثراً واهت لک کله فمن رضي منك فانا راض مه ويفضك فانا بری منه فاذارسلت يفرق كلامك على الكلام وشرعيتك باقی الى ابد الآبرین (ث) دیبل (ج) محبید (ح) الله محب و وهاب (خ) الله خالق (ح) الله مرسل۔ (۱) ارمیا ۲۶:۱۸۔

۲۰۔ مسوع نے جواب دیا ”یہ بات انصاف ہی میں سے ہے کہ جو شخص اپنی نجات کے لئے حق پر ایمان نہ لائے وہ اپنی لعنت کے لئے جھوٹے پر ایمان لائے۔“

(ت) دین رسول اللہ ابدو لانہ تعالیٰ یحفظ دینہ مه

(ث) اللہ حافظ (ج) رسول اللہ خاتم الانبیاء‘

(ح) حکم اللہ عادل۔

(د) تجھے نجات کے لئے اپنا رسول بناؤں گا جنتی پر کھود کر لکھا دیا گیا۔  
 ۵۔ اور اس کے بعد کہ مجمع کا بہت بڑا گروہ اور تیرا کلام چاہو گا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین دونوں کمزور ہو جائیں گے۔ مگر تیرا واپس چلا گیا تقریباً پانچ ہزار مرد عورتوں اور بچوں کے سواباتی رہ گئے (۱) ایمان کمی کر کر درست ہو گا۔

۷۔ تحقیق اس کا مبارک نام محمد ہے، ۸۔ انہوں نے دوسروں کی طرح واپس جانے اس وقت عام لوگوں نے یہ کہتے ہوئے کی قدرت نہ پائی اس لئے کہ سفر نے ان کو شور پھایا۔ یا اللہ تو ہمارے لئے اپنے رسولؐ تھا کاریا تھا۔ اور اس وجہ سے کہ وہ دون بغير (ز) کو صحیح (ر) اے محمد (ز) تو جلد دنیا کا مردمی کے پڑے رہے تھے کیونکہ وہ یہ نوع کو نجات دینے کے لئے آ۔

فصل نمبر ۹۸

— اور جبکہ یہ کہا تھا مام آدمی کا ہن سیست اور حاکم ہے۔ پس جبکہ یہ نوع نے یہ بات دیکھی اسے  
مع ہیر و دس کے واپس چلے گئے جملیکہ وہ ٹھاں پر حرم آیا اور اس نے فلیپس سے کہا ”هم ان  
یوں اور اس کی تعلیم کے بارہ میں باہم لوگوں کے لئے روشنی کہاں سے پائیں تاکہ یہ  
جھگڑتے جاتے تھے۔  
بھوک سے مرند چائیں“

۲۔ اس لئے کہاں نے حاکم سے خواہش کی کہ  
وہ اس سب معاملہ کو رو میرے کی مجلس شیوخ کے  
تحقیق دوسو نے کے لکھاے (بھی) اتنی روشنی  
پاس لکھ کر بھیجے پس حاکم نے ایسا ہی کیا۔

۳۔ اس سب سے مجلس شیوخ نے اسرائیل پر  
خریدنے کے لئے کافی نہ ہوں گے جو ان کو  
تک کھانا اسکے حکومت اس کا کہا۔ اس کو  
کچھ آسودہ کرنے۔

رسن ہایا اور ایک م صادر نیا لروہ ہرایں و  
جو کے یہود کے نبی یسوع ناصری کو اللہ یا اللہ کا ۹۔ اس وقت اندراؤس نے کہا یہاں ایک لڑکا  
بینا کے منع کریں اور اسے موت کا دھونس دیتی ہے جس کے ساتھ پانچ روٹیاں اور مچھلیاں  
ہے۔ تب فرمان یہ کل کے اندر تائیں (کی) ہیں۔ مگر وہ اس بڑی بھاری تعداد میں کیا چیز

ہو سکتی ہے۔

(ذ) الله مرسى (ذ) رسول الله (ذ) يا محمد

15-0124(1)

### (س) سورة الطاعم (الطعم؟)

۱۱۔ تب وہ سب گھاس پر پچاں پچاں اور ۲۱۔ پس جبکہ یوں نے ان کا ایمان دیکھا تو ان کو شاگرد بنالیا۔

چالیس چالیس بینخ گئے۔

## فصل نمبر ۹۹

۱۲۔ اس وقت یوں نے کہا ”اللہ کے حکم سے (۱)

۱۳۔ اور روئی کو لے کر اللہ سے دعا کی پھر روئی

کو توڑ کر اسے شاگردوں کو دیا اور شاگردوں ۱۔ اور جبکہ یوں اردن کے پاس ہی ”تیر“ نے اسے مجمع کے حوالہ کیا۔

۲۔ اور ایسا ہی دونوں چھوٹی مچھلیوں کے اس نے بہتر (نئے شاگردوں) کو سعی بارہ ساتھ کیا۔

۳۔ پس سب لوگوں نے کھالیا اور آسودہ ۲۔ اور اس کے بعد کہ وہ ایک پتھر پر بینخ گیا۔ انہیں اپنے پہلو میں بخایا اور خندساں سے لے ہو گئے۔

۱۴۔ اس وقت یوں نے کہا کہ ”باقی مجمع کرو“ کراپی زبان کھوئی اور کہا ”تحقیق آج ہم نے تب شاگردوں نے ان نکلوں کو مجمع کیا۔ پس یہودیہ اور (بنی) اسرائیل میں ایک بہت بڑا گناہ دیکھا ہے اور وہ ایسا گناہ ہے کہ اس کی

۱۵۔ اس وقت ہر ایک نے اپنا باتھ یہ کہتے وجہ سے میرا دل میرے سینہ میں خدا کے خوف ہوئے اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا کہ ”آیا میں سے دھڑکتا ہے۔“

۱۶۔ میں تم سے چ کہتا ہوں کہ تحقیق اللہ اپنی جا گتا ہوں یا خواب دیکھ رہا ہوں؟“

۱۷۔ اور وہ سب کامل ایک گھنٹہ تک اس بہت بزرگی پر غیرت رکھنے والا ہے اور وہ اسرائیل کو بڑی نشانی (دیکھنے) کے سب سے ایسے رہے ایک عاشق کی مانند پیار کرتا ہے۔

۱۸۔ اور تم جانتے ہو کہ جب کوئی جوان کسی الہی جیسے کوہ پاگل ہو گئے ہیں۔

۱۹۔ پھر اس کے بعد یوں نے اللہ کا شکر ادا کیا عورت پر فریغہ ہو جو اس کو پسند نہ کرتی ہو بلکہ دوسرے سے محبت رکھتی ہو تو اس جوان کا کہیہ اور انہیں واپس کر دیا۔

۲۰۔ مگر بہتر مردوں نے (۲) یہ چاہا کہ اس کو تھہڑ کتا ہے اور وہ اپنے شریک کو قتل کر دیتا ہے۔

(۱) سورۃ الغیرۃ اللہ (ب) اللہ غبڑو محب (۱) اصل

ایطالی نسخہ کی میارت نہیں ہے۔

چھوڑیں۔

(۱) باذن اللہ (۲) لوقا ۱۰:۱۱

- ۵۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ اسی طرح اللہ مجی کرتا ہے۔ حکم دیا کروہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دے تاکہ اس لئے کہ جب کبھی اسرائیل نے کسی ایسی (یوں) اس نادا جب محبت کو قتل کرے جو اس چیز سے محبت کی ہے کہ وہ اس کے سب سے اللہ کے دل میں ہے اور یہ وہ امر تھا کہ ابراہیم نے کو بھول گیا۔ اللہ نے اس چیز کو مٹا دیا (ت)
- ۶۔ یہاں زمین پر کہوت اور یہکل مقدس سے بڑھ کر اور کون چیز اللہ کو پیاری ہے؟
- ۷۔ مگر پاؤ جو داس کے جس وقت قوم ارمیاہ نبی کے زمانہ میں اللہ کو بھول گئی اور فقط یہکل پر فخر کرنے لگی (۲) اس لئے کہ تمام دنیا میں اس کی کوئی نظر نہ تھی تو اللہ نے اپنے غصب کو باہل کے باڈشاہ نو خد نصر کے ذریعے سے بھڑکایا اور اس کی فوج کو مقدس شہر پر قابو دیا پس اس نے اس شہر کو جلا دیا اور مقدس یہکل کو (بھی) لکایا گیا۔
- ۸۔ اور یہکو کارا بیوب (۱) (۲) قریب تھا کہ وہ سوخت کر دیا (۳)
- ۹۔ یہاں تک کہ وہ پاک چیزیں کہ اللہ کے نبی اپنے ساتوں بیٹوں اور عینوں بیٹیوں کی محبت میں حد سے آگے بڑھ جائے۔ پس اللہ نے ان کو چھوٹے سے لرزتے تھے کافروں کے اس کو شیطان کے ہاتھوں میں دے دیا اور شیطان نے نظر اس کے بیٹوں اور اس کی دولت ہی کو ایک دن کے اندر اس سے نہیں لے لیا؟ بلکہ اس کو ایک سخت پیاری میں بھی جھلا کر دیا۔ یہاں تک کہ سات سال کی مدت تک اس کے بدن سے کیڑے نکلتے رہے۔
- ۱۰۔ اور ابراہیم نے اپنے بیٹے اسماعیل (ث) کے ساتھ اس سے تھوڑی ہی زیادہ محبت کی جتنی کہ مناسب ہے اسی لئے اللہ نے ابراہیم کو

(۱) ذکر ابوب فضل (۱) سوئل ۹۱۸ (۲) ابوب

۱۸:۲۲:۸۔ ابی سلمون۔ ..... ۲۔ سوئل ب ۱۶

(ت) اللہ فہار (ث) ذکر اسماعیل فربان

(۲) ارمیاہ ۳:۳۱ (۳) ارمیاہ ۳۱:۵۲۸ (۴) نوح ۱۰:۱۰

۱۳۔ اور ہمارے باپ (ب) یعقوب نے آگے (زیادہ بھی) ہمیں اللہ سے تین مرتبہ دعا اپنے بیٹے یوسف کو اپنے دیگر بیٹوں سے بہت مانگنی چاہیئے۔ جبکہ ہر رات کو پہلا ستارہ نمودار زیادہ پیار کیا (۳) اس لئے اللہ نے حکم دیا کہ ہواں وقت اللہ کے لئے نماز ادا کی جائے اس وہ بیجا جائے اور یعقوب کو خود انہی بیٹوں سے سے رحمت طلب کرتے ہوئے تین مرتبہ اس دھوکا پانے والا ہنا دیا یہاں تک کہ اس نے مج لئے کہ اسرائیل کا گناہ دوسرے گناہوں پر سے چند بڑھ کر (گران) ہے۔  
 مان لیا کہ جنگلی جانور نے اس کے بیٹے ۵۔ شاگردوں نے جواب میں کہا ”چاہیئے کہ (یوسف) کو چھاڑ ڈالا ہے۔ تب وہ دس سال تک گریوز اری کرتا رہا“  
 ایسا ہو“

۶۔ پس جبکہ تیراون ختم ہو گیا۔ یکوع نے چوتھے دن صبح کے وقت سب شاگردوں اور رسولوں کو بایا اور ان سے کہا ”یہ کافی ہے کہ

## فصل نمبر ۱۰۰

ا۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ث) بھائیوں ابے میرے پاس برباس اور یو جنہیں ہرے۔  
 شک میں ذرتا ہوں کہ اللہ مجھ پر غصنا ک ہو۔ اور تم سب پس (جاکر) سامریوں،  
 ۷۔ اسی لئے تم پر واجب ہوا ہے کہ تم یہودیہ اور یہودیوں اور اسلامیل کے تمام شہروں میں گشت کرو۔ اور تو بکی ہدایت کرتے جاؤ۔ اس لئے اسرائیل میں جا کر اسرائیل کے بارہ اسپاط کو کشیدہ درخت کے پاس ہی رکھی ہوئی ہے تاکہ بھارت (ہدایت) دتا کر ان پر دھوکا کھل جائے“  
 اسے گاث ڈالے“ (۱)

۸۔ اور یہاروں پر دعا کرو اس لئے کہ تحقیق اللہ (۱)  
 نے مجھے ہر ایک یہاری پر غالب ہنایا ہے“ (۲)

۹۔ اس وقت اس شخص نے کہا جو کہ لکھ رہا ہے کہ اے معلم! جبکہ تیرے شاگردوں سے وہ طریقہ دریافت کیا جائے جس کے ذریعہ سے تو بکا ظاہر کرنا واب جب ہوتا ہے تو وہ کیا جواب دیں گے“

(۱) اللہ معطی (۱) متی ۱۰:۳۔ (۲) متی ۱۰:۸۔

(ب) یوسف فصل ذکر (ت) سورہ الصلاۃ مغرب

(ث) اللہ حی اللہ قهار (۳) پیدائش ۲۸

- ۱۰۔ یوں نے جواب میں کہا (ب) اکر کوئی آدی ہے۔ اور شہوت کے بدلت میں پاکدا منی کسی عملی کو گم کر دے تو کیا وہ فقط اس کے دیکھنے ۸۔ اور چاپیے کر فضول بات نماز سے اور حرص کے لئے اپنی آنکھی پورائے گیا اس کے لینے کے تصدیق سے بدلت جائے۔
- لئے اپنا تھہ ہی گھبائے گا اور بیافت کرنے کے ۹۔ اس وقت اس شخص نے جو لکھ رہا ہے جواب لئے اپنی زبان ہی ہلاعے گا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ میں کہا۔ ”مگر جو ان سے سوال ہو کہ نہیں کس بلکہ وہ اپنے تمام بدن کے ساتھ متوجہ ہو گا اور ظاہر طرح ماتم کرنا واجب ہے اور کیونکہ رونا لازم طاقت جو اس کی ذات میں ہے کام میں لائے گا ہے اور کیسے روزہ رکھنا واجب ہے اور کیونکہ تاکہ اس کو پائے۔
- ۱۱۔ آیا مجھے ہے؟“
- ۱۲۔ تب اس شخص نے جو کہ یہ لکھتا ہے۔ جواب دیا۔ ”پیش کیا بالکل صحیح ہے۔“

## فصل نمبر ۱۰

- ۱۔ پھر یوں نے کہا۔ ”حقیقت تو بہ بڑی زندگی کے بر عکس ہے۔ اس لئے واجب ہے کہ ہر ایک احساس اس (کام) کے بر عکس اٹھ جائے جو کہ اس نے کیا ہے بحالیکہ وہ گناہ کا ارتکاب کر رہا تھا۔
- ۲۔ بیس خوشی کے بدلت میں ماتم واجب ہے اور بیشی کے بدلت میں رونا پڑتا۔
- ۳۔ اور پرخوری کے عوض میں روزہ رکھنا۔
- ۴۔ اور سونے کی بجائے رات پھر جا گنا۔
- ۵۔ اور بیکاری کی جگہ کام کرنا۔
- (اد کیف یتوب من لا بعرف التوبه (ب) ان شاء اللہ (ا) مرقس ۱۳:۲۷)

(ب) توبہ بیان (ت) سورۃ توبہ

۱۳۔ پس تو اب جان لے کر ہر چیز سے بڑھ کر ۲۲۔ میں تم کو بتاتا ہو کہ بے شک اللہ ان  
مکن اللہ کی محبت کی وجہ سے توبہ کرنا واجب لوگوں سے ایسا ہی (برتاو) کرتا ہے جو کہ اس  
ہے ورنہ وہ توبہ فضول ہو گی۔  
۱۴۔ اور میں تم سے مثال کے طور پر بیان کرتا  
پانے کا) گھانا پایا ہے۔  
ہوں کہ:

۱۵۔ ہر ایک عمارت جب اس کی بنیاد گراوی  
جائے ویران ہو کر کر پڑے گی کیا یہ درست ہے؟“ اسی لئے سخت بچھتا رہا ہے کہ اس نے جنت کا  
خسارہ پایا اور جہنم کا نفع اٹھایا ہے۔

۱۶۔ شاگردوں نے جواب میں کہا ہاں بے شک درست ہے“  
۱۷۔ اس وقت یوسع نے کہا ”حقیق جاری  
نیں پاتا۔

۱۸۔ پس کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس لئے ہے؟“  
نیجات کی بنیاد اللہ (ت) ہی ہے۔ وہ اللہ کو  
بجز اس کے کوئی نیجات نہیں۔

۱۹۔ پس جبکہ انسان نے گناہ کیا وہ اپنی نیجات  
دہ اپنے پیدا کرنے والے سے بعض کرتا ہے۔  
کی بنیاد کھو بیٹھا۔

## فصل نمبر ۱۰۲

۲۰۔ تم مجھے بتاؤ کہ جب تم اپنے ناموں سے ۱۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ حقیق ہر ایک حیوان  
ناخوش ہوا تو تم یہ معلوم کرو کہ وہ غلام اس لئے اس چیز کو کھو دینے کے سبب سے جس کی وہ عدمہ  
رجیحہ نہیں ہوئے چیز کا نہیں نے تم کو غصہ چیزوں میں سے خدا ہش رکھتا ہے فطر غارغیر کیا  
دلایا ہے بلکہ اس لئے غناک ہوئے ہیں کہ کرتا ہے (یا اس کی نظرت میں داخل ہے)  
انہوں نے تم کو ناخوش کر کے اپنے اچھے بدلتے کا ۲۔ اس لئے سچی نیامت کرنے والے نام  
گھانا اٹھایا ہے تو کیا تم ان کو معاف کرو گے؟ گنہگار پر واجب ہے کہ وہ اپنے نفس سے اس  
کام کا بدله لینے میں پوری رغبت رکھے جو اس  
کے نفس نے اپنے پیدا کرنے والے کی

(۱) سورۃ الاسم فی توب.

- ۹۔ حق یہ ہے کہ گنہگار کاہستا ایک مکروہ ناپاکی نافرمانی کرتے ہوئے کیا ہے۔
- ۱۰۔ یہاں تک کہ جب وہ نماز پڑھتے تو یہ جرأت ہے یہاں تک کہ اس دنیا پر وہ قول صادق آتا نہ کرے کہ اللہ سے جنت کی آرزو کرے یا یہ کہ ہے جو کہ ہمارے باپ والوں نے کہا ہے کہ وہ اللہ اس کو دوزخ سے آزاد بنائے۔ (دنیا) آنسوؤں کی ندی ہے (۱)
- ۱۱۔ بلکہ وہ پریشان خیالی کے ساتھ اللہ کو سجدہ کرے اور اپنی نماز میں کہے "اے رب تو اس مشینی بنا لیا اور اس کو ہر اس چیز پر جس کا وہ مالک تھا سردار (ختار) کر دیا۔
- ۱۲۔ اب کسی بد باطن مکار کی چغلی سے یہ بات پیدا ہوئی کہ یہ آفت زدہ غلام بادشاہ کے غصب کے تحت میں آگیا۔
- ۱۳۔ پس اس کو بڑی مصیبت چھپی نہ صرف اسی کی جمع کی ہوئی چیزوں میں بلکہ وہ حقیر کیا گیا اور اس سے وہ کام بھی چھین لیا گیا جو اس کو ہر روزخون دلاتا تھا۔
- ۱۴۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ اس جیسا آدمی کسی خوبی کا کہداں نہ ہوں۔
- ۱۵۔ جب شاگردوں نے جواب دیا: "کبھی غمیں اس لئے کہ اگر بادشاہ کو اس کا علم ہو گیا تو پیشک وہ اس کو جان سے مارنے کا حکم دے گا۔ کیونکہ وہ خیال کرے گا کہ یہ غلام اس کے پاس جبکہ گنہگار اس ڈھنگ پر چلے گا وہ غصب کا نہ اتاتا ہے۔
- ۱۶۔ پارے گا کہ تحقیق اللہ کی رحمت (ب) اس عدل کی نسبت سے کہیں زائد ہے جس کو کہو وہ طلب رات روایا کرے گا۔
- ۱۷۔ پھر یوں یہ کہتا ہو یا رویا (۱) بتاہی ہے کہ رہا ہے۔

(۱) نجع۔ نجیب؟ عظیم (۱) زبور ۸۳: ۶۔

(ب) اللہ الرحمن

- دنیا کے لئے اس داسٹے کو عنقریب اس پر ابدی ہوئے بیٹھے پر درہا ہو۔
- ۲۔ اس انسان کا جنون کیا عظیم تر ہے جو کہ عذاب واقع ہوگا۔
- ۳۔ اے جس بشری تو کس قدر بد بخت ہے۔ اس جسم پر روتا ہے کہ اس سے جان جدا ہو گئی۔
- ۴۔ اس لئے کہ اللہ نے تجوہ کو میٹا پنا کر چنا اور ہے اور اس نفس پر نہیں روتا جس سے اللہ کی تجوہ کو جنت بخشی۔
- ۵۔ مگر اے بد بخت تو شیطان کے کام سے اللہ ۳۔ تم مجھے بتاؤ کہ اگر وہ ملا جس کی کششی کو کے غضب کے نیچے آگرا اور جنت سے نکال دیا طوفان نے تو زدیا ہے اس بات پر قادر کیا جائے گیا۔ اور تجوہ پر ناپاک دنیا میں رہنے کا حکم لگایا کروہ رونے کے ذریعہ سے اپنے تمام گھانے کو گیا۔ جہاں کتوہ ہر چیز کو تندی کے ساتھ حاصل پھر واپس لے لے تو وہ کیا کرے گا؟
- ۶۔ یقیناً بات ہے کہ تباہی سے روئے گا۔
- ۷۔ مگر میں تم سے بچ کہتا ہوں کہ انسان ہر کسی چیز پر رونے میں نظری کرتا ہے لیکن فقط اپنے گناہ پر۔
- ۸۔ اس لئے کہ ہر مصیبت جوانان پر آتی ہے اس کے سو نہیں کہ اس کی نجات کے لئے خدا کی طرف سے آتی ہے یہاں تک کہ انسان پر واجب یہ ہے کہ وہ مصیبت کے لئے خوش ہو۔
- ۹۔ مگر گناہ اس کے سو نہیں کہ شیطان کی طرف سے آتا ہے انسان کی لعنت کے لئے اور انسان اس پر دن بُخ نہیں کرتا۔
- ۱۰۔ پس عنقریب دیساہی ہوگا جیسا کہ تم نے کہا ہے۔ ”تحقیق اللہ اس گنہگار پر ہمیشہ ہمیشہ کی موت کا حکم صادر کرے گا جو کہ اپنے گناہوں پر پہنچتا ہے اور ان پر وتنہیں۔“

## فصل نمبر ۱۰۳

- ۱۔ ”تحقیق گنہگار کا رونا واجب ہے کہ اس باب اس کے سو نہیں کہ یہاں گھانا طلب کرتا ہے کے رونے کی مانند ہو جو کہ کسی دم توڑتے نہ کوئی نفع“
- ۲۔ (ب) سورۃ بک فی توب۔

یہ قدرت نہیں رکھتا کہ روئے اسکو کیا کرنا ۱۲۔ بہر حال وہ لوگ جو کہ آسانی سے روئے واجب ہے اس لئے کہ اس کا دل روئے سے لگتے ہیں پس وہ مغل اس گھوڑے کے ہیں جس کے دوڑنے کی تیزی زائد ہوتی ہے جوں جوں نادائقہ ہے؟"

۱۰۔ یسوع نے جواب میں کہا اے کہ اس کا بوجھ بیکا ہوتا ہے۔  
برلوتو مادس! ہر دھنخ جو کہ آنسو بھاتا ہے  
روئے والا ہی نہیں ہوتا۔

## فصل نمبر ۱۰۴

۱۔ بے شک ایک ایسی قوم بھی پائی جاتی ہے جو کہ اندر دنی خواہش اور اپری آنسوؤں کو آنسو بھی نہیں مگر ہے (مگر) وہ ان ہزار آدمیوں سے بہت زیادہ روئے ہیں جو کہ آنسو باہم جمع کر لیتے ہیں۔  
۲۔ مگر جو اس طرح کا ہوتا ہے وہ ارمیا کے مانند بھاتے ہیں۔

۱۱۔ تحقیق گنہگار کا رونایہ ہے کہ اسکی دنیاوی (۱) ہوتا ہے۔  
خواہش افسوس کی زیادتی کی وجہ سے جمل کرہے ۳۔ پس روئے میں اللہ رخ کو اس سے زیادہ  
جائے۔

۱۲۔ اور جس طرح پر کہ آفتاب کی روشنی اس چیز کو ۴۔ پس اس وقت یوحنانے کہا "اے معلم!  
جو کہ بہت بلندی میں رکھی ہے غونت سے بچائی ہے انسان گناہ کے سوا اور کسی چیز پر روئے میں  
اسی طرح یہ جل جانا نفس کو گناہ سے بچاتا ہے۔ کیونکر گھانا پاتا ہے؟"

۱۳۔ پس اگر کاش اللہ (ب) پچ نادم کو اس  
قدر آنسو بخٹا جتنا کہ سمندر میں پانی ہے تب  
بھی وہ اس سے بہت زیادہ تباہ کرتا۔

۱۴۔ اور یہ تنا اس چھوٹے سے قطرہ کو بھی فرا رکھے۔ پھر اس کو بعد ازاں تجھ سے لے لتو  
کر دیتی جس کو کروہ گرنا چاہتا تھا جس طرح بھڑکتی  
کیا (یہ بات) تیرے لئے روئے کا باعث  
ہوئی بھی ایک پانی کے بوند کو تاکر دیتی ہے۔ ہو گی؟"

۶۔ یوسف نے کہا: ”نہیں۔“  
گمراہی میں ہے اور البتہ بہت سے آدمی اسی  
کے۔ تب یوسف نے کہا ”تو اس حالت میں طرح گمراہ ہو گئے اس لئے کہ انہوں نے کلام  
انسان کو رونے پر احکام نہ والا امر اس بات کے معنی نہیں سمجھ۔

۷۔ سے بہت گھٹ کر ہو گا جبکہ وہ کسی چیز کا گھانا ۱۲۔ کیونکہ انسان پر یہی واجب نہیں ہے کہ وہ  
اخلاقی یا اس کے ہاتھ سے دھیڑکل جائے کلام کی ظاہر کو دیکھے بلکہ اس کے معنی کا خالص  
جس کا کہ وہ ارادہ کرتا تھا اس لئے کہ ہر چیز کرے اس لئے کہ انسانی کلام ہمارے اور اللہ  
اللہ (۱) کے ہاتھ سے آتی ہے۔ کے مابین بخزلہ تر جان کے ہے۔

۸۔ تو اے احتش! آیا اس حالت میں اللہ کو اپنی ۱۳۔ کیا تو نہیں جانتا کہ جب اللہ نے ارادہ کیا  
چیزوں پر اپنے ارادہ کے موافق تصرف کرنے کرو ہمارے باپ دادا سے بینا کے پیارا پر  
کی کوئی قدرت ہی نہیں ہے (ب)

۹۔ بہر حال تو اپس تیرے لئے فقط گناہ کے سوا ۱۴۔ موسیٰ تو ہم سے کلام کر اور اللہ ہم سے  
اور کوئی ملکیت ہی نہیں پس اسی پر واجب ہے کلام نہ کرے تاکہ ہم مردے جائیں۔“

۱۵۔ اور جو کہ کہا ہے اللہ نے (ت) اشیعیاً نبی کی  
کرتوروئے نہ کسی دوسری چیز پر۔“

۱۰۔ متی نے کہا ”۱۵۔ معلم! تحقیق تو نے کل زبانی (۲) کیا یہ بات نہیں ہے جس طرح آسمان  
یہودیہ کے رو برو اس بات کا اقرار کیا ہے کہ زمین سے دور ہوئے ہیں۔ اسی طرح اللہ کے  
رات سے آدمیوں کے طریقوں سے اور اللہ کی  
فلکیں آدمیوں کی فلکوں سے دور ہیں؟“  
تو نے اس وقت یہ کہا ہے کہ تحقیق انسان اللہ  
کے ہاتھ سے پاتا ہے۔

۱۱۔ پس جبکہ اللہ کے لئے وہ ہاتھ ہوں گے تو ۱۔ ”تحقیق اللہ کوئی قیاس اس کا اور اس کی نہیں  
اس کو اس حالت میں انسان سے مشاہدہ کرتا اس حد تک کہ میں خود اس کے بیان سے  
لرزتا ہوں۔“ ہوئی؟

۱۲۔ یوسف نے جواب دیا ”۱۵۔ متی! تحقیق تو (ت) اللہ سبحان (ث) سورۃ العظمة اللہ

(۱) کل من عَنْ اللَّهِ (ب) اللَّهُ سبحانَ اللَّهُ الْمَالِكُ كُلُّ مَنْ عَنْ اللَّهِ بَدَأَ (۲) خروج (۱۹:۲۰) (۳) افعیا: ۵۵۔

۲۔ مگر واجب ہے کہ میں تم سے ایک قصیہ کا ۹۔ پس شاگردوں نے جواب میں کہا ”بے ذکر کروں۔  
شک ابے شک!!“

۳۔ پس میں اب تم سے کہتا ہوں کہ تحقیق ۱۰۔ اس وقت یسوع نے کہا: ”تم ہے اس آسمان نو ہیں اور یہ کران میں کا ایک دوسرے اللہ کی جان کی (۱) جس کے حضوری میں میری سے اتنا دور ہے جتنا کہ پہلا آسمان زمین سے جان استاد ہو گی۔ تحقیق کائنات عالم اللہ کے دوری پر ہے وہ پہلا آسمان جو کہ زمین سے رو برو اس قدر رچھوئی چیز ہے جیسے کہ ایک ریت پانسوبرس (۲) کے سفر کی دوری پر ہے۔ کا ذرہ (ب)

۱۱۔ اللہ اس سے اس قدر زیادہ بڑا ہے جس قدر اور اس اعتبار پر پس تحقیق زمین سب سے ریت کے ذردوں کی تمام آسمانوں اور جنت کو اوپر والے آسمان سے چار ہزار پانسوبرس کی بھردنے کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ مسافت کی دوری پر ہے۔ اس سے بھی زیادہ۔

۱۲۔ پس تم اب دیکھو کہ آیا یہاں اللہ اور اس انسان کے ماابین کوئی نسبت ہے جو کہ بھر ایک منی کے چھوٹے سے ٹکڑے کے اور کچھ نہیں ایک سوئی کے ناکے جیسا ہے۔

۱۳۔ اور اسی کے مثل پہلا آسمان بہ نسبت کروہ زمین پر کھڑا ہوا ہے۔ دوسرے آسمان کے اور اسی طرح پر کل آسمان کران میں کا ایک پست تر ہے اسی سے جو کہ کردن کے خالی کلام کو اگر تم یہ ارادہ کرو کہ ابدي اس کے متصل ہے۔

۱۴۔ مگر زمین کا کل جنم سارے آسمانوں کی۔ ۱۵۔ تب شاگردوں نے جواب میں کہا۔ ”کیا خمامت کے جنت کی نسبت سے مانتہ ایک اللہ بے شک اکیلا ہی اس بات پر قادر ہے کہ نقطہ کے بلکہ مثل ایک ریت کے ذرہ کے ہے۔ وہ اپنے آپ کو پہچانے جیسا کہ اشیعیا (۱) نبی تو کیا یہ عظت اس قسم کی چیزوں میں سے نہ کہا ہے کہ ”وہ (اللہ) انسانی حواسوں سے نہیں ہے جن کا انداز نہیں کیا جاتا؟“ پوشیدہ ہے؟“

۱۶۔ یسوع نے جواب دیا کہ ”وہ حقیقت یہی (۲) برایک آسمان کے دوسرے آسمان سے پانوسال کی دوری پر ہوئے کا قول تکمیر (بیرونیں کی کتاب صدیق) میں ۷۶۶ وہ: (۱) اللہ حی (ب) اللہ اکبر (۱) بس عیاہ ۱۵:۲۵۔

- حق ہے۔ اسی لئے ہم اللہ کو اس وقت پہچانیں ۲۲۔ شاگردوں نے جواب دیا ”ہاں پیٹک“ گے۔ جبکہ ہم جنت میں جائیں گے جس طرح ۲۳۔ تب یوں نے جواب میں کہا ”یہ ممکن ہے کہ کوئی ایسا آدمی ملے جس میں جان ہو اور کہ یہاں سمندر ایک کھارے پانی کے قدر، اس کے اندر کوئی حالت کام نہ کرتا ہو۔“ سے شناخت کیا جاتا ہے“
- ۲۴۔ شاگردوں نے جواب دیا ”نہیں“ ۲۵۔ یوں نے کہا۔ ”حقیق تم اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہو۔ پس اس شخص حالت کہاں ہے جو کہ اندر ہایا بہرایا گونھا یا بدحواس خیلی ہو اور انسان جبکہ وہ اپنے آپ سے غائب ہونے کی حالت میں ہوتا ہے اس وقت اس کا حالت کہاں ہوتا ہے؟“
- ۲۶۔ تب اس وقت شاگرد حیران رہ گئے۔ ۲۷۔ مگر یوں نے کہا ”انسان تین چیزوں سے مرکب ہوتا ہے یعنی نفس، حس اور بدن سے کہ ہر ایک ان تینوں میں سے بذلتہ مستقل ہے۔“
- ۲۸۔ اور حقیقت ہمارے اللہ تعالیٰ نے نفس اور جسد (بدن) کو پیدا کیا ہے (۱) جیسا کہ تم نے سنا۔ ۲۹۔ مگر تم نے اب تک یہ نہیں سنا ہے کہ (اللہ تعالیٰ) حسرہ ہو گا کہ اس پر سلطان کرنا ممکن ہے“
- ۳۰۔ یوں نے جواب دیا ”کیا تم اب یہ کہنے کی عادت ڈالتے ہو کہ اللہ یہ ہے اور اللہ ایسا اگر خدا کو منظور ہے“
- ۳۱۔ اور جبکہ یوں نے یہ بات کہی اس نے (۱) اللہ تعالیٰ (۲) اس عبارت کا دعاوار طوکے لفڑی کی ایک قسم کی جانب میلان جو کہ تروں و سٹلی کے اندر پھیلا ہا تھا۔ (ر)
- (۱) اللہ تعالیٰ (۲) اصل ایجادی نوئی جماعت ہم ہے جرم۔

الله کا شکر کیا اور ہماری قوم کی نجات کے واسطے ۵۔ ان کی حماقت کس قدر رخت ہے پس وہ عقلی دعا مانگی اور ہم میں سے ہر ایک ”آئین کھتار ہا“ نفس بدوں حیات کے کہاں پاتے ہیں؟ وہ ہرگز اسے نہ پائیں گے۔

۶۔ مگر زندگی کا بغیر حس کے پایا جانا آسان ہے

جیسا کہ اس شخص میں دیکھا جاتا ہے جو کہ جب اس سے حس جدا ہو جاتی ہے بے ہوشی میں جتنا ہو جاتا ہے۔

۷۔ تذاوس نے جواب میں کہا: ”اے معلم!

جبکہ حس حیات سے جدا ہو جاتی ہے اس وقت جان کی (ت) وہ اللہ کہ میری جان اس کے تو انسان میں جان ہی رہتی“

حضور میں استادہ ہو گئی کہ تحقیق بہت سے آدمی ۸۔ یہوئے نے جواب دیا ”تحقیق یہ بات صحیح البتہ ہماری زندگی کے بارہ میں دھوکا دیے گئے نہیں ہے اس لئے کہ انسان اسی وقت جان کھو بیختا ہے جبکہ نفس اس سے جدا ہو جائے ہیں۔

۹۔ اس لئے کہ نفس اور حس دونوں باہم مضمبوط کیونکہ نفس جسم کی طرف لوٹ کر نہیں آتا مگر بندش کے ساتھ بند ہے ہوئے ہیں یہاں تک بذریعہ کی نشانی کے (۱)

کہ اکثر آدمی یہ ثابت کرتے ہیں کہ نفس اور حس اس خوف کے سبب سے بھی جاتی ہے۔ یہ (لوگ) ان دونوں کے ماہینہ عمل کے سخت غم کے جو نفس کو پیش آئے۔

۱۰۔ اس لئے کہ اللہ نے حس کو لذت حاصل کے لحاظ سے اور یہ اس کا نام احساس کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے (ب) اور اس والا اور بنتا اور عقلی نفس رکھتے ہیں۔

۱۱۔ مگر میں تم سے حق کہتا ہوں کہ درحقیقت بدن کھانے سے جتنا ہے اور نفس علم و محبت سے نفس ہی ایک زندہ اور نکر کرنے والی چیز ہے۔ زندگی پاتا ہے۔

(۱) خلق الله النفس (ب) الله خالق۔

## فصل نمبر ۱۰۶

۱۔ پس جبکہ یہوئے صحیح کی نماز سے فارغ ہوا۔ وہ ایک سمجھو کے درخت کے نیچے بیٹھا اور اس کے شاگردہاں اس کے پاس گئے۔

۲۔ اس وقت یہوئے نے کہا ”تم ہے اللہ کی جان کی (ت) وہ اللہ کہ میری جان اس کے تو انسان میں جان ہی رہتی“

حضور میں استادہ ہو گئی کہ تحقیق بہت سے آدمی ۸۔ یہوئے نے جواب دیا ”تحقیق یہ بات صحیح البتہ ہماری زندگی کے بارہ میں دھوکا دیے گئے نہیں ہے اس لئے کہ انسان اسی وقت جان کھو بیختا ہے جبکہ نفس اس سے جدا ہو جائے ہیں۔

۹۔ اس لئے کہ نفس اور حس دونوں باہم مضمبوط کیونکہ نفس جسم کی طرف لوٹ کر نہیں آتا مگر بندش کے ساتھ بند ہے ہوئے ہیں یہاں تک بذریعہ کی نشانی کے (۱)

کہ اکثر آدمی یہ ثابت کرتے ہیں کہ نفس اور حس اس خوف کے سبب سے بھی جاتی ہے۔ یہ (لوگ) ان دونوں کے ماہینہ عمل کے سخت غم کے جو نفس کو پیش آئے۔

۱۰۔ اس لئے کہ اللہ نے حس کو لذت حاصل کے لحاظ سے اور یہ اس کا نام احساس کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے (ب) اور اس والا اور بنتا اور عقلی نفس رکھتے ہیں۔

۱۱۔ مگر میں تم سے حق کہتا ہوں کہ درحقیقت بدن کھانے سے جتنا ہے اور نفس علم و محبت سے نفس ہی ایک زندہ اور نکر کرنے والی چیز ہے۔ زندگی پاتا ہے۔

(ب) سورة النفس (ت) بالله حی۔

- ۱۱۔ پس یہ (حس) اس ناراضی کی وجہ سے نفس پھیر لیتے ہیں۔  
 کی مخالفت کرتی ہے جو کہ اسکو بسبب گناہ کے  
 جنت کی لذتوں سے محرومی پرلاحت ہوتی ہے۔  
 ۱۹۔ تب وہ مکروہ ہو جاتے ہیں اور کوئی نیک  
 کام نہیں کرتے۔  
 ۱۲۔ اس لئے اس شخص پر جو کہ حس کو جسمانی  
 لذتوں کی غذا نہیں دینا چاہتا نہایت سخت اور  
 بیجد تاکیدی طور سے واجب ہے کہ وہ اسے  
 روحاںی لذتوں کی غذا دے۔  
 ۱۳۔ کیا تم سمجھتے ہو؟

۱۔ یونہی پس سب سے پہلی چیز جو کہ گناہ پر  
 رنج کرنے کے بعد ہی آتی ہے وہ روزہ ہے۔  
 ۲۔ اس لئے کہ جو شخص یہ دیکھتا ہے کہ کسی قسم  
 کے کھانے نے اس کو بیمار کر دالا ہے۔ یہاں  
 تک کہ وہ موت سے ڈرا ہے پس پیٹک وہ  
 آدمی اس کے بعد کہ اس چیز کے کھانے پر  
 افسوس کرے گا۔ اس سے منہ موڑے گا تاکہ  
 پیارہ پڑے۔  
 ۱۵۔ اس لئے کہ حس نے کہا کہ: ”پیٹک وہ خود  
 خدا ہے“

۳۔ پس گنگہار پر بھی ایسا ہی کرنا واجب ہے۔  
 ۴۔ توجہ وہ دیکھ لے کہ لذت نے اس کے اس  
 دنیا کی عمدہ چیزوں کے بارہ میں حس کی پیروی  
 کرنے کے بہب سے اس کو اپنے پیدا کرنے  
 والے (ب) اللہ کا گنگہار بنادیا ہے پس چاہئے  
 کہ وہ رنج کرے کہ اس نے ایسا کیا ہے۔  
 ۱۶۔ مگر جبکہ اللہ نے اس کو غذا دینے سے محروم  
 بنادیا اور اس کا کھانا اس سے لے لیا تب اس  
 نے اقرار کیا کہ وہ اللہ کا بندہ اور اسی کے  
 ہاتھوں کی ساختہ و پرداختہ ہے۔

۱۷۔ اور اب تم مجھے بتاؤ کہ حس بدھلوں کے  
 اندر کیونکر اپنا کام کرتی ہے؟  
 ۱۸۔ یقیناً وہ ان کے لئے بمنزلہ اللہ کے ہے  
 اس لئے کہ وہ حس ہی کی پیروی کرتے ہیں  
 زندگی (ت) سے محروم بنادے گی اور اسے  
 جہنم کی ابدی موت عطا کرے گی۔

- ۱۰۔ مگر چونکہ انسان محتاج ہے اور وہ حس کو امیر (۱) کو پاد کرتا کہ اچھی طرح روزہ رکھو۔ اس دنیا کی عمدہ چیزیں دیتے رہنے ہی تک ۱۳۔ اس لئے کہ اس نے جب یہاں زمین پر ہر روز نازد فتحت میں بُر کرنے کا ارادہ کیا وہ زندہ رہا کرتا ہے۔ اس لئے اس پر یہاں روزہ رکھنے کا ایک قدر سے محروم بنا یا گیا اسی ابد تک پانی کے ایک قدر سے محروم بنا یا گیا اسی اثناء میں کہ جب لاعز اس لئے کہ اس نے یہاں زمین پر (روٹی) روزہ دل پر ہی قناعت کی تھی ابد تک جنت کی لذتوں کے وسط میں زندگی سر کرے گا۔
- ۱۴۔ مگر تو بُر کرنے والے کو ہوشیار ہتا چاہئے۔
- ۱۵۔ اس لئے کہ شیطان یہ فکر کرتا ہے کہ وہ ہر یک کام کو باطل کر دے اور وہ تو بُر کرنے والے کے کام سے پُر نیت اس کے غیر کے زیادہ خصوصیت رکھتا ہے۔
- ۱۶۔ کیونکہ تو بُر کرنے والے نے شیطان کی تافرمانی کی ہے اور اس کے بعد کہ وہ اس کا وفادار غلام تھا اب پلٹ کر شیطان کا جانی دشمن بن گیا ہے۔
- ۱۷۔ اسی سبب سے یہ قصد کرتا ہے کہ اسے کسی حال میں روزہ رکھنے پر آمادہ نہ بنائے یہاں کی شہر والا کرپس جبکہ یہ تدبیر کارگر نہیں ہوئی تو شیطان اس کو روزہ رکھنے میں غلو (ختن) برتنے پر بہکاتا ہے یہاں تک کہ اسے کوئی یہاں آگئی ہے تب وہ اس کے بعد آرام دراحت کی زندگی سر کرتا ہے۔
- ۱۸۔ پس جب شیطان اس بارہ میں کامیاب
- ۱۹۔ اسے چاہئے کہ وہ اب سے یہ حس کو مارنا شروع کر سا وہ اللہ تعالیٰ کو (ث) اپنا آتا جانے۔ اور جب دیکھے کہ حس روزہ رکھنے کو ناپسند کرتی ہے تو اس کو لازم ہے کہ جس کے رو برو جہنم کی حالت رکھ دے جہاں کم مظلوم کوئی لذت نہیں بلکہ بے انتہار نخیں پڑتا ہے۔
- ۲۰۔ اسے چاہئے کہ جس کے آگے جنت کی خوشیوں کو رکھ دے جو کہ اس طرح کی بڑی ہیں کہ جنت کی لذتوں کا ایک ذرہ بھی البتہ دنیا کی تمام سر بر لذتوں سے بہت بڑھا ہوا ہے۔
- ۲۱۔ پس اس طریق سے جس کو تکمیل دیا آسان ہو گا۔
- ۲۲۔ اس لئے کہ بہت سی چیز حاصل کرنے کے واسطے تھوڑی پر قناعت کر لینا البتہ اس بات سے اچھا ہے کہ کل چیزوں سے محروم ہونے اور عذاب میں گھر بنا نے کے ساتھ تھوڑی ہی چیز میں خواہش کی باغ ڈھیلی چھوڑ دی جائے۔
- ۲۳۔ اور تم پر لازم ہے کہ تم محویں کرنے والے (ث) اللہ سلطان (۱) میر اور معاشر تقریب اس مثال کی طرف اشارہ ہے جو پہلے ذکور ہو گئی ہے۔

نہ ہو تو وہ کوشش کرتا ہے کہ توبہ کرنے والے کو واجب نہیں کروہ مزدہ دار اور مرغوب کھانا کھائے اس کے روزہ رکھتے میں صرف جسمانی غذا بلکہ روکھی سوکھی غذا پر اقتدار کرے۔ (چھوڑ دینے) پر قاصر بنا دےتا کروہ شیطان ۲۵۔ پس کیا آدمی کوئی مزیدار کھانا اس کے ہی جیسا ہو جائے جو کہ کچھ غذا نہیں کھاتا مگر وہ کو دے گا جو کھاتا ہے اور اس گھوڑے کو جو بیشتر گناہ کا رنکاب کرتا رہتا ہے۔ لات مارتا ہے؟

۱۹۔ تم ہے اللہ کی جان کی (۱) بیٹک یہ بہت ۲۶۔ ہرگز نہیں بلکہ معاملہ بر عکس ہے۔ ہی بڑی بات ہے کہ آدمی بدن کو تو کھانے ۲۷۔ اور تمہارے لئے روزہ کے بارہ میں سے محروم کردے مگر دل کو غدر سے بھر لے اتنا ہی بیان کافی ہونا چاہیے۔

## فصل نمبر ۱۰۸

اور ان لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھے جو کہ روزہ نہیں رکھتے اور اپنے آپ کو ان سے افضل شمار کرے۔

۱۔ "اب تم اس بات کے لئے کام و صرہ و جو میں ۲۰۔ مجھے بتاؤ کہ آیا کوئی یہاں اس پر ہیزی۔ تم سے شب بیداری کے بارہ میں کہتا ہوں۔

کھانے پر فخر کرتا ہے جو طبیب نے اس پر ۲۔ تحقیق یہ بھی نیند چونکہ دو تم کی ہے یعنی فرض بنایا ہے اور وہ لوگ جو پر ہیزی کھانے بدن کی نیند اور نفس کی نیند (بدنا) تم پر پراکتفا نہیں کرتے ان کو پاگل کہے گا۔

۲۱۔ بیٹک نہیں بلکہ وہ اس بیداری پر افسوس کرے گا جس کے سبب سے اس کو محض بدن بیدار ہو۔

پر ہیزی کھانے پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔

۲۲۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ توبہ کرنے والے کو اپنے روزہ رکھنے پر فخر کرنا اور روزہ رکھنے والوں کی حقارت کرنا واجب نہیں۔

۲۳۔ بلکہ اس پر یہ واجب ہے کہ وہ اس مذاہ کا غم سے بچ کر اس کا پیر چنان سے دوبارہ اس کرے جس کی وجہ سے یہ روزہ رکھتا ہے۔

۲۴۔ اور جو توبہ کرنے والا روزہ رکھتا ہے اس پر یہ (ب) سورۃ السنو (۱) لزم علی من بعد الله

- میں اپنے سر کی تکرمائی۔
- ۵۔ پس اس جیسے آدمی کا کیا حال ہے؟“ کے جلال کا خوف کرنے کے باعث یہ فرشتہ شاگردوں نے جواب دیا۔ ”بینک دہ کا قول گنجائے کہ：“ اے مخلوقات تو جواب بدجھت ہے اس واسطے کہ اس جیسا آدمی دہی کرنے کے لئے آ۔ کیونکہ تم امبعود ارادہ دیواں گی میں بتلا ہے۔“
- ۷۔ اس وقت یوسف نے کہا: تم نے بہت اچھا۔ ۸۔ پس تحقیق یہ نفس ہمیشہ خدا کی خدمت جواب دیا۔ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ جو شخص میں لگا رہے گا۔
- ۱۰۔ تم مجھے بتاؤ کہ آیا تم اس بات کو افضل بدن کے ساتھ بیدار اور نفس کے ساتھ مت۔
- ۸۔ اور جس طرح سے کہ روحاںی بیماری کے ذریعے دیکھو۔ یا یہ کہ آفتاب کی روشنی کی بد سے دیکھو؟“
- ۱۵۔ اندر اوس نے جواب میں کہا: ”آفتاب کے قور سے نہ کہ ستارہ کی روشنی سے کہ ہم (اس کے ذریعہ) آس پاس کے پیازوں کو دیکھنے کی بھی قدرت نہیں رکھتے۔ اور سورج کی روشنی سے ہم ریت کے چھوٹے سے چھوٹے ذرہ کو دیکھتے ہیں۔
- ۹۔ پس کیا اس حالت میں کوئی اس آدمی جیسا بدجھت شخص اس کے بعد فخر کر سکتا ہے کہ وہ بدن کے ساتھ سوتا ہے جو کہ زندگی کا سر ہے؟
- ۱۰۔ تحقیق نفس کی نیزوں ای اللہ (ب) اور اس کی خوفناک گرفت کا بھول جانا ہے۔
- ۱۱۔ پس جو نفس کہ بیدار رہتا ہے وہی ہے جو اللہ کو ہر چیز اور ہر جگہ میں دیکھتا اور اس کی بزرگی کا ہر چیز کے اندر اور ہر چیز پر اور چیز سے بڑھ کر یہ جاتا ہو اشکر کرتا ہے کہ بینک ہمیشہ ہر ایک لمحہ میں اللہ (ت) سے ایک نہ ایک نعمت اور رحمت پاتا ہے۔

## فصل نمبر ۱۰۹

ایسوع نے جواب دیا ”میں تم سے

(ا) سورۃ الغافلون (ب) اللہ حکیم (ت) اللہ هدی والرحمن

کہتا ہوں کہ اس طرح تم پر بذریعہ نفس بیدار رہا ”بے شک یہ بہت بڑی بدیختی ہے جس کو واجب ہے۔ اس آفتاب عدل سے جو حمار اللہ لئے کہ انسان یہاں زمین پر یہ قدرت نہیں رکھتا ہے کہ وہ اللہ اپنے پیدا کرنے والے ہے تم بدی خدا کرو۔“

۲۔ اور یہ بات پوری طرح صحیح ہے کہ جہاں تک ہو سکے بدی خند سے پچنا واجب ہے مگر (ج) کو ہمیشہ یاد کرے۔

۳۔ مگر پاک آدمی کو وہ اللہ کو ہمیشہ یاد کیا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں اللہ کی نعمت (ج) کا فور ہے یہاں تک کہ وہ قدرت ہی نہیں رکھتے کہ اللہ کو بھول جائیں۔

۴۔ اسی لئے اس شخص پر جو بہت کم سونا چاہتا ہے کہ وہ بہت زیادہ کاموں اور کثرت طعام سے پر ہمیز رکھے۔

۵۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ب) وہ اللہ کی اسی کے حضور میں میری جان استادہ ہوئی کہ پیش ہر رات کو کچھ سورہ نہ جائز ہے مگر یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ اور اس کی پرہیبت عدالت سے (ت) غفلت (ث) کی جائے اور نفس کی نیند رہتے ہیں اور وہ باوجود اسکے اپنے ہاتھوں کچھ صدمہ نہیں پہنچاتے؟

۶۔ اس وقت اس نے جواب دیا جو کہ لکھ رہا ہے کہ ”اے معلم اہمارے لئے کوئی ممکن ہے کہ ہم اللہ کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں؟“

۷۔ بے شک ہم اس تو یہ حال نظر آتا ہے“

۸۔ تب موع نے ٹھنڈا اسافر لے کر کہا

(۱) باللہ حی (ت) اللہ حکیم (ث) لا یجوز ان یغفل اللہ

والقیمة روح نوم (نوم روح) اللہ ہدی

توڑ دیتا ہے۔

(۱) اللہ خالق (ج) اللہ ہدی

۱۲۔ کیا تم جانتے ہو کہ تم کس لئے اس ۲۔ اس وقت یوختا نے کہا۔ ”اے معلم! مصیبت پر غالب نہیں آئے۔  
۱۳۔ اس لئے کتم نے یہ ادراک ہی نہیں کیا بالکل حق ہے پس اے معلم! تو ہم کو اس اتجھے حال تک پہنچنے کا طریقہ سکھلا۔“ کروہ گناہ ہے۔

۱۴۔ اسی واسطے میں تم سے کہتا ہوں کہ ”اے میں مجھ سے ۵۔ یوچے نے جواب میں کہا: ”میں مجھ سے انسان یا مر غلطی کی قسم میں سے ہے کہ کوئی امیر تجھ کو کسی طرح کا عطا یہ بخٹے۔ پس تو اس سے اپنی دونوں آنکھیں بند کرے اور اس کی طرف اپنی پیٹھ پھیر دے۔  
۱۵۔ اسی طرح وہ لوگ غلطی کرتے ہیں جو کہ اللہ سے غافل ہوتے ہیں۔

۱۶۔ اس لئے کہ انسان ہر وقت عطا یہ اور نعمت اللہ (ا) سے حاصل کرتا ہے۔“ اے وہی بخٹے۔

۱۷۔ تم مجھے بتاؤ کہ آیا جب تم دستِ خوان پر بیٹھے ہو اس وقت کیا تم انہی کھانوں کو لو گے کہ تم ان کی طرف دیکھنے کو بھی برائی جانتے ہو؟ ہرگز نہیں۔

۱۸۔ ایسے ہی میں تم سے کہتا ہوں کہ پیش کم پر ہر وقت انعام نہیں کرتا؟

۱۹۔ بے شک حق یہ ہے کروہ (اللہ) تم پر اس دم کے ساتھ داگی بخش کرتا ہے جس سے تم جیتے ہو۔

۲۰۔ حق بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ جس وقت پاکیزگی کی خواہش کرو۔ تو تم کو پاک مارنے تھا را بدن سالس لے تمہارے دل پر سے بھی کمتر عرصہ میں پاک کر دے۔

۲۱۔ مگر ہمارا اللہ چاہتا ہے کہ ہم انتظار

(ج) ان نبیوں ان بعجل اللہ لک خیر الہم علیک ان یعنی کلمات نفس لزم

(ج) جمیع لخیر (طمیع لخیر) (س) (ح) اللہ سلطان و سلطان

(ج) اللہ الرحمن (د) اللہ القیوم (ذکر)

## فصل نمبر ۱۱۰

۱۔ ”ہاں! اوپس مجھے بتاؤ کہ آیا اللہ (ت) تم

۲۔ بے شک حق یہ ہے کروہ (اللہ) تم پر اس

۳۔ حق بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ جس سے تم

۴۔ تمہارا بدن سالس لے تمہارے دل پر

۵۔ المحمد للہ (ث) کہناواجب ہے۔

(ا) اللہ وہاب و رحمن (ب) سورۃ الراثہ (ن) اللہ وہاب

(ث) کلمات نفس لزم علی القاب بشکر اللہ تعالیٰ.

کریں اور مانگیں تاکہ انسان کو عطا یہ (چیز) ۲۰۔ کیونکہ یہ بات کسی ایک کے لئے جائز اور عطا کرنے والے کی خبر ہو۔ نہیں کہ وہ خطا کرے (ب)

۱۱۔ آیا تم نے ان آدمیوں کو دیکھا ہے۔ جو ۲۱۔ بہر حال بدن کا روزہ اور اس کی بیداری پس نشانہ بازی کی مشکل کیا کرتے ہیں؟ تم میری بات صحیح مانو کہ یہ دونوں غیر ممکن ہیں ہر

۱۲۔ حق یہ ہے کہ وہ لوگ متعدد مرتبہ بیکار وقت میں۔ اور نہ کہ واسطے ہر شخص کے۔ تیر چلاتے ہیں۔

۲۲۔ اس لئے کہ (بہت سے) بیدار اور بوزے (آدمی) اور حامل عورتیں اور ایک پسند نہیں کرتے کہ بیفائائدہ تیر چلا میں لیکن وہ عمر وہ پر ہیزی کھانے پر قاصر کرائے گئے اور بچے دغیرہ کمزور جسم واسطے (آدمی) بھی پائے جاتے ہیں۔

۲۳۔ پس تم بھی ایسا ہی کرو جو کہ ہمیشہ یہ خواہش کرتے ہو کہ اللہ کو یاد رکھو (ہا)

۱۵۔ اور جب کبھی تم غافل ہو جاؤ تو تو بے کردہ۔ ۱۶۔ اسلئے کو الشتم کو ایسی نعمت بخشیا گا تاکہ تم ہے کہ اپنے روزہ کو بھی اختیار کرے۔

۲۴۔ اس لئے کہ جس طرح بچے کے کپڑے ان سب چیزوں تک پہنچ جاؤ جن کو کہ میں نے کہا ہے۔

۱۷۔ حقیق روزہ اور روگی بیداری دونوں اسی طرح ایک آدمی کا روزہ اور اس کی بیداری باہم لازم مژود ہیں، یہاں تک کہ اگر کوئی ایک بیداری کو باطل کر دے تو محاروزہ بھی دوسرے آدمی کو فیک نہیں ہوتی۔ باطل ہو جائے گا۔

## فصل نمبر ۱۱۱

۱۔ سحر شیطان سے ذرتے رہو کر دہ اپنی روزہ کو باطل کرتا اور اللہ سے غافل ہو جاتا ہے۔ ۱۹۔ اور اسی طرح پر پیش بیٹک بیداری اور ساری قوت ادھر متوجہ کرے کہ تم رات کے روزہ نفس کی جانب سے دونوں ہمارے اور تمام آدمیوں کیلئے ہمیشہ لازم ہیں۔

(ب) لا يعنى ان بعمل العزم لواحة. (ن) سورة الزمان

(۱) هدى الله.

اس وقت سو جاؤ۔ جس وقت کرم پر اللہ کی بُدایت سے واجب ہوتا ہے کہ تم نماز پڑھو اور اللہ کا کلام سننے پر توجہ کرو۔ پلائی۔

۷۔ یہ تم مجھے بتاؤ کہ آیا تم اس بات کو پسند کرو گے کہ تمہارا ایک ولی دوست خود تو گوشت کھانے اور تم کو ہڈیاں دے؟“

۸۔ بطرس نے جواب میں کہا ”اے معلم! نہیں! اس لئے کہ ایسا آدمی دوست کھلانے کا مستوجب نہیں بلکہ اس کو ٹھیکے باز کہنا واجب ہے۔“

دنیا کے قوانین پر مطہنے ہوئے۔

۹۔ پس اس حالت میں اللہ اس آدمی سے کیا سلوک کرے گا۔ جو اپنا بہترین وقت کام وہندوں میں اور سخت روی وقت نماز اور شریعت کے مطالعہ میں صرف کیا کرتا ہے؟

۱۰۔ بتاہی ہے دنیا کے لئے اس واسطے کہ اس کا دل اس گناہ سے گراں بار ہے اور اس چیز سے بھی جو کہ اس گناہ سے بڑھ کر ہے۔

۱۱۔ اسی لئے جب میں نے تم سے یہ کہا کہ فتنہ اور علاوه ازیں وہ چور بھی ہے کیونکہ وہ اس وقت کو چڑھاتا ہے جس کی نسبت واجب ہے کہ اللہ ہی کو دے اور کہ اس کو صرف کرے جس وقت اور جس قدر رک اللہ چاہے۔

۱۲۔ ایک آدمی بتا کہ وہ اپنے دشمنوں کو ایک برتن میں سے جس میں اس کی سب سے اچھی شراب تھی (شراب) پلاتا تھا۔ اس حالت میں بیش رو تے رہنا واجب ہے اور رو نے کا دل

سے ہونا لازم ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا بر بناں! ضروری ہے کہ میں تھج پر بڑے بیدا کرنے والا ناخوش ہے۔  
۱۳۔ اور تم پر روزہ رکھنا اس لئے واجب ہے کہ تم کو سپر غلبہ اور قابو ہے۔  
۱۴۔ اور یہ کہ تم بیدا رہو تو کہم گناہ نہ کرو۔  
۱۵۔ اور جسمانی رونا اور روزہ اور بیداری بحالیکہ دونوں بدینی ہوں واجب ہے کہ یہ سب افراد کے جسم کے موافق ہوں۔

۶۔ تب لکھنے والے نے روٹے ہوئے جواب دیا۔ ”اے معلم! مجھے اور میرے غیر کو بھی روئے کی اجازت دیاں لئے ہم آنہ گار ہیں۔“  
۷۔ اور تو اے وہ شخص کہ پاک اور اللہ کا نبی ہے تھے یہ زبانیں کہ بہت روتا رہے۔“

۸۔ یوں نے جواب میں کہا۔ اے  
بر بناں! میری بات حق مان کر تحقیق میں اس

قدر رونے کی طاقت نہیں رکھتا جس قدر رونا پھر کہا! ”تم پر واجب ہے کہ مزاروں کے وہ مجھ پر واجب ہے۔

۹۔ اس لئے کہ اگر کاش لوگ مجھ کو اللہ نہ کہتے ہے۔ اس لئے کہ آئندہ دن سے ہم نے کچھ توابت میں نے میں اللہ کو دیکھ لیا ہوتا۔ جیسا غذائیں کھائی ہے۔

۱۰۔ پس اسی سب سے میں اپنے خدا کے حضور میں دعا کرتا اور بر بناں کے ساتھ تھارا منتظر رہتا ہوں۔“

۱۱۔ مگر اللہ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں کیونکہ میرے دل میں بھی نہیں آیا کہ میں اپنی تینیں ایک محتاج بندہ سے زیادہ شمار کروں۔

۱۲۔ بلکہ میں تھج سے کہتا ہوں کہ اگر کاش میں

اللہ نہ کہا جاتا توابت جس وقت میں دنیا سے

جا جاتا کی طرف اٹھایا جاتا، مگر اب پس

حساب دینے کے وقت تک وہاں نہ جاؤ گا۔

(امورہ عینی الم (الحمد عینی؟)

## فصل نمبر ۱۱۲

۱۱۲

۱۔ اور اس کے بعد کہ یوں نے یہ تقریبی

پھر کہا! ”تم پر واجب ہے کہ مزاروں کے وہ

پھل تلاش کرو جن پر ہماری زندگی کا قیام

توابت میں نے میں اللہ کو دیکھ لیا ہوتا۔ جیسا

کوہاں جنت میں دیکھا جائے گا۔ اور البتہ

میں دعا کرتا اور بر بناں کے ساتھ تھارا منتظر

رہتا ہوں۔“

۲۔ تب شاگرد اور رسول سب کے سب چار

چار اور چھ (اکٹھا) ہو کر چلے اور یوں کے

حسب فرمان راست میں روائی ہوئے۔

۳۔ اور یوں کے ساتھ یہ شخص رہ گیا جو لکھتا ہے۔

۴۔ اور یوں کے ساتھ یہ شخص رہ گیا جو لکھتا ہے۔

۵۔ پس یوں نے روٹے ہوئے کہا! اے

Digitized by Google

- ۱۲۔ پس تو اب دیکھ ریگا اگر میرے واسطے ہی اللہ ایسا ہی چاہتا ہے پس وہ (شخص) قدرت نہیں رکھتا کہ اس کے سوا کچھ اور مناسب ہو گا۔
- ۱۳۔ پس اے برناس تو معلوم کر کر اسی وجہ سے مجھ پر (پرانی) حفاظت کرنا واجب ہے اور عنقریب میرا ایک شاگرد مجھے تین مسکون کے مکزوں کے باعوض بچ ڈالے گا۔
- ۱۴۔ اس وقت اس لکھنے والے نے جواب میں کہا کہ ”اے معلم! ابے شک میں کرو نا اگر خدا نے چاہا۔ (ث)

## فصل (ج) نمبر ۱۱۳

۱۔ اور جبکہ شاگرد آئے وہ صورت کے ذمے حاضر لائے اور انہوں نے بحکم خدا ایک مقدار جو کہ تھوڑی تھی بھجوڑوں کی پائی۔

۲۔ اور ظہر کی نماز کے بعد سب نے یہ نوع بکے ساتھ (کھانا) کھایا۔

۳۔ یہ نوع جبکہ وہاں (دیگر) رسولوں اور شاگردوں نے اس لکھنے والے کے چہرے کو (رنج سے) سیاہ و یکحاوہ ڈرے کہ کہیں یہ نوع پر دنیا سے جلد تر جانا واجب نہ ہو گیا ہو۔

۴۔ تب یہ نوع نے انکو یہ کہتے ہوئے تسلی دی کہا: ”اے معلم! میکھو بتا کرو کہ بخت کون ہے اسٹئے کہ میں چاہتا ہوں کہ کاش اس کا گلا گھوٹ کر اسے مار ڈالوں۔“

(ت) تفہم اللہ شدید (ث) ان شاء اللہ (ج)

سرورۃ توب.

۱۵۔ اس لئے کہ اللہ مجھ کو زمین (ا) سے اوپر اٹھائے گا اور بے وفا کی صورت بدلت دیکا یہاں تک اس کو ہر ایک بھی خیال کرے گا کہ میں ہوں۔

۱۶۔ مگر جب مقدس محمد رسول (ب) اللہ آنہ یگا وہ اس بدنامی کے دھبے کو مجھ سے دور کرے گا۔

۱۷۔ اور اللہ یہ اس لئے کریا کہ میں نے تمبا کی حقیقت کا اقرار کیا ہے وہ تمبا جو مجھے یہ نیک بدلت دیگا یعنی کہ میں پہچانا جاؤں کہ زندہ ہوں اور یہ کہ میں ایسی موت مرنے کے دھبے سے بری ہوں۔“

۱۸۔ تب اس شخص نے جو لکھتا ہے جواب میں کہا: ”اے معلم! میکھو بتا کرو کہ بخت کون ہے اسٹئے کہ میں چاہتا ہوں کہ کاش اس کا گلا گھوٹ کر اسے مار ڈالوں۔“

۱۹۔ یہ نوع نے جواب دیا: ”چپ! اسٹئے کہ

(ا) اللہ حافظ (ب) محمد رسول اللہ

- (۱) تمہارے ساتھ اور بھی ظہروں گا۔
- ۱۰۔ تب اس سے زمین کے مالک نے کہا:  
چوپ رو پس پیٹک مجھ کو بیکار کی خوبصورتی  
اپنی نہیں معلوم ہوتی۔
- ۱۱۔ اور تجھ کو یہ جانتا واجب ہے کہ کھجور اور  
بلسان کے درخت دنوں انہیں کے درخت  
سے زیادہ خوشناہیں۔
- ۱۲۔ گریٹ میں نے پہلے اپنے گھر کے محنت میں  
ایک پودہ کھجور کا اور بلسان کا فصب کیا اور ان  
دونوں کو نیش دیواروں سے گھیر دیا لیکن جبکہ  
وہ دونوں کوئی پھل نہ لائے بلکہ پتے ہی  
(گرانے کوہ) ایک دوسرے پڑھیر ہو گئے  
اور گھر کے آگے کی زمین خراب کر دی میں  
نے ان دونوں ہی کو (واہ سے) دوسری جگہ  
لے جانے کا حکم دیا۔
- ۱۳۔ تو آیا اس حالت میں ایک گھر سے دور  
انہیں کے درخت کو چھوڑ دوں گا کہ وہ میرے  
با غم اور ہیرے افغانستان پر بارگراں بنے  
چہاں کہ ہر ایک دوسرے درخت پھل لاتا ہے؟  
پیٹک میں آئندہ اس کو برداشت نہ کروں گا۔
- ۱۴۔ تب اس وقت باغبان نے کہا اے آقا!  
زمین کی مٹی تو ضرور بہت عمدہ ہے بس تو اس  
حالت میں ایک سال اور انتظار دیکھ۔
- ۱۵۔ میں انہیں کے درخت کی شاخیں چھانٹ دوں  
گا اور اس کے پاس سے کھادلی ہوئی مٹی ہٹا کر  
سادہ مٹی اور کلکڑاں دوں گا۔ تب پھل لائے گا۔
- ۱۶۔ زمین کے مالک نے جواب دیا: ”اچھا تو  
اب جا اور ایسا ہی کریں منتظر ہوں گا اور انہیں
- ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۴۱۰۔ ۴۴۱۱۔ ۴۴۱۲۔ ۴۴۱۳۔ ۴۴۱۴۔ ۴۴۱۵۔ ۴۴۱۶۔ ۴۴۱۷۔ ۴۴۱۸۔ ۴۴۱۹۔ ۴۴۲۰۔ ۴۴۲۱۔ ۴۴۲۲۔ ۴۴۲۳۔ ۴۴۲۴۔ ۴۴۲۵۔ ۴۴۲۶۔ ۴۴۲۷۔ ۴۴۲۸۔ ۴۴۲۹۔ ۴۴۳۰۔ ۴۴۳۱۔ ۴۴۳۲۔ ۴۴۳۳۔ ۴۴۳۴۔ ۴۴۳۵۔ ۴۴۳۶۔ ۴۴۳۷۔ ۴۴۳۸۔ ۴۴۳۹۔ ۴۴۳۱۰۔ ۴۴۳۱۱۔ ۴۴۳۱۲۔ ۴۴۳۱۳۔ ۴۴۳۱۴۔ ۴۴۳۱۵۔ ۴۴۳۱۶۔ ۴۴۳۱۷۔ ۴۴۳۱۸۔ ۴۴۳۱۹۔ ۴۴۳۲۰۔ ۴۴۳۲۱۔ ۴۴۳۲۲۔ ۴۴۳۲۳۔ ۴۴۳۲۴۔ ۴۴۳۲۵۔ ۴۴۳۲۶۔ ۴۴۳۲۷۔ ۴۴۳۲۸۔ ۴۴۳۲۹۔ ۴۴۳۳۰۔ ۴۴۳۳۱۔ ۴۴۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۔ ۴۴۳۳۴۔ ۴۴۳۳۵۔ ۴۴۳۳۶۔ ۴۴۳۳۷۔ ۴۴۳۳۸۔ ۴۴۳۳۹۔ ۴۴۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۳۳۳۳

پھل لائے گا۔ ”آیات نے یہ مثال سمجھی؟“ کہا ہے کہ کوئی پھل ہی نہ لائے تو پیشک اللہ کاٹ ڈالے گا اور جہنم میں جھوک دیگا۔

۷۔ شاگردوں نے جواب دیا: ”اے سید! ۵۔ اس لئے کہ اللہ نے فرشتے اور سب سے ہر کمز نہیں سمجھی۔ بس تو ہی ہم سے اس کا پہلے انسان کو بھی معاف نہیں دی پس فرشتہ کو ہمیشہ کی سزا دی اور انسان کو ایک وقت تک مطلب بیان کر۔

## فصل نمبر ۱۱۳

۶۔ پس اسی وجہ سے اللہ کی شریعت کہتی ہے کہ انسان کیلئے بہت سی عمدہ چیزیں ان چیزوں سے بڑھ کر ہیں جو اس زندگی میں واجب ہوتی ہیں۔

۷۔ جب اس سب سے اس پر واجب ہے کہ وہ کچھ حالی کو برداشت کرے اور دنیا کی پاکیزہ چیزوں سے محروم بنے تاکہ نیک کام کرے۔

۸۔ اور اسی بنا پر اللہ انسان کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ توبہ کرے۔ (۱)

۹۔ میں تم سے بچ کہتا ہوں کہ ہمارے اللہ کوئی پھل نہیں لائے بلکہ انہوں نے کئی نامناسب الفاظ منہ سے نکالے جو کہ بہت لگایا ہے جس کو کہ اللہ کے دوست اور نبی سے فرشتوں اور آدمیوں پر آفت (کے ایوب (۱) نے کہا ہے کہ ”جس طرح چیزیا اڑنے کے لئے پیدا کی گئی ہے اور پھر تیرنے کے واسطے اسی طرح انسان عمل کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔“

۱۰۔ اور اسی طرح ہمارا باپ اللہ کا نبی داؤد تب اگر وہ انسان ایسا ہو تو جیسا کہ میں نے (۲) کہتا ہے ”اس لئے کہ جب ہم اپنے

(۱) سورۃ الطبلہ توبہ ۲ توبہ الطبلہ ۹ (ب) اللہ مالک (۲) اللہ صبر و توبہ (۱) ایوب ۵: ۷۴ بزر ۱۱۳

- ہاتھوں کی محنت کی کمالی کھائیں گے۔ برکت عمل کا حکم دیا ہے تو کیا یہ بھی کہا ہے کہ فقیر دیے جائیں گے اور یہ بات ہمارے دامنے اپنے من کے پیش سے زندگی ببر کرے۔“
- ۱۸۔ ایوب نے کہا ہے کہ جس طرح چڑیا اس سب سے ہر ایک پر واجب ہے کہ وہ اپنی صفت کے موقوف عمل کرے۔
- ۱۹۔ خبردار پس تم ہی مجھ کو بتاؤ کہ جب ہمارا باپ داؤڈ اور اس کا بیٹا سیمان یہ دونوں اپنے ہاتھوں سے کام کرتے رہے تھے تو ہمہنگار پر کیا کرنا واجب ہے؟“
- ۲۰۔ اور ایوب نے کہا ہے کہ! انسان کام کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔
- ۲۱۔ پس اس پاپ پر جو کہ انسان نہیں وہ اس حکم سے معاف کیا گیا ہے۔
- ۲۲۔ پس اگر کاش یہ سب کام کرتے اور ان میں کے بعض زمین میں عمل (حکیم) کرتے ہونے کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ ضرورت سے خالی (الگ تھلگ) رہے (ت)۔
- ۲۳۔ اور واجب ہے کہ اس کی پر حساب خوفناک دن (قیامت) میں حساب دیا جائے۔
- ۲۴۔ تم مجھے بتاؤ کہ آیا جب اللہ نے (ث) (ب) قال دا زد فی الزبور ان قلع الانسان ما کب بیشه حللا زیکون خیا خیر اللہم الولایة، منه۔
- (ت) خیر ذمی ملیکون بالا خیار ما کان بالا خیار لا یکون خیر، منه۔

## فصل نمبر ۱۱۵

۱۔ ”چاہئے کہ انسان محکوم ہائے۔ کہ وہ دنیا میں کیا چیز لایا ہے جس کے سب سے وہ کاملی

(۱) سورۃ النحس (الغوث) شہرواء توب۔

کے ساتھ زندگی بُر کرتا ہے (ب) شریر شہروں کو (۳) تباہ کیا کہ ان میں سے ۲۔ پس یہ یقینی بات ہے کہ انسان ننگا اور کسی لوٹ اور اس کی دوا اولاد کے سوا کوئی نہ بچا۔ چیز پر قدرت نہ رکھنے والا پیدا ہوا۔ پس وہ ہر ۹۔ شہوت ہی کے سب سے قریب ہوا کر گزاں سب کا مالک نہیں جو کہ (اس نے) بنیامیں کا سلطنت فنا ہو جائے۔ (۲)

پایا ہے بلکہ وہ اس میں تصرف کرنے والا ہے۔ ۱۰۔ اور میں تم سے حق کہتا ہوں کہ تحقیق اگر میں ۳۔ اور اس پر واجب ہے کہ اس کی بابت اس تمہیں ان لوگوں کو گناہوں جو کہ شہوت کے خونداک دن میں ایک حساب چیز کرے۔ سب سے ہلاک ہوئے ہیں تو البتہ میرے ۴۔ اور واجب ہے اس بڑی خواہش سے واسطے پانچ دن کی مدت (بھی) کافی نہ ہوگی۔ بہت ذریتار ہے جو کہ انسان کو غیر ناطق ۱۱۔ یعقوب نے جواب میں کہا: اے حیوانات سے مشابہ بنادیتی ہے۔ سید! شہوت کے معنی کیا ہیں؟

۵۔ اس لئے کہ انسان کا دشمن اس کے گھر ۱۲۔ تب یونیع نے جواب دیا (ث) تحقیق والوں ہی میں سے ہے۔ یہاں تک کہ ایسی شہوت۔ یہ منہ زد رعشت ہے اگر عقل اس کی جگہ کر جانا ممکن ہی نہیں کہ دشمن دہاں نہ رہنمائی نہ کرے تو یہ بصیرت اور جذبات کی آپنے۔

۶۔ اور کتنے زیادہ ہیں وہ آدمی جو کہ خواہش ۱۳۔ یہاں تک کہ تحقیق انسان جگہ وہ اپنے نفس کو نہ پہچانتا ہو تو وہ دوست رکھے گا اس کی وجہ سے (ت) ہلاک ہوئے۔

۷۔ پس خواہش کی وجہ سے طوفان آیا ۱۴۔ تم مجھے سچا مانو جگہ انسان نے کسی چیز کو (۱) یہاں تک کہ دنیا اللہ کی رحمت کے دوست رکھا۔ گردنے اس حیثیت سے کہ اللہ نے سامنے ہلاک ہو گئی اور نہیں بچے مگر فقط نوخت اس کو یہ چیز عطا کی ہے پس وہ زنا کار ہے۔

۸۔ اس لئے کہ اس نے اپنے نفس کو خلق اور تراہی (۳) تخفیف انسانوں کی جنس سے۔ کے ساتھ تحدیہ بنا یا ہے۔ بحالیکہ یہی نفس ایسی خواہش ہی کے سب سے اللہ نے تم

چیز ہے۔ جس کا اپنے خاتم (۱) اللہ کے ساتھ تحدیہ رہنا واجب ہے۔

(ث) محدثات بیان پیدا شد (۳) (۱) اللہ خالق و تواب

(ب) یا ابن آدم عبر ناما تیم فی الدنیا بعملدون لان  
لعملدون علیهم "لا یعلمون قوم "کملمند؟" فی مدن  
لقوم فوج و قوم لوط ذکر نہ (ر) پیدائش: ۱۱: ۱۰ (۲) رات میں  
وکیوں پیدائش: ۱۸: اربیس: ۵: (۳) پیدائش: ۱۹:

## فصل نمبر ۱۱۶

۱۶۔ اور اسی سبب سے اللہ نے اشیائی (۱) کی زبانی مذکورہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

تحقیق تو نے بہت سے عاشقوں کے ساتھ رکھا۔ انسان پر شہر میں یوں زندگی بسر کرنا کیا ہے مگر (اب بھی) تو اپنے سب سے پہلے واجب ہے جیسے کہ فوجی پاہی اس وقت عاشق کی طرف رجوع کر۔“

۱۷۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ب) وہ اللہ کہ میری جان اس کے حضور میں استادہ ہو گی کہ اگر انسان کے دل میں اندر ورنی شہوت نہ ہوتی تو البتہ وہ بیرونی شہوت (کے جال) میں نہ ہر ایک حمل سے بچاؤ کرتا ہوا، ہمیشہ اپنے کی بے وفائی سے ڈرتا ہوا۔

۱۸۔ میں کہتا ہوں کہ ایسے ہی اس پر واجب ہے کہ وہ ہر ایک بیرونی گناہ کے اغوا کو (اپنے آپ سے) دور کرتا ہے اور یہ کہ جس سے ڈرتا ہے۔ اس لئے کہ اس کو ناپاک چیزوں کا بیج داندازہ شوق ہے۔

۱۹۔ اندر اس نے جواب میں کہا! ”انسان جبکہ آنکھ کی سرکشی کو نہ مٹایا گا کہ یہی جسمانی عورتوں کو کس طرح بھول جائے جبکہ وہ شہر میں گناہ کی جگہ ہے (۱)۔

۲۰۔ زندگی بسر کرے جہاں کہ بہت سی عورتیں پائیں۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ب) وہ اللہ کہ جاتی ہیں۔ میری جان اس کے حضور میں استادہ ہو گی کہ یہی نے جواب دیا: ”اے اندر اس حق تحقیق جس کے دو جسمانی آنکھیں نہیں ہیں وہ یہ ہے کہ شہر میں اپنے کلکڑے کے ہر گناہ عذاب سے امن پائیگا۔ مگر وہ جو کر (جنم) کے تیسرے طبقہ تک (کاغذ اب) ہو۔ باوجود اس

(ت) سورة العین توب (۱) عین کل خانس

- کے کہ جس شخص کے دلوں آنکھیں ہوں۔ اس بات اس لئے کہتا ہے کہ ضرور ہی بیلیخ نے تجوہ پر (جم کے) ساتویں طبقہ تک کا عذاب پڑے گا۔ کوتیری کسی خط پر ملامت کی ہوگی اسی سبب ۵۔ "ایلیانی (ت) کے زمانہ میں یہ واقعہ سے تو اس کو برداشتا ہے۔"
- پیش آیا کہ ایلیا نے نیک چلن انہیں آدمی ۱۲۔ ایلیا نے جواب دیا: "شاید کرنے کی کہا ہواں واسطے کہ اگر کاش میں نے اے کوروتے دیکھا۔
- ۶۔ تب ایلیا نے اس سے یہ کہکش دریافت کیا۔ بھائی ایلیا سے عداوت کی ہے تو البتہ اللہ سے کر۔ "اے بھائی! تو کس لئے روتا ہے؟" محبت کی ہے اور جس قدر کہ میں ایلیا سے انہیں نے جواب دیا۔ "اے عداوت میں زیادتی کروں گا۔ اللہ کی محبت روتا ہوں کہ میں ایلیا نبی اللہ کے قدوس میں اپنی ہی زیادتی کروں گا۔"
- کو دیکھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔" ۷۔ تب انہا اس بات سے بہت خختا ہے ایلیا نے اس کو یہ کہتے ہوئے جھلا کر: "فتنہ ہے اللہ ملامت کی: "اے شخص رونے سے بازاً اس (ث) کی جان کی حقیقت تو ضرور بدکار ہے کیا لئے کتو اپنے رونے سے گناہ کرتا ہے۔" یہ کسی سے ہو سکتا کہ وہ اللہ سے محبت کرے ۸۔ انہیں نے جواب دیا! "میں! پس تو ہی بھائیکہ وہ اللہ کے نبی کو برداشتا ہو۔ تو یہاں بتا کہ آیا اللہ کے ایسے نبی کا دیکھنا جو مردوں کو سے چلا جائیکونکہ میں اب بعد میں تیری بات جلاتا اور آسمان سے آگ اتارتا ہے گناہ مندوں والائیں ہوں۔"
- ۹۔ ایلیا نے جواب میں کہا: "تو مج نہیں کہتا" میٹک تو اس وقت اپنی عقل کے ذریعہ سے اس لئے کہ ایلیا قدرت نہیں رکھتا کہ وہ کوئی جسمانی پہنچی کی خخت خرابی کو دیکھے گا۔ اس چیز اس میں سے جو تو نے کہی مطلق کر سکے وہ لئے کہ تو ایلیا کو دیکھنے کی واسطے پہنچی کی تو تیرا ہی جیسا ایک آدمی ہے۔ اس لئے کہ آرزو زکرتا ہے۔ بھائیکہ تو اپنے دل سے ایلیا دنیا والے سب کے سب قدرت نہیں رکھتے کیا تھے عداوت رکھتا ہے۔"
- ۱۰۔ تب انہیں نے جواب دیا: "اے آدمی تو یہ چلا جا اس لئے کہ تو ہی وہ شیطان ہے جو یہ کر ایک بکھی بھی بیدار کر دیں۔"
- (ث) بالله حق۔

چاہتا ہے کہ مجھ کو اللہ کے قدوس کا گنہگار کی ہیکل میں تھا تو نے ایک عورت کی بنادے۔“

جانب (۱) مقدس (جگر) کے پاس ہی

۱۶۔ پس اس وقت ایلیا نے ایک آہلی اور شہوت کے ساتھ نگاہ کی تھی اس لئے ہمارے جس کہا ہے اس لئے میرا یہ جسم جس کو ک آنسو بھاتے ہوئے کہا: ”اے بھائی! میں کتنے تھے اللہ نے تیری بینائی زائل کر دی۔“

۱۷۔ تب اس وقت اندر ہے نے روٹے ہوئے تو دیکھنا پسند کرتا ہے مجھے اللہ سے جدا کر رہا ہے۔

۱۸۔ تب اندر ہے نے کہا: میں نہیں چاہتا کہ تجھ کہا: ”اے اللہ کے پاک نبی مجھے معاف کو دیکھوں بلکہ اگر میرے دو آنکھیں ہوتیں تو کروے۔ اس لئے کہ میں نے تجھ سے لکھنگو البتہ میں ان کو بند کر لیتا تاکہ تجھے نہ دیکھوں۔“

۱۹۔ اس وقت ایلیا نے کہا: ”اے بھائی! تجھے میں تجھ کو دیکھتا تو ہرگز (ایسی) غلطی نہ کرتا۔“

۲۰۔ اس وقت ایلیا نے کہا: ”اے بھائی! جواب میں کہا: ”اے کو معلوم رہے کہ میں ہی ایلیا ہوں۔“

۲۱۔ تب ایلیا نے جواب دیا: ”تو ہرگز تجھ بھائی تجھے ہمارا اللہ معالیٰ دے۔“

۲۲۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ تو نے اس امر میں نہیں کہتا۔“

۲۳۔ اس وقت ایلیا کے شاگردوں نے کہا: ”اے جو مجھ سے خصوصیت رکھتا ہے بالکل تجھ کہا۔“

۲۴۔ بھائی بے شک یہ ایلیا اللہ کے نبی ہی ہیں۔“

۲۵۔ کیونکہ میں جس قدر را پنے نفس سے زیادہ تجھے بتائے کہ میں کس گھرانے سے ہوں اور رکھنے میں زیادہ بڑھوں گا۔“

۲۶۔ اور کاش اگر تو مجھ کو دیکھتا تو البتہ تیری یہ

خواہش جو کہ اللہ کو پسند نہیں ہے کجھ جاتی ہے اس لئے کہ ایلیا کچھ تیر اخالق نہیں ہے۔ بلکہ

تیر اپیدا کرنے والا اللہ ہے (۱)۔“

۲۷۔ ایلیا نے جواب میں کہا: ”تحقیق تو لا وی میں ہی شیطان ہوں اس بارہ میں جو کہ

## فصل نمبر ۱۱

(۱) اللہ خالق۔ (۱)

(۱) سورة البعد الصنم۔

تیرے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے کیونکہ میں جاتے ہیں جو توں کی پوجانہ کرتے ہوں۔“ تجھ کو تیرے خالق کی جانب سے پھیر دیتا ہوں۔

## فصل نمبر ۱۱۸

۹۔ پس اے بھائی تو اب اس حالت میں اس لئے گریہ بکا کر کر تجھے وہ حاصل نہیں جو تجھے حق کو باطل سے (الگ) دکھاتا۔ کیونکہ اگر تجھ کو یہ بات (حاصل) ہوتی تو البتہ تو میری تعلیم کی تحقیر نہ کرتا۔

۱۰۔ اسی لئے میں تجھ سے کہتا ہوں کہ بے شک بہت سے آدمی یہ تمنا کرتے ہیں کہ وہ مجھ کو دیکھیں اور دور سے مجھے دیکھنے ہی کے لئے آتے ہیں بھالیکہ وہ میرے کلام کی تحقیر کرتے ہیں۔

۱۱۔ لہذا ان کی نجات کیلئے یہی اچھا ہے۔ کہ یا قرار کرلوں کہ بے شک میں اللہ ہوں۔

۱۲۔ اس لئے ہر وہ آدمی جو کہ حقوق میں بیان کے اطراف میں فاقہ کے اندر زندگی لذت پاتا ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ اور یہ بس کرنے پر راضی ہوا ہوں بجائے اس کے طلب نہیں کرتا کہ اللہ میں کچھ لذت پائے کہ میں ہمیشہ سرداروں کے مابین مزے کی پس تحقیق اس نے اپنے دل کے اندر ایک زندگی بس کرنے میں مقیم رہوں۔

۱۳۔ اے وہ انسان تو کس قدر بدجنت ہے جو بہت بنا لیا ہے اور اللہ کو چھوڑ دیا ہے۔“

۱۴۔ پھر یوں نے آہ کر کے کہا: ”آیام نے کہ اس نور کی قدر مزلت کرتا ہے۔ جس میں اس سب کو سمجھ لیا۔ جو کہ امیانے کہا ہے؟“ اور اس نور کی تحقیر کرتا ہے جس کے اندر کہ اللہ کرکے کو سمجھ لیا۔ جو کہ امیانے کہا ہے؟“

۱۵۔ شاگردوں نے جواب دیا: ”حق یہ ہے کہ ہم نے خوب سمجھ لیا بھالیکہ ہم یہ معلوم کے پاک دوست اور نبی خاکلک شریک ہیں۔“ کرنے سے نہایت حیران ہیں کہ یہاں ۵۔ پس اے اندر اوس ! اگر تو آنکھ کی زمین پر ایسے بہت بھی تھوڑے آدمی پائے (ب) سورۃ النور

حفاظت نہ کرے گا تو میں تجوہ سے کہے والے اللہ (ت) کی معرفت طلب کرے اور دیتا ہوں کہ شہوت کے (دریا) میں نہ گھٹا اس کی مشیت کی رضا مندی چاہے اور یہ کہ اس مخلوق کو اپنی غرض نہ بنائے جو اس کو خالق (۱) اس وقت محال باتوں میں ہے۔

۶۔ اسی لئے ارمیانی نے (۱) شدت کے سے گھانٹے میں ڈال دے۔“

## فصل نمبر ۱۱۹

۷۔ اور اسی لئے ہمارے باپ وادو نے بڑے اس لئے کہ یقیناً جب کبھی انسان کسی شوق کے ساتھ ہمارے باپ اللہ (ب) سے دعا چیز کو دیکھئے گا اور اس اللہ کو بھول جائیگا جس کی ہے کہ وہ اس کی آنکھوں کو پھیر دے تاکہ نے کہ وہ چیز انسان کے واسطے پیدا کی ہے تو وہ باطل کو نہ دیکھے (۲)

پیشک وہ خطوا رہو۔

۸۔ اس لئے کہ ہر وہ چیز نیست کہ وہ قلعہ باطل ہے۔

۹۔ تو اس صورت میں مجھے بتا کر اگر ایک آدمی بطور اپنی یادگار محفوظ رکھنے کے دے پس تو اس کے دو پیسے ہوں کہ وہ ان دونوں سے کوئی روٹی کوچخ ذاتے اور اپنے دوست کو بھول جائے تو (غذا) خریدتا ہے تو آیا وہ ان دونوں (پیسوں) البتہ تو اپنے دوست کو غیظہ دلاتا ہے۔

کو وہ اس کی خریداری کرتا ہوا خرچ کر دیا گا؟“

۱۰۔ پس یہی وہ بات ہے کہ انسان کرتا ہے۔

۱۰۔ ہرگز نہیں اس لئے کہ دھوan دونوں ۳۔ کیونکہ جس وقت وہ مخلوق کی جانب نظر کرتا آنکھوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور جسم کو بھی کچھ اور اس خالق کو یاد نہیں کرتا ہے۔ جس نے کہ وہ غذا نہیں دیتا۔

چیز انسان کی خاطر کیلئے پیدا کی ہے تو وہ اپنے

پیدا کرنے والے اللہ (ب) کی نعمت کا شکر یہ

نہ ادا کرنے سے اس کی خطا کرتا ہے۔

۱۵۔ پس جو شخص کراس حالت میں عورتوں کی

طرف نظر کرتا اور اس اللہ کو بھول جاتا ہے

۱۱۔ پس انسان پر واجب ہے کہ وہ ایسا ہی

پیدا کرنے کا اس پر اس کی دونوں خارجی

پیمائی اور اس کی اندر وہی عقل کی پیمائی کے

ساتھ بھی واجب ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے

(۱) من لم يخف "يحفظ" عين لا يغلض من شرatisهہ  
ند (ب) اللہ سلطان (۱) برباد کا نو دم (۲) زیور ۲۲:۱۹

۔ اصلی دھوان برارہے جاؤ گے جیسے پیدا ہوئے ترجمہ

- جس نے کہ عورت کو انسان کی بھلائی کے گناہوں کو نماز کے ذریعہ سے (ث) محو کر دیا ہے۔
- ۱۱۔ اس لئے کہ نماز ہی نفس کی شفیع ہے۔
- ۱۲۔ نماز ہی نفس کی دوا ہے۔
- ۱۳۔ نماز ہی دل کی حفاظت ہے۔
- ۱۴۔ نماز ہی ایمان کا احتیار ہے۔
- ۱۵۔ نماز ہی حس کی لگام ہے۔
- ۱۶۔ نماز ہی بدن کا وہ نمک ہے جو کہ اس کو ہے کہ اس کے ساتھ وہ ہر ایسی چیز کو جو اس کی پیاری چیز کے مشابہ ہو دوست رکھتا ہے جب اس بات سے وہ گناہ پیدا ہوتا ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے شرم آتی ہے
- ۱۷۔ میں تم کو بیان ہوں کہ نماز ہی ہماری حیات کے وہ دو ہاتھ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے نمازی قیامت کے دن میں اپنے آپ کو بچائے گا۔
- ۱۸۔ اس لئے کہ وہ یہاں زمین پر اپنے آپ کو گناہ سے محفوظ رکھتا اور اپنے قلب کی خاکست کرتا ہے تاکہ اس کو شریر آرزویں (۱) نجھو جائیں شیطان کو غصب میں لا لتے ہوئے اس لئے کہ وہ اپنی حس کو اللہ کی شریعت کے ضمن میں محفوظ رکھتا اور اپنے بدن کو نیکو کاری (کی راہ) میں اللہ سے ہر اس چیز کو پاتے ہوئے چلاتا ہے جو کہ وہ طلب کرے۔
- ۱۹۔ قسم ہے اللہ کی جان (۱) کی وہ اللہ کہ تم اس کے حضور میں ہیں۔ البتہ انسان بغیر نماز کے یقدرت نہیں رکھتا کہ وہ اس سے زیادہ (ث) اللہ غفور (۱) باللہ (۱) فرقہ آن مجدد سورة
- ۱۰۔ اس لئے کہ انسان ہر ایک بڑے کل میں (۱) خطا کرتا ہے۔ اور ہمارا اللہ اس کے عقل اس کو کہتی ہے۔
- (۱) مکمل اصل و قسمی، الآية ۲۹

نیک کاموں والا آدمی ہو سکے جس قدر کر ۲۵۔ کون سا آتا اپنے ماتحت کو اس واسطے ایک گونھا کسی مادرزاد اندھے کے آگے اپنے کوئی بخش گھاتا کریے (ماتحت) اس (آتا) پر آب کو موجود ثابت کرنے پر قدرت رکھتا ہے (واہی اٹھا کھڑی کرے)۔

بغیر کسی مردم کے تصور کے اچھے ہو جانے کے ۲۶۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ت) کاش اگر امکان سے زیادہ تریا کسی شخص کے بغیر کسی جنس آدمی کو علم ہو جاتا کہ نفس باطل کلام کے سب کے خود اپنے بچاؤ میں مشغول ہونے سے یا سے کس صورت میں تبدیل ہو جاتا ہے تو بلاہتھیار دوسرا شخص پر حملہ کرنے یا بغیر چیز ابتداء بولنے پر اپنی زبان اپنے دانتوں کے کشی میں سوار ہو کر لکھاٹھانے یا بلامک کے کے ساتھ کاٹ دینے کو ترجیح دیتا۔

مردہ جانور کے گوشتوں کو محفوظ رکھنے (کے ۲۷۔ دنیا کس قدر کم بخت ہے اس لئے کہ مانند ناممکن کاموں پر قدرت پانے سے زیادہ لوگ آج نماز کے لئے جمع نہیں ہوتے۔ کوئی قدرت پانے کے)

بلکہ تحقیق یہکل کی رو انوں نہیں بلکہ خود یہکل ۲۸۔ اس لئے کہ یہ یقینی ہے کہ جس شخص کے دو ہی کے اندر شیطان کے لئے فضول گفتگو کی ہاتھ نہیں ہیں وہ کچھ پکلنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ قربانی ہے بلکہ وہ چیز ہے جو اس سے بھی ۲۹۔ پس جبکہ کوئی آدمی گورکو سننے سے یا مٹی کو زیادہ برمی اور ایسے امور میں سے ہے کہ بغیر شکر سے بدلتے پر قدرت پانے تو وہ کیا شرمندگی۔ (اخٹائے ہوئے) انکار زبان پر لانا ممکن نہیں۔ کرے گا؟“

## فصل نمبر ۱۲۰

۲۲۔ پس جب کہ یہ نوع چپ ہو گیا شاگردوں نے جواب میں کہا: ”کوئی آدمی سونا اور شکر بنانے کے سوا کسی اور کام کو نہ کرے گا“

۱۔ ”بہر حال یہودہ کلام کا پھل پس وہ یہ ہے اس وقت یہوع نے کہا: ”ہوشیار کہ: ”بے شک وہ دل کی سوچ بوجھ کو اس ہو جاؤ۔ پس کس وجہ سے آدمی فضول گوئی کو نماز حد تک کمزور کر دیتا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے یہ ممکن ہی نہیں ہوتا کہ نفس حق کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہے۔“

۲۔ اس لئے کہ نفس اس گھوڑے کی مانند ہے دیا ہے کہ وہ اللہ کو غصب دلاتے؟

(ت) بالله حی (ث)

(ب) اللہ معطی۔

جس کو عادت پڑی ہے کہ ایک رطل روئی ۸۔ پس اس شخص پر جواب پے نفس کو مجاہدہ میں اٹھائے پس وہ اس پر قادر نہیں رہ گیا ہے کہ ذاتا ہے یہ واجب ہے کہ وہ اپنے کلام کو ایک سورطل پچھاٹا لے۔ سونے کے مول میں دے۔

۹۔ شاگردوں نے جواب میں کہا ”مگر کون کسی وقت کو فی مذاق میں صرف کرتا ہے۔ آدمی کا کلام سونے کے مول میں خرید کرے گا؟“ ۱۰۔ پس جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ شیطان اس کو ایک بھی نہیں۔

۱۱۔ اور وہ اپنے نفس کو مجاہدہ میں کیوں کردا ہے لیکن کہ جس وقت اس شخص پر واجب ہوتا ہے گا؟ یقیناً وہ تولا پی ہن جائے گا؟“ ۱۲۔ یوں نے جواب دیا ”تم لوگوں کا دل رحمت پائے (۱) اور اپنے گناہوں پر معافی بہت ہی بھاری ہے یہاں تک کہ میں اس حاصل کرے وہ ہنسنے کے ذریعہ سے اللہ کے کے اٹھانے پر قدرت نہیں رکھتا۔ ۱۳۔ اسی لئے لازم آیا ہے کہ میں تمہیں ہر غصب کو بہر کاتا ہے وہ اللہ کہ جو اس کو بہت جلد تنیر کرے گا اور باہر نکال پہنچانا۔

لفظ کے معنی بھی بتاؤ۔

۱۴۔ تباہی ہے اس حالت میں دل گلی کرنے والوں اور فضول باتیں بنانے والوں کیلئے۔

۱۵۔ مگر تم اس اللہ کا شکر کرو جس نے تم کو ایک نعمت بخشی ہے (ت) تاکہ تم اللہ کے باطل باتیں بنانے والوں کو ناپسند کرتا ہے تو وہ بھیوں کو جانو (۱)

ان لوگوں کا کیا اعتبار کرے گا جو کہ سرکشی کرتے ۱۶۔ میں یہ نہیں کہتا کہ توبہ کرنے والے پر یہ اور اپنے پڑوسیوں کی غیبت کیا کرتے ہیں اور لازم ہے کہ وہ اپنا کلام پیچے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کس بھنوڑیں ہوں گے وہ لوگ جو کہ گناہ کرنے کے جب وہ کلام کرے اس وقت سمجھے کہ وہ من کو بھکم ضرورت ایک قسم کی تجارت ہا لیتے ہیں۔

۱۷۔ اے ناپاک عالم! میں یہ تصور کرنے کی جس وقت وہ ایسا کرے گا۔ تو نظر اسی وقت قدرت نہیں رکھتا کہ اللہ تجھ سے کس سختی کے کلام کیا کرے گا۔ جبکہ بولنا ضروری ہو۔ جس طرح کہ سونا ضروری چیزوں ہی پر خرچ ساتھ قصاص لے گا (ب)

کیا جاتا ہے۔

(۱) اللہ فہار (ب) یا خبیث الدنیا لا اقدران

(ت) اللہ معطی (۱) مرقس ۱۱:۳

اعرف کیف یعدب اللہ تعالیٰ بک. مہ

۷۔ پس جیسے کہ کوئی شخص کسی ایسی چیز پر سونا مسلکتھے والے فرشتے دیئے ہیں۔ ان خرچ نہیں کرتا ہے کہ اس کے پیچے کوئی ضرر دونوں میں سے ایک اس نیکی کو لکھتے رہنے اس کے بدن کو ہو۔ اسی طرح اسے مناسب کے لئے ہے جسے کہ انسان کرتا ہے اور درسرا نہیں کہ ایسی چیز کی نسبت گفتگو کرے جو اس بدی کو لکھنے کے واسطے۔

۸۔ پس اگر انسان پسند کرتا ہے کہ وہ رحمت کی ذات کو نقصان دیتی ہے۔

۹۔ حاصل کرے تو اس کو چاہئے کہ اپنے کلام کو سونے کی تول سے بھی بڑھ کر باریکی کے ساتھ تو لے۔

## فصل نمبر ۱۲۱

۱۔ اگر حاکم کسی قیدی کو قید کرے (ب) کے وہ اس کا امتحان لیتا ہو اور مسلکتھے والا مسلکہ رہا ہو۔ تو تم بتاؤ کہ اس جیسا آدمی کیونکر گفتگو کرے گا؟

## فصل نمبر ۱۲۲

۱۔ بہر حال بخیل پس اس کا صدقہ دینے کے

۲۔ شاگردوں نے جواب دیا۔ ”وَهُوَ خوف ساتھ بدلتا دیتا اجنب ہے۔“ کے ساتھ اور موضوع کے اندر ہی کلام کرے۔ ۳۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس طرح گاتا کہ اپنے آپ کو تہمت کی جائے شک نہ شاقول ای کی غائب نہ مرکز ہے دیے ہی بنائے اور ذرتا رہے گا کہ کوئی ایسی بات نہ جہنم بخیل کی غایتی ہے (۱)۔

۴۔ کہدوے جس سے حاکم ناراض ہو بلکہ ایسی ۵۔ اس لئے کہ یہ محالات میں سے ہے کہ ہی بات کہنے کا ارادہ کرے گا جو اس کے بخیل جنت میں کوئی بھلائی حاصل کرے۔

۶۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیوں؟

۷۔ اس کوقت یہ نوع نے جواب دیا: ”یہی ۸۔ میں تم کو خبر دیتا ہوں۔“

۹۔ وہ چیز ہے جو اس حالت میں تائب پر کرنا ۱۰۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ب) جس کے واجب ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو گھائٹے میں حضور میں سیری جان استادہ ہو گی کہ تحقیق نہ ڈالے۔

۱۱۔ بخیل اگرچہ اس کی زبان خاموش کیوں نہ ہو ۱۲۔ اس لئے کہ اللہ (ت) نے ہر انسان کو دو

(۱) سورۃ الانسٹ (انصان) (۲) (ب) عطۃ اللہ الی بنی آدم (۳) سورة الحس نوب (۴) و هو (ب) بالله سمی (۵) و

مکان و بکان ملیعصل الناس من خیر و الشر“ پھر جکروار ہے میں باندھ کر معاشر یواری سیدھا اندازہ کرتے

ہیں عالمی فرض یا بحکماج بحکما:

(ت) اللہ سلط

تاہم وہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے کہتا ہے کی جیزوں سے گھیر لیا جن کو کہ وہ اپنی بھلانی کر کے "میرے سوا کوئی مجبود نہیں"۔ اس لئے بحثی ہے۔

کہ وہ اپنا کل مال اپنی خاص لذت کی جیز پر ۱۲۔ اور جس قدر کہ اس نے اپنے نفس کو اللہ سے صرف کرتا ہے اور اپنی ابتداء اور انتہا پر کوئی محروم دیکھا اسی قدر وہ زیادہ قدرت پکارتی گئی۔ نظر نہیں کرتا کیونکہ وہ شگا پیدا ہوا ہے اور ۱۳۔ اور ایسے ہی پس تحقیق گناہ کرنے جب مرے گا کل چیز چھوڑ جائے گا (۱) دالے کا نیا ہوتا اس کے سوا اور نہیں کہ وہ اسی

۸۔ ہاں تم مجھ کو بتاؤ کہ اگر ہیرودس نے تمہیں اللہ (ت) والرث کی جانب سے ہے جو کہ ایک بار غریباً تاکہ تم اس کی حفاظت کرو اور تم اس پر انعام کرتا ہے۔ پس وہ (عنہاگر) نے یہ پسند کیا کہ تم اس میں یوں تصرف کرو۔ تو بہ کرتا ہے۔

گویا تم ہی صاحبِ ملک ہو پس تم اس میں ۱۴۔ جیسا کہ ہمارے باپ داؤد نے کہا ہے سے کوئی پھل ہیرودس کو نہ سمجھو اور جب (۲) کہ "یہ تبدیلی اللہ کے دابنے سے آتی ہے (ج) ہیرودس پیداوار طلب کرنے کے لئے آدمی ۱۵۔" اور مجھ کو تمہیں یہ سمجھانا بھی ضروری ہے کہ بھیجے تم اس کے قاصدوں کو دھکارو۔ مجھے انسان کس نوع میں سے ہے اگر تم یہ ارادہ رکھتے بتاؤ کہ آیا تم اس عمل سے ایسے تھے ہو گے کہ تم ہو کر معلوم کرو کہ کیونکہ توبہ کرنا اداج ہے۔ نے اپنے آپ کو بارغ پر مالک بنایا ہے؟ ۱۶۔ اور چاہیئے کہ آج ہم اس اللہ کا شکر ۹۔ ہاں ضرور۔

۱۰۔ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ یونہی بخیل کریں جس نے کہ ہم کو ایک نعمت بخشی ہے تاکہ میں اس کے ارادہ کو اپنے کلام کے ذریعہ بندوں تک پہنچاؤ۔"

۱۱۔ "بکل اس حس کی پیاس ہے جس نے کہ گناہ کے ذریعے سے اللہ کو (ہاتھ سے) کھو دیا۔ اس لئے کہ وہ لذت کی جیزوں میں زندگی بس رکتی ہے اور جبکہ وہ اس سے پوشیدہ اللہ کے ساتھ خوشی حاصل کرنے پر قادر نہ رہ گئی ہو تو اس نے اپنے تینی ان رنیا (ن) مددی اللہ لی توب (ن) لا حول الا بالله۔ بس رج (و) اللہ یہاں میں شاد مہے (۲) زیر ۷۷: ۱۰

(۱) اللہ سلطان علی کل شی قبیر الرحمن اللہ تواب

(۲) ایوب ۱:۲۱: دار نیو ۶:۷

اور ہم کو بشر کا رتبہ اور اپنے حقیقی رسول کا دین ۲۷۔ پس شاگرد ہمیشہ جواب میں کہتے تھے (ب) بخشا ہے۔

۲۸۔ البتہ ہم تیرے سب انعاموں پر تمرا چاہیے۔ اے پروردگار! ایسا ہی ہونا چاہیے شکر یہ دا کرتے ہیں۔ اے موجود (ج) رحیم۔

۲۹۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اپنے تمام زندگی کے دنوں (ت) مکاں کیے تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

۳۰۔ اپنے گناہوں پر ماتم کرتے ہوئے۔

## فصل نمبر ۱۲۳

۱۔ پس جبکہ جحد کی مسح ہوئی یہ نوع نے اپنے نماز پڑھتے اور صدقہ دیتے ہوئے۔

۲۔ روزہ رکھتے ہوئے اور تیرے کلام کا شاگردوں کو سویرے ہی نماز کے بعد جمع کیا۔ مطالعہ کرتے ہوئے۔

۳۔ اور ان سے کہا کہ ”ہمیں بیٹھنا چاہیے ان لوگوں کو درست کرتے ہوئے جو تیری اس لئے کہ جس طرح کہ اسی ہی سے دن میں شیخیت کو نہیں جانتے ہیں۔

۴۔ دنیا سے تکلیفوں کو برداشت کرتے (د) اللہ نے انسان کو گیلی مٹی سے پیدا کیا ہوئے تیری محبت رکھنے میں۔

۵۔ اور اپنی جانوں کو تیری خدمت کے لئے بتاؤں گا کہ انسان ہے کیا چیز؟“ موت کے واسطے خرچ کرتے ہوئے۔

۶۔ پس جبکہ وہ لوگ بینخ گئے یہ نوع واپس آیا اور اس نے کہا۔ ”تحقیق ہمارے اللہ نے بدنا اور دنیا سے نجات دلا (ث)

۷۔ جس طرح کرنے اپنے مصطفیٰ کو نجات بخشی اور رحمت اور قدرت میں اپنے کرم دی اپنی ذات (پاک) کی خاطر سے اور اپنے

(۱) اور عدل کے ظاہر کرے ایک مرکب رسول کا (ج) اکرم کرنے کیلئے وہ رسول کر اسی کیلئے تو نے ہم کو پیدا کیا ہے اور اپنے کل چار مختلف چیزوں سے بنایا اور ان چار

چیزوں کو ایک آخری شکل میں متحد کیا کرو ہی قدیسیوں اور نبیوں کے اکرام کیلئے۔

(ج) اللہ مسلطان (خ) سورۃ الاحسان

(د) فی یوم الجمعة خلق اللہ آدم من طین (ذ)

انشاء اللہ (ا) اللہ جو اور حمن و قبیر خبر ر عادل

(ب) دسویں (ت) اللہ معبود (ث)

الله حافظ (ج) رسولک

انسان ہے اور وہ چاروں مختلف اشیاء مٹی اور آرام کم کر دی جس کے ساتھ زندگی رہتی تھی۔ اور نفس نے ہوا اور پانی اور آگ ہیں تا کہ ان میں سے ہر اپنی خوبصورتی کو کھو دیا۔

ایک اپنے مختلف کو اعتدال پر لائے۔

۴۔ اور ان چاروں چیزوں سے ایک برتن تیار کیا جو انسان کا بدن از قسم گوشت ہڈی۔ خون اور کھال مع پھنوں دریوں اور تمام اندر ہونی اجزاء کے ہیں۔

۵۔ اور اللہ نے اس میں نفس اور اس کو بخوبی دو۔ آنکھیں ظاہر کرتی ہیں۔

۶۔ اور چونکہ دونوں آنکھیں باطل کے سوا اور کسی چیز کو دیکھتی ہی نہ تھیں اس کے نفس نے دھوکا کھایا اور زمین کی (فانی) چیزوں کو پسند کر لیا پس اس نے خطا کی۔

۷۔ اور نفس کا جائے قرار قلب کو بنایا جہاں کروہ جس کے ساتھ متحد ہو جاتا اور تب تمام زندگی پر غلبہ پاتا ہے۔

۸۔ پس اس کے بعد کہ اللہ نے (ب) انسان کو (ت) پیدا کیا۔ ایسے ہی اس میں ایک نور رکھا جس کا نام عقل رکھا جاتا ہے تا کہ وہ بدن اور نفس کو ایک ای مقصد کے لئے متحد بنادے اور وہ (مقصد) اللہ کی اطاعت کے لئے کام کرتا ہے۔

۹۔ تب جس وقت کہ اللہ نے اس اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو جنت میں رکھا اور جس نے عقل کو فائدے نہ دئے۔

۱۰۔ شیطان کے کام سے بہکایا۔ بدن نے اپنا "جب اس حالت

(ث) اللہ تواب مهدی (ج) من بشاء (ح) اللہ سلطان

(ب) اللہ خالق (ت) خلق اللہ آدم

میں انسان کے کلام سے فائدہ ہی کیا ہے؟”

۱۶۔ یہ نوع نے جواب دیا ”انسان بحیثیت ۲۔ ”اپک آدمی کھیت بونے گیا۔ مگر اس کے سوا کچھ اور قبیل ہوتا کہ جودا نہ کسی اچھی زمین پر کرتا ہے۔ وہی اور بہت سے دانے لاتا ہے ①۔ پھر نے میں کامیاب نہیں ہوتا۔

۱۷۔ مگر انسان اس حیثیت سے کہ وہ ایک پس ایسے ہی تم پر یہ کرنا واجب ہے کہ باقی سب کی سو۔ اور قبول فقط حق کو کرو۔ اس لئے کہ اکیلا حق ہی ابدی زندگانی کے لئے بھل لاتا ہے۔

۱۸۔ اور چونکہ اللہ ایک حقی طریقہ سے انسان کے اندر (خ) نوع بشری کے چھٹکاری کے لئے عمل کرتا ہے لہذا آدمی پر واجب ہوا ہے کہ وہ ہر انسان کی بات پر کان لگائے تاکہ وہ سب کے نفع سے اس کو قبول کر لے جس پس تم اس کو قبول کرو۔

۱۹۔ اس لئے کہ جب اللہ ایک ہے حق بھی ہے۔

۲۰۔ یعقوب نے جواب دیا ”اے معلم! اگر یہ پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تعلیم ایک ہی ہم مان لیں کہ کوئی جھوٹا نبی اور معلم یہ دعویٰ ہے اور یہ کہ تعلیم کے معنی ایک ہی ہیں (۱) تو کرتا ہوا آیا کہ وہ ہماری تہذیب گرانے گا تو ایمان بھی اس حالت میں ایک ہی ہے۔

۲۱۔ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ بے شک اگر موسیٰ کی کتاب سے حق حونہ کیا گیا ہوتا تو اللہ ہمارے بارے باپ داؤ رکو دسری کتاب کبھی نہ دیتا۔

۲۲۔ یہ نوع نے بطور مثال کے جواب دیا ”آدمی ۹۔ اور اگر داؤ دکی کتاب نہ بگاڑ دی گئی ہوتی ایک جال لے کر ٹکار کرنے جاتا ہے۔ پس تو اللہ اپنی انجیل میرے حوالہ نہ کرتا۔

۲۳۔ اس لئے کہ پروردگار ہمارا معبود غیر اس میں بہت سی مچھلیاں پکوتا ہے۔ اور ان

## فصل نمبر ۱۲۳

غیر ہے (ب)، (پ) اور البتہ اس نے ایک محبت کا اور آدمی کے اپنے نزدیکی پر مہربانی ہی پیغام تمام انسانوں کے لئے کہا ہے۔ کرنے کا اور تیرا اپنے اس نفس سے عداوت ۱۱۔ پس جبکہ رسول اللہ آئے گا وہ اس لئے رکھنا جس نے کہ اللہ کو غضب دلا یا ہے اور ہر آئے گا کہ ہر اس چیز کو جسے میری کتاب میں روزا سے غصناں کرتا رہتا ہے۔ سے بدکاروں نے خراب کر دیا ہے اسے ۷۔ پس تو ہر ایک ان تین اصول کی مخالف پاک کرے۔

۱۲۔ اس وقت اس لکھنے والے نے جواب (تعلیم) ہے۔

## فصل نمبر ۱۲۵

۱۔ ”اور رب میں بخل (کے بیان) کی جانب واپس آتھوں۔

۲۔ پس تم کو بتاتا ہوں کہ جس وقت جس کسی شے کو حاصل کرنے کا ارادہ یا اس پر حرص کرے۔ عقل کو یہ کہنا واجب ہے کہ ”اس شے کی کوئی حد بھی ضرور ہوئی چاہیے۔

۳۔ اور یہ یقینی ہے کہ جب اس چیز کی کوئی حد ہوئی تو اس سے محبت کرنا دیوالگی ہے۔

۴۔ اس لئے انسان پر واجب ہے کہ وہ اسی شے سے محبت اور اسی چیز کی حفاظت کرے

۵۔ ”اس لئے اب چاہیے کہ انسان کا بخل اس حالت میں صدقہ سے بدل جائے۔

۶۔ ”اسے معلوم! اس وقت آدمی کو کیا کرنا واجب ہے جبکہ شریعت بگزار جائے اور جو ٹوٹی نبوت کلام کرے؟“

۷۔ یوسع نے جواب دیا ”اے بر بناں! تیر اسوال بے شک بہت بڑا ہے۔

۸۔ اس لئے میں تم کو بتاتا ہوں کہ اپنے وقت میں جو لوگ خالص رہیں گے وہ تھوڑے ہیں۔ کیونکہ آدمی اپنی غایت (اصلی غرض) کے پارہ میں جو کہ اللہ ہے کچھ غور نہیں کرتے۔

۹۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ت) وہ اللہ کے میری جان اس کے حضور میں کھڑی ہو گی کہ بے شک ہر ایسی تعلیم جو کہ انسان کو اس کی غایت سے کہ وہ اللہ ہے پھیر دے البتہ یہ بہت بڑی تعلیم ہے۔

۱۰۔ اسی سبب سے تجھ پر تعلیم کے اندر تین جو کوئی انتہاء رکھتی ہو،

۱۱۔ امور کا لحاظ کرنا واجب ہے یعنی اللہ سے اس حالت میں صدقہ سے بدل جائے۔

(ب) لا يخلف الله (ب)

- انصاف کے ساتھ اس بات کو بدلتے ہوئے ۱۲۔ ہرگز نہیں۔ اے منی اور خاک جو کہ اس نے ظلم کے ساتھ کی ہے۔” ۱۳۔ پس تمہارے پاس ایمان کیونکر ہو گا۔ ۱۴۔ ”اور چاہیئے کہ وہ ہوشیار ہے۔ یہاں اگر تم اللہ کی محبت میں کوئی ردی چیز دو (۱) تک کہ بامال ہاتھ اس کام کو نہ جانے (ب) ۱۵۔ اگر تم کچھ نہ دو۔ تو یہ اس سے اچھا ہے جو کہ داہنیا تحکم کرتا ہے (۱) کردی چیز دو۔
- ۱۶۔ اس لئے کہ ریا کار جس وقت صدقہ دینے میں تمہارے لئے دینے ہیں وہ پسند کرتے ہیں کہ دنیا ان کو دنیا کے عرف کے اندر تو کچھ عذر بھی ہے۔ ۱۷۔ مگر ایسی چیز کے دینے میں جو کچھ قیمت نہیں رکھتی اور افضل کو اپنے لئے باقی رکھنے میں تمہارا عذر کیا ہو گا؟
- ۱۸۔ ”اور یہی کل وہ چیز ہے جس کے توبہ کے بارہ میں تم سے کہنے کا میں مالک ہوں“ ۱۹۔ یہو ع نے جواب میں کہا ”تو پر کو کب سے اجرت لیتا ہے (ت)“ ۲۰۔ تو جبکہ کسی انسان نے اللہ سے کوئی چیز پائی اس پر اجنب ہے کہ وہ اللہ کی خدمت کرے۔
- ۲۱۔ ”مگر جبکہ تم صدقہ دو۔ اس وقت یہ اس کو شکھنے کی کوشش کرو کہ تم ہر چیز اللہ کو اللہ کی انسان گناہ کی حالت میں ہو اس پر ہر دم محبت میں دے رہے ہو۔“ ۲۲۔ ”مگر تم دینے میں ہرگز دری نہ کرو۔ اور تمہارے پاس جو اچھی چیز (ث) ہے۔ اسے اللہ کی محبت میں دو۔“
- ۲۳۔ ”تم مجھے بتاؤ کہ آیام چاہتے ہو کہ اللہ سے کوئی ردی چیز حاصل کرو؟“
- (ب) اذا اردت میں (۱) ارادتم ان نصائح فوالديتم يهدكم ایعنی یدولای سمع یدکم الیسری. نہ (ت) لمن نعلیم اجر کم علیہ منه (ث) واذا اردت میں (ارادتم) ! من الله شيئاً ارادتم خيراً الا اشيئاً فاذفعتم عمل الصدقة اعلموا واعملوا ! الصدقة من الغير منه (۱) تفسی ۲:۶
- (۱) من ای دین عند لابنیفی : يصدق من الغناس من

## فصل نمبر ۱۳۶

انہوں نے اس بھاری جماعت کو دی کہ جو کہ یہ نوع بیاروں کو تندرنگ دینے کی

جهت سے کرتا تھا۔

۱۔ اور اس کے بعد کہ یہ نوع نے اپنے شاگردوں کو اکٹھا کیا۔ انہیں دو دو کر کے (۱) اسرائیل کی جا گیروں میں یہ کہہ کر بیجا ”تم جاؤ کا ان اور کاتب ہی تھے۔“

۲۔ تب انہوں نے اسی وجہ سے یہ کہنا شروع کیا کہ یہ نوع نے اسرائیل کی پادشاہت پر دامت لگائے ہیں۔

۳۔ اللہ کے نام سے (ت) بیاروں کو تندرنگ کرو۔ شیطانوں کو نکالو۔ اور میرے پوشیدہ طور پر اس کے خلاف سازش کرنے لگے بارہ میں اسرائیل کی گمراہی دور کرو۔ انہیں اس ۱۰۔ اور اس کے بعد کہ شاگرد یہود یہ میں سفر بات کی خبر دیتے ہوئے جو کہ میں نے کاہنوں کے سردار کے رہو رکھی ہے۔“

۴۔ پس وہ سب سوا اس لکھنے والے اور طرح کہ باپ اپنے بیٹوں کی پیشوائی کرتا یعقوب اور یوحنائے کے چلے گئے۔

۵۔ تب وہ کلی یہود یہ میں توہہ کی بشارت دیتے ہوئے (پھیل) گئے۔ جیسا کہ یہ نوع نے انہیں حکم دیا تھا۔ ہر قسم کی بیاریوں سے تندرنگ بناتے ہوئے۔

۶۔ یہاں تک کہ اسرائیل میں یہ نوع کا یہ پامال کرتا ہے۔“

۷۔ ح شاگردوں نے جواب میں کہا ”اے معلم! تحقیق ہم نے بیاروں کی بے شمار تعداد کو تندرنگ بنایا۔ اور بہت سے شیطانوں کو نکال باہر کیا (۲) جو کہ لوگوں کو تکلیف دے رہے تھے“

(۱) اللہ سلطان (۱) لوقا:۱۰ (۲) لوقا:۱۸

(ب) سورۃ الاشرک (الاشرک بالله؟ ن)  
باذن اللہ (ج) اللہ واحد و عیسیٰ  
(عیسیٰ رسول اللہ (ا) مرقی ۶: ۲۷-۳۱)

## فصل نمبر ۱۲

۱۔ پس یوں نے کہا: ”بھائیو! خدا تمہیں بخشے کیونکہ تم نے خطا کی ہے۔ اس لئے کتم نے ”ہم نے اچھا کیا“ کہا ہے۔ حالانکہ اللہ ہی ہے جس نے یہ سب کچھ کیا“

۲۔ تب اس کی وجہ سے تمام قوم یہاں کی جانب دوڑی تاکہ اسے دیکھے۔

۳۔ پس مزامیر کے پڑھے جانے کے بعد یوں اس چوتھا پر چڑھا جس پر کہ کاتب کہو“ کہ پروردگار (ب) نے کیا ہے۔“ اور لوگ چڑھا کرتے تھے۔

۴۔ اور اس کے بعد کہ اس نے ہاتھ سے چھپ رہنے کا حکم دینے کی غرض سے اشارہ کیا

یہ کہا: ”بھائیو! اس قدوس اللہ (ت) کا نام ہیں بحالیہ انہوں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ پاک ہے جس نے کہم کو زمین کی گلی میں اللہ عام آدمیوں کے ہاتھ سے بھی وہی کام سے پیدا کیا۔ نہ کہ ہرگز کمی ہوئی روح سے۔

۵۔ اس لئے کہ جب کبھی ہم خطا کرتے ہیں اللہ کے پاس ایک مہربانی پاتے ہیں (ث) کہ شیطان اس کو ہرگز نہیں پاتا۔

۶۔ کیونکہ اس شیطان کی اصلاح اس کے تکبر ہوئے چہرہ سے جواب میں کہا: ”پاک ہے کی وجہ سے ممکن نہیں اس لئے وہ کہتا ہے کہ قدوس اللہ کا نام (ا) جس نے کہا پسندہ کی رغبت کو حقیر نہیں بنایا“ اور جب کہ یوں نے کہا اس وقت سب شاگرد آرام بھڑکنے والی روح ہے۔“

۷۔ بھائیو! آیا تم نے وہ سنائے جو کہ ہمارا

۱۲۔ پس یوں نے کہا: ”بھائیو! خدا تمہیں

بخشے کیونکہ تم نے خطا کی ہے۔ اس لئے کتم نے ”ہم نے اچھا کیا“ کہا ہے۔ حالانکہ اللہ ہی ہے جس نے یہ سب کچھ کیا“

۱۳۔ تب اس وقت انہوں نے جواب میں کہا ”حقیقت ہم نے یہ تو فتنے سے باتمیں کیس پس تو ہمیں سکھا کہ ہم کیونکر گفتگو کریں“

۱۴۔ یوں نے جواب دیا ”ہر ٹیک کام میں تم کہو“ کہ پروردگار (ب) نے کیا ہے۔“ اور ہر ایک روی کام میں کہو کہ ”میں نے خطا کی“

۱۵۔ تب شاگردوں نے کہا: ”ہم ضرور ایسا ہی کیا کریں گے“

۱۶۔ پھر یوں نے کہا: ”اسرا میں اب کیا کہتے ہیں بحالیہ انہوں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ

اللہ عام آدمیوں کے ہاتھ سے بھی وہی کام کرنا جاؤں نے میرے ہاتھوں سے کرایا“

۱۷۔ شاگردوں نے جواب دیا ”وہ کہتے ہیں کہ بے شک ایک یگانہ معبد پایا جاتا ہے اور یہ کتو اللہ کا نبی (ت) ہے۔“

۱۸۔ جب یوں نے خوشی کے ساتھ چکتے ہوئے چہرہ سے جواب میں کہا: ”پاک ہے

قدوس اللہ کا نام (ا) جس نے کہا پسندہ کی رغبت کو حقیر نہیں بنایا“ اور جب کہ

یوں نے کہا اس وقت سب شاگرد آرام کرنے کو پڑھ لے گئے۔

(ت) اللہ احمد و عیسیٰ رسول اللہ (ا) بسم اللہ (ب) سورۃ بنی آم ڈت (بسم اللہ (ث) اللہ رحمٰن

- باب دادا (۱) ہمارے اللہ کی نسبت کہتا ہے کہ: ۱۳۔ اس لئے کہ وہ (گھمنڈ) بہت سی ”بیٹک وہ یاد رکھتا ہے کہ ہم مٹی ہیں اور یہ کہ مصیبت کے ساتھ گر انبار کیا گیا ہے۔ یوں ہماری روح چلی جاتی ہے تو پھر وہ لوٹ کر بھی کہ وہ کل جیوانات جو کہ انسان سے کتر نہیں آتی۔ اسی لئے اس نے ہم پر حرم کیا ہے۔
- ۱۴۔ خوشحالی ہے ان لوگوں کے واسطے جوان کلمات کو جانتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اپنے پروردگار کی جانب ہمیشہ ہمیشہ تک خطائیں کرتے۔ اس واسطے کو وہ گناہ کرنے کے بعد ہی تو پہ کر لیتے ہیں۔ اس سبب سے ان کی خطائیں واگئی نہیں رہتیں۔
- ۱۵۔ کتنے بہت سے ہیں وہ لوگ کہ ان کو جلاویں والی گرمی کی تپش نے مارڈا الہ ہے۔
- ۱۶۔ وہ لوگ کس قدر زیادہ ہیں جن کو پالے اور جاڑوں کی کڑی سروی نے قتل کر دیا ہے۔
- ۱۷۔ کتنے زیادہ ہیں وہ لوگ جن کو کہ بلکی کی کڑکوں اور ڈالہ باریوں نے مارڈا الہ ہے!
- ۱۸۔ وہ لوگ کس قدر کثیر ہیں جو کہ سندھ میں ہواویں کی تندی سے ڈوب گئے ہیں۔
- ۱۹۔ وہ لوگ کتنے بکثرت ہیں کہ وہا اور بھوک سے مر گئے ہیں۔ یا اس لئے کہ وہنا جنگلی جانوروں نے انہیں چھاڑ کھایا ہے یا سانپوں نے ان کو کٹا ہے۔ یا انہوں نے ان کے گلے میں ”تعقیل“ ہر دہ چیز کو سورج کی روشنی کے تحت پھنداڑاں کر (ان کو فنا کر دیا ہے)
- ۲۰۔ مغرور انسان کس قدر بد بخنت ہے اس میں ہے البتہ باطل ہے۔
- ۲۱۔ مگر جبکہ دنیا کی چیزیں ہمارے لئے کہ وہ بھاری بوجھوں کے نیچے لا غر اور اپنے دل میں بھی گھمنڈ کرنا گوار نہیں بناتی زار کیا جاتا ہے اور تمام مخلوقات اس کے لئے رہیں تو یہ یقینی بات ہے کہ اس (گھمنڈ) کو ہر جگہ تاک میں کھڑی ہوتی ہے۔
- ۲۲۔ مگر میں بدن اور حس دونوں کی نسبت کیا ہماری زندگی گواراند کرے۔
- کہوں جو کہ گناہ کے سوا اور کسی چیز کو طلب

ہی نہیں کرتے۔  
۲۸۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ب) وہ اللہ کر  
اور اس دنیا دار کے بارہ میں (کیا کہوں) میری جان اس کے حضور میں استاد ہو گی کہ  
جو کہ گناہ کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں کرتا۔ تحقیق اللہ شیطان کو معاف کر دے اگر کاش  
۲۹۔ اور اس شری کے باب میں (کیا شیطان اپنی بدختی کو جان لے اور اپنے ابد  
کہوں) کہ جب وہ شیطان کی خدمت کرتا تک مبارک پیدا کرنے والے سے رحمت کا  
ہے اور اس شخص پر قسم کیا کرتا ہے جو کہ اللہ کی طالب بنے۔“  
شریعت کے موافق زندگی بر کرے۔

## فصل نمبر ۱۲۸

۲۸۔ اور اے بھائیو! یہ یقینی امر ہے کہ پیش  
انسان جیسا کہ داؤڈ کہتا ہے (۱) اگر کاش  
اے۔ ”اسی سبب سے میں تم سے کہتا ہوں کہاے  
ابدیت پر بخوبی غور کرتا تو وہ کبھی خطانہ کرتا۔  
بھائیو! تحقیق میں وہ دھول مٹی کا انسان جو کہ  
۲۵۔ انسان کا اپنے دل کے ساتھ گھمنڈ کرنا  
زمیں پر چلتا ہے تم سے کہتا ہوں کہ اپنے نقوں  
اللہ کی مہربانی اور رحمت کو قتل میں بند  
کو بجا بده میں ڈالو اور اپنے گناہوں کو پھانو۔  
کر دینے کے سوا اور کچھ نہیں ہے حتیٰ کہ وہ ۲۔ بھائیو! میں کہتا ہوں کہ شیطان نے تم کو رومنی  
پھر در گذر کرے ہی نہیں۔

۲۶۔ اس لئے کہ ہمارا باب داؤڈ (۲) کہتا ہے  
کہ تم نے کہا کہ ”پیش میں ہی اللہ ہوں“  
کہ ”تحقیق ہمارا اللہ یا در کھاتا ہے کہ ہم (انسان) ۳۔ پس تم اس کو چاہانے سے ڈرو۔ اس  
بھرمٹی کے اور کوئی چیز نہیں ہیں اور یہ کہ ہماری لئے کہ وہ اللہ کی لعنت (ب) کے پیچے  
روح جا کر پھر لوٹ کے بھی نہیں آتی۔  
۲۷۔ پس جو شخص اس حالت میں گھمنڈ رکتا  
عبادت کر رہے ہیں جس طرح کہ ہمارے  
ہے، اس بات کا انکار کرتا ہے کہ وہ مٹی ہے باب داؤڈ (۱) نے ان پر یہ کہتے ہوئے  
اور اس بناء پر جبکہ وہ اپنی حاجت ہی کو نہیں لعنت کرائی ہے کہ ”تحقیق قوموں کے مجبود  
جانشادہ کوئی مددگار بھی نہیں ڈھونڈھتا پس وہ  
چاندی اور سونے کے ان ہی کے ہاتھ کے  
اپنے مد دگار (۱) اللہ کو خضباک بناتا ہے۔

(ب) بالله حی۔ (۱) سورۃ الاعبد الصنم۔

(۱) زبور: ..... (۲) زبور: ۱۰۸: ۱۰: ان (۱) اللہ عین (ب) باللہ اللہ علی المشرکین (۱) زبور: ۱۱۵: ۸

ہائے ہوئے ہیں۔ ان کی آنکھیں ہیں اور وہ ۸۔ پس پیٹک میں۔ میری یہ حالت ہے کہ ایک کمی پیدا کرنے بھی طاقت نہیں رکھتا بلکہ نہیں دیکھتے۔ ان کے کان ہیں اور وہ نہیں سنتے ۹۔ ان کے نہیں ہیں اور وہ نہیں سو گھستے۔ ان کے میں مشنے اور فنا ہونے والا ہوں۔ یہ قدرت نہیں رکھتا کہ تمہیں کوئی مفید چیز دوں۔ کیونکہ میں خود ہی ہر چیز کا حاجت مند ہوں۔

۱۰۔ پس اس حالت میں کیونکہ قدرت رکھتا ہوں کہ ہر چیز میں تھاوای ای اعانت کروں جیسا کہ اللہ چھوتے ان کے بیڑے ہیں اور وہ نہیں چلتے۔ ۱۱۔ اسی لئے ہمارے باپ داؤد نے کے کرنے کا حال ہے۔

۱۲۔ ”آیا پس اس صورت میں ہم شخصا کریں ہمارے زندہ جاوید خدا سے (ت) عاجزی بھائیکہ ہمارا اللہ وہ ہی عظیم اللہ ہے جس نے کہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ۔“ انہی معبودوں خلق کو اپنے لفظ کن کے! اور تو موسوں کو ان کے جیسے (۲) ان کے ہنانے والے بھی ہوں گے بلکہ ہر وہ شخص جو ان پر بھروسا کرے۔“

۱۳۔ یہاں دو آدمی ہیکل میں نماز ادا کرنے آئے (۱) ان دو میں سے ایک فرمی ہے اور دوسرا محصول لینے والا۔

۱۴۔ تب فرمی مقدس (جگہ) کے قریب آیا۔ اور اپنا من اٹھا کر یہ کہتے ہوئے دعا کی۔ کہ：“ اللہ نے اس کوشی سے پیدا کیا ہے۔

۱۵۔ اور وہ اس بات کے ساتھ بآہنگی اللہ سے شخصا کرتا ہے گویا کہ وہ کہتا ہے کہ: اللہ کی عبادت سے کوئی فائدہ نہیں“ کیونکہ ہیکل پات ہوتے ہیں۔

۱۶۔ اور نہ مثل اس محصول لینے والے کے لئے جایجو! تم کو شیطان نے اسی حالت کے (ہوں) خاص کراس وجہ سے کہ میں بفت طرف پہنچانے کا ارادا کیا تھا۔ اس لئے کہ میں دو مرتبہ روزہ روزہ رکھتا اور کل اس چیز کا جسے مجع کرتا ہوں دسوں حصہ نکالتا ہوں۔

۱۴۔ مگر محصول لینے والا دور ہی کھڑا رہا۔ اس اپنے ہاتھ سے بٹائی ہے۔ یہاں تک کہ حال میں کہہ زمین کی طرف جھکا ہوا تھا۔ کلہاری بھی۔

۱۵۔ اور اس نے اپنے سر کو جھکائے ہوئے ۳۔ اور تو اسے انسان! کیا یہ فخر کرتا ہے کہ تو اور سینہ کو پیشئے ہوئے کہا: ”اے پروردگار نے کوئی اچھی بات کی ہے۔ در حالیکہ تمھ کو تحقیق میں لا تُت نہیں ہوں کہ آسان کی ہمارے اللہ نے گسلی مٹی سے (ث) پیدا کیا ہے اور سب وہ چیز جو کہ تو بھلائی کی قسم سے طرف نظر اخہاؤں۔ اس لئے کہ میں نے (ظہور میں) لاتا ہے۔“

۱۶۔ اور تو کیوں اپنی زندگی کو خیر سمجھتا ہے؟ بہت گناہ کئے ہیں۔ پس تو مجھ پر حرم کر۔“

۱۷۔ ”خیل تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق محصول یعنی والا یہ کل میں سے فریسی سے افضل ہو رکھا۔ اس لئے کہ ہمارے اللہ (ب) نے سے محفوظ نہ رکھتا (۱) توابتہ تو شیطان سے بھی بدتر ہوتا؟“

۱۸۔ آیا تو نہیں جانتا کہ ایک ہی گناہ نے خوبصورت ترین فرشتہ کو بدترین ناپسندیدہ شیطان کی صورت میں منع کر دیا؟ اس کو پاک کر دیا اس کی تمام خطا کیں معاف کرتے ہوئے۔

۱۹۔ اور اسی گناہ نے دنیا میں آئے ہوئے کامل ترین انسان کو جو کہ آدم ہے ایک بدجنت مخلوق سے بدل دیا۔ اور اسے ان (آتوں) کائناتہ بنادیا۔ جن کو کہ ہم اور آدم کی تمام اولاد برداشت کر رہی ہے؟ پس کون سی اجازت تمھ کو اپنی خواہش کے موافق بغیر کسی ذرا سے

۲۰۔ ”آیا مثلاً کلہاری (۲) اس بات پر فخر کرے گی کہ اس نے ایک ایسا جنگل کاٹ دالا ہے۔ جہاں کہ انسان نے ایک باغ بنایا کھڑے اس لئے کہ تو اس اللہ پر اپنی بڑائی کا خیال کر تکی وجہ سے جسے تمھ کو پیدا کیا

## فصل نمبر ۱۲۹

۲۱۔ ”آیا مثلاً کلہاری (۲) اس بات کا حق دیتا ہے کہ اسے مٹی کے

۲۲۔ ”جاہی ہے تیرے لئے اے مٹی کے ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ انسان نے ہر چیز

ہے۔ (ب) غفریب شیطان دونوں قدموں پر کا یک ایک عورت جس کا نام مریم تھے حیرت بنا یا جائے گا۔ وہ شیطان جو تیری (۳) تھا اور جو بد چلن تھی گھر کے اندر آئی اور اس نے اپنے تینی یوں کے قدموں گھات میں کھڑا ہے۔

۸۔ اور بعد ازاں کہ یوں نے یہ کہا اس نے کے پاس زمین پر گردادیا اور ان دونوں اپنے دونوں ہاتھ پر رو دگار کی طرف الحکم کے قدموں کو اپنے آنسوؤں سے دھوایا اور ان میں خوشبو دار رونگ لگایا اور انہیں اپنے سر دھاما گئی۔

۹۔ اور قوم نے کہا: ”ایسا ہی ہو! ایسا ہی ہو! کے بالوں سے ملا۔

۱۰۔ تب لوگوں نے اس کے پاس بیماروں کی ۱۸۔ اور انہوں نے اپنے دلوں میں کہا کہ ایک بڑی کثیر جماعت کو حاضر کیا پس یوں نے دسکاش اگر یہ مرد نبی ہوتا تو ضرور جان لیتا ان کو تند رست بنا یا اور وہ بیکل سے چلا گیا۔

۱۱۔ تب یوں کو سمعان نے جو کہ کوڑھی تھا (۱) روٹی کھانے کے لئے بلا یا اور یوں نے اس کو شفاذی۔

۱۲۔ کہاں اور کا تب لوگوں نے جو یوں سمعان! میرے دل میں ایک بات ہے وہ تجھ سے سے عورت رکھتے تھے۔ رومانی سپاہیوں کو اس بات کی خبر کر دی جو کہ یوں نے ان کے دیوتاؤں کے بارہ میں کہی تھی۔

۱۳۔ اس لئے کہ در حقیقت وہ ایسا موقع ذہونڈھتے تھے کہ یوں کو قتل کر دیں۔

۱۴۔ مگر انہوں نے اس کو نہیں پایا کیونکہ وہ قوم سے ڈر گئے۔

## فصل نمبر ۱۳۰

۱۔ یوں نے کہا: ”ایک آدمی کے ۱۵۔ اور جس وقت یوں سمعان کے گھر واقع ضدار تھے۔ ان دونیں سے ایک گیا (۲) وہ دسترخوان پر بیٹھا۔

۲۔ اپنے قرض خواہ کا پچاس پیسوں کا مقرض تھا۔ اور دوسرا پانصوتیوں کا۔

- ۲۔ پس چونکہ ان دونوں میں سے ایک کے پاس ۱۰۔ مگر یہ عورت جب میں تیرے گھر میں بھی کوئی چیز نہ تھی جو کہ دیوے۔ قرض خواہ نے داخل ہوا۔ یہ فوراً آئی اور اس نے اپنے رحم کھایا اور دونوں کا قرض معاف کر دیا۔
- ۳۔ ٹوان دونوں میں سے کونسا آدمی اپنے جب کہ اس نے اپنے آنسوؤں سے دھویا اور ان کو خوبصورتی سے چپڑا۔
- ۴۔ اسی لئے میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ بلاشبہ اس کی بہت سی خطا میں بخش دی گئیں۔ اس لئے کہ اس نے بہت زیادہ محبت کی ہے۔
- ۵۔ پھر یہ یوں عورت کی طرف متوجہ ہوا اور کہا۔ ”جا اپنے راست میں چلی جا۔ کیونکہ میں تجھ سے کہتا ہوں کہ اب اس صورت پرور دگار ہمارے اللہ نے تحقیق تیرے گناہ میں تو اس عورت اور اپنے آپ کو پیش نظر رکھ۔
- ۶۔ اس لئے کہ تم دونوں اللہ کے ممنوع
- ۷۔ اس لئے کہ تو پھر بعد میں گناہ نہ کرے (۱) تھام میں کا ایک بدن کی سفیدی (کوڑھ) ۸۔ تیرے ایمان نے تجھے خلاصی دی ہے۔ کے ساتھ جو کہ گناہ ہے۔

## فصل نمبر ۱۳۱

- ۱۔ اور رات کی نماز کے بعد شاگرد یہ یوں سبب سے (ب) رحم کیا۔ اور تیرے بدن کے قریب آپیٹھے اور انہوں نے کہا۔ ”اے اور حالت میں مجھ سے تھوڑی محبت کرتا معلم! ہمیں کیا کرنا واجب تاکہ ہم غردر سے ہے۔ کیونکہ تو نے چھوٹا سا عطیہ پایا ہے۔“ چھوٹا راپا میں؟“
- ۲۔ اور ایسے ہی جب میں تیرے گھر میں آیا تو نے مجھ کو بوسنیں دیا۔ اور میرے سر کو تیل نے کسی فضیر کو دیکھا ہے جو کسی بڑے آدمی کے گھر میں روٹی کھانے کو بولایا گیا ہو؟“

- ۳۔ یوحنانے جواب میں کہا۔ ”میں نے ہی پہنچے ہوئے بادشاہ کے حاشیہ نشیوں کے جو ہیرودس کے گھر میں روٹی کھائی ہے۔
- ۴۔ اس لئے کہ میں تسلی اس کے کارپ سے والتف مجھکو کوئی چھوٹا سا لکڑا دیتا تو میں خیال کرتا کہ ہوں مچھلیوں کے ڈکار کے واسطے جایا کرتا تھا۔ اور اس احسان کی جزا کی وجہ سے جو بادشاہ نے ان کو ہیرودس کے گھرانے میں پیچتا تھا۔
- ۵۔ ایک دن میں وہاں آیا۔ عالمیکہ وہ ایک عورت کے اہتمام میں مصروف تھا۔ اور میں ایک بہت نیسی مچھلی لایا۔ تب ہیرودس نے بھجو کو حکم دیا کہ میں وہاں ٹھیرا ہوں اور وہیں خدمت کرتا رہتا۔
- ۶۔ تب اس وقت یونیع نے کہا۔ ”تو نے ۷۔ تب یونیع نے جواب میں کہا۔ ”چب کافروں کے ساتھ روٹی کیوں کھائی؟ اے اے یوحنانا! اس لئے کہ میں ذرتا ہوں کہ اللہ یوحنانا! اللہ تجھے معاف کرے (ب)۔
- ۸۔ ہمارے غرور کی وجہ سے ہمیں ابیرام کی طرح یے۔ مگر تو مجھے بتا کہ دسترخوان پر تو نے کیوں کر رہا ہے (۱) ڈالے۔
- ۹۔ جب شاگرد یونیع کے کلام کے خوف سے ہاتھ ڈالا۔
- ۱۰۔ آیا تو نے چاہتا۔ کہ تجھ کو سب سے کاپ گئے پس یونیع نے پٹ کر کہا۔ ”ہمیں اونچی جگہ ملے۔
- ۱۱۔ کیا تو نے سب سے اچھے کھانے کی خواہش کی تھی؟ کیا تو نے دسترخوان پر کوئی بات کی تھی در حالمیکہ تجھ سے سوال نہ ہوا ہو؟ کیا تو نے اپنے آپ کو دوسروں کی نسبت دسترخوان پر بیٹھنے کے زیادہ لائق خیال کیا تھا؟“
- ۱۲۔ یوحنانے جواب دیا: ”تم ہے اللہ کی جان کی (ت) میں نے تو آنکھ اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کی اس لئے کہ میں ایک غریب ماہی گیر ہوں اور میلے کیلے کپڑے اور دوزخ کا سب سے بیچھے کا طبق جکاعذاب بہت شدید ہے

(ب) اللہ غفور (ت) باللہ حی

الله انسانوں کو دعوت دیتا ہے جہاں کرتام تاکہ تو خاص ہم لوگوں کا معلم ہو۔ اور ہر پاک لوگوں اور نبیوں نے کھانا کھایا ہے۔ ایسے غصہ کا جواہد سے ڈرتا ہے۔“

۱۸۔ اور میں تم سے حق کہتا ہوں کہ بے شک ۲۲۔ پھر یہوں نے اپنے شاگرد سے انسان جو کچھ پاتا ہے اس کے سوانحیں کرو۔ کہا۔ ”تم بھی ایسا ہی کروتا کر دنیا میں دیسی اللہ ہی سے پاتا ہے۔

۱۹۔ اسی سب سے انسان کے لئے یہ کہنا جائز نہیں ہیرودس کے گھر میں اس وقت برس کی ہے کہ۔ ”دنیا میں انسان کیوں کیا گیا یا کہا گیا۔“ جب کہ اس نے اس کے ساتھ رونی کھائی۔ بلکہ اس پر یہ واجب ہیکہ اپنے آپ کو دیسا ہی سمجھے ۲۲۔ اس لئے کہ تم یوں ہی خدا کے ساتھ ہر جیسا کہ وہ حقیقت میں اس بات کے لائق نہیں کہ ایک غرور سے خالی ہو گے۔“

## فصل نمبر ۱۳۲

دنیا میں اللہ کے دستِ خان پر کھڑا ہو۔

۲۱۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ب) وہ اللہ ک

میری ذات اس کے حضور میں استاد ہو گی ۱۔ اور جب کہ یہوں دریائے جلیل کے کوہ ہٹئے جو کہ انسان دنیا میں اللہ کی طرف کنارہ پر چل رہا تھا۔ آدمیوں کی بڑی بھاری سے پاتا ہے خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ بھیڑ نے اسے گھیر لیا۔

مگر یہ کہ اس کے مقابلہ میں انسان پر بھی ۲۔ تب وہ ایک چھوٹی سی نہائی کشی (۱) میں واجب ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اللہ کی محبت سوار ہو گیا جو کہ کنارہ سے تھوڑی ہی میں صرف کرے۔

۲۲۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ت) تحقیق جگہ لٹکر ڈال کر کھڑی ہوئی جہاں سے یہوں اے یو جتنا! تو نے اس بات میں کچھ خطاب نہیں کی آواز کا سننا ملکن ہو۔

کی کہ تو نے ہیرودس کو ساتھ کھانا کھلایا۔ اس ۳۔ تب سارے آدمی اس کے پاس آگئے لئے کہ تو نے یہ کام اللہ کی تدبیر سے کیا۔ اور اس (یہوں) کے کلام کا انتظار کرتے ہوئے

(۱) اللہ عظیم و رب (ب و ت) باللہ حی صفحہ ۱۳۲۔۸۔

- بیٹھے۔ پس اس وقت یوں نے اپنادہن ۱۲۔ تب خادم اپنے آقا کے پاس آئے اور کھوکھا اور کہا:-
- انہوں نے کہا:- "اے آقا! کیا تو نے اعلیٰ درجہ کے بیچ اپنے کمیت میں نہیں بوئے؟ تو
- ۱۳۔ یہ لوگوں کی تھی کرنے کے لئے نکل ہی آیا۔ اب یہ اس میں کڑوے دانے کی بہت سی مقدار کھاں سے اگ آئی؟"
- ۱۴۔ تب آقا نے جواب دیا:- "میں نے تو اعلیٰ کے قدموں نے کچل ڈالا اور چیزیں انہیں ہی درچکے بیچ بوئے تھے۔ اسی اثناء آدمی کا دشمن آیا اور گیہوں میں کڑوے دانے بوگیا۔
- ۱۵۔ اور بعض دانے پھرود پر گرے پس ۱۶۔ تب نوکروں نے کہا:- "کیا تو جب وہ اگ آئے اس وقت سورج نے ان پاہتا ہے کہ ہم جا کر کڑوے دانے کو گیہوں کو جلا دیا۔ اس لئے کہاں میں تری نہیں۔"
- ۱۷۔ اور کسی قدر دانے (کمیت) کی باڑھ پر گرے تو جب شفوف لکھا۔ کائنات کو بھی اس کے ساتھ نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔
- ۱۸۔ اور کچھ دانے اچھی زمین پر گرے جو تمیں اور سائھا اور سوہو ۱۰۰ اگنے پھل لائے۔
- ۱۹۔ اور نیز یوں (۲) نے کہا:- یہ ہے اس خاندان کا باب۔ جس نے اعلیٰ درجہ کے بیچ اپنے کمیت میں بوئے۔
- ۲۰۔ اور اس اثناء میں کہ نیک مرد کے خدمت گار سو رہے تھے ان کے آقا کا دشمن آیا اور اعلیٰ درجہ کے بیجوں پر کڑوے دانے بوگیا۔
- ۲۱۔ پس جب کہ گیہوں اگا بہت سا کڑوے دانے بھی اس کے بیچ بیچ آگا ہوا دکھائی دیا۔
- ۲۲۔ تب جس وقت ایک شریر باشدہ نے اس

بات کو دیکھا اس نے کہا کہ ”بے شک میں اس ۲۷۔ مگر لوگوں نے سب کا چھٹکا اس کے بات پر قدرت رکھتا ہوں کہ مالدار بن جاؤں ۲۰۔ پس اس نے اپنے دو بیٹوں کو بلایا (اور کی پرواہ تک نہ کی جس نے کہ انہیں مفت بخشا کیا تھا۔ بلکہ اس خوارت کی“ ۲۸۔ اور اسی طرح اس دن میں یوں نے مجھ سے مثالوں کے ذریعہ کلام کیا۔ ۲۹۔ تب ان کو انہی کے برابر سنا توں کر بیجا اس لئے کہ لوگ بیٹوں سے بہت زیادہ خوش ہوئے، اپنے شاگردوں کے ہائے کو گیا۔ جہاں کہ اس ۳۰۔ پس جبکہ لوگوں نے انجیر کو کھایا۔ وہ یہود کے بیٹے نے قیام کیا تھا۔ جس نے کہ خطرناک بیماری میں جلا ہو گئے۔“ ۳۱۔ اور نیز یوں نے کہا۔ ”یہ ہے وہ ایک قول کیا۔ اور اس کی خدمت کی تھی۔“

## فصل نمبر ۱۳۳

۱۔ سب یوں کے شاگرد اس کے قریب ۲۲۔ مگر پانی کا مالک اپنے کپڑوں کو سڑنے آگئے۔ اور اس سے یہ کہہ کر دریافت کیا (۱) اے معلم! ہم کو ان مثالوں کے معنی بتا۔ جو کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔“ ۲۵۔ اور یوں نے یہ بھی کہا۔ دو آدمی ایک تو نے قوم سے بیان کی ہیں“

سب کو بیچنے کے لئے گئے۔ پس ان میں سے ۲۔ یوں نے جواب دیا ”نماز کا وقت ایک نے یہ ارادہ کیا کہ سب کے چھٹلے کو اس نزدیک آگیا ہے پس جب شام کی نماز تمام ہو گی میں تم کو مثالوں کے معنی سمجھاؤں گا۔“ ۳۔ سو جب نماز ختم ہو پھر شاگرد یوں کے جو ہر (گوئے) کی کوئی پرواہ کرے۔

قریب آئے۔ جب اس نے ان سے کہا (۲) ۳۶۔ باقی رہا دوسرا تو اس نے یہ پسند کیا کہ تحقیق وہ آدمی جو کہ بیجوں کو راستہ پر یا سب کو مفت بخشدے اور اپنے سفر کے لئے پھردوں پر یا کائنتوں (کی جھاڑیوں) پر یا

فقط تھوڑی روٹی لے لے۔

(۱) سورہ (۱) آتی ۴:۳ (۲) سورہ (۲) آتی ۱۸:۱۳

اعلیٰ درجہ کی زمین پر بوتا ہے۔ وہ ایسا شخص ہے ۹۔ اس لئے کہ وہ۔ اگرچہ اللہ کا کلام ان جو اللہ کے کلام کی تفہیم دیتا ہے۔ وہ کلام کہ میں نشوہ نما پاچکا ہو جس وقت بدلتی خواہشیں آدمیوں کی بہت بڑی تعداد پر گرتا ہے۔ بڑھتی ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے اللہ کے کلام کے ۱۰۔ ”راستے پر گرتا ہے جب کہ وہ کلام ان بیجوں کو دبالتی ہیں۔“

چہاڑانوں اور سوداگروں کے کان میں ۱۱۔ کیونکہ بدلتی آرام کا مزہ اللہ کے کلام کو پڑتا ہے کہ ذور ذور کے سفروں کے سب سے چھوڑا دینے کا باعث ہوتا ہے۔

جن کا وہ قصد کرتے ہیں اور قوموں کے متعدد ہونے کی وجہ سے جن کے ساتھ وہ تجارت کرتے ہیں شیطان نے اللہ کے کلام کو ان کی یاد سے زائل کر دیا ہے۔

۱۲۔ ہاں۔ وہ سچ جو کہ عمدہ زمین پر گرتا ہے۔ پس وہ ایسا اللہ کا کلام ہے جو اللہ سے ذرنے والے کے دونوں کانوں میں آتا ہے جہاں کوہہ اپنی حیات کا پہل لاتا ہے۔

۱۳۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اللہ کا کلام ہر حال میں تب ہی پہل لاتا ہے۔ جب کہ انسان اللہ سے ذرے۔

۱۴۔ ”رمی وہ (مثال) جو کہ خاندان کے باپ سے مخصوص ہے (۱) پس میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ (باپ) اللہ ہے ہمارا پروردگار۔ کل چیزوں کا پروردگار اس لئے کہ اسی نے تمام چیزوں پیدا کی ہیں۔“

۱۵۔ مگر اللہ طیبی طریقہ پر ہرگز باپ نہیں۔ اس لئے کہ وہ بحالیہ انہوں نے اللہ کی خدمت نہیں کی ہے (۱) یہ قدرت نہیں رکھتے ہے۔ کیونکہ وہ اس حرکت پر قدرت کے اللہ سے کسی مدد کی آرزو کریں (ب)۔ نہیں رکھتا جس کے بغیر تناصل ممکن نہیں۔

۱۶۔ اور کائی پر گرتا ہے جب کہ ان لوگوں کے کانوں میں آئے جو ایسا اللہ میں آئے جو اپنی زندگی سے محبت کرتے ہیں۔ (ت) ہے کہ دنیا اسی کے لئے خاص ہے۔

(۱) متى ۱۳: ۲۲-۲۳ سے مقابلہ کر کے دیکھو

(ت) اللہ سلطان

(۱) من لا یعملوا الاجل اللہ تعالیٰ لا يمكن ان يطابق عوام من اللہ تعالیٰ هـ (ب) اللہ معین

۱۶۔ اور وہ کھیت جس کے اندر بوتا ہے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

جس بذری ہے۔ ۲۲۔ مگر تم حساب کے دن یہکھڑو۔

۷۔ اور پیغامِ اللہ کا کلام ہے۔ ۲۳۔

۸۔ پس جب کو تعلیم دینے والے اللہ کے

کلام کے ساتھ اپنے دنیا کے کاموں میں

وہ (شیطان) کے جہنم میں پڑیں گے (۱)۔

۹۔ اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ

چھوڑ دیتے ہیں (اس وقت) شیطان آدمی

کے دل میں گمراہی (کائن) بوتا ہے۔ جس

سے شرارت کی تعلیم کے سبب سے بے شمار پس ان ہی کے لئے (ب) اللہ نے دنیا کو

فرغت پیدا ہو جاتے ہیں۔ مہلت دی ہے تاکہ وہ تو پر کریں۔“

## فصل نمبر ۱۳۳

۱۔ رہے وہ لوگ جو کہ اچھی انجیر کے پھل پاتے کہاں سے آگئی ہیں؟“

۲۔ تب اللہ جواب دیتا ہے کہ: ”یہکھ میں نے انسانوں کو اچھی تعلیم دی ہے اچھی تعلیم کے ساتھ ہدایت کرتے ہیں۔

(۱) مگر جس اشناو میں کہ آدمی باطل کی جانب

ہی لگ گئے تھے۔ شیطان نے اسی گمراہی (کے پیچ) کو بود دیا کہ وہ میری شریعت کو

کلمع کئے ہوئے پتے مانگتی ہے۔“

۳۔ تب پاک کہیں گے کہ: اے سید! یہکھ ہم

ان گمراہیوں کو انسانوں کے ہلاک کرانے دیکھا وہ اپنے نفس کو بدن کو حس کے ساتھ

والے کے ساتھ تابود کر دیں گے۔“

۴۔ تب اللہ جواب دیتا ہے۔ تم یہ نہ کرو مقدار یعنی مقدار زمین کی ان چیزوں کی لے

آیا۔ جن ذریعے سے بہت سخت اتحاد رکھتے ہیں۔

یہاں تک کہ ایمان والے کافروں کے ساتھ

(۱) .....(ب) اللہ صبر (صبور؟)

(۱) اللہ معطی

- اور ابدی موت کے قریب ہو گیا۔
- ۵۔ اور وہ ایک شہر کا رہنے والا جس کے پاس طلب کرتا ہوا حق کی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ کہ پانی ہے اور وہ اپنا پانی دوسروں کو ۱۲۔ تم ہے اللہ کی جان کی (۱) وہ اللہ کر دیتا ہے۔ تاکہ وہ میل کو دھوئیں اور خود اپنے میری ذات اس کے حضور میں حاضر ہو گی کہ کپڑوں کو سر تے (اور بوکر تے) چھوڑ دیتا تحقیق دنیا اس جیسے آدمی کو قبول نہیں کرتی ہے پس وہ ایسا تعلیم دینے والا ہے۔ جو بلکہ وہ اس کے لائق ہے کہ دنیا اس کی دوسروں کو تو پہ کی ہدایت کرتا ہے لیکن خود حقارت کرے۔
- ۶۔ یہ انسان کیسا بد بخت ہے۔ اس لئے کہ اس کی زبان خود ہوا کے اندر اس سزا کو لکھنی ہے کہ وہ اس کا اہل ہے نہ کفر ہے۔
- ۷۔ اگر کسی ایک کے ہاتھی کی زبان ہو۔ اور اس کا تمام بدن چیونی کے برابر چھوٹا ہو تو کیا یہ چیز دنیا کی خارق عادت (خلاف معمل) باتوں میں سے نہ ہو گی؟
- ۸۔ ہاں بے شک!
- ۹۔ پس میں تم سے حق کہتا ہوں کہ جو آدمی دوسروں کو تو پہ کی ہدایت کرتا ہے اور خود وہ اپنے گناہوں سے تو پہ نہیں کرتا البتہ وہ اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب ہے۔
- ۱۰۔ اور رہ گئے دو سبب یعنی والے آدمی تو کان لگانا واجب ہے۔ اور اس شخص کو پہچان لے جو کہ اللہ کی محبت کے لئے ہدایت کرتا ہے۔
- ۱۱۔ پس وہ اس لئے کسی سے دنیا سازی نہیں (۱) بلالہ حسی۔

ہے کہ جو شخص ہدایت کرتا ہے اس کی طرف (دور) بھاگے؟“  
کان لگائے جب کہ وہ اچھی تعلیم کے ساتھ  
ٹنک تو نے ایک بڑی چیز کا سوال کیا ہے مگر باوجود  
ہدایت کرنے والے کلام کرنے والا خود اللہ ہو گا۔  
اس کے میں اثناء اللہ تھوڑے کو جواب دوں گا۔  
وہ اس آدمی کے منہ سے باشی کرتا ہے۔

۱۸۔ پس تم اب جانو کہ تحقیق جہنم ایک ہی ہے  
مگر باوجود اس کے اس کے سات طبقے ہیں  
کہ ان میں کا ایک دوسرے سے نیچا ہے۔  
۱۹۔ تب جس طرح کہ گناہوں کی سات  
قصیں ہیں۔ اس لئے کہ شیطان نے ان کو  
جہنم کے سات دروازوں کے مانند بنایا ہے  
ایسے ہی اس 'جہنم' میں عذاب کی سات  
قصیں پائی جاتی ہیں۔  
۲۰۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جیسے زخمی کو  
اس کا ہاتھ پاندھنے کے لئے خوبصورت  
پیشوں کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ یقیناً اعلیٰ  
درجہ کے مرہم کا محتاج ہوتا ہے۔ ویسے ہی  
گئنہ گار کو چکنی چڑی یا توں کی ضرورت نہیں  
بلکہ یقیناً اچھی جھٹکیوں کی ضرورت ہے  
تاکہ وہ گناہوں سے بازا آ جائے۔“

## فصل نمبر ۱۲۵

۱۔ پس اس وقت بطریں نے کہا:—“اے معلم  
اہم کو بتا کر ہلاک ہونے والے کیوں کفر عذاب  
دیئے جائیں گے۔ اور کتنے وقت تک  
دوذخ میں رہیں گے تاکہ انسان گناہ سے

- شراب ہنانے کے وقت انگور پامال کے ۱۳۔ بہر حال لا پچی ہیں وہ پانچوں طبقہ میں جاتے ہیں اور وہ شیطانوں کی بھی اور دلگی کا آئے ہو گا۔“
- ۸۔ اور وہ حسن کرنے والا جو کہ اپنے قریبی کی خوشحالی پر کینہ سے جل کر مرتا ہے۔ اور اس کی مصیتوں پر خوش ہوتا ہے۔ چھٹے طبقہ میں نیچے گرایا جائے گا۔
- ۹۔ اور وہاں اس کو جہنم کے بوی کے بوی تعداد کے سانپوں کے دانت لو ہمیں گے۔
- ۱۰۔ اور اسے خیال دلایا جائے گا کہ تحقیق جہنم کی کل چیزوں اس کے عذاب کے سبب سے خوش ہو رہی اور افسوس کرتی ہیں کہ وہ ساتوں طبقہ میں کیوں نہ اتارا گیا۔
- ۱۱۔ یہ اس طور پر کہ اللہ کا عدل بدینخت حد کرنے والے کو اس کا خیال، باوجود اس بات کے کل غنی خوشی سے محروم کئے گئے ہیں یوں دلائے گا۔ جیسے کہ آدمی کو خواب میں خیال دلایا جاتا ہے کہ کوئی شخص اسے لات مار رہا ہے تب وہ تکلیف پاتا ہے۔
- ۱۲۔ سمجھی ہے وہ غایت جو کہ کم بخت حاصل کے سامنے ہے۔
- ۱۳۔ اور اس کو یہ خیال دلایا جائے گا جہاں کہ مظلوم کوئی سرت عنی نہیں کر ہر ایک اس کی بلا میں گرفتاری سے خوش ہو رہا اور افسوس کرتا ہے کہ عذاب (۱) اس پر زیادہ بخت نہیں ہوا۔
- (۱) عبث عذاب (عذاب الحسن)
- (۱) احسن عذاب (عذاب الحسن)
- ۱۴۔ اسے جانے والے میں اس کے اتارے گئے ہیں اور اس کے عذاب میں زیادتی کرنے والے مالدار کو تکلیف دی جائی۔
- ۱۵۔ اور شیطان اس کے عذاب میں زیادتی کرنے کے لئے وہ اس کے پیش کریں گے جس کی کوہ خواہش کرے گا۔
- ۱۶۔ چس جبکہ وہ شے اس کے ہاتھ میں آجائے گی۔ جب اسے دوسرے شیطان ترشوی کے ساتھ یہ کلامات کہتے ہوئے اچک لے جائیں گے۔ تو یاد کر کہ تو نے اللہ کی محبت کے لئے دنیا پسند نہیں کیا تھا۔ اور اسی لئے چس اللہ ارادہ نہیں کرتا کہ تجھے دیا جائے۔“
- ۱۷۔ ”وہ کیسا بدبخت انسان ہے۔
- ۱۸۔ چس بے شک وہ اپنے آپ کو اس حال میں دیکھے گا جب گذری ہوئی زندگی کی فراخی (آرام) کو یاد کرے گا۔ اور موجودہ (زندگی) کے قادر (حکمتی) کو آنکھوں سے دیکھے گا۔
- ۱۹۔ اور یہ (دیکھے گا) اس نیڑاں کے ذریعے جنکا اس وقت حاصل کرنا اُڑ کا قدرت میں نہیں وہ ابدی نعمتوں (کے آرام) کو پاسکتا تھا۔
- ۲۰۔ اور چوتھا طبقہ پیش اس میں شہوت ران آدمی اتارے جائیں گے (ب) جہاں کوہ لوگ ہوں گے جنہوں نے کہ اللہ کے ان کو

- دیئے ہوئے طریقہ کو بدل دیا تھا۔ شیطان ۲۶۔ اور ابھی وہ ختم نہ ہونے کو آئیں گے کہ جلتے ہوئے غلط کے اندر بخونے میں فرواد ہے جائیں گے۔ اس لئے کہ انہیں کوئی پتھرا پتی جگہ میں رکھا ہوا نہ ہو گا۔
- ۲۷۔ جب اس وقت بھاری پتھر اس کامل آدمی کے دونوں کنڈوں پر رکھے جائیں گے جس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوں گے پس اس کا بدن سرد ہو جائے گا جالیکہ وہ چلا ہو گا۔ اور بوجھ کو ہلکا کیا جائے گا۔
- ۲۸۔ اس لئے کہ کاملی نے اس کے دونوں بازوؤں کی قوت کو زائل کر دیا تھا۔
- ۲۹۔ اور اس کی دونوں پڑلیاں جہنم کے سانپوں کی بیڑیوں میں جکڑی ہوں گی۔
- ۳۰۔ اور اس سے بھی بڑھ کر عذاب کی بات یہ ہو گی کہ اس کے پیچے شیطان اسے دھکایتے اور اس کو زمین پر متعدد مرتبہ پھینک مارتے ہوں گے جالیکہ وہ بوجھ کے پیچے دبا ہو گا۔
- ۳۱۔ بلکہ جب وہ اٹھانے کی حد سے بہت زیادہ بوجھل ہو گا۔ تو اس پر اور دو چند مقدار رکھدی جائے گی۔
- ۳۲۔ اور دوسرے طبقہ میں (ب) تن پرور اتار جائے گا۔
- ۳۳۔ تب وہاں قحط ہو گا۔ اس حد تک کہ کوئی کھانے کی چیز ہی نہیں ملے گی۔ سوا زندہ پھوؤں اور زندہ سانپوں کے جو کہ بڑا درد اتار جائیگا۔ جو اس وقت کوئی کام نہیں کرتا۔
- ۳۴۔ وہاں وہ بڑے بڑے بلند بخل اور شہر بنائے گا۔

(۱) خطاب پھر ملک حساب وہ (عمو) بن آدم

ناک عذاب دیں گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ ۳۱۔ اور اسی کے ساتھ وہ اپنے آپ کو بچانے پیدا ہی نہ ہو گے ہوتے تو یہ ان کے لئے پر قادر نہ ہو گا اس لئے کہ اس کے دنوں اچھا تھا۔ اس بات سے کہ وہ اس قسم کا کھانا ہاتھ اور دونوں پاؤں بند ہے ہوئے ہیں۔

کھا یعنی [KitabofSunnat.com](http://KitabofSunnat.com) اور اس سے بڑھ کر یہ آفت ہو گی کہ وہ ۳۵۔ اور بظاہر شیطان ان کیلئے مرغوب دوسروں کی امانت پر اپنا غصہ ظاہر کرنے پر کھانے (بھی) پیش کریں گے۔ بھی قادر نہ ہو گا۔ اس لئے کہ اس کی زبان ۳۶۔ مگر چونکہ ان کے ہاتھ اور پیر آگ کی ایک اس قسم کی تانت سے بند ہی ہو گی جس کو پیزیوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ ۳۷۔ کر گوشت بینچے والے استعمال کرتے ہیں۔ قدرت نہ رکھیں گے کہ کب کھانا انہیں دکھائی ۳۸۔ پس احت کی گئی جگہ میں (۱) ایک عام دے اور وہ (اس کی طرف) ہاتھ بڑھا گئی۔ عذاب بھی ہو گا جو کہ بہت سے دانوں کے اس ۳۷۔ اور اس سے بڑھ کر یہ آفت ہو گی کہ ملوان (آٹے کی طرح) جس سے روٹی بنائی جو نکل یہ بچوں جن کو وہ شخص کھاتا ہے تاکہ وہ جاتی ہے جمل طبقات دوزخ کو شامل ہو گا۔

اس کے پیٹ میں آگ لگادیں خود بہت جلد ۳۹۔ اس لئے کہ اللہ کے عدل سے آگ باہر نکل آنے پر قادر نہ ہوں گے۔ تب یہ تن اور برف اور کڑکیں اور چک اور گندھک پرور کی شرمگاہ کو پھاڑ چیر کر کھدیں گے۔

۴۰۔ اور جب وہ گندگی اور نجاست میں آلووہ نکلیں گے جس حالت میں کہ وہ ہیں۔ تب دوسرا دفعہ کھاتے جائیں گے۔

۴۱۔ اور جھٹے مزاج والا سب سے پہلے طبقہ میں قیم کیا جائے گا۔ جہاں کل شیطان اور تمام وہ ملوان جو اس سے اوفی درجہ والے ہوں گے اس کی بے ذریعہ اور سکل کریں گے۔

## فصل نمبر ۱۳۶

۴۲۔ تب وہ اسے لاتوں اور گھونسوں سے ۱۔ پس اس ملوان جگہ (ت) میں کافر لوگ ماریں گے۔ اور اس کو اس راستے پر لٹا دیں ہمیشہ قیم رہیں گے۔

گے جس پر کہ وہ چلتے ہیں اپنے پاؤں اس کی (۱) عقاب بغیر حساب وہ (وہو؟) بن آدم (ب) سورہ علی الکافرین عذاب ابداء (ت) وہ مسکین بن آدم گردن پر رکھتے ہوئے۔

۲۔ یہاں تک کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ دنیا سوا اور کوئی دکھنے کہیں گے۔ چیزوں اُنوں سے بھروسی گئی ہے اور اکیلی چڑیا ۱۰۔ اور میں کہتا ہوں میں تم کو یہ بتاتا ہوں کہ ان میں سے صرف ایک دانہ ہر ایک سو برس رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تک وہاں میں دنیا کے ختم ہونے تک اٹھا لے جاتی ہے جائیں گے تا کہ اللہ کے عدل کو دیکھیں (ب) تو البتہ کافر لوگ خوش ہوتے۔ اگر کاش ۱۱۔ تب اس وقت دوزخ ان کے تشریف انہیں دنیا کے تمام ہونے کے بعد جنت میں لانے کے سبب کا چنے گئی۔

۱۲۔ اور اس وجہ سے کہ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) انسانی جسم رکھتے ہیں۔ ہر انسان بدن رکھتے والے پر سے جن پر عذاب کا حکم نافذ کر دیا گیا ہے۔ عذاب اپنے گناہوں کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔

۱۳۔ مگر ان کو تو یہ امید بھی نہیں اس لئے کہ ان کے عذاب کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ کی محبت میں آ کر اپنے گناہوں کی کوئی حد مقرر کرنے کا ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔

۱۴۔ رہے ایمان والے آدمی تو ان کو ایک قسم کرنے کے رہے گا۔ لیکن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں نہ پھریں گے مگر صرف پھر بنے کی مدت تک بغیر عذاب برداشت ایک پہک مارنے کے وقف تک۔

۱۵۔ تب شاگرد لوگ کاپ گئے۔ جب انہوں نے یہ سن اور کہا "آیا اس حالت میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (ت) سے ایمان والے بھی جہنم میں جائیں گے؟" کچھ سچھ فائدہ حاصل کیا ہے۔

۱۶۔ اور جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں گئے شیطان غل چائیں گے اور دکھنے کے دکھنے انگاروں کے یچھے چھپنے کی دوسرے سے کہتا ہو گا "بجا گو! بجا گو! کہ ہمارا دوست کرنے کے لئے۔

(ا) رسول اللہ (ب) اللہ عادل رذلتقاہ (ت) شیاطین عدو محمد (محمد علو الشیاطین) (ث) یا محمد ۲ امنہ

وَثَنْ (ث) مُحَمَّد (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آتَيْـا۔ کے ساتھ رسول اللَّه (خ) کے قریب آئے ۱۵۔ پس جبکہ شیطان اس بات کو نے گا وہ گا۔ جو کچھ سنائے وہ ان سے بیان کرے گا۔ اپنے منہ پر دو ہتر مار کے شور کرتا ہوا کہے گا: ”۱۹۔ پس اس وقت رسول اللَّه کلام کرے گا۔ یہ میرے خلافِ مرضی مجھ سے برتر ہوا ہے اور اور کہے گا: ”۲۰۔ میرے پروردگار اور اللَّه! یہ باتِ محض بے انسانیتی کی گئی ہے۔“ (د) تو اپنای وعدہ مجھہ اپنے بندے سے یاد کر کر جو لوگ میرا دین قول کریں گے۔ وہ ابد تک جہنم میں نہ رہیں گے۔“ ۲۱۔ رہی وہ حالت جو ان مومنوں سے خصوصیت رکھتی ہے جن کے کہ بہتر درجے ہیں مع دو دیگر درجوں والوں کے کہ ان کے پاس ایمان نیک کاموں کے بدون تھا۔ اس لئے کہ پہلا فریق نیک کاموں پر رنجیدہ اور دوسرا بدی کے ساتھ خوش تھا۔ پس یہ سب جہنم میں ستر ہزار سال رہیں گے۔

## فصل نمبرے ۱۳

۱۔ اور ان برسوں کے بعد فرشتہ جبریل جہنم آ۔ تب اس وقت رسول اللَّه کہے گا (ت) میں آئے گا اور انہیں یہ کہتے نے گا کہ ”۲۱۔ اے رب! جہنم میں مومنوں میں سے وہ شخص محمد (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (ج) تیرا ہم سے ملتا ہے جو کہ ستر ہزار سال وہاں رہا ہے پس یہ وعدہ کرنا کہاں ہے کہ جو شخص تیرے دین پڑھو گا وہ جہنم میں ابد تک نہ رہے گا۔“ (ج) ۲۔ ”میں تھجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ اے رب تو ان کو ختم عذابوں سے آزاد کر دے۔“ ۲۲۔ تب اس وقت فرشتہ جبریل جنت کو واپس جائے گا۔ اور اس کے بعد کہ ادب (ج) قال عبسی: بعد ان بد خل عصابة المؤمنین جہنم بھی جرنیل الی جہنم و بواجه المؤمنین وهم بقول یا محمد این وعدک من بقبل دیک لا و دلن؟ بیقی مغلطا فی الدار فما ذا جبریل اخیر محمدا بما سمع من عصابة المؤمنین فذا دی سحداربه فقال یا رب ان وعدک الحق وانت احکم العاکمن د فارصل اللہ تعالیٰ جبریل (بِكَلِيل و اسر نیل و عزرا بنل فاخر جو هم من الناز و اد علومهم الجنة. منه (ج) رسول اللہ.

(ا) اللہ معطی (ب) سورۃ شفاعة محمد بعد القيمة (ت) رسول اللہ (الله مسلطان و لر حسن).

(د) یعنی جبریل۔ بخاتلی در فاتحہ رادر بخیل۔ جیسا کہ نمبرے ۲۲۱ سے واضح ہوا ہے مگر پہلوی نسخہ میں عزرا بخیل کا ذکر ہے جس طرح کہ جبریل زبان میں بجا ہے زراد بخیل عزرا بخیل ہے (ترجمہ)

- ۵۔ اور یہی کام ہے جس کو یہ فرشتے کریں گے دو سال کی مدت تک جنگل کے پھلوں اور ۶۔ اور رسول اللہ (ج) کے دین کا فتح یہاں بزریوں پر زندگی بسر کی جبکہ شاول نے اسکو تک ہو گا کہ ہر دہ شخص جو کہ ان پر ایمان اذیت دی تھی یہاں تک کہ اس نے دو فح لائے گا۔ وہ اس سزا کے بعد کہ میں نے اس کے سوار دنی چھپی تک نہیں۔“
- کی نسبت بیان کیا ہے جنت میں جائے گا ۵۔ قوم نے جواب میں کہا ”اے سید! وہ اگرچہ اس نے کوئی بھی نیک کام نہ کیا ہو۔ لوگ تو اللہ کے نبی اور روحانی خوشی سے غذا اس لئے کہ وہ اس کے دین پر مر آہے۔“
- چیز کو برداشت کر لیا۔
- ۷۔ مگر ان چھوٹے بچوں کا کیا حال ہو گا؟ پھر

اسے اپنے تمام بچے دکھائے۔

۸۔ تب انہوں نے جواب دیا ”میں دن“  
۹۔ پس یہو ع نے کہا ”واجب ہے کہ ہم ان بیس دن کی مدت تک روزہ اور نماز کے لئے منقطع ہو جائیں۔ اس لئے کہ اللہ تم پر رحم کرے گا (۱)

۱۰۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اللہ نے یہ فقط اس لئے ڈالا ہے کہ یہاں لوگوں میں جنون اور اسرائیل کے گناہ کی ابتداء ہو گئی ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے کہا کہ میں (یہو ع) ہی دیکھی اور جنگل کے ساگ پات اور پھلوں ہی اللہ اور اللہ کا بیٹا ہوں۔“

۱۱۔ اور اس کے بعد کہ انہوں نے انہیں دن

۱۲۔ اور ہمارے باپ داد اللہ کے نبی نے روزے دکھ لئے جیسوں دن کی صبح کو کھیتوں

## فصل نمبر ۱۳۸

۱۔ اور جس وقت صبح نکلی سوریے ہی شہر کے مردے۔ اس وقت یہو ع نے ان کی مصیبت پر ترس کھایا اور کہا ”فصل کی کٹائی میں کتنے دن باقی رہ گئے ہیں؟“

۲۔ اور انہوں نے منت کر کے کہا ”اے سید! ہم پر رحم کا سلے کہ کیڑوں نے اس سال میں واؤں کو کھایا ہے اور ہم اس سال اپنی سرزین کے اندر روٹی کو حاصل نہ کر سکتے ہیں“

۳۔ یہو ع نے جواب دیا ”یہ تمہیں کیا خوف ساگری ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کے خادم ایمیا نے اخاب کے اس کوستانے کی مدت میں تین سال تک روٹی کی خشک ہی نہیں دیکھی اور جنگل کے ساگ پات اور پھلوں ہی اللہ اور اللہ کا بیٹا ہوں۔“

۴۔ اور ہمارے باپ داد اللہ کے نبی نے روزے دکھ لئے جیسوں دن کی صبح کو کھیتوں

- اور پتوں کو خنک گیوں سے چھپا ہوا دیکھا۔ روتے ہوئے تیری جستجو کی۔“
- ۱۲۔ جب وہ یہ نوع کی طرف دوڑے اور ہر ۳۔ تب یہ نوع نے جواب میں کہا: ”میں اس لئے بھاگ آیا کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ شیطانوں چیز اس سے بیان کی۔
- ۱۳۔ پس جبکہ یہ نوع نے اس بات کو سنا اللہ کی ایک فوج میرے لئے وہ سامان کر رہی ہے کا مشکر کیا اور کہا: ”بھائیو! جاؤ اور وہ روٹی کر تم تھوڑی دری میں اس کو دیکھ لو گے۔“
- جمع کرو۔ جو کہ اللہ نے تمہیں عطا کی ہے ۴۔ پس عنقریب کا ہنوں کے سردار اور قوم کے شیوخ مجھ پر انہ کھڑے ہوں گے اور رومانی جمع کر لی کہ انہیں یہ پتا نہیں لگتا تھا کہ اسے ۵۔ کیونکہ وہ ڈرتے ہیں کہ میں اسرائیل کا ملک غصب کرلوں گا۔
- ۶۔ تب قوم نے گیوں کی اتنی وافر مقدار حاکم سے میرے قتل کا حکم طلب کریں گے۔
- ۷۔ کیونکہ وہ ڈرتے ہیں کہ میں اسرائیل کا خوشحالی کا سبب ہوئی۔
- ۸۔ اور یہ بات اسرائیل میں ارزانی ۹۔ اور اس کے علاوہ میرا ایک شاگرد مجھے چھ
- ۱۰۔ تب ملک کے لوگوں نے آپس میں کر دے گا جیسے کہ یوسف مصر میں بیچا گیا تھا۔
- ۱۱۔ صلاح کی کہ یہ نوع کو اپنا بادشاہ بنانا چاہیئے۔
- ۱۲۔ مگر عادل اللہ عنقریب اس کو منبوط ۱۳۔ توبہ یہ نوع نے اس بات کو معلوم کیا باندھ لے گا (۱) جیسے داؤ دنی کہتا ہے (۱) وہ ان کے پاس سے بھاگ گیا۔
- ۱۴۔ اور اس سبب سے شاگردوں نے پندرہ کھوارا۔ وہ خود اس کے اندر گرے گا۔
- ۱۵۔ دن کوشش کی تاکہ اس کو حللاش کریں۔ (۸) مگر اللہ مجھکو چھڑایا گا (ب) ان کے ہاتھوں سے اور مجھے دنیا سے اٹھایا گا۔
- ۱۶۔ تب تینوں شاگردوں نے تسلی۔
- ۱۷۔ بہر حال یہ نوع کو اس لکھتے والے اور دی ”تم نہ ڈر وہ اس لئے کہ تم میں سے یقoub اور یوحتانے پالیا۔“
- ۱۸۔ ایک بھی مجھ کو ”وہ من کے حوالے نہ کرے گا“، پس ان کو اس بات سے کچھ ”اے معلم! تو ہمارے پاس سے کیوں بھاگ آیا؟ پس تحقیق ہم نے تجھ کو ڈھونڈا (۱) اللہ ذاتquam (ذواتقام) (ب) اللہ حافظ۔
- بھائیکہ ہم رنجیدہ تھے بلکہ تمام شاگردوں نے (۱) زبور ۱۵:۹ ۶:۵

## فصل نمبر ۱۳۹

۱۹۔ اس لئے کہ دنیا کے دوست رکھنے والے تسلی ہوئی۔  
۲۰۔ اور بعد کے دن میں یہ نوع کے موت کے بارہ میں نہیں سوپتے۔  
شامگروں میں سے چھتیس شاگردوں دو۔ دو۔ بلکہ جس وقت ان سے کوئی شخص اس کر کے آئے اور وہ دمشق میں باقی شاگر کے بارہ میں گفتگو کرتا ہے یا اس کے کلام کی دوں کا انتظار کرتا ہوا نہ سبھ اڑا۔  
” طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔“

## فصل نمبر ۱۲۰

۲۱۔ اور ان میں سے ہر ایک عالمگین ہوا اس لئے کہ انہوں نے معلوم کیا کہ یہ نوع اب بہت جلد دنیا سے جانے والا ہے۔

۲۲۔ ”اے لوگو! میری بات حق مانو کہ میں دنیا میں ایسے امتیاز کے ساتھ آیا ہوں کہ وہ کسی کو نہیں دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ (ب) کو بھی نہیں عطا ہوا۔ اس لئے کہ ہمارے اللہ نے انسان کو دنیا میں ہمیشہ رکھنے کے لئے نہیں پیدا کیا (ت) بلکہ اس کو جنت میں رکھنے کے واسطے۔

۲۳۔ اور یہ تحقیق شدہ بات ہے کہ جس شخص کو یہ کچھ بھی امید نہ ہو کہ وہ رومانیوں سے کوئی چیز حاصل کرے اس لئے کہ اس کی شریعت سے اپنی شریعت والے ہیں۔ ایسا شخص بھی نہ چاہے گا کہ اپنا دلن اور جو کچھ اس کے پاس ہے سب کو چھوڑ دے اور رو میہ کو دلن بنانے کے لئے چلا جائے یہ تھان کر کر پھر واپس نہ آئے گا۔

۲۴۔ اور اس کی خواہش اس بات کی طرف

۲۵۔ اسی لئے یہ نوع نے اپنے دہن کھولا اور کہا ”تحقیق جو شخص بغیر یہ جانے ہوئے کہ وہ کہاں جا رہا ہے چلے گا البتہ بد بخت ہے۔“

۲۶۔ اور اس سے بھی بد بخت وہ آدمی ہے جو کہ قدرت رکھتا اور جانتا ہے کہ کیونکر کسی اچھی سر امیں پہنچے گا مگر اسی کے ساتھ وہ چاہتا ہے کہ گندے راستے اور میہنے اور چوروں کے گواہ نہ سبھ جائے۔

۲۷۔ اور اسے بھائیو! تم مجھے بتاؤ کہ یہ دنیا ہی ہمارا دلن ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ پاک انسان دنیا میں جلا دلن کر کے نکالا گیا تھا۔

۲۸۔ پس وہ اس میں اپنے گناہوں کی سزا بھلتا ہے کہ اسیہ ملکن ہے کہ کوئی جلا دلن ایسا نہیں جو اپنے دلمند دلن کی طرف واپسی کی پرواہ نہ کرتا ہو بحالیکہ: اپنے تینیں فاقہ میں پار رہا ہے!

۲۹۔ تینی بات یہ ہے کہ عقل اس کو ناپسند کرے گی۔ اگر تجربہ اس کو روشن ولیل کے ساتھ ثابت کر رہا ہے۔

(۱) سورۃ الموت (ب) اللہ عالق.  
(۲) باللہ حی۔

- اس وقت بہت یہ کم ہو گی۔ جبکہ تیر کو خصلہ لارے۔ نظر میں پاک لوگوں کی موت گرانقدر ہے۔
- ۳۔ پس میں تم سے مجھ کہتا ہوں کہ بیشک ایسا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیوں؟ ہی ہو گا۔ اور سلیمان اللہ کا نبی میرے ساتھ ۱۳۔ میں تم کو بتاتا ہوں۔
- (مل کر) فریاد کرتا ہے کہ: ”اے موت ۱۴۔ اس لئے کہ جب کمیاب چیزیں گراں تیری یاد کس قدر تنخ ہے ان لوگوں کے لئے قیمت ہیں۔ اور ان لوگوں کا مرنا جو کہ اچھی جوانی شروع میں آ رام اٹھاتے ہیں۔“ طرح مرتے ہیں کمیاب ہے لہذا وہ اللہ ۵۔ میں یہ بات اس لئے نہیں کہتا کہ مجھ پر ہمارے خالق (۱) کی نظر میں قسمی ہوا۔ اسی وقت مر جانا لازم ہے۔
- ۶۔ بھائیکہ میں جاتا ہوں کہ میں دنیا کے ختم کام کو شروع کرتا ہے تاکہ اس کی غرض کا ہونے تک زندہ رکھا جاؤں گا۔ کوئی اچھا نتیجہ پیدا ہو۔
- ۷۔ مگر میں تم سے یہ بات اس لئے کہتا ہوں ۱۶۔ خرابی ہوتیری اے بد بخت آدمی جو کہ اپنے تاکہ تم سیکھ لو کہ تم کیونکر مر دے گے۔ پاجاموں کو خود اپنے اوپر فضیلت دیتا ہے۔
- ۸۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ث) اگر میں کسی ۱۷۔ اس لئے کہ جب وہ کپڑے کو چھاڑتا چیز کو اچھی طرح نہ کرو۔ خواہ ایک ہی ہے اس کے چھاڑنے سے پہلے اس کا بخوبی مرتبہ (۱) تو وہ اس پر دلالت کرے گا۔ کہ اندازہ کر لیتا ہے اور جب اس کو چھاڑ لیا پھر اس کی مشق کرنا ضروری ہے اگر میں اس کو توجہ کے ساتھ سے سیتا ہے۔
- ۹۔ مگر اس کی زندگی جو کہ مرنے کے لئے پیدا ۱۸۔ بخوبی کرنا چاہتا ہوں
- ۱۰۔ آیا تم نے دیکھا ہے کہ اس کے زمانہ میں ہوئی ہے اس لئے کہ نہیں مرنا مگر جو کچھ کہ پیدا فوچی سپاہی کیونکر آپس ہی میں لا ایک کی مشق ہوتا ہے پس کس لئے انسان اس (زندگی) کا کرتے ہیں کہ گویا وہ باہم لڑ رہے ہیں؟ موت کے ساتھ اندازہ نہیں کرتا؟
- ۱۱۔ اور اس شخص کے لئے جس نے کری تعالیٰ ۱۹۔ آیا تم نے معماروں کو دیکھا ہے کہ وہ شہ پاٹی ہو کر مرنا کیونکر اچھا ہوتا ہے۔ یہ بات کیونکر کوئی پتھر نہیں رکھتے مگر یہ کہ بنیاد ان کی کیسے میسر ہو گی کہ وہ اچھی موت مرے۔ آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے۔ پس وہ اس داد دنی نے کہا ہے (۲) پروردگار کی کا اندازہ لگاتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ آیا وہ سیدھی ہے تاکہ دیوار گرنے جائے۔

(۱) باللہ علی (۱) زبرو ۱۵: ۱۲۔ ۱۳۔ ایطالی زبان کے نام

(۲) اللہ خالق

کی عبارت کوں ہوں ہے (مترجم)

۲۰۔ خرابی ہے اس مصیبت زدہ آدمی کیلئے سوئی کے ناکے میں تاگے کے بدالے درخت اس لئے کہ اس کی زندگی کی عمارت غفریب کھجور کے تنے داخل کرے تو اس کے کام کا بڑی طرح مہدم ہو جائے گی کیونکہ وہ موت انجام کیا ہو گا؟  
کی بنیاد کی جانب نہیں کرتا ہے۔“

۸۔ بے شک وہ بیکار کوش کرتا ہے اور اس کے پڑوی اسے حقارت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔

۹۔ پس انسان نہیں دیکھتا کہ وہ اس کو ہمیشہ ہی کیا کرتا ہے۔ بھالیکہ وہ زمین کی اچھی چیزوں (مالوں) کو جمع کیا کرتا ہے۔

۱۰۔ اس لئے کہ موت ہی وہ سوئی ہے کہ حق یہ ہے کہ وہ ننگا پیدا ہوتا ہے۔

۱۱۔ اور کیا فتح ہے اس کے لئے جب وہ مردہ زمین کی اچھی چیزوں کے کھجور کے تنے ہونے کی حالت میں خاک کے نیچے سکریز ہوا؟ اسکے ناکر میں داخل نہیں کئے جاسکتے۔

۱۲۔ سوا ایک پھٹے کپڑے کے کچھ بھی نہیں اور باوجود اس کے وہ اپنی دیوانگی سے جس میں وہ لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اور یہی وہ ہمیشہ یہی کوش کرتا ہے کہ اپنے کام میں بدلہ ہے جو اسے دنیاویتی ہے۔ کامیاب ہو۔ مگر بے کار۔

۱۳۔ اور جبکہ ہر ایک عمل میں یہ واجب ہے کہ ابتداء اور انتہاء کی نسبت پر کوئی وسیلہ ہوتا کہ میں صح نہ مانے اس کو چاہیے کہ قبروں میں تازے اس لئے کرو ہاں وہ حق کو پائے گا۔

۱۴۔ اس کا اچھے انجام تک پہنچانا ممکن ہو تو اس انسان کا انجام کیا ہونے کی امید ہے جو کہ دنیا کی دولت مندی کی خواہش کرتا ہے؟

۱۵۔ اس لئے سوار خدا کے خوف کے بارہ میں در رہے تو اس کو چاہیے کہ قبر کی کتاب کا مطالعہ کرے۔

۱۶۔ اس لئے کرو ہیں اپنے خلاص کی اصلی نبی کہتا ہے کہ ”تحقیقِ گنہگار البتہ بہت ہی تعلیم پائے گا۔

۱۷۔ اس لئے کہ جب وہ دیکھے گا کہ انسان کا

۱۸۔ اگر کوئی درزی یہ کوش کرے کہ کسی بدن کیزوں کی خوارک ہونے کے لئے

۱۹۔ محفوظ رکھا جاتا ہے اس وقت سیکھ جائے کہ

## فصل نمبر ۱۳۱

۱۔ ”تم مجھ کو بتاؤ کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے وہ کیونکر پیدا ہوتا ہے؟“

۲۔ حق یہ ہے کہ وہ ننگا پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ اور کیا فتح ہے اس کے لئے جب وہ مردہ زمین کی اچھی چیزوں کے کھجور کے تنے ہونے کی حالت میں خاک کے نیچے سکریز ہوا؟ اسکے ناکر میں داخل نہیں کئے جاسکتے۔

۴۔ سوا ایک پھٹے کپڑے کے کچھ بھی نہیں اور باوجود اس کے وہ اپنی دیوانگی سے جس میں وہ لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اور یہی وہ ہمیشہ یہی کوش کرتا ہے کہ اپنے کام میں بدلہ ہے جو اسے دنیاویتی ہے۔ کامیاب ہو۔ مگر بے کار۔

۵۔ پس جبکہ ہر ایک عمل میں یہ واجب ہے کہ ابتداء اور انتہاء کی نسبت پر کوئی وسیلہ ہوتا کہ میں صح نہ مانے اس کو چاہیے کہ قبروں میں تازے اس لئے کرو ہاں وہ حق کو پائے گا۔

۶۔ اس کا اچھے انجام تک پہنچانا ممکن ہو تو اس انسان کا انجام کیا ہونے کی امید ہے جو کہ دنیا کی دولت مندی کی خواہش کرتا ہے؟

۷۔ بیٹھ کر مر جائے گا جیسا کہ (۱) اللہ کا

۸۔ اس لئے کرو ہیں اپنے خلاص کی اصلی تعلیم پائے گا۔

۹۔ اسی موت مرے گا۔“ (ت)

۱۰۔ اگر کوئی درزی یہ کوش کرے کہ کسی بدن کیزوں کی خوارک ہونے کے لئے

۱۱۔ محفوظ رکھا جاتا ہے اس وقت سیکھ جائے کہ

دنیا بدن اور حس سے ذرتا رہے۔  
۱۶۔ تم مجھے بتاؤ کہ اگر وہاں کوئی راستہ اس نسبت دوسرے کے بہت سخت غرور اور حال پر ہے کہ اگر اس کے ساتھ آدمی بچ میں بدکاری میں ذوب کر زندگی بس کرے۔“  
چلتے تو بے خوف چلا جائے۔ لیکن، اگر دونوں کناروں پر چلتے تو اپنا سر پھوڑے۔

۱۷۔ تم کیا کھو گے جبکہ تم لوگوں کو اس بارہ میں باہم مجھڑتے اور ایک دوسرے پر پیش!۔ یہ کہ خائن یہودا نے دیکھا کہ یہ نوع ندی کرتے دیکھو گئے تاکہ وہ کنارہ سے زیادہ بھاگ گیا ہے وہ اس بات سے ناامید ہو گیا تریب ہوں۔ اور اپنے آپ کو خود قتل کریں؟

۱۸۔ تمہارا وہ تجھ کس قدر رخت ہے۔ جو اس وقت ہو گا جتنی یہ ہے کہ تم کھو گے کہ ضرور یہ لوگ

جو کہ اس (یہوع) کو اللہ کی محبت میں دی جاتی تھی۔ آفت زدہ اور دیوانے ہیں اور پیشک اگر وہ پاگل نہ ہوں گے تو ضرور وہ مایوس لوگ ہیں۔“

۱۹۔ پس اس (یہودا) نے یہ آرزو کی کہ یہ نوع اسرائیل پر بادشاہ ہو جائے۔ اور یہ شاگردوں نے جواب میں کہا: ”یہ تینکدی صحیح ہے۔“

۲۰۔ اس وقت یہ نوع رو یا اور کہا تحقیق دینا کرو۔ خود بھی ایک معزز آدمی ہو جائے گا۔

۲۱۔ اس وقت یہ نوع رہیں۔ پس جبکہ اس کی یہ آرزو مٹ گئی اس نے کے عاشق بے شک وہ ایسے ہی ہیں۔

۲۲۔ اس لئے کہ اگر وہ اس عقل کے موافق اپنے دل میں کہا: ”اگر یہ آدمی نبی ہوتا تو زندگی بس کرتے جس نے کہ انسان میں البتہ جان لیتا کہ میں اس کے روپوں کو ایک اوسم درجہ کی جگہ لے لی ہے تو ضرور وہ چراتا ہو اور ضرور وہ خفا ہوا ہوتا۔ اور اپنی اللہ کی شریعت کی پیروی کرتے اور ابدی خدمت سے مجھ کو نکال دینا اس لئے کہ وہ موت سے چھکارا پا جاتے۔

۲۳۔ مگر وہ پاگل ہو گئے اور خود اپنی جان چھاگتا ہیسے کہ اللہ اس کو دینے کا ارادہ کرتا ہے (ب) کے خونی دشمن بن گئے۔ اس لئے کہ وہ بدن اور دنیا کی چیزوں کرتے ہیں۔ اس بارہ میں (۱) سورہ الحائن (ب) اللہ الرحمن

- ۱۔ پس میرے واسطے اب یہ مناسب تر ہے شریعت سے اچھی ہیں۔ اور ہماری شریعت کی کوئی پرواہ کرنے والے نہیں۔ جیسے کہ ہم فریسوں سے مل جاؤں۔ اور پھر ہم سب دیکھیں کہ کس طرح میں اس (یوں) کو ان کے حوالے کر سکوں گا۔ تب میں اس ذریعہ سے کچھ فتح حاصل کرنے کا موقع پاؤں گا۔“
- ۲۔ اور اسی سب سے ہم قدرت رکھتے ہیں کہ جو چاہیں وہ کر لیں۔
- ۳۔ پس اگر ہم نے ظلٹی کی تو ہمارا اللہ رحمہ ہے۔ قربانی اور روزہ کے ساتھ اس کا راضی ہاتھیا نہیں ہے۔
- ۴۔ مگر جبکہ یہ آدمی با دشاد ہو گیا تو ہرگز نہ راضی ہتھیا جائے گا۔ مگر جبکہ اللہ کی عبادت دیے ہیں ہوتے دیکھتے جیسی کہ مویں نے لکھی ہے۔
- ۵۔ اور اس سے بڑھ کر آفت کی بات یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ نہیں (۱) (ادوی کی نسل سے نہ آئے گا۔ (جیسا کہ اس کے نہایت خاص شاگرد نے ہم سے کہا ہے بلکہ وہ کہتا ہے کہ در حقیقت وہ (نہیں) اُنمیل کی نسل سے آئے گا۔
- ۶۔ کیونکہ وہ ہماری تقلید (رسومات) کو ساتھ کیا گیا تھا نہ کہ اسحاق کے ساتھ۔
- ۷۔ تب اس جیسے آدمی کی حکومت کے ماتحت ہمارا کیا انجام ہو گا؟ یقیناً ہم اور ہماری اولاد سے کوئی کیا نتیجہ ہو گا؟
- ۸۔ یقینی امر ہے کہ اُنمیل کی اولاد کے (سب) بتاہ ہو جائیں گے۔
- ۹۔ اس لئے کہ جب ہم اپنی خدمت سے آدمی روانیوں کے خذدیک صاحب نکال دیے جائیں گے تو ہم مجبور ہوں گے وجاہت ہو جائیں گے۔ تب یہ ان کو ہمارا کہا پتی روٹی علیہ کے طور پر نہیں۔
- ۱۰۔ حالانکہ اس وقت یہ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا ایک بادشاہ اور ایک حاکم دونوں ہماری (۱) رسول۔

بن جائیں گے جیسا کہ قدیم زمانہ میں تھا۔  
۲۲۔ پس جبکہ کانوں کے سردار نے مجھ سے کہا کہ مجھ پر وہاں جانا واجب ہے۔  
۲۔ اور اس بناء پر یسوع ناصرہ کو آیا روز بیت کی صبح کو۔  
۷۔ پس جب وہاں کے یونینے والوں پر واخی ہوا کہ وہی یسوع ہے ہر خپش نے اس کے دیکھنے کی خواہش کی۔  
۸۔ یہاں تک کہ ایک محصول لینے والا جس کا نام ”زکا تھا“<sup>(۱)</sup> اس قدر پستہ قد تھا کہ جمیع کی کثرت کے ہوتے ہوئے وہ یسوع کے دیکھنے پر قادر نہ ہوتا، تب وہ ایک گول کے درخت پر چڑھ گیا اس کی چوٹی تک۔

۹۔ اور وہاں منتظر ہو کر یہاں یہاں تک کہ یسوع اس جگہ میں ہو کر گزرے، بھالیکہ وہ جمیع کی طرف جا رہا ہو۔

۱۰۔ پس جبکہ یسوع اس جگہ پہنچا اس نے اپنی دونوں آنکھیں اوپر اٹھا میں اور کہا ”اے زکا! تو یعنی اتر آ۔ اس لئے کہ میں تیرے گھر میں قیام کروں گا۔“

۱۱۔ تب وہ آدمی اتر آیا۔ اور اس نے خوشی کے ساتھ اس (یسوع) کو بوسہ دیا اور بہت بڑی دوستت کی۔

۱۲۔ پس فرمی لوگ سنہ بگاڑ کر یسوع کے شاگردوں سے کہنے لگے: تمہارا معلم محصول لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کیوں کھانا کھانے گیا ہے؟

۱۳۔ یسوع نے جواب میں کہا: طیب مریض کے گھر کس سبب سے جاتا

اس رائے کو سنا اس نے جواب میں کہا: ”ہمیرے دوں اور حاکم کے ساتھ اتفاق کرنا واجب ہے۔“

۲۳۔ اس لئے کہ قوم اس جانب پہنچاں رکھتی ہے اور ہم بغیر فوج کے کچھ نہیں کر سکتے۔

۲۴۔ اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم فوج کے ذریعہ سے یہ کام کر سکیں گے۔

۲۵۔ پس اپنے فیما میں مشورہ کرنے کے بعد انہوں نے اس (یسوع) کو رات کے وقت گرفتار کرنے کا رائے قرار دی جبکہ حاکم اور ہمیرے دوں اس بات پر راضی ہوں۔

## فصل (ب) نمبر ۱۲۳

۱۔ اور اس وقت اللہ کی شہیت سے تمام شاگرد مذشیں میں آگئے۔

۲۔ اور اسی دن میں غدار نہپودا نے اپنے سوا اوروں کی نسبت بہت زیادہ یسوع کے غائب ہو جانے پر رخ کا اظہار کیا۔

۳۔ اسی لئے یسوع نے کہا: ”ہر خپش کو اس آدمی سے ذرنا چاہئے، جو بلا وجہ تیرے لئے محبت کی ولیس قائم کرے۔“

۴۔ اور اللہ نے ہماری بصیرت لے لی تاکہ ہم نہ جانیں کہ یسوع نے یہ کس غرض سے کہا ہے؟

۵۔ اور سب شاگردوں کے آجائے کے بعد یسوع نے کہا: ”اب ہمیں جلیل کو

۵۔ میر تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم اس کو  
نہیں جانتے ہو۔  
۶۔ پس میری بات سننے کے لئے  
متوجہ ہو۔  
۷۔ تحقیقِ اخوند (۱) اللہ کا خلیل جو  
کہ اللہ کے ساتھ، حق کے ساتھ (۱) جملہ  
رہا، دنیا کی پرواہ نہ کرتا ہو افراد میں منتقل  
کرو یا گیا ہے۔  
۸۔ اور وہ اس جگہ قیامت کے دن  
تک مقیم رہے گا اس لئے کہ جب دنیا کا  
خاتمه نزدیک ہو گا وہ ایسا ایک دوسرے  
کے ساتھ دنیا میں پھر لوٹ کر آئے گا۔  
(ب)

۹۔ پس جب آدمیوں نے اس بات  
کو چانا، انہیوں نے اپنے پیہا کرنے والے  
اللہ (یہ) کو فردوس کی زندگی کی وجہ سے  
ڈھونڈنا شروع کیا۔

۱۰۔ اس لئے آنکھائیوں کا زبان  
میں فردوس کے لفظی معجزہ یہ ہیں کہ ”وَهُنَّاَنُكُمْ  
ڈھونڈھتے ہیں“۔

۱۱۔ کیونکہ وہیں یہ نیک نام آدمیوں  
سے مٹھا کرنے کے طور پر (لیا جانا) شروع  
ہوا ہے۔

۱۲۔ اس واسطے کہ کنعان والے  
بتوں کی پرستش میں ذوبہ ہوئے تھے جو کہ  
انسانی ہاتھوں ہی کی عبادت ہے۔  
۱۳۔ اور اسی بناء پر کنعانی جب کس

ایک کوان

(۱) ذکر اور لیکر فقص (ب) اول درویش۔

(۱) پیدائش: ۵:۳۷۔

ہے۔ (۱)

۱۴۔ تم مجھے یہ بتاؤ (پھر) میں تم کو  
بتاؤں گا (۲) کہ میں وہاں کیوں گیا۔

۱۵۔ فرمیسوں نے جواب دیا ”بیمار کو  
شفادی نے کے لئے۔

۱۶۔ یوں نے جواب میں کہا  
”پیشک تم کے سچ کہا ہے اس لئے کہ  
تندروں کو کسی طیب کی کوئی ضرورت نہیں  
بلکہ فقط پاروں ہی کو حاجت ہے۔“

## فصل (۱) نمبر ۱۲۲

۱۔ تم ہے اس اللہ کی جان کی (ب)  
کہ میری جان اس کے حضور میں استادہ  
ہو گی کہ تحقیق اللہ اپنے نبیوں اور خادموں کو  
دنیا میں اس لئے بھیجا ہے (ف) کہ گنہگار  
تو بکریں۔

۲۔ ان کو ٹیکوکاروں کے واسطے  
نہیں بھیجا کیونکہ ان کو توبہ کی کوئی حاجت  
ہی نہیں جس طرح کہ پاک و صاف آدمی کو  
حمام کی حاجت نہیں ہوتی۔

۳۔ مگر میں تم سے سچ کہتا ہوں، کہ  
اگر تم سچ فرمی ہوتے تو البتہ تم میرے  
گنہگاروں کے پاس ان کی نجات کے لئے  
جانے سے خوشنہ ہوتے۔

۴۔ تم مجھے کہ بتاؤ کہ آیا تم اپنا مشاہ  
(پیش کا وقت) جانتے ہو اور یہ کہ کس لے  
دنیا نے فرمیسوں کو یوسدہ نیاشروع کیا ہے؟

(۱) سورہ آزادس ”اور لیں“ (ب) پاٹ  
جی۔ (ت) اللہ مرزا (۲) لوتا:۵ (۳) لوتا:۱۰  
(۴) (۳)

لوگوں میں سے کچھ تھے جو کہ ہماری قوم میں سے بھی راندہ درگاہ نہ تھا۔ بلکہ سب کے سب دنیا سے الگ ہو گئے ہوتے تھے تاکہ اللہ کی خدمت اللہ کے برگزیدہ تھے۔

کریں تو نصیحت کے طور پر (اسکو) فریں (ث) کہتے ۳۔ مگر اس وقت بحالیکہ اسرائیل میں ایک سو تھے۔ یعنی ”وہ خدا کوڈھونڈھتا ہے۔“ اور کی ہزار فریسی ہیں پر شاید اگر خدا کو منکور ہو تو

”گویا کہ وہ کہتے تھے کہ اے پاگل تیرے ہر ایک ہزار میں ایک ای ہی برگزیدہ پایا جائے۔“

پاس تو ہتوں کی کچھ مورثیں ہی نہیں ہیں پس ۴۔ تب فریسیوں نے جھلا کر جواب دیا ”تو تو ہوا کو پوچھتا ہے لہذا اپنی عقینی کی طرف نظر اس صورت میں اب ہم سب راندہ درگاہ کراو رہا رہے ویو تاؤں کی پرستش کرو۔ ہیں اور ہمارے دین کو مردو دہنا تا ہے؟“

۵۔ تب یوسع نے کہا ”میں تم سے بچ کھتا ہوں۔“ یوسع نے جواب میں کہا: ”میں اصل ہوں کہ تمام اللہ کے تدبیحی اور اس کے انبیاء فریسیوں کے دین کو مردو دہنیں سمجھتا۔ بلکہ فریسی تھے نہ تمہاری طرح مخفی نام کے بلکہ ستودہ جانتا ہوں اور کہ میں اس کے لئے فی الحقيقة عمل۔“

۶۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے تمام کاموں میں اللہ کو طلب کیا اپنے خالق کو (ج) اور اللہ کی محبت میں اپنے شہروں میں جمع کرده سامانوں کو چھوڑ دیا۔ پس انہیں بچ ڈالا۔ اور اللہ کی محبت میں فقروں میں دے دیا۔“

ہمارے باپ (۱) کی شریعت کے ساتھ ہی انسانی حکمت کو بھی ودیعت رکھا ہے۔“

۷۔ تب فریسی حیران رہ گئے جبکہ انہوں نے ایلیا کی کتاب کا نام سن۔ اس لئے کہ انہیں اپنی روایتوں کے ذریعہ معلوم ہوا تھا کہ تعلیم کسی نے محفوظ نہیں کی ہے۔

۸۔ لہذا انہوں نے ایسے کاموں کے بہانہ

## فصل نمبر ۱۳۵

۱۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (خ) البتہ اللہ کے خلیل اور نبی ایلیا کے زمانہ میں بارہ بیاڑا تھے جن پر سترہ ہزار فریسی رہا کرتے تھے۔

۲۔ اور اس بڑی بھارتی تعداد کے اندر ایک

(ث) ادرویس لسان فارمہر. منه (ج) اللہ خالق (ح) سورہ درویس (خ) باللہ حی۔

(۱) اللہ سلطان۔

سے کہ ان کا کرنا واجب ہوتا ہے وہاں سے واجب ہے کہ اپنے گھروں کے دروازوں پلے جانے کا ارادہ کیا۔ اور روشندانوں کو مضمونی سے بند کریں۔

۱۰۔ اس وقت یہ نوع نے کہا "اگر تم فریسی ۱۶۔ اس لئے کہ آقا نہیں ہوتا کہ اپنے گھر ہوتے تو پیشک ہر ایک کام کو چھوڑ دیتے اور کے باہر (ایسی جگہ) پایا جائے جہاں کو وہ اس بات کا لحاظ کرتے۔ اس لئے کہ فریسی (ہونا) پسند نہیں کرتا۔ محض اکیلے اللہ ہی کو ڈھونڈھتا ہے۔" ۷۔ لہذا تم اپنے شعوروں کی تکھیانی اور اس لئے وہ الجھاؤ میں پھنس کر رک گئے اپنے قلب کی نگرانی کرو۔ اس لئے کہ اللہ ہم تا کہ یہ نوع کی جانب متوجہ ہوں جس نے میں سے باہر اس دنیا میں نہیں پایا جاتا جس کو بسلسلہ کلام کہا۔ (ب)

۱۲۔ ایلیا اللہ کا بندہ (کیونکہ وہ اپنی چھوٹی ۱۸۔ ان لوگوں پر جو کہ نیک کام کرنے کا ارادہ کتاب کو یونہی شروع کرتا ہے) یہ ان سب کرتے ہیں۔ واجب ہے کہ اپنے نفس کا لوگوں کے لئے لکھتا ہے جو چاہتے ہیں کہ اللہ ملاحظ کریں۔ اس لئے کہ انسان کو یہ بات کچھ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ (ت) فائدہ نہیں دیتی کہ وہ ساری دنیا کو فتح میں رفتار کریں۔

۱۳۔ حقیق جو شخص کہ بہت زیادہ تعلیم حاصل ۱۹۔ وہ لوگ جو کہ دوسروں کو تعلیم دینے کا ارادہ کرنا پسند کرتا ہے وہ اللہ سے بہت کم ڈرتا ہے کرتے ہیں۔ ان پر واجب ہے کہ دوسروں کی (۱) اس لئے کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے۔ وہ نسبت افضل زندگی سر کریں۔ اس لئے کہ اس اسی بات پر تقاضت کرتا ہے۔ کہ فقط اسی چیز کو شخص سے جو خود ہم لوگوں سے کم تر جانتا ہے۔ جان لے جس کا اللہ ارادہ کرتا ہے۔ کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

۱۴۔ "حقیق جو شخص بناوٹی بات ڈھونڈتا ۲۰۔ پس اس حالت میں گنہگار اپنی زندگی کی ہے۔ وہ اس اللہ کو خلاش نہیں کرتا جو کہ بجز اصلاح کیوں کر کرے گا۔ بحالیکہ وہ ایسے آدمی ہماری خطاؤں پر جھکر کیاں دینے کے اور کچھ کو اپنے تین تعلیم دینے سنتا ہے جو کہ اس نہیں کرتا۔"

۱۵۔ "ان لوگوں پر جو اللہ کو خلاش کرنا چاہیں ۲۱۔ جو لوگ اللہ کی جستجو کرتے ہیں ان پر

واجب ہے کہ ہر تک دن میں ایک ہی دفعہ ۳۳۔ ان پر واجب ہے کہ وہ نماز کے اس جگہ کو جایا کریں جہاں کہ دنیا والے دوران میں اس طرح خوف کے ساتھ ہوں۔

استادہ رہیں کہ گویا وہ آنے والے روز  
حساب کے سامنے استادہ ہیں۔

دو سال کے اعمال اس شغل کے خصوص سے ۳۴۔ اس لئے کہ یہ ممکن ہے کہ ایک ہی دن میں کرنے جائیں جس کو کائلہ طلب کرتا ہے (۲)۔

۳۵۔ پس تم اب اللہ کی خدمت کرو اس شریعت کے ساتھ جو کہ اللہ ہی نے تم کو موسیٰ دنوں قدموں کے سوا کہیں نظر نہ کرے۔

۳۶۔ جب وہ کلام کرے تو اس پر لازم ہے اس لئے کہ اسی طریقے سے تم اللہ کو پڑا گے۔

کہ ضروری بات کے سوا اور کچھ نہ کہے۔

۳۷۔ اور پیشک تم ہر زمانہ اور ہر جگہ میں اس بات کو معلوم کر دے گے کہ ”بے شک تم اللہ میں ہو اور اللہ تم میں ہے۔“

۳۸۔ ”اے فریسوایا یہے ایلیا کی کتاب۔“ اسے سوچتے ہوئے کہ یقیناً وہ آئندہ دن کون پہنچیں گے (پکڑیں گے)۔

۳۹۔ اس لئے میں (سلسلہ غن پر) واپس آتا اور تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم فریی ہوتے تو البتہ ہوئے جیسے کہ آدمی سانس لیتا ہے۔

۴۰۔ چاپئے کہ ایک آدمی کا لباس (۲) جانوروں کی کھال کا ہونا کافی ہو۔

۴۱۔ مٹی کے پتے پر واجب ہے کہ ادھڑی پر ہوئے۔

۴۲۔ چاپئے کہ ہر رات دو گھنٹے سونے پر کفایت کرے۔

۴۳۔ اس پر واجب ہے کہ اپنے نہیں کے سوا کاب میں اللہ کی محبت میں اس کا چار چند دینا ہوں جو کہ میں نے سو دے کے ذریعہ لیا ہے۔“

## فصل نمبر ۱۳۶

۱۔ جب اس وقت زکانے کہا۔ ”اے سید! دیکھو

۲۔ اس کا بہترین مثال میں اس کا چار چند دینا

۳۔ اس کی عدالت نہ کرے۔“

(۱) اللہ الرحمن (ب) سورہ انطافی (الزاہی)۔

(۲) متی ۱۰:۱۰ (۲)

۲۔ اس وقت یہوں نے کہا۔ آج اس مکھ کو ۱۰۔ اور اس کا یہ جیال تھا کہ سوروں کو چھکارا لاما۔

۳۔ یقیناً یقیناً تحقیق بہت سے محصول یعنی ہی بلوط کے پھل کھا کر کم کیا کرتا تھا وائے اور زنا کار اور گنہگار اللہ کے ملکوت کو ۱۱۔ مگر جب اس نے اپنی حالت پر تماش کیا تو دل میں کہا ”میرے باپ کے گھر میں کتنے جائیں گے۔

۴۔ اور وہ لوگ جو کر اپنے آپ کو ٹنکار شمار ایسے آدمی ہیں جو آرام کی زندگی بسر کر رہے کرتے ہیں ابتدی شکلؤں کی جانب جائیں گے“ ۱۲۔ اس لئے مجھے انھنا اور اپنے باپ کے

پاس جا کر اس سے کہنا چاہیئے کہ غصے میں بھرے ہوئے چلے گئے۔

۵۔ پھر یہوں نے ان لوگوں سے جو توبہ کی تیرے خلاف کیا ہے۔ لہذا تو مجھ کو اپنے جانب آگئے تھے اور اپنے شاگردوں سے کہا۔ ایک توکر کی مانند بنالے۔

۶۔ ایک باپ کے دو بیٹے تھے (ت) پس ان دونوں میں سے چھوٹے نے کہا ”اے باپ مجھ کو میرا مال میں کا حصہ دئے“ تب اس کے باپ نے وہ حصہ اس کو دے دیا۔

۷۔ پس جگہ اس نے اپنا حصہ لے لیا وہ واپس گیا۔ اور ایک دور کے ملک میں چلا گیا۔ جہاں کہ اس نے اپنا سارا مال لکھا اور بوسدیا۔

۸۔ جب بیٹا اپنے باپ کے سامنے جمک گیا یہ کہتا ہوا کہ ”اے باپ! بیٹک میں نے آسمان میں تیری خطا کی۔ لہذا تو مجھے اپنے توکر کی طرح بنالے۔ اس لئے کہ میں اس کا کچھ بھی حق نہیں رکھتا ہوں کہ تیرا بیٹا کھلاوں“

۹۔ باپ نے جواب میں کہا ”اے بیٹے تو ایسی بات نہ کہ اس لئے کہ تو میرا بیٹا ہے۔ اور اپنی ملک میں سوروں کا چڑواہا بنا دیا۔

- میں رو اندر کھوں گا کہ تو میرا ایک غلام ہو۔“ میں داخل نہ ہوا۔  
 ۱۸۔ پھر اس نے اپنے نوکروں کو بلا بیا اور کہا ۶۔ پس اس کا باپ نکل کر اس کے پاس آیا۔  
 ”عمرہ کپڑے نکالو۔ اور انہیں میرے بیٹے کو اور اس سے کہا: ”میرے بیٹے! تیرا بھائی  
 آگیا ہے۔ پس تو بھی اب آ۔ اور اس کے پہناؤ۔ اور اس کو منے پا جائے دو۔  
 ۱۹۔ اس کی انگلی میں انگوٹھی پہناؤ۔  
 ۲۰۔ اور ابھی فربہ پچھڑا ذبح کرو۔ تب ہم ۷۔ بیٹے نے غصہ سے جواب دیا ”میں نے  
 تیری بہت اچھی خدمت کی ہے مگر تو نے مجھ کو  
 بھی ایک بکری کا پچھوپ بھی عطا نہیں کیا تاکہ  
 میں اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی متادیں۔  
 ۲۱۔ اس نے کہ میرا یہ بیٹا مردہ تھا۔ بس بی۔  
 انہل اور گم گشۂ تھا سو پالیا گیا۔“  
 ۸۔ لیکن جب یہ کہیں آیا جو کہ تیرے پاس  
 سے چلا گیا تھا۔ اپنے تمام حصہ کو زانیہ  
 عورتوں پر اڑا کر۔ جب تو نے اس کے لئے  
 اور اسی اشناہ میں کردہ لوگ گھر کے اندر فربہ پچھڑا ذبح کیا۔“

## فصل نمبر ۱۲۷

- خوشی منار ہے تھے (۱) کہ یہاں کیک پہلوٹا ۹۔ باپ نے جواب میں کہا ”میرے بیٹے!  
 تو ہر وقت میرے ساتھ ہے اور میرا تمام مال  
 (بیٹا) گھر میں آیا۔  
 ۱۰۔ پس جب اس نے ان لوگوں کو گھر کے تیرے ہی لئے ہے۔ مگر یہ (لڑکا) مردہ تھا  
 اندر خوشی مناتے سن۔ تعجب کیا۔  
 ۱۱۔ اور اپنے باپ کے پاس سے بغیر ایک  
 فربہ پچھڑا ذبح کیا ہے اور وہ سب خوشی میں ہیں۔“ قطعہ نقدی کا لئے ہوئے چلا گیا۔“  
 ۱۲۔ تب جس وقت پہلوٹنے (بیٹے) نے اس پر چھڑا ذبح کیا ہے اور وہ جان کی  
 بات کو سنادہ سخت غصہ سے بھر گیا۔ اور گھر اپنے فرشتوں کے مابین ایک توپ کرنے والے  
 گھنگار کے ساتھ ایسی ہی خوشی ہو گی۔“ (۱)

۱۳۔ اور جبکہ سکھوں نے کھانا کھالیا یوں زمین پر اس سے زیادہ بڑا کام اور کوئی نہیں روانہ ہوا۔ اس لئے کہ وہ یہودیہ کی جانب پایا جاتا کہ انسان اپنے آپ کو حلم اور دین (داری) کی آرائش کے نیچے چھاٹے تاکہ جانا چاہتا تھا۔

۱۴۔ تب اس سے شاگروں نے کہا ”اے اپنے عجیث کی پرده پوشی کر لے۔

۱۵۔ میں قصہ کے طور پر تم کو ایک مثال قدم معلم! تو یہودیہ کو نہ جا۔ اس لئے کہ ہم جانتے زمانہ کے فریضی کی سناتا ہوں تاکہ تم ان میں سے موجودہ لوگوں کے واقف ہو۔

۱۶۔ ایلیا کے سفر کے بعد فریسموں کے گروہ کی

۱۷۔ یوں نے جواب میں کہا ”میں نے جیعت بت پرسوں کی بڑی سخت گیری کے سبب پر اگندہ ہو گئی۔

۱۸۔ اس لئے کہ خود ایلیا کے زمانہ میں ایک ہی سال کے اندر دس ہزار سے کچھ اور بھی

۱۹۔ مگر میں ذرا نہیں اس لئے کہ وہ خدا کی شیت (۱) اور اصلی فریضی ذبح کے متعلق (ب)

۲۰۔ تب دو فریضی پیاروں کی طرف چلے گئے کے خلاف کچھ کرنے کی تدریت نہیں رکھتے۔

۲۱۔ پس وہ جو چاہیں کریں۔

۲۲۔ اس لئے کہ میں ان سے نہیں ذرتا بلکہ اللہ سے ذرتا ہوں۔“

## فصل نمبر ۱۲۸

۱۔ ”ہاں تم ہی مجھ کو بتاؤ کہ آیا آجکل کے ہوتے (تو کیا ہوتا)

۲۔ فریضی ..... فریضی ہیں؟

۳۔ آیا وہ اللہ کے بندے ہیں۔

۴۔ ہرگز نہیں۔

۵۔ بلکہ میں تم سے بحث کرتا ہوں کہ یہاں

(۱) لوقا ۱۵:۱۵ (ب) فی زمان الیام بقتل

الیہرد عشر الاف انبیاء بغير الحق فی ستة

واحدہ منہ

(۱) سورۃ الملک۔

۱۲۔ پس اس وقت ان میں سے بڑے نے کہا "اگر وہ گناہ نہ کرتے تو (اللہ) اسرائیل کیونکہ ان کا دستور تھا کہ بڑا آدمی پر بڑے بڑے بت پرستوں کے بادشاہوں اپنے سے چھوٹے آدمی کے پہلے کلام کرتا کو مسلط نہ کرتا۔"

تھا اور جب کوئی جوان کسی بوزھ سے قبل ۲۰۔ تب اس وقت بڑے نے کہا "یہ بڑا بول پڑتا تو وہ اس کو بہت بڑی خطایمار کیا کافر کون ہے جس کو اللہ نے اسرائیل کی کرتے تھے" "بھائی تم کہاں سکونت رکھتے گھوٹائی کے لئے بھیجا ہے؟" "ہو؟"

۱۳۔ جب (دوسرا نے) اپنی رہنے کی جگہ کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا "میں اس کو کیوں نہ کہاں سکتا ہوں بھائیکہ میں نے ان پندرہ سال کی مدت میں کسی انسان کو ہی تیرے سوانحیں دیکھا ہے اور میں پڑھنا شہیں جانتا اس لئے میرے پاس خطوط نہیں بھیجے جاتے" ۱۴۔ تب بڑے نے کہا "شاید تو اس وقت آیا ہے جملہ غائب نے اللہ کے نبیوں کو قتل کیا تھا۔"

۱۵۔ چھوٹے نے جواب دیا: "پیش کیا ایسا ہی ہے" ۱۶۔ تب بڑے نے کہا "بھائی! کیا تم جانتے ہو کہ اس وقت اسرائیل پر کون بادشاہ ہے؟" ۱۷۔ تب چھوٹے نے جواب دیا: "اسرائیل کا بادشاہ اللہ ہی ہے۔ اس لئے کہ بت پرست بادشاہ نہیں بلکہ اسرائیل کو ستانے والے ہیں"

## فصل نمبر ۱۳۹

۱۔ چھوٹے نے جواب دیا "تحقیق جس نے قوم

۱۸۔ بڑے نے کہا "ہاں یہ صحیح ہے مگر میں اسرائیل کے پڑے بیان میں (۱) چالیس سال نے یہ کہنا چاہا تھا کہ وہ کون ہے جو اس وقت تک نئے مخنوظار کئے اسی نے میری کھالوں کی اسرائیل کو ستارہ ہے؟" ۱۹۔ چھوٹے نے جواب دیا "پیش اسرائیل خلافت کی جیسا کہ وہ دیکھا ہے" کو اسرائیل کی خطا میں ستائی ہیں۔ اس لئے (۱) اللہ معطی۔ (۱) استھانا: ۳: ۱۷۔

۲۔ اس وقت بڑے نے خیال کیا کہ بیٹک ایک میٹھے پانی کا چشمہ پایا۔ چھوٹا اس سے بڑا تھا۔ اس لئے کہ وہ اس ۱۰۔ بڑے نے کہا ”بھائی! تو تو بلاشب اللہ کا سے کامل تر تھا۔ کیونکہ یہ (ب) ہر سال قدوس ہے اس لئے کہ تمیری وجہ سے (اللہ آدمیوں سے ملا جلا کرتا تھا۔ نے) یہ چشمہ دیا ہے“ (ب)

۳۔ اور اسی لئے اس نے کہا تاکہ اس ۱۱۔ چھوٹے نے جواب دیا ”بھائی! تو یہ بات (چھوٹے) سے باقی کرنے میں کامیاب درحقیقت خاکساری کی راہ سے کہتا ہے۔ ہو کہ ”بھائی! تو پڑھنا نہیں جانتا اور میں ۱۲۔ مگر یہ یقینی امر ہے کہ اگر اللہ یہ کام پڑھنا جانتا ہوں اور میرے پاس میرے گھر میرے سب سے کرتا تو البتہ وہ ایک چشمہ میں داؤ دکی زبوریں ہیں۔ میرے رہنے کی جگہ سے قریب بنا دیتا۔ تاکہ

۴۔ پس توبہ آتا کہ میں ہر روز صحیح کو کچھ اس پانی کی تلاش میں نہ جاؤں۔

۵۔ اس لئے میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ پڑھاؤں اور تیرے لئے اس کی توضیح ۱۳۔ اس لئے میں تجھ سے یہ کہتا ہے۔ ”

۶۔ بڑے نے کہا ”بھائی! میں نے دو دن پانی ڈھونڈ رہا تھا۔

۷۔ بہر حال پس میں دو میئن سوک غیر پانی سے پانی نہیں پیا ہے۔ اس لئے اب ہمیں کچھ پانی ڈھونڈنا چاہیئے۔

۸۔ چھوٹے نے کہا ”بھائی! میں نے دو نے اپنے دل میں کچھ خود پسندی کو محبوس کیا مہینوں سے ذرا بھی پانی نہیں پیا ہے۔ پس گویا کہ میں تجھ سے افضل ہوں۔“

۹۔ اب ہم چلیں اور دیکھوں کہ اللہ اپنے نبی ۱۵۔ جب بڑے نے کہا ”اے بھائی! داؤ دکی زبانی کیا کہتا ہے۔

۱۰۔ بیٹک اللہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے لئے تو نے خطا نہیں کی“

(۱) کہ وہ ہم کو پانی دے دے“

۱۱۔ چھوٹے نے کہا ”بھائی! تو ضرور اس تب اسی سے وہ دونوں بڑے کے مسکن بات کو بھول گیا ہے جس کو ہمارے باپ الیما کی طرف پہنچ آئے اور اس کے دروازہ پر نے کہا ہے کہ جو شخص اللہ کو تلاش کرتا ہو اس

پر واجب ہے کہ فقط اپنی ہی اوپر (غلطی کا) میں نے اب تک اس کوچھی طرح نہیں سیکھا  
حکم لگائے۔

۱۷۔ اور یہ یقینی ہے کہ اس نے یہ کہا ہے نہ ۲۳۔ جب بڑے نے کہا ”یہ کیونکر ممکن ہے  
اس لئے کہ تم اس کو جان ہی نہیں۔ بلکہ اس حالانکہ اب پندرہ سال گذر گئے ہیں“

۱۸۔ چھوٹے نے جواب دیا ”الفاظ تو میں  
لئے کہ اس پر عمل کریں۔“ ۲۵

۱۹۔ اور اس کے بعد کہ بڑی عمر والے نے ایک ہی ساعت میں سیکھ لئے تھے اور  
اپنے رفتی کی صداقت اور نیکوکاری کو دیکھ ان کو کبھی نہیں بھولا۔ مگر میں نے اب تک  
لیا۔ اس نے کہا ”بے شک یہی سمجھ ہے کہ مجھ کو حفظ نہیں کیا ہے۔“

۲۰۔ ہمارے اللہ نے بخش دیا (۱) ۲۶۔ پس اس سے کیا فائدہ ہے کہ آدمی بہت

۲۱۔ اور یہ کہنے کے بعد اس نے زبور کولیا اور زیادہ سیکھ لے اور اس سے حفظ نہ کرے؟  
پڑھا جو کہ ہمارا باب (۱) واو دکھتا ہے۔ ۲۷۔ پیشک اللہ (۲) یہ نہیں طلب کرتا کہ

۲۸۔ ”میں اپنے مذکور کے لئے ایک تکہیاں ہماری بصیرت اعلیٰ درجہ کی ہو بلکہ ہمارا دل۔  
رکھتا ہوں تاکہ میرا دل گناہ کے کلمات کی ۲۸۔ اور ایسے ہی قیامت کے دن میں وہ ہم  
طرف میری خطاؤں کا عذر بناتے ہوئے سے اس کی نسبت سوال نہ کرے گا جو کہ تم  
میں نہ کرے۔“

۲۹۔ اور اس جگہ شیخ نے ایک تقریز بانی کی اور کرے گا جو کہ تم نے کیا ہے۔“  
چھوٹا واپس گیا۔

## فصل نمبر ۱۵۰

۲۱۔ جب وہ اس (وقت) سے اور پندرہ سال

ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ پھر باہم ملے کیونکہ  
چھوٹے نے اپنے رہنے کی جگہ بدل لی گئی۔

۲۲۔ اسی لئے جب بڑا دوبارہ آیا پس اس  
کہا۔ اس لئے کہ تو اس کے سوا کچھ اور نہیں  
کہ اس معرفت کی تحقیق کرتا ہے جس کو اللہ  
سے ملا اور کہا ”بھائی! تو کیوں پھر میرے گھر  
معتبر کرانا چاہتا ہے؟“

۲۳۔ چھوٹے نے جواب دیا: ”اس لئے کہ  
جواب میں کہا: ”تو اب میں

- کیسے کلام کروں تاکہ خطا میں نہ پڑوں۔ ۱۱۔ چھوٹے نے جواب دیا۔ ”تو یہ نہ کہہ اس لئے کہ میں دو بڑے گناہوں کے مابین اس لئے کہ تیرا قول صحت ہے اور میرا کہنا بھی۔ ۱۲۔ اس لئے کہ میں دو بڑے گناہوں کے مابین کھڑا ہوں۔
- ۱۲۔ میں اب کہتا ہوں کہ جو شخص اللہ کی شریعت میں لکھی ہوئی ہدایتوں کو جانتا ہے۔ اس پر برا گنہگار ہوں۔
- ۱۳۔ اول یہ کہ میں خود نہیں جانتا کہ میں بہت واجب ہے کہ پہلے انہی پعمل کرے اگر وہ اس دوسرے یہ کہ اس سب سے میں کے بعد اور زیادہ سیکھنا پسند کرے۔
- ۱۴۔ اور چاہئے۔ کہ وہ سب جو کہ انسان سیکھتا میں راغب نہیں ہوں۔
- ۱۵۔ عمل ہی کے لئے ہونے کے (صرف) اس بڑے نے جواب میں کہا۔ ”تو کیونکر کو جان لینے کیوں اسٹے۔“
- ۱۶۔ بڑے نے کہا ’لے بھائی! مجھ کو بتا کر تو نے کس سے باتمیں کیس تاکہ یہ معلوم کرے کہ تو نے وہ سب نہیں سیکھا ہے جو کہ میں تجھ وقت جب کہ میں نے فریسوں کا لباس پہتا، دہ یہ ہے کہ مجھ پر اپنے سوا دوسرے کی نیکی اور اپنے گناہ میں غور کرنا واجب ہے۔
- ۱۷۔ پس جب کہ میں یہ کہتا ہوں میں جان لیتا ہوں کہ پیشک میں ہی برا گنہگار ہوں۔
- ۱۸۔ بڑے نے کہا۔ ”تو کس کی نیکی اور کس کے گناہ کے بارہ میں فکر کرتا ہے۔ حالانکہ تو ان پیارا ٹوپیوں پر رہتا ہے۔ اس لئے یہاں جو کہ میرے گناہوں پر طامت کرتا ہے۔“
- ۱۹۔ بڑے نے کہا۔ ”اے بھائی! جو کہ کامل واجب ہے کہ میں سورج اور سیاروں کی فرمانبرداری کے باب میں غور کروں۔“
- 
- (۱) اللہ حکیم

۱۹۔ اس لئے کہ یہ مجھ سے بہت بڑا کرائے چھوٹا تھا۔ (۲) اسرائیل نے اس کو بادشاہ منتخب کیا۔ اور ہمارے رب اللہ (ب) کا نبی ہو گیا۔

## فصل (ت) نمبر ۱۵۱

۱۔ اور یہوں نے اپنے شاگردوں سے کہا ”بیشک یا آدمی اصلی فرنی تھا۔“  
۲۔ اور اگر اللہ نے چاہا تو وہ ہمکو موقع دیتا کہ ہم اس شخص کو قیامت کے دن اپنا سچا دوست بنائیں۔

۳۔ پھر یہوں ایک کششی میں داخل ہوا اور اس کے شاگردوں نے افسوس کیا (۲) اس لئے کہ وہ بھول گئے کہ کچھ روٹی لا میں۔  
۴۔ جب یہوں نے ان کو یہ کہتے ہوئے جھر کا تمہارے ان (زمانہ) کے فریسوں کے خیرے ڈرتے رہو۔ اس لئے کہ ایک چھوٹی سے خیر کی گوئی آئئے کے ایک سیلہ کا خیر اخداد تھا۔  
۵۔ اس وقت شاگردوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا۔ ”ہمارے پاس کون سا خیر ہے جبکہ ہمارے پاس روٹی ہی نہیں؟“

۶۔ تب یہوں نے کہا۔ ”اے کمزور ایمان والو! کیا تم اب اس کو بھول گئے ہو جو کہ اللہ نے نامیں میں کیا (ث) جہاں کر گندم کا بھی

پیدا کرنے والے کی عبادت کرتے ہیں۔  
۷۔ لیکن میں ان پر خلاف کا حکم لگاتا ہوں۔ یا

۸۔ اس لئے کہ وہ (سورج) میری خواہش کے مطابق روشنی نہیں دیتا۔ یا اس وجہ سے کہ اس کی گری متناسب سے زیادہ ہے۔ یا یوں کہ زمین کی حاجت سے کمتر یا زیادہ تر بارش پیدا کرتا ہے۔“

۹۔ پس جب کہ بڑی عمر والے نے اس بات کو سنائے کہا۔ ”بھائی! تو نے یہ تعلیم کہاں پائی؟“

۱۰۔ اس لئے کہ اس وقت توے برس کی عمر رکھتا ہوں۔ جس میں سے پھر سال میں نے اس حالت میں صرف کئے ہیں کہ میں فرنی بین گیا ہوں۔“

۱۱۔ چھوٹے نے جواب میں کہا۔ ”بھائی! تم یہ خاکساری کی راہ سے کہتے ہو۔ اس لئے کہ تم اللہ کے قدوس ہو۔

۱۲۔ مگر میں تم کو یوں جواب دیتا ہوں۔ کہ اللہ ہمارا پیدا کرنے والا (۱) وقت کی جانب نظر نہیں کرتا۔ بلکہ وہ قلب کی طرف دیکھتا ہے (۱)۔

۱۳۔ اسی لئے جب کہ واؤ پندرہ سال کی عمر کا تھا۔ اور وہ اپنے چھوٹوں بھائیوں میں سب سے

(ب) اللہ ملطان (ت) سورۃ الدروس (ادرویش) ”حق و ایمان“ (۲) اسونکل ۱۰:۱۶ (۳) تی ۱۲:۵:۱۶۔

(۲) پاس کا پہلا خط ۶:۵

(۱) اللہ عالی (۱) سوکل ۱:۷

- نام و نشان نہ تھا؟  
 ۷۔ اس نے جو شخص اس کو دیکھتا ہے وہ تو پر  
 ۸۔ اور کتنی تعداد تمی ان لوگوں کی جھنوں کرتا ہے۔  
 ۹۔ نے کر کھایا اور آسودہ ہو گئے۔ پانچ ہی  
 ۱۰۔ بے شب وہ نور ہے (۲) مسافر کے راستے  
 ۱۱۔ روئیوں اور وہ چھوٹی چھیلوں سے؟  
 ۱۲۔ تحقیق فریسی کا خیر دہ اللہ پر ایمان نہ رکھنا ہے  
 ۱۳۔ فقر کو اس کے قوبہ کرنے کے ساتھ دیکھتا ہے وہ  
 ۱۴۔ خیال کرتا ہے کہ بیٹک ہم پر اس دنیا میں یہ  
 ۱۵۔ بلکہ اس نے اسرائیل کو بگاڑ دala ہے۔  
 ۱۶۔ اس نے کہ سادہ لوح چونکہ ان پڑھ ہیں وہ وہی واجب نہیں کہ ہم اپنے دلوں کو بند رکھیں۔  
 ۱۷۔ کرتے ہیں جو کہ فریسیوں کو کرتا دیکھتے ہیں۔ کیونکہ  
 ۱۸۔ خراب کر دالے اور نک کو بدبو کرنے والا  
 ۱۹۔ وہ ان کو پاک آدمی خیال کرتے ہیں۔  
 ۲۰۔ آیاتم جانتے ہو کہ سچا فریسی کیا ہوتا ہے؟  
 ۲۱۔ وہ انسانی سرشت کاروغن ہے۔  
 ۲۲۔ اس نے کہ جس طرح روغن ہر ایک سیال چیز  
 ۲۳۔ کے اوپر تیرتا رہتا ہے ایسے ہی ہر ایک اصلی فریسی  
 ۲۴۔ کی خوبی ہر ایک انسانی بھائی کے اوپر تیرتی ہے۔  
 ۲۵۔ وہ ایک زندہ کتاب ہے جس کو اللہ دنیا  
 ۲۶۔ کو دیکھتا ہے (۱)

## فصل نمبر ۱۵۲

- ۱۔ اب جس دلت یہوئ اور شیلمن کو آیا۔ اور  
 سبت کے دن بیکل میں داخل ہوا۔ فوج کے  
 ۲۔ وہ جو کچھ کہتا یا کرتا ہے اس کے سوا کچھ اور  
 سپاہی اس کے قریب آئے تاکہ اسے  
 ۳۔ نہیں کہ وہ اللہ کی شریعت کے موافق ہے۔ آزمائیں اور اس کو پکولیں۔  
 ۴۔ پس جو شخص اس کے لئے کام کرتا ہے۔ اور انہیوں نے کہا: ”اے معلم! کیا لڑائی  
 ۵۔ وہی اللہ کی شریعت کو محفوظ رکھتا ہے۔ کرتا جائز ہے؟“  
 ۶۔ تحقیق سچا فریسی نک ہے (۱) وہ انسانی ۳۔ یہوئ نے جواب دیا ”بیٹک ہمارا دین  
 ۷۔ (ب) اعوذ بالله من جث در دیس (ت)  
 ۸۔ سورۃ الاسم الاعظم (۲) ستی ۱۳:۵

- ہم کو بتاتا ہے (۲) کہ ہماری زندگی روئے بات پر قادر نہیں ہوں کہ اسے تم کو دکھاؤ۔“  
 زمین پر ایک سخت لڑائی ہے۔“ ۱۱۔ سپاہیوں نے جواب دیا۔ ”حق یہ ہے کہ  
 ۱۲۔ سپاہیوں نے کہا: ”ٹوکیا تو یہ چاہتا ہے ضرور اس اعزاز نے جو کہ قوم تمہارا کرتی ہے  
 کہ ہم کو اپنے دین کی طرف پھیر لے یا یہ تمہاری عقل ملب کرتی ہے۔ اس لئے کہ ہم  
 چاہتا ہے کہ ہم بہت سارے دیوتاؤں کو میں سے ہر ایک کے دو آنکھیں اس کے سرمنی  
 چھوڑ دیں (کیونکہ اسکیلے رومیہ کے اٹھائیں ہیں اور تو ٹھکانہ ہے کہ ہم انھے ہیں۔“  
 ۱۳۔ یہوئے نے جواب میں کہا۔ ”حقیقت بد نی  
 ۱۴۔ ہزار دیوتا نظر آنے والے ہیں) اور یہ کہ آنکھیں کثیف اور خارجی چیز کے سوا اور کسی  
 ہم ایک اللہ کی پیروی کریں۔  
 ۱۵۔ اور چونکہ وہ دیکھا نہیں جاتا۔ پس معلوم چیز کو نہیں دیکھ سکتیں۔  
 ۱۶۔ پس اس وجہ سے تم بجز اس کے اور کسی  
 نہیں کیا جاتا کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے؟  
 ۱۷۔ اور شاید وہ باطل کے سوا اور پچھنہ ہو گا۔“  
 بات پر قدرت ہی نہیں رکھتے کہ اپنے چوبی  
 اور چاندی اور سونے کے ایسے دیوتاؤں کو  
 دیکھو جو یہ قدرت رکھتے کہ پچھے کریں۔“  
 ۱۸۔ ”لیکن ہم یہودا والے پس ہمارے  
 روحانی آنکھیں ہیں جو کہ ہمارے اللہ کا  
 قصد کرتا۔“  
 ۱۹۔ انبہوں نے جواب میں کہا۔ ”جب یہی  
 نہیں جانا جاتا کہ تمیرا اللہ ہے کہاں تو اس  
 نے ہم کو پیدا کیے کیا؟  
 ۲۰۔ سپاہیوں نے جواب دیا: ”خیر دار تو کسی  
 بات کرتا ہے۔ کیونکہ اگر تو ہمارے دیوتاؤں  
 پر حقارت بر سائیگا۔ تو ہم تجوہ کو ہیر و دس کے  
 دینا مگر چونکہ تم انھے ہو۔ اس لئے میں اس بابت انتقام لے گا۔“

(۲) ایوب ۷: (۱) اللہ خالق

(ب) عین روح خاف (خوف) و دین (منہ)

- ۱۷۔ یوں نے جواب دیا۔ ”اگر وہ سب چیزوں یوں کی طرف بڑا کیں۔“ پر قادر ہوں۔ جیسا کہ تم کہتے ہو تو معاف کرو۔ ۲۵۔ تب اس وقت یوں نے کہا۔ ”کیونکہ میں ان کی پرستش کرنے کو چاہتا ہو۔“ ”ادونای (ب) صبارت! (ت)
- ۱۸۔ تب سپاہی خوش ہو گئے۔ جب کہ انہوں ۲۶۔ پس فوراً سپاہی ہیکل سے یوں لڑک نے اس بات کو سنا۔ اور اپنے بتوں کی بڑائی چلے چھے کوئی آدمی لکھی کے پہلوں کو لڑکا دیتا ہے جو دھوئے گئے تاکہ دوبارہ شرات سے بھرے جائیں۔
- ۱۹۔ پس اس وقت یوں نے کہا۔ ”میں اس جگہ باتیں بنانے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ کاموں کی حاجت ہے۔“
- ۲۰۔ اسی لئے تم اپنے دیوتاؤں سے یہ امر بخیر اس کے ہوا کہ ان کو کسی کا ہاتھ لے۔
- ۲۱۔ تب وہ بدحواس ہو گئے اور جلدی سے پس میں ان کی عبادت کر دیں گا۔
- ۲۲۔ تب سپاہیوں کے اس بات سننے کے نہیں جانا کہ کیا کہیں۔

## فصل نمبر ۱۵۴

- ۱۔ تب کا ان اور فریضی اپنے آپس میں یقین قدرت نہیں رکھتے کہ ایک ہی نئی کمی بنا دیں وہاں کھا کے باتیں کرنے لگے۔ تو میں ان کے اس اللہ کو ہرگز نہ چھوڑوں گا۔ ۲۔ اور انہوں نے کہا۔ ”ابت اس کو بعل اور جس نے کہ سب چیزوں ایک ہی کلمہ سے شاروت کی حکمت دی گئی ہے۔ پس اس نے پیدا کر دی ہیں (۱) اور وہ اللہ کر خالی اس کا اس کے سوا کچھ اور نہیں کہ یہ کام کی قوت نام ہی فوجوں کو بدحواس کر دیتا ہے۔“ سے کیا ہے۔ (۱۱)
- ۲۔ تب سپاہی نے کہا اچھا ہم اس کو دیکھیں ۳۔ پس یوں نے اپنا منہ کھولا اور گے۔ کیونکہ ہم تھے کو پکڑنا چاہتے ہیں۔“
- ۴۔ اور انہوں نے اروہ کیا کہ اپنے ہاتھ (ب) اللہ عن الداء (و) شفاوت (ن) هنآل اسم لان عمران (ث) سورۃ العرم (ج) اللہ غفور۔
- (۱) خلق اللہ کل شی فی کلام واحد منه۔ (۱) متى ۲۳:۱۲

- کہا: "تحقیق ہارے اللہ نے حکم کیا ہے کہ ۹۔ یسوع نے جواب میں کہا۔ "جو کہ مالوں کو نہیں پہچانتے وہ قدرت نہیں رکھتے (۱) ہم اپنے قریبی کی چوری نے کریں (۲)"
- ۱۰۔ لیکن اب بلاشبہ اس ہدایت کا تہذیک کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس تہذیک نے تمام آدمی چوری کرتے ہیں۔ بھائیکہ وہ نہیں دنیا کو ایسے گناہوں سے بھروسہ یا ہے (۳) کہ جانتے کہ کیا کر رہے ہیں۔
- ۱۱۔ اسی لئے وہ دوسروں سے بہت بڑھ کر معاف نہیں کئے جاتے جیسے کہ اور گناہ اسی لئے وہ دوسروں سے بہت بڑھ کر گنہگار ہوتے ہیں۔
- ۱۲۔ اس لئے کہ جب آدمی دوسرے گناہوں پر گریہ دزاری کرتا ہے اور پھر بعد میں اسکے ارتکاب کی طرف واپس نہیں آتا اور روزہ اچھی نہیں ہوتی۔"
- ۱۳۔ پس اس وقت فریضی یسوع کے ذمکن ہمارا قدیر درجیم اللہ (ح) در گز رکتا ہے آئے اور انہیوں نے کہا۔ "اے معلم! اگر تو (۱) لیکن یہ گذاشتم کا ہے کہ اس کا معاف ہی اکیلا اسرا میل میں حق کو پہچانتا ہے تو ہمیں کیا جانا ممکن ہی نہیں گر جب کہ واپس دیا تعلیم دے یسوع نے جواب میں کہا میں جائے جو کہ ظلم کی راہ سے کیا گیا ہو۔"
- ۱۴۔ جب اس وقت ایک نے کا بتوں میں ہرگز نہیں کہتا کہ اکیلا میں ہی اسرا میل میں حق سے کہا۔ "چوری نے ساری دنیا کو گناہوں کو جانتا، اس لئے کہ یہ لفظ اکیلا تو یکتا اللہ سے کیونکہ بھروسہ یا ہے؟"
- ۱۵۔ سچ یہ ہے اس وقت اللہ کی مہربانی سے کیونکہ وہی حق ہے جو کہ اکیلا حق (ب) کو جانتا ہے (ت)
- ۱۶۔ پس اگر میں ایسا کہوں تو سب سے بڑا چور ہو جاؤں۔ اس لئے کہ میں اللہ کی بزرگی کا چور بنوں۔

(ج) اللہ قدریح هدی اللہ (۲) عروج ۱۵:۲۰

(۲) شاید لکھنے والے کے ذہن میں تی ۲۱:۱۲ کا مضمون

(ب) لا خیر احد الا اللہ (ت) اللہ علیم (۱) ایسا قہار یا ہے

ہو۔ (۱) اللہ الرحمن۔

۱۷۔ اور اگر میں کہتا ہوں کہ اسکیلے میں نے ۲۵۔ اور ایسے ہی اگر ان کو اللہ کے ارادے ہی اللہ کو پیچانا ہے تو میں سب سے بڑھ کر کے خلاف صرف (ب) کرے گا، پس وہ نادانی میں پڑتا ہوں۔ بھی چور ہے۔

۱۸۔ اور اس بنا پر پیشک تم نے بڑی بڑی ۲۶۔ اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں تم ہے اس اللہ کی غلطی کا ارتکاب کیا ہے، اپنے اس کہنے سے جان کی (ت) کر میری جان اس کے حضور میں استاد ہو گی کہ بے شک تم جس وقت یہ کہتے ہوئے کہا کیا میں ہی حق کو پیچانا ہوں۔

۱۹۔ پھر میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم نے یہ ارادہ کرتے ہو کہ: "میں کل یہ کروں گا۔ یہ کہوں گا۔ فلاں جگہ کو جاؤ ٹکا بغیر اس کے کرم "ائشاء اللہ" بات اس لئے کہی ہے کہ مجھ کو آزماؤ تو کہو۔ پس تم چوٹئے ہو۔ تمہاری غلطی دو چند بڑی ہے۔"

۲۰۔ پس جب کہ یہ نوع نے دیکھا کہ سب کے اگر تم اپنا بہترین وقت اللہ کی مرضی (ج) کے سوا اپنے نفس کی خوشی میں صرف کرتے ہو گے۔

۲۱۔ اس لئے تم میری طرف کا ن لگاؤ ۲۹۔ "ہیر آدمی جو کہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ کیونکہ تم نے ہی مجھ سے سوال کیا ہے۔ خواہ دہ کسی وضع کا ہو پس وہ چور ہے۔

۲۲۔ پیشک تمام مخلوقات خالق کے ساتھ ۳۰۔ اس لئے کہ وہ نفس اور وقت ارواح پر خاص ہے۔ یہاں تک کہ کسی چیز کے لئے یہ زندگی کو چراتا ہے۔ جس کو کہ اللہ کی خدمت رہا اور نہیں کر دکھی کسی شی کا دعویٰ کرے۔ میں صرف کرنا واجب ہے اور اس کو اللہ کے

۲۳۔ اور اس بنا پر پس تحقیق نفس اور حس اور دشمن شیطان کو دیتا ہے۔  
بدن اور وقت اور دل اور بزرگی یہ سب کی سب اللہ کی ملک ہیں۔ (ث)

## فصل نمبر ۱۵۳

۲۴۔ پس اگر ان ان کا اس طرح قبول نہ کرے گا ۱۔ پس وہ آدمی کہ اس کے عزت اور زندگی جس طرح کہ اللہ چاہتا ہے (ا) وہ چور ہو جائے گا  
 (ب) اللہ مالک (ت) بالله حی (ث) انشاء اللہ  
 (ج) رضی اللہ (ح) سورۃ الغیث  
 (ث) اللہ خالق و مالک منه

اور مال ہے جب اس کے مال چڑائے کامال اور اس کی جان چڑا لیتا ہے۔  
جاتے ہیں چور کو پچانی دی جاتی ہے اور ۱۰۔ اور جو کسر کشی کرنے والے کی بات پر  
جب اس کی جان لے لی جاتی ہے تو قائل کا کان دھرتا ہے وہ بھی گنہگار ہے اس لئے کہ  
سرکارا جاتا ہے۔  
۲۔ اور یہ انصاف ہے اس لئے کہ اللہ نے قبول کرتا ہے۔ اور دوسرا اپنے دونوں  
حکم دیا ہے۔  
کانوں سے۔

۳۔ مگر جب کسی قریب کی عزت لے لی تو ۱۱۔ پس جب کفریوں نے اس بات کو نا  
کیوں نہ چور پچانی دیا جائے گا؟  
وہ غصہ سے جل بھن گئے۔ اس لئے کہ  
انھوں نے تدرست نہ پائی کہ اس کی بات کو  
مال عزت سے بڑھ کر ہے؟

۴۔ آیا اللہ نے مثلاً یہ حکم دیا ہے کہ جو شخص مزا  
غلط بتائیں (۳)  
دیا جائے وہ مال لے اور جو شخص کر جان  
پاس آیا (اور کہا)۔ ”اے نیک معلم الوہبی  
کو مال کے ساتھ لے وہ مزا دیا جائے مگر جو  
شخص کر عزت لے لے وہ چھوڑ دیا جائے؟  
مانباپوں کو گندم اور پھل کیوں نہیں بخشا؟  
نہیں۔ ہرگز نہیں۔

۵۔ کیونکہ ہمارے باپ دادا اپنی سرکشی کی  
دونوں کا (گناہ میں) کرنا ضروری ہے۔ تو  
وجہ سے وعدہ کی زمین میں داخل نہیں ہوئے  
یقیناً یہ واجب تھا کہ وہ (اللہ) ان دونوں  
کو گندم (نکے کھانے) کی اجازت دیتا۔  
۶۔ اور اسی گناہ کے سبب سے سانپوں نے  
کو گندم (نکے کھانے) کی دیکھتے ہی نہیں۔  
یا یہ کہ وہ دونوں اس کو دیکھتے ہی نہیں۔“  
۷۔ یہوئے جواب نے جواب میں کہا۔ ”اے شخص  
تو مجھ کو نیک کہتا ہے (۱) مگر غلطی کرتا ہے  
کیونکہ اکیلا (۱) اللہ ہی نیک ہے۔

۸۔ قسم ہے اس اللہ کی جان کی (خ) جس  
کے حضور میں میری جان استادہ ہوگی۔ کہ  
پیشک جو شخص عزت کو پڑاتا ہے وہ اس کی  
خت غلطی کر رہا ہے کہ اللہ تیرے  
نسبت بڑی مزا کا مستحق ہے۔ جو کہ کسی آدمی  
دماغ (خیال) کے مطابق کیوں نہیں کرتا؟

(۲) لوقا: ۲۶: (۱) لوقا: ۲۹: (۲) لوقا: ۱۹: (۱) اللہ خیر۔  
(خ) باللہ خیر (۱) گنتی: ۱۲: (۲) گنتی: ۲۵: ۲۶: (۱) اللہ خیر۔

۱۶۔ مگر میں تجوہ کو سب باتوں کا جواب دیتا ہوں۔ رحمت اور سلوک کو میں جانتا اور نہ لٹو۔  
۱۷۔ پس اب میں تجوہ کو بیتا ہوں کہ بیٹھ ۲۳۔ اور اگر اللہ انسان کو گناہ پر قدرت نہ  
اللہ (ب) ہمارا خالق خود اپنے ہی کام میں رکھنے والا پیدا کرتا تو البتہ وہ اس بارہ میں  
ہم کو توفیق نہیں دیتا۔ خدا کا ہمسر (شریک) ہوتا۔

۱۸۔ اسی لئے مخلوق کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ۲۵۔ اسی سب سے مبارک اللہ نے انسان کو یہکی  
اس کا طریق اور اس کی آسانی طلب کرے (ج) اور نیکو کار پیدا کیا مگر وہ آزاد ہے۔ کہ اپنی  
پلکہ یقیناً اللہ اپنے خالق (ث) کی بزرگی زندگی کی حیثیت سے اپنے نفس کو چھکارا دیے یا  
(طلب کرے) تاکہ مخلوق خالق پر اعتقاد لعنت دلانے میں جو چاہے کرے۔  
کرے نہ کہ خالق مخلوق پر۔  
۱۹۔ پس جب کہ عالم نے یہ بات سنی وہ

تم ہے اس اللہ کی جان کی (ث) کہ دیکھ رہ گیا اور لا جواب ہو کر چلا گیا۔

## فصل نمبر ۱۵۵

۱۔ اس وقت کا ہنوں کے سروار نے پچھے سے  
اور البتہ اس نے اپنے تین فردوں کا مالک  
دو بوز ہے کا ہنوں کو بلا یا اور انہیں یہ نوع کے  
شارکیا ہوتا۔

۲۔ اسی لئے اسکو اللہ نے منع کیا جو کہ اب  
پاس بھیجا۔ جو کہ یہکل سے نکل جا چکا تھا۔ اور  
سلیمان کی رواق میں (۱) اس انتظار میں  
مک مبارک ہے۔

۳۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ تحقیق جس کی بیٹھا تھا کہ زوال کی نماز پڑھے۔  
دونوں آنکھوں کی روشنی صاف ہوتی ہے ہو ۲۔ اور اس کے پہلو میں اس کے شاگرد قوم  
ہر چیز کو صاف دیکھتا ہے اور خاص اندھیرے کی ایک بھاری بھیڑ کے ساتھ تھے۔

۴۔ تب دونوں کا ہن یہ نوع سے ترب  
ہی کے اندر سے روشنی نکال لیتا ہے۔  
ہوئے اور انہوں نے کہا: ”انسان نے گندم  
مگر انہا ایسا نہیں کرتا۔

۵۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ کاش اگر اور پھل (۲) کیوں کھایا؟

انسان خطانہ کرتا تو بے شک اللہ تعالیٰ کی (ج) ماحلخ اللہ دم ال بالحق۔ مہ  
(۱) سورۃ الجنہاد (۱) بیجا۔ (۲) دیکھو منوع پھل کا  
مسئلہ آن شریف سورۃ ۲۷ میں۔  
(ب) اللہ خالق (ت) باللہ خالق (ث) اللہ حی

- ۱۔ آیا اللہ نے ارادہ کیا تھا کہ وہ (انسان) ان ہوتا۔ اس نے اپنی مشیت کے موافق کام کیا۔ دلوں کو کھائے یا نہیں؟
- ۲۔ اسی لئے جب اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور ان دلوں (کاہنوں) نے یہ بات اسے آزاد پیدا کیا تاکہ وہ جان لے کر بیٹک مغل اسی لئے کہی تاکہ اس (یہوع) کو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آزادیں۔
- ۳۔ جس طرح کہ وہ بادشاہ کرتا ہے جو کہ اپنے غلاموں کو آزادی عطا کرتا ہے تاکہ اپنی ثروت دیتے کہ ”اس سے منع کیوں کیا تھا؟“ اس لئے کہ اگر کہتا کہ ”بے شک اللہ نے اس کا ساتھ بہت محبت پیدا کرنے والے ہوں۔“ تو یہ دلوں کہتے کہ ”ہیں!“
- ۴۔ تو اب اللہ نے انسان کو آزاد پیدا کیا انسان کو اللہ سے بڑھ کر قوت ہے کیونکہ وہ اللہ (ت) تاکہ وہ اپنے خالق سے بہت زیادہ کے ارادہ کے خلاف عمل کرتا ہے؟“
- ۵۔ محبت کرے اور تاکہ اس کی بخشش کو پہچانے۔
- ۶۔ یہوع نے جواب میں کہا ”وَرَحْقِيقَةً“
- ۷۔ اس لئے کہ اللہ جو کہ ہر شے پر قادر ہے دلوں کا سوال مثل ایک راست کے ہے جو کسی (ث) انسان کا محتاج نہیں تو اس نے جب پہاڑ میں ہو (اور) داہنے اور بائیں سے انسان کو اپنی ہر چیز پر قدرت رکھنے سے پیدا کیا، سیلاپ والا۔ مگر میں تھیک بیچ میں چلوں گا۔“
- ۸۔ اس کو اپنی بخشش سے (ج) آزاد چھوڑ دیا اس پس جبکہ دلوں کاہنوں نے یہ بات سنی وہ طریقہ پر کہ اس انسان کو اس طریقہ کے ساتھ حرمان رہ گئے۔ اس لئے کہ انہوں نے سمجھ لیا بدی کا مقابلہ (روک تھام) اور تینی کرنا ممکن ہو۔
- ۹۔ اور بے شک اللہ نے باوجود اپنی قدرت کے بیوں ان کے دلوں کو سمجھ گیا ہے۔
- ۱۰۔ پھر یہوع نے کہا ”چونکہ ہر ایک انسان کے گناہ سے منع کرنے پر یہ ارادہ نہیں کیا کہ محتاج ہے وہ ہر چیز کو اپنے فائدے کے لئے اپنی بخشش کے بالضد لے کرے (۱) (اس لئے کہ اللہ کے یہاں کوئی تضاد نہیں ہے) پس کرتا ہے۔

۱۱۔ مگر اللہ (ب) جو کہ کسی چیز کا محتاج نہیں (ت) اللہ عالیٰ (ث) فندیم (ج) اللہ جواد (۱) اللہ

جبکہ اس کی قدرت نے ہر شے پر کام کیا۔ نے یہ کہتے ہوئے سوال کیا کہ ”اے معلم! اس اور اس کی بخشش نے (دونوں نے اپنے انسان کے اندر کس نے خطا کی ہے یہ تو انہا پیدا کام کئے) انسان میں تو انسان کے اندر ہوا آیا اس کے باپ نے یا اس کی ماں نے؟“ گناہ کی مقادمت نہیں کی تاکہ انسان میں ۳۔ یوں نے جواب دیا۔ ”اس میں نہ اس کے اللہ کی رحمت اور اس کی سمجھی (ب) اپنا باپ نے خطا کی ہے اور نہ اس کی ماں نے۔ ۴۔ مگر اللہ نے (ث) اس کو پیدا ہی ایسا کیا کام کرے۔

۵۔ اور میرے پچھے ہونے کا بھی نشان ہے ہے انجلی کی گواہی کے لئے۔ کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بے شک کا ہنوں ۵۔ اور اس کے بعد کہ یوں نے انہی کو کسردار نے تم کو بھیجا ہے تاکہ مجھے آزماؤ۔ اپنے پاس بایا زمین پر تھوک ڈالا۔ اور تمہاری اور بھی اس کی کہوت کا پھل ہے۔“ ۶۔ میں گوندھی اور اس کو انہی کی دونوں

۷۔ تب دونوں بوڑھے واپس گئے اور آنکھوں پر رکھ دیا۔

سب باتیں کا ہنوں کے سردار سے جائیں ۸۔ اور اس سے کہا ”تو سلام کے حوض کو جا اور غسل کر“، جس نے کہا کہ ”بے شک اس شخص کے ۹۔ تب انہا گیا اور جب اس نے غسل کیا وہ پیچھے پیچھے شیطان ہے جو کہ اس کو سب چیزیں سو جھا کا ہو گیا۔

۱۰۔ پس اسی دوران میں کہ وہ گھر کو واپس ہو رہا تھا۔

۱۱۔ کیونکہ یہ اس انجلی کی بادشاہت پر نظر ڈال رہا ہے۔

۱۲۔ مگر اس بارہ میں حکم کرنا خدا کے ہاتھ ہے۔

۱۳۔ پورے دشوق کے ساتھی کہتا کہ بیٹک یہ وہی ہے جو کہ یہ بکل کے خوش مادر واژہ پر بیٹھا کرتا تھا۔

۱۴۔ اور جبکہ یوں بکل سے گزر رہا (۱) اس کے بعد کہ اس نے دن ڈھلنے کی نماز پڑھ لی اس

نے ایک انہی کو پیدا۔

۱۵۔ تب اس (یوں) سے اس کے شاگردوں

## فصل نمبر ۱۵۶

(ث) اللہ خالتق.

(ب) اللہ الرحمن رعاعل (ت) سورۃ (۱) بونتا: ۱:

- ہی وہ اندھا ہے جو بیکل کے خوشنما دروازے سے اب خدا کی بزرگی کراور ہمیں بتا کر تجوہ پر خواب پر بیٹھتا تھا؟“
- ۱۱۔ اس نے جواب دیا ”بے شک میں وہی ۲۲۔ آیا وہ ہمارا باپ ابراہیم ہے یا موسیٰ علیہ ہوں اور یہ کیوں؟“
- ۱۲۔ اس نے جواب دیا ”تو نے اپنی بینائی ۲۳۔ اس لئے کہ ان کے سوا کوئی اور قدرت کیوں کر پائی؟“
- ۱۳۔ اس نے جواب دیا ”ایک سرد نے زمیں پر ۲۴۔ تب اس شخص نے جواب دیا جو کہ اندھا پیدا ہوا تھوک کر منی گوندھی اور وہ منی میری آنکھ پر لگائی۔ ۲۵۔ اور مجھ سے کہا۔ جا اور سلام کے حوض موسیٰ علیہ السلام اور نہ کسی دیگر نبی نے شفادی ہے۔
- ۱۴۔ گمراہی اشاء میں کہ بیکل کے دروازہ پر میں نہیا۔
- ۱۵۔ تب میں گیا اور نہیا پس اب میں بھا کا ہو گیا۔
- ۱۶۔ برکت والا ہے اسرائیل کا خدا۔“
- ۱۷۔ اور اس کے بعد کہ اپنی تھوک کے ساتھ تھوڑی خشک منی گوندھی۔ اس منی میں سے کچھ خوبصورت دروازہ کو واپس آیا۔ سارا اور شیلم میری آنکھ پر لگایا اور مجھے سلام کے حوض کو نہانے کے لئے بھیجا۔
- ۱۸۔ اسی سبب سے وہ کاہنوں کے اس سردار کے پاس حاضر کیا گیا جو کہ کاہنوں اور فریضیوں کے ساتھ داپس آیا۔
- ۱۹۔ تب اس نے کاہنوں کے سردار نے اس آدمی کا نام لو چھا۔
- ۲۰۔ سوال کیا ”اے مرد! کیا تو اندھا پیدا ہوا تھا؟“
- ۲۱۔ تب کاہنوں کے سردار نے کہا ”اچھا تو ہے مجھ کو پکارا تھا اور کہتا تھا کہ ”جا اور نہیا جیسا

- ۶۔ پس جبکہ وہ دونوں حاضر آئے۔ ان سے کاس شخص نے کہا ہے۔
- ۷۔ اس لئے کہ یہ یوسع تا صری اسرائیل کا ہنوں کے سردار نے یہ کہہ کر سوال کیا ”آیا کے خدا کافی اور اس کا قدوس ہے؟“ یہ مرد تم دونوں کا بیٹا ہے؟“
- ۸۔ تب اس وقت کا ہنوں کے سردار نے یہ انہوں نے جواب دیا ”ہاں یہ ہمارا بیٹا ہے کہا۔ شاید کہ اس نے مجھ کو آج ہی کے دن درحقیقت۔“
- ۹۔ تب اس وقت کا ہنوں کے سردار نے کہا تدرست کیا۔ یعنی سبت کو۔“
- ۱۰۔ اندھے نے جواب دیا ”ہاں اس نے یہ کہتا ہے کہ وہ انہا پیدا ہوا ہے۔ اور اب یہ دیکھتا ہے پس یہ بات کیونکر ہوئی؟“
- ۱۱۔ اس شخص کے (جو انہا پیدا ہوا تھا) باپ تب کا ہنوں کے سردار نے کہا ”تم اب نے اور اس کی ماں نے جواب دیا۔“ حق یہ دیکھو کہ حقیقت یہ آدمی کیسا گنگہگار ہے۔ اس لئے ہے کہ وہ انہا پیدا ہوا تھا۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ اس نے کیونکر بیانی پالی۔“
- ۱۲۔ وہ پوری عمر کا آدمی ہے۔ تم اسی سے پوچھو۔ یہ تم سے بچ کے گا۔“

## فصل نمبر ۱۵

- ۱۔ اندھے نے جواب دیا (۱) میں یہ نہیں جانتا۔ تب ان دونوں کو واپس کر دیا اور کا ہنوں کا کہہ گنگہگار ہے یا نہیں۔
- ۲۔ میں تو صرف یہی جانتا ہوں کہ میں اندھا آدمی سے کہا ”تو اللہ کو بزرگی دے اور بخ کہہ۔“ تھا۔ پس اس نے مجھ کو بینا کر دیا۔“
- ۳۔ اور اندھے کا باپ اور اس کی ماں دونوں بات کرنے سے ڈرتے تھے۔ مگر فریسمیوں نے اس کو بخ نہ مانتا۔
- ۴۔ اسی لئے انہوں نے کا ہنوں کے سردار سے کہا۔ اس لئے کہ رومانی شیوخ کی مجلس سے ”تو“ (کسی کو) بیچ اور اس کے باپ اور ماں کو بلا ایک حکم صادر ہوا تھا کہ کسی آدمی کو یہود کے نبی اس لئے کہ وہ دونوں ہم سے بچ کریں گے۔“ یوسع کی طرفداری کرنا جائز نہیں ہے ورنہ اس
- ۵۔ تب انہوں نے اس اندھے آدمی کے باپ کی سزا موٹ ہوگی۔ اور اس کی ماں کو بلوایا۔
- ۶۔ اور یہ وہ حکم ہے جس کو حاکم نے صادر کرایا تھا۔

- ۱۵۔ اسی لئے ان دونوں نے کہا کہ وہ پوری عمر ۲۳۔ تب اس وقت کا ہنوں کے سردار نے کام رکھ رہے تھے۔ تم اسی سے پوچھ لو!“
- ۱۶۔ پس اس وقت کا ہنوں کے سردار نے اس شخص سے کہا جو کہ انہا پیدا ہوا تھا کہ ”لُو اللہ کو بزرگی دے اور عج کہہ۔ اس لئے کہ یہ جس کو ”لُو کہتا ہے کہ اس نے تجھے شفاذی گنہگار ہے۔“
- ۱۷۔ اس آدمی نے جو انہا پیدا ہوا تھا جواب دیا۔ ”میں نہیں جانتا کہ وہ گنہگار ہے یا کیا۔ میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ میں دیکھتا تھا۔ پس اس نے مجھ کو سمجھلا کر دیا۔“
- ۱۸۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ جب سے دنیا کی ابتداء ہوئی ہے۔ اس وقت سے اب تک کوئی انہا بینا نہیں کیا گیا۔
- ۱۹۔ اور اللہ گنہگاروں کی بات نہیں ستا۔ (۱) اور وہ آدمی جو کہ انہا پیدا ہوا تھا (۱) یہ نوع کوڈھونڈنے گیا۔
- ۲۰۔ فریسموں نے کہا ”جب اس نے تجھ کو پہنا کیا۔ اس وقت کیا کیا تھا؟“
- ۲۱۔ اس وقت اس آدمی نے جو انہا پیدا ہوا ”بے شک تو کسی زمانہ میں ایسا برکت نہیں دیا تھا ان کے ایمان نہ رکھنے سے تعجب کیا اور کہا ”گیا جیسا کہ تو اس وقت ہے۔“ میں تم کو بتاچکا۔ چیز تم کیوں پھر بھی مجھ سے ۲۲۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اس کے شاگرد بن اور اپنے نبی (۲) کی زبان سے دنیا کے دوستوں کے بارہ میں یہ کہتے ہوئے کلام کیا چاؤ۔“

## فصل نمبر ۱۵۸

۱۔ اور وہ آدمی جو کہ انہا پیدا ہوا تھا (۱) یہ نوع کوڈھونڈنے گیا۔

۲۔ تب یہ نوع نے اس کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ

۳۔ اس وقت اس آدمی نے جو انہا پیدا ہوا ”بے شک تو کسی زمانہ میں ایسا برکت نہیں دیا تھا ان کے ایمان نہ رکھنے سے تعجب کیا اور کہا ”گیا جیسا کہ تو اس وقت ہے۔“ میں تم کو بتاچکا۔ چیز تم کیوں پھر بھی مجھ سے

۴۔ اس لئے کہ تو برکت دیا گیا ہے۔ جمارے اللہ کی طرف سے جس نے داؤد جمارے باپ پوچھتے ہو۔

۵۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اس کے شاگرد بن اور اپنے نبی (۲) کی زبان سے دنیا کے دوستوں کے بارہ میں یہ کہتے ہوئے کلام کیا چاؤ۔“

(۱) ومادعا، الفاسقين الالهي الضلال (اصلاح) (۱) (۲) (۳۵) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶)

(۱) صورۃ الدنیا (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶)

- ہے۔ کہ ”وَلَعْنَتٌ كَرِتَهُ ہیں اور میں برکت داؤ دکھاتا ہے۔ (۱) بے شک اللہ نے اس کو ایک دیتا ہوں۔“ اور میخانی کی زبانی کہا کہ (۲) حکم دیا کہ وہ اس سے تجواد نہیں کرتا۔“
- بے شک میں تیری برکت کو لعنت کرتا ہوں۔“ ۱۲۔ دوسرا عالم سارے انسانوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جس طرح سے کہ فلاں کا گھر نہ پائی آگ کے اور نہ روشنی انہیں سے کے اور نہ نہندگ گری کے اور نہ محبت دشمنی کے جیسا کہ اللہ کا ارادہ دنیا کے ارادہ کے پالضد ہوتا ہے۔“ ۱۳۔ پس یہ عالم بھی اللہ سے محبت کرتا ہے۔“ ۱۴۔ تب یوں سے اسی لئے شاگردوں نے یہ اس لئے کہ وہ بھی باطنیں اسی قدر اللہ کی طرف لوگائے رہتے ہیں جس قدر کہ ہر ایک بحسب طبیعت اللہ سے لوگا ملتا ہے۔ اگرچہ یہ پس تو ہم سے معنی کہ۔ اس لئے کہم نے وہ اللہ کی طلب میں گمراہ ہو گئے ہیں۔“
- اب تک نہیں سمجھا ہے۔“ ۱۵۔ پس آیا تم جانتے ہو کہ کس لئے سب کے پیچانوں گے۔ دیکھو گے کہ میں نے چیز کہا ہے۔“ ۱۶۔ اس لئے کہ وہ سب کے سب ایک پایاں نیل کی طرف بغیر ذرا سے شر کے شائق رہتے ہیں۔“
- ۱۷۔ اور یہی عنقریب تم حق (۱) کو ہر ایک نبی کے اندر پیچانوں گے۔“ ۱۸۔ اسی لئے اللہ در جم نے اپنے نبیوں کو اس عالم کی طرف بھیجا سے خلاص دینے کیلئے۔“
- ۱۹۔ پہلا آسانوں اور زمین کی طرف من پانی اور ہوا۔ اور آگ اور کل چیزوں کے جو کہ انسان پڑنے کا حال ہے۔ وہ گناہ جو کہ اللہ دنیا کے پیدا کرنے والے (ت) کی مخالفت شریعت چیزیں اللہ کے ارادہ کی پابندی کرتا ہے جیسا کہ (ب) اللہ خیر اکبر (ن) اللہ الرحیم و مرسل و خالق

(۱) زبور ۲: ۶ (۲) رومیوں ۷: ۱۳

(۳) ملکی ۲: ۳ (۴) ماحلق اللہ الا بالحق منه

(۲) سے بدل گیا ہے۔ تحقیق تیرا کلام البت بہت ہی عظیم ہے پس تو

۲۰۔ پس یہ انسان کو اللہ کے دشمن شیطانوں ہم پر حرم کر کیونکہ ہم اس کو نہیں سمجھتے۔

۲۱۔ یہ نوع نے کہا "کیا تم کیا خیال دلایا جاتا کے مانند ہوادیتا ہے۔

۲۲۔ پس تم کیا خیال کرتے ہو جا لیکہ یہ عالم (ایسا ہے کہ) اللہ اس کو بہت سخت ناپسند کرتا

ہے۔ نبیوں کے انجام کے بارہ میں اگر وہ اس عالم سے محبت کریں؟ حق یہ ہے کہ اللہ ان

سے ان کی نبوت لے لے گا۔ اپ کو اللہ کے برابر ہنئے؟

۲۳۔ ۳۔ نبیوں اور ہر گز نہیں۔

۲۴۔ بلکہ خدا کا نیک بندہ وہ ہے جو کوئی نہیں ارادہ کرتا اس چیز کا جس کا اللہ ارادہ نہیں کرتا۔

۲۵۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ث) وہ اللہ کر میری جان اس کے حضور (ج) میں استادہ

ہات کو سمجھو اس لئے کہ تم نہیں جانتے ہو کہ گناہ ہو گی کہ اگر اس شریر عالم کی محبت رسول اللہ

کیا چیز ہے؟

۲۶۔ پس میری بات پر کان دھرو۔

تو بے شک اللہ اس سے پورے یقین کے ۷۔ حق یہ ہے کہ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ بے

ساتھ وہ سب کچھ لے لیتا جو کہ اس کو اس کے

خالافت (ب) کے سوا کچھ اور پیدا کرے۔

۸۔ اس لئے کہ گناہ نہیں ہے گر وہ چیز کہ اللہ

اسے نہیں چاہتا (۱) پس تحقیق ہر وہ چیز کہ اللہ راندہ ہوادیتا۔

۲۷۔ اس لئے کہ اللہ اس قدر دیتا کے بخلاف ہے۔

## فصل نمبر ۱۵۹

۱۔ شاگردوں نے جواب میں کہا "اے معلم!

(ب) حرام بیان (بیان حرام؟) (ت)

حرام مالا یہ رید اللہ تعالیٰ واحد و مایبودہ

اللہ تعالیٰ لا یحرم منه (۱) .....؟

(ث) بالله حی (ج) رسول اللہ (ج) اللہ و رہاب

(۱) سورہ العزم

- بات کرتے کہ اللہ اُس سے راضی ہوتا اور البت سے بدل گیا جس حالت میں کہ اخاب کا قتل  
اللہ ان کو (اس کا) اچھا بدل دیتا۔
- ۱۰۔ مگر اللہ نے ان کو ناپسند کیا ہے۔ اس لئے کروہ مجھے ایک مخفاد سب کی وجہ سے نجک  
دوسرے کے برخلاف نتیجے پیدا کئے۔
- ۱۱۔ اور انہوں نے اپنی تقلید کے ذریعہ کس قدر  
شیطان یہ دیکھنے کے لئے فرشتوں سے کلام  
اللہ کے دونبیوں اور دوستوں مسوی اور داؤد کی  
کرتا کہ انہوں نے اللہ سے کیونکر محبت کی ہے  
کتابوں کو خراب کرڈا ہے۔
- ۱۲۔ اور بے شک وہ اس جب سے مجھے ہے۔  
۱۳۔ لیکن وہ مردود ہے اس لئے کہ اس نے  
جانے ہیں اور میری موت کی آرزو کرتے ہیں۔ ارادہ کیا کہ فرشتوں کو اللہ سے ذور بنائے۔
- ۱۴۔ تحقیق مسوی نے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا  
اور اخاب نے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا تم  
کہا ”تواب یہ کیونکر واجب ہے کہ بخانی کے  
مجھے بتاؤ کہ آیا ان دونوں کی طرف سے قتل شمار  
بارہ میں اس جھوٹ کی نسبت جو کچھ کہا گیا  
کیا جائے گا؟
- ۱۵۔ اس لئے کہ مسوی نے بہت سے آدمیوں کو  
قتل کیا تاکہ بتوں کی عبادت کوفا کرے اور  
تفصیل اللہ کی عبادت پر باتی رکھے۔
- ۱۶۔ مگر اخاب نے بہت سے آدمیوں کو تحقیق اللہ  
تاکہ حق کو واضح طور سے دیکھ لے۔

## فصل نمبر ۱۶۰

۱۔ اسی لئے مسوی کا آدمیوں کو قتل کرنا قربانی۔

کی (ث) عبادت کوفا کرنے کے واسطے قتل کیا  
اور بتوں کی عبادت کوباتی رکھنے کے لئے۔

(۱) بالله حی (ب) سورۃ القصص ببکلبانی

(ن) اللہ حن

جس وقت دنیا میں اسرائیل کے بادشاہوں تک کرنے والے۔ اے معلم جیسا کہ تو نے کہا ہے اور گردن کشوں کی تاریخ بیان کی۔ پیاروں کی چیزوں کو بھاگ گئے۔ جہاں کر دیوں لکھا ہے (۱) کہ اسرائیل کا بادشاہ یہودا کوئی انسان نہیں رہتا۔

کے بادشاہ کے ساتھ متحد ہوتا کہ بعلال کیے۔ اس وقت یہوشافاط نے کہا "اس کو بیان اولاد (یعنی مردوں) سے لڑیں جو کہ عمومی بلوا" تاکہ ہم دیکھیں وہ کیا کہتا ہے۔" ۸۔ اس وجہ سے اخاب نے حکم دیا کہ میخا کو تھے۔ اور جب کہ یہوشافاط یہودا کا بادشاہ اور اخاب اسرائیل کا بادشاہ دونوں ہی ایک تخت وہاں لا لایا جائے۔

پرسامروہ میں بیٹھے تھے۔ ان کے رو برو چار سو ۹۔ تب وہ اس کے پیروں میں بیزیاں پہنے جھوٹے نبی کھڑے ہوئے۔

۱۰۔ تب انہوں نے اسرائیل کے بادشاہ سے مش اس شخص کے جو کہ موت اور زندگی کے کہا "تو عمونیوں کے بادشاہ کے خلاف چڑھائی مانین زندگی پر کرتا ہو۔

کر۔ اس لئے کہ اللہ ان کو تیرے ہاتھوں میں ۱۱۔ پس اخاب نے اس سے یہ کہہ کر سوال کیا ڈال دے گا۔ اور تو عمون کو چلاک کرے گا۔

۱۲۔ اسے میخا! اللہ کے نام سے کلام کر کر آیا ہم ۱۳۔ اس وقت یہوشافاط نے کہا "آیا یہاں عمونیوں کے برخلاف چڑھائی کریں؟ کیا اللہ ہمارے باپ دادا کے اللہ کا کوئی نبی پایا جاتا ہے؟" اسکے شہر ہمارے ہاتھوں میں دے دے گا؟"

۱۴۔ اخاب نے جواب دیا "فقط ایک پایا جاتا ۱۵۔ میخانے جواب میں کہا "چڑھ جا چڑھ جا۔ ہے اور وہ شریر ہے اس لئے کہ وہ ہمیشہ میری اس لئے کہ تو خوشحال ہو کر چڑھائی اور بہت نسبت بڑی پیشگوئیاں کرتا رہتا ہے۔ ہی زیادہ خوشحالی کے ساتھ اترے گا۔"

۱۶۔ اور میں نے اس کو قید میں رکھ چھوڑا ہے۔" ۱۷۔ اور اس نے مجھ اس لئے "فقط ایک ہی پایا جاتا ہے۔ کہ پیشک یہ اللہ کا سچا نبی ہے۔" اور اس کے دونوں پیروں ہے۔ کہا کہ تمام وہ نبی جو پائے گئے تھے سے بیزیاں توڑ دیں۔

۱۸۔ اخاب کے حکم سے قتل کر دیے تھے۔ یہاں ۱۹۔ لیکن یہوشافاط جو کہ ہمارے اللہ سے ذرتا تھا۔ اور اس کے دونوں گھنٹے بھی جتوں کے

- لئے نہیں ملکے تھے۔ اس نے میخا سے یہ کہہ کر جھوٹ انے منہ میں ڈالتا ہوں اور اس سوال کیا کہ ”اے میخا! ہمارے باپ دادا کے طرح وہ چڑھائی کرے اور قتل کیا جائے گا۔“ اللہ کی بزرگی کے لئے مجھ کہہ جیسا کہ تو نے اس ۲۱۔ پس جبکہ اللہ نے اس بات کو سنائیں نے کہا ”تو جا اور ایسا ہی کر ضرور تو کامیاب ہو گا۔“
- ۲۲۔ میخا نے جواب دیا ”اے یہ شفاقت! میں اس وقت جھوٹے نبی ناراض ہوئے تیرا ملاحظہ کرتا ہوں۔ اس لئے تجھ سے کہتا ہوں ۲۳۔ اور ان کے سردار میخا کے گال پر یہ کہہ کر کہ اسرائیل کی قوم کو مثل بھیڑوں کے دیکھا تھیڑ مارا کہ ”اے اللہ کے رانمے! خدا کا فرشتہ ہے کہ ان کا چوپان نہیں ہے۔“
- ۲۴۔ کب ہمارے پاس سے ہو کر تیرے پاس آیا۔ اس وقت اخا ب نے یہ شفاقت سے مسکراتے ہوئے کہا ”میں تو تجھ سے کہہ چکا ۲۵۔ تو ہمیں بتا کرو وہ فرشتہ کس وقت ہمارے پاس آیا جو کہ جھوٹ کو لایا؟“
- ۲۶۔ میخا نے جواب دیا ”بیشک تو تب اس بات کو جانے گا جبکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کو قتل کے خوف سے بھاگتا پھرے گا۔ بیشک تو تو اس بات کو جانے نہ مانا۔“
- ۲۷۔ اس وقت دونوں نے کہا ”اے میخا! کوئی کوئی کوئی ہوئی ہے؟“
- ۲۸۔ میخا نے جواب دیا ”مجھے خیال دلا یا گیا ۲۹۔ تب اس وقت اخا ب غصہ سے بھر گیا۔ کہ اللہ کے حضور میں فرشتوں کی ایک مجلس اور کہا ”میخا کو پکڑو اور جو بیڑیاں اس کے فراہم ہوئی ہے۔“
- ۳۰۔ اور میں نے اللہ کو یہ کہتے تاکہ ”اخا ب کو میرے واپس آنے کے وقت تک اس کو صرف کون بھکائے گا تاکہ وہ عمون کے خلاف جو کی روئی اور پالی دینے پرس کرو۔“
- ۳۱۔ اس لئے کہ میں اس وقت نہیں جانتا ہوں کہ کس موت کے ساتھ اس کو سزا دوں۔“
- ۳۲۔ جب ایک نے کچھ کہا اور دوسرے نے کچھ اور۔
- ۳۳۔ پھر ایک فرشتہ آیا۔ اور اس نے کہا ”اے رب! میں اخا ب سے لڑوں گا۔ پس میں اس کے کہنے کے موافق پوری ہوئی۔“
- ۳۴۔ کیونکہ عمونیوں کے بادشاہ نے اپنے نوکروں سے کہا ”تم اس سے ذرتے رہو کہ یہودا کے

بادشاہ سے لڑو یا اسرائیل کے بڑے بڑے ۔۔۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ آیا موئی اللہ کے بندہ آدمیوں سے بلکہ میرے دشمن اخاب اسرائیل نے ان سب لوگوں کے قتل سے جن کو اس نے کے بادشاہ ہی کو قتل کر دے۔“  
قتل کیا گناہ کیا ہے؟”

۳۰۔ اس وقت یوں نے کہا ”تو یہاں ۸۔ شاگردوں نے جواب میں کہا ”معاذ اللہ نہ پھر جا۔ اس لئے کہ یہ ہماری غرض کے واسطے معاذ اللہ۔ کہ موئی نے خطا کی ہو۔ (یعنی اس کافی ہے۔“

نے ہرگز خطا نہیں کی) بہبہ اس اللہ کی اطاعت کرنے کے جس نے کام سے حکم دیا تھا“

## فصل نمبر ۱۶۱

۱۔ تب یوں نے کہا ”آیا تم نے کل چیزیں ۹۔ تب اس وقت یوں نے کہا ”اور میں کہتا سن لیں؟“

ہوں کہ معاذ اللہ جو اس فرشتے نے خطا کی ہو۔ ۲۔ شاگردوں نے جواب دیا ”ہاں اے سید!“ جس نے کراخاب کے جھوٹے نبیوں کو جھوٹ

۳۔ تب اسی سے یوں نے کہا۔ ”بے شک کے ساتھ دھوکا دیا۔ جھوٹ گناہ ہے لیکن قتل بہت بڑا گناہ ہے۔ ۱۰۔ اس لئے کہ جس طرح اللہ آدمیوں کے قتل

۴۔ کیونکہ جھوٹ ایسا گناہ ہے جو کلام کرنے کو زبیحہ (قربانی) کے طور پر قبول کرتا ہے والے ہی کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ دیسے ہی اس نے جھوٹ کو تعریف کے طور پر

۵۔ مگر قتل باوجود ایسا ہونے کے کہ جو اس کا قبول کیا۔

ارٹکاب کرتا ہے اسی کے ساتھ خاص ہوتا ہے ۱۱۔ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ جس طرح دہڑکا وہ یہاں زمین پر اللہ کی سب سے زیادہ پیاری غلطی کرتا ہے جو اپنی جوتی کو جمار (کے دونوں چیزوں کو بھی ہلاک کر دیتا ہے یعنی انسان کو۔

۶۔ اور جھوٹ کا علاج کبھی ہوئی بات کے خلاف غلطی کرتا ہے۔ جو اللہ کو شریعت کا دیسا ہی بات کہہ کر کیا جاسکتا ہے بھالیکہ قتل کی کوئی روایت بنتا ہے جیسا کہ وہ خود انسان ہونے کی نہیں ہے اس لئے کہ مردہ کو زندگی ممکن ہی نہیں حیثیت سے شریعت کا مطیع ہے۔

۷۔ پس جس وقت تم نے یہ اعتقاد جمالیا کر

- گناہ ہی وہ چیز ہے جس کو کہ اللہ بھی نہیں ۱۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ پیشک اللہ کا نبی چاہتا۔ تب تم اسی وقت حق کو پا جاؤ گے جیسا عاموس یہاں اس بدی کی نسبت کام کر رہا ہے جس کو دنیابدی کے نام سے یاد کرتی ہے۔ کہ میں نے تم سے کہا ہے۔
- ۲۔ اور اسی بنیاد پر جیکہ اللہ غیر مرکب اور غیر خیر ۱۸۔ اس لئے کہ اگر وہ پاک لوگوں کی بولی مختصر ہے (۱) پس نیز وہ غیر قادر ہے کہ ایک استعمال کرتا تو دنیا اس کو نہ سمجھتی۔
- ۳۔ کیونکہ تمام بلا میں اچھی ہیں یا یوں اچھی ۱۹۔ اس لئے کہ اس بات سے اس کی ذات میں تضاد ہو جائے گا جس پر الٰم (دکھ) متربع کر ہم نے کیا ہے۔
- ۴۔ اور یا اس لئے اچھی ہیں کہ وہ ہمیں بدی ہوتا ہے اور وہ اس حد تک مبارک نہ ہو گا جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔
- ۵۔ فیلمس نے جواب میں کہا ”مگر نبی عاموس کا یہ قول کیونکہ سمجھنا واجب ہے کہ (۱) ”شہر میں کوئی بدی ایسی پائی ہی نہیں جاتی جس کو کہ ”اللہ نے نہ بنایا ہو؟“
- ۶۔ یسوع نے جواب دیا ”۱۵۔ فیلمس تو اب دیکھ کر لفظ پر بھروسہ کرنے کا خطرہ کس قدر سخت ہے (۲\*) جیسا کہ یہ فرمائی کرتے ہیں جنہیں نے خود اپنے لئے اللہ کے چیزہ بندوں کو برگزیدہ بنانے کا تمیک لے لیا ہے (اور) ایسے طریقہ پر کہ جس سے وہ عملیہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اللہ نیکو کارنیں اور یہ کہ وہ دھوکہ باز اور جھوٹا اور (اس) باز پرس کو بڑا جانتے والا ہے (جو غفریب انہی فرمیسوں پر واقع ہوگی)
- ۷۔ اور اس سے بھی بڑھ کر آفت کی بات یہ ہے کہ جب سے آدمی اس بات کی تصدیق کر لیں کہ شیطان کو انسان پر غالبہ حاصل ہے تو وہ شیطان سے ذریں اور بناویں سے چھوٹے (۱) لا بخلق اللہ (۱) عاموس ۶:۳
- (۲) لفظی اور ظاہری معنی کی گرفت۔ مترجم

کے لئے اسی کی خدمت کریں گے۔

۲۲۔ پہلی اسی سبب سے عاموس نبی نے وہ کیا سے زمین جنگل میں آجائی ہے۔

جو کہ رومانی ترجمان کیا کرتا ہے کہ اس کے کلام ۲۔ اور اس کے بعد کہ یوں نے یہ کہا فوراً ہی

میں یوں نظر نہیں کرتا کہ گویا یہ کاہنوں کے سردار ایک اتنے زور کا لز لہ آ گیا کہ اس کی وجہ سے

کے حضور میں باتمیں کر رہا ہے۔ بلکہ اس یہودی ہے ہر ایک آدمی ہر دے کی طرح گرفڑا۔

کے ارادہ اور اس کی مصلحت پر نظر رکھتا ہے جو کہ ۲۔ تب یوں نے ان کو یہ کہتے ہوئے اخفاپا کہ

عمرانی زبان میں باتمیں کرنا نہیں جانتے۔

۲۳۔ تو تمہارے لئے اس وقت بھی کافی ہے۔

۲۴۔ اس لئے کہ جب عاموس نے دنیا سے

۱۔ اگر کہیں عاموس یہ کہتا کہ ”شہر میں کوئی بھائیو کرتے ہوئے یہ کہا“ کہ اللہ ہی نے

بھائی نہیں مگر یہ کہ اللہ اس کا کرنے والا ہے اس کو شہر میں بنایا ہے ”تو اس نے اس کے سوا

ہے۔“ تو البتہ تم ہے اس اللہ کی جان کی ۲۔ اور نہیں کہ ان بلااؤں (آزمائشوں) کی

(ب) کہ میری جان اس کے حضور میں استادہ۔ نسبت کام کیا کہ جن کو گھنہ باروں کے سوا اور

ہوگی۔ اس نے بڑی کھلی ہوئی نعلیٰ کا ارشتاب کوئی برائی نہیں کہتا۔ اور نہیں اب بزرگ یہ گئی

کی ساقیت کے ذکر پر آنا چاہیئے۔ وہ سبقت کیا ہوتا۔

۲۔ اس لئے کہ دنیا بجز ظلم اور ان گناہوں کے کہ تم اس کے جانے کا ارادہ کرتے ہو اور وہ

جو باطل کی راہ میں (ت) کئے جاتے ہیں اور کہ میں اس کی نسبت تم سے کل کے دن اردن

کسی چیز کو بھلانی ہی نہیں دیکھتی۔

۳۔ اور اس اعتبار پر آدمی گناہ میں بہت زیادہ (۱) تقریر کروں گا،

## فصل نمبر ۱۶۳

۱۔ اور یوں اپنے شاگردوں کے ساتھ اردن

(۱) انشاء اللہ۔ (ب) سورۃ امت محمد رسول

(۱) سورۃ البدد (ب) اللہ سے (ت) لا بعقل اهل الدنيا

کے پار بیان کو گیا۔

- ۸۔ یسوع نے دلی خوشی کے ساتھ جواب دیا۔  
 ۹۔ پس جبکہ دن ڈھلے کی نماز گزر گئی یسوع ایک ”بے شک وہ محمد رسول اللہ (ت) ہے۔“ اور جب وہ دنیا میں آئے گا تو اس اصلی کھجور کے درخت کے پہلو میں بیٹھا اور اس کے شاخوں کو درخت کھجور کے سایہ تلتے بیٹھے گئے۔  
 ۱۰۔ اس وقت یسوع نے کہا: ”بھائیو! اس میں شک نہیں کہ برگزیدگی کا سابق میں ہو جانا ایک بڑا بھاری راز ہے۔ تا آنکھ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ اسے صاف طور پر نہیں جانتا۔ مگر فقط ایک ہی انسان۔“  
 ۱۱۔ پس وہ مفید ابر اللہ کی رحمت سے بھرا ہوا ہے اور یہی رحمت ہے کہ اللہ ایمان والوں پر اس کی پھوار پانی کی یوندوں کی طرح ثار کرے گا۔“ (۲)

## فصل نمبر ۱۶۲

- ۱۔ ”میں اس وقت اس قلیل و کمتر مقدار کی تم سے تشریح کرتا ہوں جس کی شاخت اللہ نے مجھے بخشی ہے خود اس برگزیدگی کے سابق ہونے کے بارہ میں۔“  
 ۲۔ فریسی کہتے ہیں کہ ہر ایک چیز ایسے طریقہ پر مقدر ہو گئی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اس شخص کے لئے جو کہ برگزیدہ ہو مردود ہو جانا کے ذریعہ شیطان سے بچائے گی۔“  
 ۳۔ شاگردوں نے جواب میں کہا اے معلم! ممکن ہی نہیں۔“

(ت) سعید رسول اللہ (ت) سورہ القدیر (۲) جی  
 ۴۔ اس نے میں۔ ”میری بنتی کی خلیفہ“ کی تصریح  
 وہ آدمی کون ہو گا۔ جس کی نسبت تو یہ باتیں کہہ رہا ہے اور جو کہ دنیا میں عنقریب آئے گا؟“

- ۱۔ اور جو کہ مرزا دہڑا سے کسی وسیلے سے بھی یہ کیونکر میسر ہوگا۔ بحالیکہ وہ ن فقط پھر اور روبیوں کا محتاج ہوتا کہ ان کو صرف کرے بلکہ اس کو زمین کی اتنی جگہ کی بھی حاجت ہو جس پر وہ قدم رکھ سکے۔
- ۲۔ اور یہ کہ جس طرح اللہ نے مقدر کر دیا ہے کہ تیکی کا کام ہی ایسا سیدھا راستہ ہو جس پر برگزیدہ لوگ نجات کی طرف چلتے رہیں ویسے ہی یہ (بھی) مقدر کر دیا ہے کہ گناہ ہی وہ راستہ ہے۔ جس میں مرزا دہڑا لوگ ہلاکت کی جانب چلیں۔
- ۳۔ اپنے برگزیدگی سابق میں ہو جانا بدرجہ اولیٰ اللہ کی شریعت نہ ہو گی جبکہ وہ اس آزادی ارادہ کے سلب کر لینے کی مکرمہ ہو ہے کہ اللہ نے انسان کو محض اپنی بخشش (ب) سے عطا کیا ہے
- ۴۔ اپنے یہی امر ہے کہ ہم اس وقت میں ایک زبردستی اور مجبوری کو ثابت کر رہے ہوں گے نہ کہ برگزیدگی کے سابق ہونے کو۔
- ۵۔ لخت کیا جائے وہ انسان جس نے کہ یہ بات زبان سے کہی ہو۔ اور وہ ہاتھ جس نے کہ اسکو لکھا ہو۔ اس لئے کہ یہ جو اس کے پچھے اور نہیں کہ تھیں شیطان کا اعتماد ہے۔
- ۶۔ اپنے انتبار پر آدمی کے لئے ممکن ہے کہ وہ اس زمانہ کے فریسوں کی حالت کو جان لے کیونکہ وہ شیطان کے معتبر خادم ہیں۔
- ۷۔ اپنے اس کے سوا وہ اور کیا بات ہے جو کہ (۱) میری ہدایت آسان میں برگزیدنی ہے تاکہ تو برگزیدگی کے سابق ہونے کے معنی ہو سکے۔ اپنے لئے یہ کہ کر غدر تراش کر، "خمارے لئے اللہ کی بیٹک وہ (برگزیدگی) ایک مطلق ارادہ ہے کہ ہدایت لانے کو کون جائے؟
- ۸۔ اور یہ کہ بغیر وسیلے کے کسی کے لئے اس غایت تک پہنچنے کا وسیلہ انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔
- ۹۔ اس لئے کہ بغیر وسیلے کے کسی کے لئے تاکہ تو اپنے نفس کو وعدہ دے جیسا کہ اُوپر وہیاتے تاکہ ہم اس ہدایت کو حفظ کھینچیں؟
- ۱۰۔ اور نہ یہ ہدایت سمندر کے اس پار ہے تاکہ تو اپنے نفس کو وعدہ دے جیسا کہ اُوپر گزر چکا۔

۱۶۔ بلکہ میری ہدایت تیرے دل سے قریب گناہ کی قدرت کو چھین لئی اور تو پہ کو اس سے ہی ہے۔ یہاں تک کہ توجہ بھی بھی چاہے بالکل سلب کر لیتی ہے۔ اس کی حفاظت کرے۔

## فصل نمبر ۱۶۵

۱۔ لیکن تم سنو جو کہ اللہ یوں تسلی (۱) نبی کی زبانی کو حکم دے کہ تو پھر سے نوجوان بن جاؤ اور ایک مریض کو (کہہ) کر تو تدرستی کی طرف عود کر آ۔ پرجب وہ دونوں اس کو نہ کریں تو ان کے قتل کا حکم دے تو آبایہ بات کوئی انصاف ہوگی؟“ طرف مائل ہو۔

۲۔ آیا اس صورت میں اللہ اس چیز کی تقدیر فرمائے گا جس کا کوہ ارادہ نہیں کرتا؟

۳۔ تم سوچو کہ اللہ کیا کہتا ہے اور موجودہ زمانہ کے فریسکا کیا کہتے ہیں۔

۴۔ اللہ نبی اشیاء کی زبانی بھی کہتا ہے (۲) میں نے بلا یا پس انہوں نے میری طرف دھیان نہ لگایا۔“

۵۔ اور کس قدر رزیادہ ہے اللہ کا بلاانا۔

۶۔ سنو جو کہ خود اسی نبی کی زبانی ہی کہتا ہے (۳) ”کہ میں نے تمام دن اپنا ہاتھ ایک اسی قوم کی طرف بڑھایا جو میری تصدیق نہیں کرتی بلکہ مجھ سے نقیض رکھتی ہے۔

۷۔ پس اگر ہمارے فریسوں نے یہ کہا کہ

(۱) مسودہ قول (ب) بلالہ حی (۱) زبور ۱۸:۲۳

(۲) سعیا، ۱۴:۲۵ (۳) سعیا، ۱۴:۲۵

۷۔ تم مجھ کو بتاؤ کہ اگر ہیر و دس کی بوڑھے آدمی کو حکم دے کہ تو پھر سے نوجوان بن جاؤ اور ایک مریض کو (کہہ) کر تو تدرستی کی طرف عود کر آ۔ پرجب وہ دونوں اس کو نہ کریں تو ان کے قتل کا حکم دے تو آبایہ بات کوئی انصاف ہوگی؟“

۸۔ شاگردوں نے جواب میں کہا ”امر ہیر و دس اس بات کا حکم دے تو البته وہ بہت بڑا ظالم اور کافر ہو گا۔

۹۔ اس وقت یوسع نے آہ مرد چھپنی اور کہا ”بھائیو! یہ باتیں نہیں ہیں مگر انسانی تعلیم دوں کے پھل۔

۱۰۔ اس لئے کوہ اپنے اس قول سے کہ ”اللہ نے مقدر فرمادیا پس اس نے مرزو و پرایے طریقہ کا حکم لگادیا کہاب وہ اس کے ساتھ برگزیدہ ہو ہی نہیں سکتا۔“ اللہ پر یوں الزام لگاتے ہیں کہ (معاذ اللہ) گویا وہ طاغی اور ظالم ہے۔

۱۱۔ کیونکہ اللہ گنہگار کو حکم دیتا ہے کہ وہ گناہ نہ کرے اور اگر گناہ کیا ہے تو توبہ کر لے۔

۱۲۔ مگر یہ قدر (کامیلہ) گنہگار سے ترک

تحقیق مردو دیہ قدرت نہیں رکھتا کہ برگزیدہ جھوٹ بولنے کی قدرت نہیں کرتا اور تحقیق بن جائے تو آیا وہ اس کے سوا کچھ اور کہیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ حق ہے بس وہ حق ہی کہتا ہے (۱) کہ اللہ انسان کے ساتھ ویسا ہی شخصاً کرتا ہے ۱۲۔ مگر موجودہ زمان کے فریبی اپنی تعلیم کے جیسا کہ اگر وہ ایک اندھے کے ساتھ اس کو ساتھ اللہ سے پورا پورا مناقضہ کرتے ہیں۔“ کوئی صدید چیز دکھا کے شخصاً کرے یا جیسا کہ اگر وہ ایک بہرے کے ساتھ اس کے کان میں باقی کر کے شخصاً کرے؟

## فصل نمبر ۱۶۶

۱۔ اندر اوس نے جواب میں کہا۔ ”مگر اس کو اور بہر حال برگزیدہ کا ایسا ہوتا کہ اس کا کیونکر سمجھنا واجب ہے جو کہ اللہ نے موئی سے مردو دیکیا جانا ممکن ہو پس۔“ اس پر غور کرو جو کہ ہمارا اللہ حز قیل نبی کی زبانی کہتا ہے وہ حرم کیا کہا ہے بے شک جو حرم کرتا ہے جائے گا اور جو سنگدی کرتا ہے اس کو سنگدی (۲) ”اللہ کہتا ہے تم ہے مجھے اپنی جان کی (ث) کہ اگر نیکو کارا پنی نیکی سے پھر جائے سے سابقہ پڑے گا؟“

۲۔ یسوع نے جواب دیا۔ ”اللہ یہ محض اس ہو گا اور میں بعد میں اس کی نیکو کاریوں میں لئے کہتا ہے تاکہ انسان یہ خیال نہ کرے کہ وہ اپنی فضیلت کے سبب سے نجات پا گیا ہے۔ ۳۔ بلکہ اسے معلوم رہے کہ زندگی اور اللہ کی رحمت ان دونوں کو اللہ ہی نے اپنی بخشش سے پر بھروسہ کرنے والا ہو گا۔“

(ت) اسے عطا کیا ہے۔ ۴۔ رہا مردو دوں کو پکارنا پس اس کے بارہ میں یہ کیا ہے جو اس کے سوا اللہ ہوش (۱) کی زبانی بات کی طرف جانے سے پر بیز کرے کہ اللہ کہتا ہے کہ۔

۵۔ بے شک میں ایک غیر برگزیدہ قوم کو بلا تا ہوں۔ پس ان کو برگزیدہ کر کے بلا تا ہوں۔

۶۔ بے شرط اللہ صادق ہے اور وہ جھوٹ اور (۱) اللہ حق صدیق (ب) سورۃ التقدیم

(۲) قلم ۱۸: ۲۳ (ت) باشی (۱) آسیع: ۲: ۲۳ مردو دوں: ۹: ۵۵

(ت) اللہ وہاب وجاد (۲) خروج: ۲: ۲۳

جسیں نیست کر یہ اس لئے کیا کہ فرعون نے ۱۰۔ اور ایسے عی قیامت کے دن میں کوئی شخص  
ہماری قوم پر بتاہی ڈالی تھی اور یہ قصد کیا تھا کہ اپنے گناہوں کا اندر کرنے کی قدرت نہ رکھے گا۔  
۱۱۔ اس پر اسرائیل کے تمام زینہ بچوں کو ہلاک کر کے ظلم کرے یہاں تک کہ قریب تھا کہ  
ماں کا اللہ نے اس کی تجدید (ب) کے لئے کس قدر کام کیا ہے اور سنتی مرجب اس کو تو بہ کی طرف  
بیایا ہے۔

## فصل (ت) نمبر ۱۶

۱۔ اور اس بنا پر پس اگر تمہارے خیالات اس سے مطمئن نہیں ہوتے اور تم چاہتے ہو کہ یہ بھی کہو کہ ”ایسا کیوں ہوا؟“ تو میں تم پر واضح کرتا ہوں کہ ”کیوں۔“

۲۔ اور وہ یہ ہے۔ ”تم مجھے بتاؤ یہ بات کیوں ممکن نہیں کہ پھر پانی کی سطح پر نہ کہا رہے باوجود اس کے کہ زمین سرتاسر پانی کی سطح پر نہ کہا رہی ہوئی ہے؟۔

۳۔ تم مجھے بتاؤ کہ کس لئے منی اور ہوا اور پانی اور آگ (چاروں) انسان میں یکجا ہیں۔ اور باہم موافقت رکھنے پر محفوظ؟ باوجود اس کے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور مٹی ہوا سے بھاگتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی ایک قدرت نہیں رکھتا کہ ان کے مابین الافت کرے (یا ان کو جمع کروے)۔

(ب) اللہ تواب (ث) مخلوق اللہ کل شی و کلام واحد

الا بکلام واحد منه

۶۔ اور اسی بنا پر میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ قدر کی بنیاد مخفی اللہ کی شریعت اور انسانی ارادہ کی حریت ہے (ث) بلکہ اگر اللہ یہ مقدار بھی کرتا کہ تمام دنیا نجات پا جائے (ج) یہاں تک کہ کوئی ایک ہلاک نہ ہو تو وہ ہرگز ایسا کرنے کا ارادہ نہ کرتا۔

۷۔ تاکہ کہیں انسان کو اس آزادی سے بے بہرہ نہ بنا دے جس سے کہ شیطان اس پر اپنا کمر چلانے تاکہ اس مٹی کے پٹلے کے لئے جس کی روح (شیطان) نے تحقیر کی تھی۔ اگرچہ اس نے خطا کی ہے۔ جیسی کہ روح نے کی تھی۔ تو یہ قدرت رہے اور اس جگہ میں رہنے کے لئے واپس جانے پر مقدرت ہو جس جگہ سے کہ روح نکال دیکھی ہے۔

۸۔ پیس میں کہتا ہوں کہ ہمارا اللہ چاہتا ہے کہ اپنی رحمت کو انسان کی آزادی ارادہ کے درپے رکھے۔ ۹۔ اور نہیں ارادہ کرتا کہ اپنی غیر مقناہی قدرت (ا) کے ساتھ خلوق کو چھوڑ دے۔

(ث) ہنفی دین بیان (ج) اللہ حافظ (ا) رالله علی کل

۴۔ پس اگر تم آپ اس کو نہیں سمجھتے ہو بلکہ ۱۱۔ اسی لئے اللہ طبیعت بشریہ سے کہتا ہے تحقیق سارے آدمی اس حیثیت سے کروہ بیش (۲) کہ: ”جس طرح آسمان زمین سے بلند ہیں یہ قدرت نہیں رکھتے کہ اس کو سمجھیں تو تم ہے اسی طرح میرے طریقے تمہارے کیونکر سمجھ لو گے کہ اللہ نے دنیا کو لاٹھے سے طریقوں سے بلند ہیں اور میرے خیالات ایک ہی لفظ کے ساتھ پیدا کر دیا؟“ تمہارے خیالات سے۔“

۵۔ تم اللہ کی ازیلت (ث) کیونکر سمجھو گے؟ ۱۲۔ اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ تحقیق حق یہ ہے کہ ان کو بھی میراث ہو گا کہ اس کو قدر کی کیفیت انسان کے لئے واضح نہیں ہے اگرچہ اس کا شہوت حقیقی ہے جیسا کہ میں نے تم سمجھیں۔

۷۔ اس لئے کہ جب کے انسان محدود ہے اور سے کہا۔ (۱) اس کی ترکیب (بناوٹ) میں وہ جسم داخل ہے جو کہ بقول نبی مسلمان کے یا گڑ کو قبول کرنے والا ہے (اور) نفس پر وباڑ ڈالتا ہے (۱) اور جب کہ اللہ کے کام اللہ ہی مناسب ہیں۔ پس جب کہ اللہ کے کام اللہ ہی مناسب ہیں۔ پس کوہ تدرستی کو لات مارے اگرچہ وہ اس کی کیفیت کا ادراک نہ کر سکے۔

۸۔ پس جب کہ اعیان نبی اللہ (۲) نے اس کو دیکھا وہ یہ کہہ کر چیخا۔ ”حق یہ ہے کہ پیش کر تو کہ اللہ میرے محو لینے کے وسیلے سے کیونکر پوشیدہ معمود (ج) ہے۔“

۹۔ اور وہ رسول اللہ (ح) کی نسبت کہتا ہے۔ پیاری کو شفاذ دیتا ہے۔ کہ اس کو اللہ نے کیونکر پیدا کیا (خ) بہر حال اس کا گرد وہ پس کون اس کا پیار کریگا؟“

## فصل نمبر ۱۶

۱۔ اس وقت شاگردوں نے کہا۔ ”حق یہ ہے کہ اللہ نے تیری زبان پر کلام کیا ہے۔ اس لئے کہ بھی کسی انسان نے ایسا کلام نہیں کیا۔“

(۱) قریب خلقی (ب) سورۃ الانجیل (۲) سعیاء ۵۵: ۹

(۳) اللہ باق (ج) اللہ خلقی (ح) رسول اللہ (خ) اللہ سبحان (۱) عکت (۲) سعیاء ۵۵: ۸

جیسا

میں تم سے جنت کی کیفیت کی تشریع کرتا ہوں

۲۔ یوسف نے جواب دیا: "تم مجھے چا جانو کر اور یہ کیونکر پاک آدمی اور ایمان والے وہاں بے شک جب اللہ نے مجھ کو چنانا کر مجھے بے انتہا زمانے تک قیام کریں گے۔

اسرائیل کے گھر کی طرف بیجھ تو مجھے ایک ۲۔ اور یہ جنت کی بہت بڑی برکتوں میں سے کتاب عطا کی جو صاف بیدار آئینہ کے ایک برکت ہے اس لئے کہ ہر چیز خواہ وہ کتنی مشابہ ہے جو کہ میرے دل میں اتر آئی ہے۔ ہی بڑی کیوں نہ ہو۔ جب اس کی کوئی انتہا یہاں تک کہ یہ تمام باتیں جو میں کہتا ہوں۔ ہو گی وہ چھوٹی ہو جائے گی۔ بلکہ لاشی۔

سب اسی کتاب میں سے نکل رہی ہیں۔ ۳۔ پس جنت ہی وہ گھر ہے کہ اللہ اس کے

۴۔ اور جس وقت میرے منہ سے اس کتاب کا اندر (ب) اپنی ان خوشیوں کو ذخیرہ کرتا ہے صادر ہونا ختم ہو گیا میں دنیا سے اٹھ جاؤ نگا۔ جو کہ بہت ہی بڑی ہیں۔

۵۔ بطرس نے جواب میں کہا۔ "اے معلم ۲۔ یہاں تک کہ وہ زمین جس کو مبارک پا ک اکیا آپ اس وقت جو باشیں کر رہے ہیں یہ لوگوں کے قدم پامال کریں بہت ہی بیش قیمت اس کتاب میں لکھی ہوئی ہیں؟"

۵۔ یوسف نے جواب دیا: "میں جو کچھ کہتا ہوں۔ اللہ کی معرفت کے بارہ میں اور معرفت کے لئے اور جس بشری کی خلاصی کے واسطے غیر ازیں نیت کر وہ سب اسی کتاب سے

۶۔ پس تحقیق اللہ ہی نے اسے یہ جنت دکھائی صادر ہوتا ہے جو کہ میری انجیل ہے۔

۷۔ بطرس نے کہا۔ "آیا اس کے اندر جنت کی اللہ نے دیکھا ہے۔" اس لئے کہ اللہ نے اسے جنت کی بزرگی کا دیکھنا میسر کیا۔

۸۔ اور اسی لئے جب وہ اپنے آپے میں واپس آیا تو اپنی دونوں آنکھیں اپنے دونوں ہاتھوں

۹۔ اسے بند کر لیں اور روستے ہوئے کہا۔ اے اسے جواب دیا۔ "تم لوگ کان لگاؤ سے بند کر لیں اور روستے ہوئے کہا۔

## فصل نمبر ۱۶۹

- میری آنکھ تو اب بعد میں اس دنیا کی جانب انسان حدود پایاں رکھنے والا ہے۔ پس کوئی نظر نہ کر اس لئے کہ اس میں ہر چیز باطل ہے۔ انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ ان کی سماں رکھے اور اس میں کوئی چیز اعلیٰ درج نہیں ہے۔“ جس طرح سے کہ ایک چھوٹا سا گمراہ سندر کو اپنے اندر سو لینے پر قادر نہیں ہوتا۔
- ۸۔ اور بے شک اشیائی نبی نے ان مصروفوں کی نسبت کہا ہے۔ ”نہ انسان کی دونوں کافنوں نے نہ ہے۔ اور نہ کسی بشر کے قلب نے اس چیز کا ادراک کیا ہے جو کہ اللہ نے ان لوگوں کے واسطے مہیا کیا ہے کہ وہ اس سے محبت کرتے ہیں (ت)۔
- ۹۔ آیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے کس وجہ سے ان مصروفوں کو نہیں دیکھا اور نہیں سنا اور نہیں ادراک کیا؟ اس لئے کہ وہ جب تک یہاں اسفل میں زندہ رہنے والے ہیں پس وہ ہرگز اسکی چیزوں کے دیکھ پانے کے لائق نہیں۔
- ۱۰۔ اور اسی لئے میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ حقیقت ہمارے بارے بارے داؤ نے باوجود وہ اس کے جنت کو فی الحقيقة دیکھ لینے کے جنت کو دونوں انسانی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔
- ۱۱۔ کیونکہ اللہ نے اس کی جان اپنی طرف لے لی۔ اور اس طرح جب وہ اللہ کے ساتھ تھا ہو گی۔ تب جنت کو نورِ اُنہی کے ذریعہ سے دیکھا۔
- ۱۲۔ تم ہے اللہ کی جان کی (ث) کہ میری جان اس حضور میں استادہ ہو گی کہ بے شک چونکہ جنت کی مسیرتی یحد و پایاں ہیں اور محمد و چیزوں سی بھی ہوں؟۔
- (۱) پیدا کیا ہے (ب)
- (۲) کیا تم یہ خیال نہیں کرتے کہ قیاساً غیر محمد و بہتری دخوبی کے لئے عمدگی میں غیر محمد و چیزوں سی بھی ہوں؟۔

(۱) اللہ احسن (ب) اللہ خالق

(۲) مسیحہ ۲۳: (اور)۔ کرتی ہوں کو: ۹: بھی دیکھو

۱۹۔ اور یہ کہ جس شخص کا اندازہ نہیں ہو سکتا اس کی بدل دوں گا کہ گویا تو مسجد و اور میرا ہمسر ہے۔ کچھ چیزیں بھی ہوں جو کہ قیاس سے بالاتر ہیں؟ ۲۰۔ اس لئے کہ میں نہ صرف تیرے ہاتھوں میں جنت کی آسانیش ہی رکھ دوں گا بلکہ خود تم ذرتے رہوں واسطے کر بیٹک تم بہت گراہ ہو جاؤ گے اگر یہ خیال کرو گے کہ اسی اپنے تین بھی تجھے بطور ہبہ کے عطا کر دوں گا اور چیزیں خدا کے پاس نہیں ہیں۔ جس طرح کتو یہ ارادہ کرتا ہے کہ میشہ میرا ہی بندہ رہے میں تیری اجرت کو ابد تک (تحمد) بنا دوں گا۔

## فصل نمبر ۱۷۱

### فصل نمبر ۱۷۱

ایسے نوع نے اپنے شاگردوں سے کہا۔

تمہارا جنت کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

۲۔ آیا کوئی عقل انسکی ملتی ہے جو اس طرح کی بیکری اور صرتوں کا ادراک کر سکے؟

۳۔ پس جو انسان یہ معلوم کرنا چاہئے کہ اللہ پیدا کرنے والا (ج) ہونے کے اور یہ جان

اپنے بندوں کو کیا عطا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے

۵۔ اور تو مجھ سے میری عبادت میں اخلاص اس پر واجب ہے کہ اس کی معرفت اللہ کی

رسکنے کی وجہ سے نعمت اور رحمت کے سوا کچھ معرفت کے حسب اندازہ بڑی ہو۔

نہیں مانگتا۔ اس لئے کہ تو میری عبادت کی ۳۔ جبکہ ہیر دوں اپنے خاص لوگوں میں سے کسی کوئی حد نہیں مقرر کرتا اس لئے تو رغبت رکھتا معزز آدمی کو کچھ ہدیہ پیش کرتا ہے تو کیا تم کو معلوم ہے کہ میشہ میری عبادت کرے۔

۶۔ ایسا ہی میں کروں گا پس میں تھوڑا کوایا نیک ۵۔ یو جتنے جواب میں کہا تھیں میں نے اس

بات کو دو فردوں کھما ہے اور میں یقین دلاتا

۱۔ اللہ اس شخص سے جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتا ہے یوں کہتا ہے۔

۲۔ میں تیرے اعمال کو اور اس بات کو جانتا ہوں کہ تو میرے ہی لئے عمل کرتا ہے۔

۳۔ تم ہے اپنی جان کی کہ میں (ت) ابدی ہوں تھیں تیری محبت میری بخشش پر بڑھ نہیں سکتی۔

۴۔ کیونکہ تو میری عبادت از روے ابنا اللہ اور پیدا کرنے والا (ج) ہونے کے اور یہ جان کر کرتا ہے کہ تو میرا ہی بنا یا ہوا ہے۔

۵۔ اور تو مجھ سے میری عبادت میں اخلاص اس پر واجب ہے کہ اس کی معرفت اللہ کی

رسکنے کی وجہ سے نعمت اور رحمت کے سوا کچھ معرفت کے حسب اندازہ بڑی ہو۔

نہیں مانگتا۔ اس لئے کہ تو میری عبادت کی ۳۔ جبکہ ہیر دوں اپنے خاص لوگوں میں سے کسی

کوئی حد نہیں مقرر کرتا اس لئے تو رغبت رکھتا معزز آدمی کو کچھ ہدیہ پیش کرتا ہے تو کیا تم کو معلوم ہے کہ میشہ میری عبادت کرے۔

۶۔ ایسا ہی میں کروں گا پس میں تھوڑا کوایا نیک ۵۔ یو جتنے جواب میں کہا تھیں میں نے اس

بات کو دو فردوں کھما ہے اور میں یقین دلاتا

(ت) سورۃ جنة (ت) اللہ حی و قدیم (ج)

ہوں۔ کہ ہیر و دس جو چیز دینا ہوں۔ اس کا دیوبے تو کیا تھکلو بظاہر یہ نظر آئے گا کہ پیش  
دسوں حصہ بھی ایک فقیر کے لئے کافی ہوتا ہے۔ یہ تصور اب ہاں بے شہر۔

۶۔ سووں نے کہا ”لیکن اگر ایک فقیر ہیر و دس ۲۳ قسم ہے مجھے اپنی جان کی۔ مجھے تیرے خالق  
کے پاس آئے تو وہ اس کو کیا دیتا ہے؟“ کی کہ تحقیق کردہ تمام جو میں نے کل بڑے  
لے۔ یوحنائے جواب دیا ”ایک پیرس یادو پیسے“ بولے لوگوں اور زمین کے بادشاہوں کو عطا کیا  
۔ ۸۔ سووں نے کہا ”پس لازم ہے کہ یہی امر ہے (۱) البتہ وہ بمقابلہ اس چیز کے جیسے کہ میں  
تمہاری وہ کتاب ہو جس میں تم جنت کی تجھے جنت میں دوں گا اس ایک ریگ کے ذریعہ  
شناخت کے لئے مطالعہ کرتے ہو۔“ سے بھی بہت کچھ کہم ہے جو کہ سمندر تھکلو دیتا ہے۔

## فصل نمبر ۳۷۱

۹۔ کیونکہ تمام وہ جو کہ اللہ نے اس موجودہ دنیا  
میں انسان کو اس کے جسم کیلئے عطا کیا ہے  
(ت) یہ دیساہی ہے جیسا کہ اگر ہیر و دس اپنے  
پر غور کرو۔  
پاس کا تمام ساز و سامان بلکہ اپنی زندگی تک  
۲۔ بے شہر اگر اللہ نے انسان کو اس دنیا میں  
کشائش زندگی کا ایک اوقیہ (۱) عطا کیا ہے  
(ث) تو وہ جنت میں اس کو ہزار ہزار گھنٹے عطا  
کرے گا۔

## فصل نمبر ۳۷۲

۱۔ اس شخص سے جو اللہ سے محبت اور اخلاص  
کے ساتھ اس کی عبادت کرتا ہے اللہ یوں کہتا  
ہے ”آے میرے بندے تو جا اور سمندر کی  
ریگ پر غور کر کوہ کنگی زیادہ ہے۔“  
خدمت کرتی ہیں۔

۲۔ پس اگر سمندر تھکلو ایک ہی ریگ کا ذرہ  
(۱) اللہ و هاب (ب) اللہ حی و خالق و معطی (ت)  
(ب) اللہ و هاب (ت) اللہ معطی (ث) سورہ جنة  
باللہ حی ۱۱۱) ایک اوقیہ وزن برابر ۱۰۰ تولے کے

۲۱۔ قسم ہے اس اللہ کی جان کی کہ (ث) میری کفر شتے بھی نہیں پائے جاتے (۲)

جان اس کے حضور میں استاد ہو گی۔ کہ جس ۹۔ اسی لئے ان کے بدن اور روح پر جنت طرح سندھ کار گیک اس ایک ذرہ پر زیادہ ہوتا میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے اور دراصل ہے جس کو کہ کوئی لینے والا اس میں سے لیلے دنیا میں فرشتوں کی ہر خدمت سے محروم ہیں۔  
دیے ہی جنت کی انجیر اپنی عمر گی اور مقدار میں ۱۰۔ آیا تم لوگ ایوب (۱) اللہ کے نبی اور ظیل اس انجیر (۲) کی توعیت سے بڑھ ہوتا جس کو کوہول گئے۔ کہ وہ کیونکر کہتا ہے۔ ”میں جانتا ہم یہاں کھاتے ہیں۔

۵۔ اور اسی پر تمام ان دوسری چیزوں کا اندازہ آخرت کے دن میں اپنے بدن کے ساتھ انھوں گا اور اپنی آنکھ سے اللہ اپنے خلاصی گالو۔ جو کہ جنت میں ہیں۔

۶۔ لیکن میں تم سے یہ بھی کہتا ہوں کہ جیسے ایک دینے والے کو دیکھوں گا (ب)

۱۱۔ مگر تم میری بات تج جانو کہ بیٹک ہمارا یہ سونے اور موتویوں کا پہاڑ ایک چیزوں کے سایہ سے زیادہ بیش قیمت ہے۔ دیے ہی جنت کی سرتیں بڑے آدمیوں اور پادشاہوں کی ان سرتوں سے قیمت میں بہت بڑھی ہوئی ہوں گی۔ جو کہ ان کو حاصل رہیں اور ہیں گی۔ خدا پاک کر دیا جائیگا۔

۱۲۔ اس لئے کہ وہ ہر ایک بڑی خواہش سے کی عدالت کے وقت تک (ج) جس وقت کہ دنیا کا خاتمہ ہو گا۔

۱۳۔ اور اللہ اس کو اسی حالت پر لوٹا دیگا جس پر وقت ہے یہی جنت میں جائیگا؟

۱۴۔ بطرس نے کہا۔ ”آیا ہمارا یہ بدن جو کہ اس دو آدمی ایک ہی کام میں ایک ہی آقا کی خدمت کرتے ہیں۔

۱۵۔ ان دونوں میں سے ایک محض کام کی گمراہی سے ڈر تارہ کر تو کہیں صدوقی نہ ہو جائے۔ اس لئے کہ صدوقی کہتے ہیں کہ جسم بھی ناخالیح اور یہ اور احکام صادر کرنے پر ہی بس کرتا ہے۔ اور

(۲) اعمال ۸:۲۳۔ (۱) ایوب ۲۵:۱۹

(۳) اللہ حکیم (ج) اللہ حی

(۲) دیکھو جتنے کے بیوں کا یہاں قرآن مجید کی سورۃ ۱۳۷ میں (۱) اللہ حی (ب) اللہ حافظ

دوسرے اپلے کے تمام حکموں کو بجا لاتا ہے۔ ۱۶۔ میں کہتا ہوں کہ آیا تم اس کو انصاف سمجھو اللہ کی خدمت میں اس قدر تھکایا ہے۔ ۱۷۔ میں کہتا ہوں کہ آقا فاطح اس شخص کو جو نگرانی کرتا اور حکم ۲۳۔ بطریں نے کہا۔ ”اے معلم! چونکہ نفس کو دینا ہے اچھے بدله کے لئے خاص کرے۔ اور گناہ کرنے پر بدن ہی نے آمادہ بنا�ا ہے اس لئے مناسب نہیں کرو وہ جنت میں رکھا جائے۔ ۲۴۔ یہ نوع نے جواب دیا کہ: ”بدن بغیر نفس کے کیونکر گناہ کرے گا۔ ۲۵۔ پس اللہ کا عدل اس کو کیونکر برداشت کرے گا؟ ۲۶۔ پس اگر تو نے اللہ کی رحمت کو بدن سے نکال پہنچا تو نفس پر جہنم میں پڑنے ہی کا حکم لگادیا۔

## فصل نمبر ۲۷۲

۱۔ تم ہے اللہ کی (ب) کہ میری جان اس کے خصوص میں استادہ ہو گی۔ کہ بے شک اللہ یہ اکٹھا ہوا گنگھار سے اپنی رحمت کا وعدہ کرتا ہے (ت) کہ۔ ”میں اپنی ہی قسم کھاتا ہوں کر تھیں جس وقت میں گنگھار اپنے گناہ پر افسوس کرتا ہے وہی وقت ہے کہ میں ابد بک اس کے گناہ کو فراموش کر دیتا ہوں۔

(۱) سورہ جنة (ب) بالله سے۔

(ت) اللہ رحمن۔

جائے بغیر اس جسم کے جس نے اپنے آپ کو گئے کہ آقا فاطح اس شخص کو جو نگرانی کرتا اور حکم دینا ہے اچھے بدله کے لئے خاص کرے۔ اور اس کو اپنے گھر سے نکال باہر کر جس نے کہ کام میں اپنی جان کھپائی ہے؟ ۲۷۔ ہر گز نہیں!

۱۸۔ پس (سب) اللہ کی خدمت کرتے ہیں۔ ۱۹۔ تحقیق انسان کا نفس اور اس کا بدن اور اس کی حس (سب) اللہ کی خدمت کرتے ہیں۔ ۲۰۔ پس نفس نقطہ نظر انی کرتا اور کام کرنے کا حکم دینا ہے۔ اس لئے کہ نفس چونکہ کوئی روؤی (غذا) نہیں کھاتا۔ پس وہ روزہ رکھتا ہے اور نہ چلتا پھر تا ہے اور سردی یا گرمی کو محسوں کرتا ہے اور نہ بیمار ہوتا ہے اور نہ قتل کیا جاتا ہے اس واسطے کو وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ ۲۱۔ اور وہ جسمانی تعلیفوں میں سے جس کو کر بدن عناصر کے فعل سے برداشت کرتا ہے کوئی تکلیف نہیں اٹھاتا۔ ۲۲۔ پس میں کہتا ہوں کہ آیا اس حالت میں یہ انصاف کی بات ہے کہ اکیلا نفس جنت میں

(۱) اللہ حافظ (ب) محمد رسول اللہ

## فصل (ث) نمبر ۱۷۵

۱۔ ایے ہی اللہ اشیعیا نبی کی زبانی (۲)

مردودوں پر حقارت برساتا ہوا کہتا ہے:

”میرے خادم میرے گھر میں میرے خوان

نعت پر بنیٹس گے اور مستی سے ملی ہوئی خوشی

ہر گز نہیں۔ اس لئے کوہ درد ہے۔“

۵۔ بطرس نے جواب دیا۔ ”تو آیا اس صورت

او روود اور ارغونوں (باجوں) کی آوازوں کے

میں مبارک لوگ جنت میں غذا کھائیں

ساتھ لذت اٹھائیں گے۔ اور میں ان کو کسی

چیز کا بھی محتاج نہ چھوڑوں گا۔“

۶۔ مگر تم میرے دشمنوں پس مجھ سے باہر ڈال

ے۔ سو ع نے جواب دیا: ”اگر بدن کھائے

ویسے چاؤ گے جہاں کتم مصیبت میں مرد گے

اور میرا ہر ایک خادم تھاری اہانت کرتا ہو گا۔

## فصل (ث) نمبر ۱۷۶

۱۔ سو ع نے اپنے شاگردوں سے کہا: ”خدا کا

یہ قول کہ ”وہ لذت اٹھائیں گے۔“ کیا فائدہ

دے گا۔“

۲۔ حق یہ ہے کہ اللہ صاف صاف کہہ رہا ہے۔

۳۔ مگر جنت میں قیمتی بینے والی شی کی چار

نہروں (۱) کے سامنے جدا افراط سے پھلوں

(ث) سورۃ جنتہ (۱) آن ۲۲:۲۱، ۲۲:۱۸۔ (۲) سیدنا

۱۳:۲۵ (۱) سورۃ جنتہ (۱) قرآن مجید کی سورۃ ۲۵ میں یونہی

آیا ہے کہ جنت کی چار نہروں حسب ذیل یہیں (۱) بالی کی

(۲) درد کی (۳) ثراب کی (۴) شہد صاف کی۔“

۲۔ پس اس صورت میں اگر بدن جنت میں

نہ جائیگا تو کون سی چیز ہے جنت کے کھانے

کھائے گی؟

۳۔ آیا نہیں؟

۴۔ ہر گز نہیں۔ اس لئے کوہ درد ہے۔

۵۔ بطرس نے جواب دیا۔ ”تو آیا اس صورت

میں مبارک لوگ جنت میں غذا کھائیں

ساتھ لذت اٹھائیں گے۔ اور میں ان کو کسی

چیز کا بھی محتاج نہ چھوڑوں گا۔“

۶۔ مگر غذا بغیر نجاست کے کیونکر خارج ہو گی؟“

۷۔ سو ع نے جواب دیا: ”اگر بدن کھائے

ویسے گاہیں تو کون سی برکت حاصل کرے گا؟

۸۔ یقیناً یہ مناسب ہے کہ بزرگی بزرگ کی گئی

چیز کی نسبت سے ہو۔

۹۔ مگر اے بطرس تو اپنے اس گمان میں غلطی کرنا

ہے کہ ایک ایسی غذا نجاست بن کر خارج ہو گی۔

۱۰۔ اس لئے کہ یہ جسم موجودہ زمانہ میں ایسے

کھانا کھاتا ہے جو بکاڑ؟ قول کرنے والے

ہیں اور اسی سبب سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

۱۱۔ لیکن جنت میں جسم ناقابلِ فساد ہو گا اور

درود کوہ کا غیر قابل اور ہمیشہ رہنے والا اور ہر

ایک تکلیف سے خالی۔

۱۲۔ اور کھانے جن میں کہ کوئی عیب نہیں

ہوتا۔ ذرا سا بھی بگاڑ پیدا نہیں کرتے۔“

کے ہونے کا کیا فائدہ ہے؟ اس لئے کہ یہ یقینی اس لئے کہ اللہ عادل ہے۔  
ہے کہ اللہ نہیں کھاتا، فرشتے نہیں کھاتے اور نفس  
نہیں کھاتا اور حس نہیں کھاتی (ب) ... بلکہ  
دہاں کوئی حد نہیں۔

۱۲۔ اے برتولوماؤ! تو مجھے بتا کہ ایک آتا  
بدن (ہی کھاتا ہے) جو کہ یہ ہمارا جسم ہے۔

۱۳۔ پس جنت کی بزرگی یہی جسم کا غذا کھاتا ہے۔

۱۴۔ رہا نفس اور حس پس ان دنوں کے لئے  
اللہ ہے اور فرشتوں سے باتم کرنا اور مبارک  
روحیں سے۔

۱۵۔ تو آیا اس صورت میں چھوکرے جو  
چھوکروں کا لباس پہنے ہیں رنجیدہ ہوں گے۔

۱۶۔ اور یہی یہ بزرگی تو اس کو عنقریب رسول  
اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (ت) روشن ترین  
بیان کے ساتھ واضح کر دے گا جو کہ ہر سے  
زیادہ چیزوں کا جانش وala ہے۔ اس لئے کہ  
اللہ نے سب چیزوں کو اسی کی محبت میں پیدا کیا  
ہے۔ (ث)

۱۷۔ اس لئے کہ جب کپڑے ان کے ذیل  
ذول کے موافق نہ ہوں گے تو وہ کہیں گے کہ  
یہ دل گئی ہے۔

۱۸۔ اے برتولوماؤ! تو اب جنت کے  
لئے کیا سنا نہ ہوئی۔ تو چھوٹا بڑے سے  
کی عزت ہر ایک کے لئے برابر برابر ہوگی؟

۱۹۔ اگر وہ برابر برابر ہوگی تو یہ انصاف کی بات  
نہیں (ج)

۲۰۔ اور یہی کہ بارہ میں اپنادل اللہ کی طرف لگا ڈب تو دیکھے  
گا کہ سب کے سب کو ایک ہی عزت حاصل  
حد کرے گا۔

۲۱۔ یسوع نے جواب دیا۔ برابر برابر نہ ہوگی  
لئے زیادہ اور دوسرے کے داسٹے کم ہے۔ پھر  
بھی وہ کچھ بھی حد نہیں پیدا کرتی۔

(ب) اللہ و ملائکتو روح و نفس لا با کل الطعام امت

(ت) رسول اللہ (ث) اللہ عالق (ج) اللہ عادل۔

# فصل نمبر ۱۷۸

کلام اخذ کیا ہے ایسے ہی وہ ان کے ذریعے سے  
میری مسرتوں کی جنت میں مسرت اور فرحت

۱۔ اس وقت اس لکھنے والے نے کہا: ”اے پائیں گے۔

۲۔ معلم! آیا جنت کے لئے بھی کوئی آفتاب کی روشی ہے جیسی کہ اس دنیا کے لئے ہے۔

# فصل نمبر ۱۷۸

۳۔ یسوع نے جواب دیا: ”اے برناس! اللہ۔ اپھر یسوع نے کہا: ”چاپیئے کہ یہ بات نے مجھ سے یوں کہا ہے کہ ”اے گنہگار انسانو! تمہارے جنت کے پہچانے میں کافی ہو۔“

۴۔ تم جس دنیا میں رہتے ہو اس کے لئے سورج ۲۔ تب اس وقت برتو لو مادس نے بات کارخ چاند اور ستارے ہیں جو کہ اس کو تمہارے فائدہ پھیر کر کہا: ”اے معلم! آپ مجھ پر بڑی اور مسرت کے واسطے زینت دیتے ہیں۔“ ہمہ یانی فرمائیں اگر مجھے ایک بات دریافت

۵۔ اس لئے کہیں نے ان کو ای واسطے پیدا کیا ہے۔ کرنے کی اجازت دیں۔

۶۔ آیا تم اس حالت میں سمجھتے ہو کہ وہ گھر جس ۳۔ یسوع نے کہا جو چاہو کہو۔ میں مومنین میرے ساتھ رہیں گے۔ وہ زیادہ ۳۔ برتو لو مادس نے کہا حق یہ ہے کہ البتہ جنت بڑھ کرنا ہو گا۔

۷۔ حق یہ ہے کہ تم اس کے سمجھنے میں غلطی کرتے ہو اس قدر بڑی بڑی اچھی چیزیں ہوں گی تو

۸۔ اس لئے کہیں تمہارا خدا جنت کا سورج ہوں۔ ضرور ہے کہ وہ کشادہ ہو۔“

۹۔ اور میرا رسول (ب) چاند ہے جو کہ مجھ ۵۔ یسوع نے جواب دیا۔ پیش جنت بہت سے ہر شے میں مدد حاصل کرتا ہے۔

۱۰۔ اور ستارے میرے وہ انبیا ہیں جنہوں نے ہمیں رکھتا کہ اس کا اندازہ کرے۔

۱۱۔ کہ تم کو کچھ بشارت دی ہے۔

۱۲۔ میں تم سے کچھ کہتا ہوں کہ آسمان نو ہیں جن

۱۳۔ پس جس طرح کہ مجھ پر ایمان لانے کے اندر چلنے والے ستارے جڑے ہوئے ہیں والوں نے میرے نبیوں سے (یہاں) میرا جو کہ ان میں کا ایک دوسرے کے سے ایک

# فصل نمبر ۹۷۱

آدمی کی پانوسال کی مسافت کی دوری پر ہیں۔  
کے۔ اور ایسے ہی زمین پہلے آسمان سے

پانوسال کی مسافت پر ہے۔

۸۔ اس وقت فرشتہ جبریل یہ نوع کے پاس آیا۔  
مگر تو پہلے آسمان کا اندازہ کرنے کے وقت

۹۔ اور اسے ایک چکدار سورج کا سامان میند دکھایا۔  
ٹھہر جا کر یہ آسمان ساری زمین سے اتنا زیادہ ۱۰۔ یہ نوع نے اس آئینہ میں یہ کلمات لکھے  
(بڑا) ہے جس قدر کہ زمین ایک ریگ کے ہوئے دیکھئے: ”بھجے اپنی جان کی قسم ہے کہ  
(ت) میں ابدی ہوں۔

ذرہ سے زیادہ بڑی ہوتی ہے۔

۱۱۔ اور ایسے ہی دوسرا آسمان پہلے سے اور تیرا  
سے بہت بڑی ہے اور جس طرح کہ زمین  
دوسرے سے یونہی ملاتے چلے جاؤ۔ آخری  
تمامہ ایک ریگ کے ذرہ سے بہت بڑی ہے۔  
آسمان تک کہ ان میں کا ہر ایک اپنے متصل  
اسی طرح میں جنت سے بڑا ہوں۔

کے آسمان سے زیادہ بڑا ہو گا۔

۱۲۔ بلکہ اس سے بھی بہت ہی زیادہ ہوں  
حسب تعداد سمندر کی ریگ کے ذریوں اور  
سمندر میں پانی کے قطروں (ث) اور زمین کی  
جزریوں اور درختوں کے پتوں اور جانوروں  
کے بالوں کے۔

کے ذرہ سے بہت بڑی ہوئی ہے (۱)

۱۳۔ جب اس وقت بطریقے نے کہا اے معتم!  
تعداد اس ریگ کے جو کہ آسمانوں اور جنت کو  
ضرور ہے کہ جنت اللہ سے بھی بڑی ہو اس  
بھریتی ہے بلکہ بہت زیادہ۔“

۱۴۔ اس وقت یہ نوع نے کہا: ”ہمیں چاہئے  
کہ کہ اللہ اس کے اندر دیکھا جائے گا؟“  
۱۵۔ یہ نوع نے جواب دیا: ”چپ اے  
بطریقے اس لئے کہ تو نادانی سے کفر رہا ہے۔“

(ب) سورۃ جنة(ت) بالله حی و باقی واکر اعظم(ث) مالک

(۱) جنتہ اکبر

# فصل نمبر ۱۸۰

۱۔ اور جبکہ یوں ایک دن سليمان کی روتان

۸۔ تب اسی وجہ سے ان سب لوگوں نے اپنے  
سردوں کو جھکایا ایک سو مرتبہ اور نماز میں اپنے

چہروں کو زمین کے ساتھ ملا۔

۹۔ اور جب نماز فتم ہو گئی یوں نے بطرس کو

میں تھا۔ ایک آدمی (فرقت) کا جان کا اس کے

بلا یا اور اسے اور سب شاگردوں کو اس چیز کی

خود یک آیا اور وہ ان لوگوں میں سے ایک تھا

جو کہ قوم میں تقریریں کیا کرتے تھے۔

خبردی جو کہ دیکھی تھی۔

۱۰۔ اور بطرس سے کہا: "تحقیق تیرائف جو کہ

نے اس قوم میں متعدد مرتبہ تقریریں کی ہیں

اور میرے دل میں کتاب کی ایک آیت ہے

سے سورج کو دیکھتا ہے جو کہ زمین سے

جس کا سمجھنا مجھ پر مشکل ہو گیا ہے۔"

ہزاروں گناہوں سے۔"

۱۱۔ یوں نے جواب میں کہا: "وہ کیا ہے؟"

۱۲۔ بطرس نے جواب دیا: "بے شک یہ صحیح ہے"

۱۳۔ کاتب نے کہا: "یہ وہ آیت ہے جو کہ اللہ

نے ہمارے باپ ابراہیم سے کہی ہے کہ

"پیشک میں خود تیری بہت بڑی جزا ہوں گا

اللہ اپنے پیدا کرنے والے کو (۱) جنت کے

(۱) پس انسان اس جزا کا کیونکر مستحق ہو گا۔"

ذریعہ سے دیکھ گا۔"

۱۴۔ پس اس وقت یوں روح کے ساتھ (۲)

۱۵۔ اور اس کے کہ یوں نے یہ کہا اس نے

اللہ ہمارے (ب) کا شکر ادا کیا اسراہیل کے

ٹکفتہ رو ہو گیا اور اس نے کہا: "حق یہ ہے کہ

گھرانے اور مقدس شہر کے لئے دعا کرتے

شک تو اللہ کی بادشاہت سے درجنیں ہے (۳)

ہوئے؟"

۱۶۔ میری طرف کان لگا۔ اس لئے کہ میں مجھ کو

۱۷۔ تب ہر ایک نے جواب میں کہا "اے اس تعلیم کے معنی بتاتا ہوں۔"

۱۸۔ رب ایسا ہی ہو۔"

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)  
(ت) سورہ التواب۔ (۱) پیش اش ۱۵

(۲) لوتا ۱۰ (۳) مرقش ۱۲

(۱) اللہ خالق۔ (ب) اللہ سلطان۔

۷۔ جبکہ اللہ غیر محدود ہے اور انسان محدود گھرویدے اس لئے کہاں کا مسقین ہوں؟“  
 (الہذا) انسان اللہ کا مسقین نہیں ہوا۔ پس آیا ۱۲۔ کاتب نے جواب میں کہا: ”نہیں اے  
 اے بھائی! اتیرے شبکی بھی جگہ ہے؟“ میرے سید! اس لئے کہ اس شخص پر واجب  
 ۸۔ کاتب نے دو تے ہوئے جواب دیا ”اے سید! ہے کہ جو کچھ اس کے ذمہ ہے اے ادا کرے  
 پیش تو میرے دل (کی بات) کو جانتا ہے۔ پھر اسکو لازم ہے کہ اگر وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا  
 ۹۔ تو اب کچھ اس لئے کہ میرا نفس تیری آواز ہے تو اعلیٰ درج کی چیزیں دیں۔ مگر ایک سزے  
 شنے کا خواہاں ہے۔“

۱۰۔ پس اس وقت یسوع نے کہا: ”تم ہے

اللہ کی جان کی (ث) کر بے شک انسان اس  
 تھوڑے سے دم کا بھی مسقین نہیں ہے جس کو کہ اے یسوع نے جواب دیا ”بھائی تو نے بہت  
 وہ ہر دقيقہ میں لیتا ہے۔“ اچھی بات کہی۔

۱۱۔ پس جبکہ کاتب نے اس بات کو ناقریب ۲۔ پس تو مجھ کو بتا کہ انسان کو لائے سے کس  
 ہو گیا کہ دیوانہ ہو جائے اور حیران رہ گیا۔ نے پیدا کیا ہے؟  
 ۳۔ یقینی ہے کہ پیشک وہ وہی اللہ ہے جس  
 (اور) ایسے ہی شاگرد۔ اس لئے کہ انہوں نے کساری دنیا انسان کو اس کے فائدہ کے  
 نے یسوع کا یوں یاد کیا (۱) کہ البتہ وہ جو کچھ  
 لئے بخشنی ہے (ب)  
 ۴۔ لیکن انسان نے اس سب کو گناہوں کا  
 لیں گے۔

۵۔ اس وقت یسوع نے کہا۔ ”اگر تم کو کسی  
 نے سوکھاۓ سونے کے قرض دیے پھر تم نے  
 کی خلاف ہو گئی۔“ وہ گلڑے صرف کرڈا لے تو آیا تم اس آدمی  
 ۶۔ اور انسان کو اس کی بدختی کے اندر کوئی چیز  
 سے کہو گے کہ میں تجھے کو ایک انگور کا سڑا ہوا پڑے۔ بجز ان اعمال کے کہ گناہوں نے ان کو خراب  
 دیتا ہوں پس تو اس کے معادضے میں مجھے اپنا کر دیا ہے نصیب نہیں جسے وہ اللہ کر دے۔

۷۔ اس لئے کروہ ہر روز گناہ کا رتکاب کر کے سے صادر ہوتا ہے اس کو انسان نہیں کرتا بلکہ اپنے عمل کو فاسد کیا کرتا ہے۔

۸۔ اسی لئے اشیاء نبی کہتا ہے (۲) کہ بے شک اللہ کیا کرتا ہے۔

۹۔ ہماری نیکی مثل مائنض کے کپڑے کے ہے۔ ۱۰۔ اس لئے کہ انسان کا و جو دل اللہ ہی کی طرف

۱۱۔ پس انسان کو کیونکر کوئی حق حاصل ہو گا سے ہے جس نے کہ اس کو پیدا کیا ہے۔

۱۲۔ رہادہ کام جو کہ انسان کرتا ہے تو وہ یہ ہے بجا یہ اس کو راضی بنانے پر قدرت نہیں؟“

۱۳۔ کہ اپنے خالق کی مخالفت کرتا اور ایسے گناہ کا شاید کہ انسان خطا نہیں کرتا؟

۱۴۔ یہ یقینی ہے کہ ہمارا اللہ اپنے نبی داؤد کی ارتکاب کرتا ہے جس پر کروہ کسی جزا کا مستحق

۱۵۔ زبانی کہتا ہے (۳) تحقیق دوست دن میں زبانی کہتا ہے (۴) تحقیق دوست دن میں سات مرتبہ گرتا ہے۔

۱۶۔ پس اس صورت میں بدکار کتنی مرتبہ کرے گا؟

۱۷۔ اللہ نے انسان کو فقط ویسا ہی نہیں پیدا کیا

۱۸۔ اور جبکہ ہماری نیکی ہی فاسد ہے تو ہماری

۱۹۔ بدکاری کس قدر ناپسندیدہ ہو گی؟

۲۰۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ت) کوئی چیز پیدا کیا ہے۔

۲۱۔ اور ہر آئینہ اس کو دو فرشتے دیے ہیں

۲۲۔ ایسیں پائی جاتی کہ انسان پر اس سے روکر دافنی کرنا واجب ہوش اس قول کے کر (ت) تاکہ وہ اس کی تکھانی کریں۔

۲۳۔ اور اس کے لئے نبی بیجع (ث) میں تحقیق ہوں۔“

۲۴۔ بھائی جان انسان کو (پہلے) اپنی کرتا تو اور اسے شریعت دی۔

۲۵۔ اور اسے ایمان بخشنا۔ (ج) پہچانتا چاہیئے جب وہ فوراً ہی اپنے تحقیق کو

۲۶۔ اور ہر پل میں اسکو شیطان سے بچاتا ہے۔ معلوم کر لے گا۔

۲۷۔ حق یہ ہے کہ ہر ایک نیک نام جو انسان (۱) سورۃ الحقیقت توب (ب) اللہ خالق (ت)

(۲) سیدنا، مولانا، (۳) امثال ۲۲: ۲۲ (ت) قالہ، اللہ معطی (ث) اللہ مرسل (ج) اللہ رهاب۔

- ۷۔ اور ارادہ رکھتا ہے کہ اسے جنت بخشدے۔ ۸۔ حق یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی سوٹکوے سونے بلکہ اس سے بھی زیادہ تر یہ کہ اللہ چاہتا ہے کہ کے قرض دے تو تم پر واجب ہو گا کہ تم بھی سو خود اپنے آپ کو انسان کو عطا کر دے (ج) سکلوے سونے کے واپس دو۔
- ۹۔ پس تم اس بارہ میں اب سوچو کر آیا قرض ۱۰۔ اور اس بنا پر جس اسے بھائی! حقین اس کے ہوا ہے یا نہیں؟
- ۱۱۔ اس قرض کو اتنا نے کے لئے تم پر ہے (ا) وہ قدرت رکھتا ہے کہ جو چاہے بخشدے۔
- ۱۲۔ واجب ہے کہ تم ہی وہ ہو جس نے انسان کو ۱۳۔ اسی لئے جب خدا نے ابراہیم سے کہا (ا) نیستی سے پیدا کیا ہو۔
- ۱۴۔ اور یہ کہ تم ہی ہو کہ تم نے نبیوں کو اس تعداد تو ابراہیم یہ نہ کہہ سکا کہ ”اللہ میری جزا ہے۔“ میں پیدا کیا ہو۔ حقین کہ اللہ نے بھی سچ دنیا ۱۵۔ بلکہ کہا: ”اللہ میرا ہے اور میرا قرض ہے (ب) اور جنت (پیدا کرنے) کے۔
- ۱۶۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر من ہمارے اللہ کا سا تقریر کرتا ہو اس وقت تجوہ پر واجب ہے کہ اس (خ) ایک عظیم اور جواد اللہ پیدا۔ آیت کی یوں تفسیر کر کے۔
- ۱۷۔ اور یہ کہ تم اس دنیا اور جنت کو بحابہ اللہ کو ۱۸۔ ”بے شک اللہ انسان کو ایسی ایسی چیزیں دے ڈالو۔
- ۱۹۔ پس اس کا رد اُمی سے قرض اتر جائے گا اور تم پر نظر اللہ کا شکر ادا کرنے کا فرض ہاتھی رو جائے گا۔
- ۲۰۔ ”بے شک اللہ انسان کو ایسی ایسی چیزیں دے ڈالو۔
- ۲۱۔ اسے انسان جب اللہ تجوہ سے کلام کرے اور کہے کہ ”اے میرے بندے تو نے میری محبت میں اچھا عمل کیا ہے پس تو مجھے اپنے خدا سے کون سی جزا طلب کرتا ہوں۔“ پس تو جواب دے ”اے رب چونکہ میں تیرا ہی بنا یا ہوا ہوں۔ اس لئے یہ مناسب نہیں کہ مجھے میں بخشا ہے اگر انسان اچھا عمل کرے۔“
- ۲۲۔ اسے انسان جب اللہ تجوہ سے کلام کرے اور کہے کہ ”اے میرے بندے تو نے میری محبت میں اچھا عمل کیا ہے پس تو مجھے اپنے خدا سے کوئی قادر نہیں ہو۔ اور چونکہ ایک اکیلے اللہ کے سوا (کوئی اور خدا) پایا ہی نہیں جاتا اور وہ کل چیزوں کا سید (مالک ہے) (د) پس تم کیونکر قدرت پاؤ گے کہ اپنے قرض کو اتنا رو۔

(ج) اللہ عظیم و خیر (خ) اللہ احمد و احده (ذ) اللہ مالک (ا) اللہ مالک (ب) اللہ معطی۔

کوئی گناہ رہے اور وہ ایسی چیز ہے جس کو ۲۷۔ پس جب اللہ نے کہا ”تو کب سے یہ زالینا شیطان پسند کرتا ہے۔“

۲۳۔ پس اے رب اپنی بزرگی کے لئے (ت) دے کر ابھی سے اربے انتہاز مان تک۔

۲۴۔ قسم ہے اس اللہ کی جان کی (ج) کہ میری اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے پر حرم کر۔“

۲۵۔ پس جبکہ اللہ نے کہا کہ ”حقیقت میں نے جان اس کے حضور میں استادہ ہو گی کہ اس تجھ کو معاف کر دیا (ث) اور میں اب تجھ کو جزا آدمی کا سا آدمی اللہ کو اس کے تمام پاکیزہ فرشتوں سے زیادہ پسندیدہ ہو گا۔“

۲۶۔ اس لئے کہ اللہ حقیقی فروتنی کو پسند کرتا ہے اور سمجھ کو ریاست بحثتا ہے۔ (ج)

۲۷۔ اس وقت کا عب نے یوں کاشکریہ ادا کیا اور اس سے کہا ”اے میرے سیدا! ہمیں آپ کے (اس) خادم کے گھر چلانا چاہئے۔ اس لئے کہ تیرا خادم تیرے اور تیرے شاگردوں کے لئے کچھ کھانا پیش کرنا چاہتا ہے۔“

۲۸۔ پس جبکہ اللہ کہے کہ ”وہ کوئی سزا ہے جس کو اپنے گناہ کے ہم پلے سمجھتا ہے؟۔“ تب تو چلوں گا (مگر) جبکہ تو مجھ سے وعدہ کر لے کر تو جواب دے ”اے رب اس قدر جس کو کر مجھ کو بھائی کہے گا نہ کہ سید اور تو کہے گا تو میرا سارے مرد و آدمی بروایت کر رہے ہیں۔“ بھائی ہے نہ کہ میرا خادم۔“

۲۹۔ پس جب اللہ کہے ”اے میرے امانتدار۔“ تب اس شخص نے (اس بات کا) وعدہ کیا بند نہ تو کس لئے اتنی بڑی سزا طلب کرتا ہے۔“ اور یوں اس کے گھر کو گیا۔

تب تو جواب دے ”کاش اگر ان میں سے ہر ایک نے اس قدر لیا ہوتا جس قدر کہ میں نے

اخذ کیا ہے تو ضرور وہ تیری خدمت میں تجھ سے ا۔ اور اسی اثناء میں کوہ سب کھانے پر بیٹھے تھے کا عب نے کہا: ”اے معلم! تو نے کہا ہے بہت بڑھ کر خلوص رکھنے والے ہوتے۔“

## فصل نمبر ۱۸۳

- کربے شک اللہ حقیقی فرودتی کو پسند کرتا ہے (ب) گھر ہے۔
- ۲۔ پس تو ہمیں بتا کرو وہ فرودتی کیا چیز ہے اور ۱۰۔ اور اگر تم اس سے پوچھو کر تجھ کو کھانا کون کیوں کر حقیقی یا جھوٹی ہوتی ہے؟“
- ۳۔ یوں نے جواب دیا: ”میں تم سے حق کہتا ہوں کہ تحقیق بوجھن ایک چھوٹے بچے کی مانند نہیں بن جاتا (۱) وہ آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوتا۔“
- ۴۔ ہر ایک آدمی اس کے سختے سے متعجب ہوا۔
- ۵۔ اور ہر ایک نے درسے سے کہا ”اس شخص کے لئے جو تمیں یا چالیس سال کی عمر کا ہو یہ کیوں ممکن ہے کہ بچہ بن جائے۔“
- ۶۔ حق یہ ہے کہ یہ دشوار بات ہے۔“ ہوں۔
- ۷۔ یوں نے جواب میں کہا: ”تم ہے اس ۱۲۔ گیریرے باپ نے ذرا دیر کے لئے مجھے اللہ کی جان کی کہ میری جان اس کے حضور میں چھوڑ دیا تھا تاکہ میں اچھی طرح چلنا سیکھ استادہ ہو گی کربے شک میرا کلام حق ہے میں لوں۔ پس میں نے چاہا کہ داؤں۔ اس لئے نے تم سے کہا ہے کہ انسان پر ایک چھوٹے گر پڑا۔“
- ۸۔ اور اگر تم کوئی چھوٹے بچے سے سوال کرو دیکھو آئندہ میرا پہلو نہ چھوڑنا۔“
- ۹۔ اور تم اس سے پوچھو گئے کہ یہ گھر کس کا ہے۔ ۱۔ یوں نے کہا: ”تم مجھے بتاؤ کہ آیا یہ صحیح جس میں کہ وہ؟“ تو کہے گا کہ میرے باپ کا ہے؟“

- ۲۔ تب شاگردوں اور کاتب نے جواب دیا اسے اپنی ذات کی طرف کرنا واجب تھا۔
- ۳۔ پس اس وقت یوں نے کہا: ”جو شخص والا آدمی (خود ہی) کہتا ہے کہ وہ گناہوں میں پچ دل کے ساتھ اللہ کے لئے یہ شہادت گھما ہوا ہے۔ مگر جب اس سے کوئی (غیر) دے گا کہ اللہ ہر بھلائی کا موجود ہے اور یہ کہ وہ (شخص) خود ہی گناہ کا موجود ہے وہ آدمی فروتن ہو گا۔
- ۴۔ لیکن جو شخص کہا پنی زبان سے پچ کی ہی باتم کرتا ہوا اور عمل میں اس کے خلاف کرے تو وہ ضرور جھوٹی فروتنی والا ہے اور اصلی سمجھنے والا۔
- ۵۔ تحقیق (ب) غور اپنی ترقی کی بلندی میں زمانہ کے فریسی کیسا چال چلن رکھتے ہیں؟“ ہوتا ہے جبکہ وہ جعلی چیزوں کو اس لئے کام میں ۶۔ کاتب نے روتے ہوئے جواب دیا۔ لائے کر لوگ اسے طامت اور اس کی خمارت اے مغلum! بے شک اس زمانہ کے فریسی (محض) فریسوں کے کپڑے اور ان کے نام نہ کریں۔
- ۷۔ پس حقیقی فروتنی وہ نفس کی مسکنت ہے ایسی مسکنت کر انسان اس کے ذریعہ سے دراصل اپنے آپ کو پیچاں لے۔
- ۸۔ اور اسے کاش وہ اس طرح کا ایک نام غصب نہ کرتے پس وہ اس وقت ساواہ لوحون کو دھوکا نہ دیتے۔
- ۹۔ اے پرانے زمانے تو نے ہم سے کس وہ جہنم کا ایک دہندہ ہے جو کہ نفس کی بصیرت کو یوں تاریک بنادیتا ہے کہ انسان اللہ کی جانب قدر سُنگدی کے ساتھ عمل کیا ہے اس لئے کہ تو اس چیز کی نسبت کرنے لگتا ہے جس کی نسبت نے ہم سے پچ فریسوں کو لے لیا اور جھوٹوں

ایک نیک کام اور ہر ایک پاکیزہ نمونہ (کی تھیڈ) سے روگردانی کرتے ہیں۔ کوہارے لئے چھوڑ دیا۔

## فصل نمبر ۱۸۵

۱۔ یوں نے جواب میں کہا "اے بھائی یہ زمانہ ہی نہیں ہے جس نے ایسا کیا بلکہ یقیناً طرف سے راندے گئے ہو جائیں۔ ۲۔ کاتب نے جواب دیا "بے شک یہ تو صحیح ہے۔ شریدنیا نے۔ ۳۔ اس لئے کہ خدا کی خدمت حق کے ساتھ ہے ۴۔ تب یہیں سے یوں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تو مجھ سے تھی اور یوشع اللہ کے دونبیوں زمانہ میں ملکن ہوتی ہے۔ ۵۔ لیکن آدمی دنیا کے ساتھ ملنے سے (ب) کی مثال بیان کرے تاکہ ہم یہ فریبی کو ہو جاتے ہیں یعنی بڑی عادتوں کے سبب سے دیکھیں۔" ۶۔ کاتب نے جواب میں کہا: "اے معلم! ہر زمانہ میں۔ ۷۔ کیا تو نہیں جانتا ہے کہ ایسح نبی کا خادم میں کیا کہوں۔

محیری جب جھوٹ بولا اور اس نے اینے آقا ۸۔ تھی یہ کہ بہت سے آدمی تھے نہ مانیں کو شرمندہ کرایا۔ اس نے نعمان سریانی کے گے گودہ دانیال نبی (کی کتاب) میں لکھا ہوا روپے اور کپڑے لے لئے۔ ۹۔ اور باوجود اس کے ایسح کے پاس فریسوں میں حقیقت کو بیان کرتا ہوں۔

کی وافر تعداد تھی کہ ان کے واسطے اللہ نے ایسح ۱۰۔ تھی پندرہ سال لڑکا تھا جبکہ وہ اناشوت کے کوچیشیں گویاں کرنے والا بنا دیا تھا۔

پاس سے عوبد یا نبی کی خدمت کرنے کے لئے ۱۱۔ میں تھے سے تھی کہتا ہوں کہ بالاشیر لوگوں کا نکلا۔ اس کے بعد کہ اس نے اپنا اور شیخ ڈالا (خود) پڑے کام کی طرف میلان اور دنیا کا اور اسے نقیروں کو بخش دیا۔

ان کو اس بات پر رغبت دلانا اور شیطان کا ان کو شرارت پر انگو اکرنا اس حد کو تھیج گیا ہے کہ اس ۱۲۔ اور عبود یا بوڑھے نے جس نے کہ تھی کی فروتنی کو جان لیا تھا اس کو بخزاں ایک کتاب کے استعمال کیا جس کے ہوتے ہوئے موجود زمانہ کے فریبی ہر کے ساتھ وہ اپنے (ویگر) شاگردوں کو تعلیم دیا کرتا۔

(۱) سورہ القصص ایونی

- ۱۴۔ اسی لئے وہ اکثر عمدہ عمدہ کپڑے اور تعلیم دے کر وہ کیونکر دعا مانگے تو جی کو بلا تا اور کہتا کھانے جی کو دیا کرتا۔
- تو اب اپنی دعا پڑھتا کہ ہر ایک تیر اکام نہ۔
- ۱۵۔ مگر جی ہمیشہ لے جانے والے قاصد کو یہ ۲۔ تب جی کہتا اے رب (ت) مسیح اسرائیل کے کہہ کر پھر دیتا کہ "جا گھر کو لوٹ جا کیونکہ تو نفلطی کی ہے۔
- کے اپنے اس بندہ کی طرف نظر کر جو تجھے پا رتا ہے اس لئے کہ جی نے اسکو پیدا کیا ہے۔
- ۱۶۔ آیا عبود یا میرے لئے ایسی ایسی بھیجے گا؟
- ۱۷۔ ہر گز نہیں کیونکہ جانتا ہے کہ میں کسی چیز کے لائق نہیں۔ بلکہ اس کے سوا کچھ اور نہیں کہ میں گناہ کیا کرتا ہوں۔
- ۱۸۔ اور جب کبھی عبود یا نے پاس کوئی روی چیز ہوتی وہ اس کو اس شخص کو دیتا جو کہ جی کا دوست ہوتا کہ جی اسے دیکھے پس جب جی اسکو دیکھا اپنے دل میں کہتا: "یہ کچھ عبود یا بے شک مجھ کو بھول گیا ہے اس لئے کہ یہ چیز میرے ہی لائق تھی نہ کسی اور کے کیونکہ میں سب سے بڑھ کر بڑا ہوں۔
- ۱۹۔ اور چیز چاہے کتنی ہی روی ہو لیکن جب کر لیا کر۔
- ۲۰۔ میں اس کو عبود یا سے لوں گا جس کے ہاتھ پر کہ اللہ نے وہ چیز مجھ کو بخشی ہے (تو) وہ ایک خزانہ اس شخص کو نبوت عطا کرتا تھا (ج) جو کہ جی ہو جائے گی۔
- کے پہلو میں کھڑا ہوتا۔
- ۲۱۔ اور جی کوئی چیز نہیں طلب کرتا تھا کہ اللہ اور جب کبھی عبود یا ارادہ کرتا کہ کسی ایک کو اس کو اس سے رو کے۔

## فصل نمبر ۱۸۶

(ب) سورۃ ایروودعا

(ت) اللہ ملطان عادل (ث) اللہ محب (ج) اللہ وہاب

## فصل نمبر ۱۸

اپنی میراث بیچ ڈالی اور اسے فقیروں کو دیدیا تھا۔ کیونکہ بغیر اس بات کے کسی ایک کے لئے

۱۔ اور جبکہ نیک کا جب نے یہ بات کہی وہ اس یہ جائز نہیں ہوتا کہ وہ فریضی کی کہلاتے۔ طرح روایا جیسے کہ ملاج روتا ہے جبکہ دیکھے کر لے۔ اور ہوش کے پاس مسوی کی کتاب تھی اور اس کی کشتنی ثبوت پھوٹ گئی ہے۔ اس کا بڑی رغبت سے مطالعہ کیا کرتا تھا۔

۲۔ اور کہا جس وقت ہوش اللہ کی خدمت کرنے ۸۔ تب اس سے جنی نے ایک دن کہا تجھے سے کے لئے گیا ہے اس وقت وہ سبط تفتالی کا امیر تھا تیرامال کس نے لے لیا؟ ۹۔ ہوش نے جواب میں کہا۔ مسوی کی کتاب اور اس کی عمر چودہ سال کی تھی۔

۱۰۔ اور اس کے بعد کہ اس نے اپنی میراث کو نہ۔

بیچ ڈالا اور اسے فقیروں کو بخشد یا جنی کا شاگرد اور اتفاق یہ ہوا کہ ایک پڑوی نبی کا شاگرد ہونے کے لئے چلا گیا۔ اور شیلم جانے کا خواہاں ہوا۔ اور اس کے پاس

۱۱۔ اور ہوش خیرات کا براشاٹی اور دلداوہ تھا کوئی چادر نہ تھی۔

یہاں تک کہ اس کی یہ حالت تھی کہ جب بھی ۱۱۔ پس جب اس نے ہوش کی خیرات کا حال بھی اس سے کوئی چیز مانگی جاتی وہ کہتا کرے سنا وہ اس کے پاس ملنے گیا اور اس سے کہا۔

بھائی تحقیق یہ چیز اللہ نے مجھے تیری ہی واسطے بھائی جان! میں اور شیلم کو جانا چاہتا ہوں تاکہ عطا کی ہے پس تو اس کو قبول کر۔

۱۲۔ پس اس کے پاس اس سبب سے نظر دو۔ مگر میرے پاس کوئی چادر نہیں ہے اس لئے کپڑوں کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہ گیا یعنی میں نہیں جانتا کہ کیا کروں؟“

ایک صدرہ (کوٹ) گڑھے کپڑے کا اور ایک ۱۲۔ پس جبکہ ہوش نے یہ سنا اس نے کہا بھائی! معاف کرنا کیونکہ میں نے تمہاری بڑی خطہ کی چادر کھال کی۔

۱۳۔ اس لئے کہ اللہ نے مجھ کو ایک چادر عطا کیا کہ میں نے بیان کیا ہے اس نے ہے۔

- کی ہے تاکہ میں اس کو تمہیں دوں اور میں ۲۳۔ پس اس وقت جو نے کہا۔ تو اب مجھے بتا کہ کیوں میرے پاس نہیں آیا؟  
بھول گیا ہوں۔
- ۲۴۔ پس تم اب اسکو قبول کرو۔ اور اللہ سے ۲۴۔ ہوش نے جواب دیا موسیٰ کی کتاب نے میرا کوٹ لے لیا ہے۔ اس واسطے میں ذرا کر میرے لئے دعا کرو۔
- ۲۵۔ تب آدمی نے اس بات کو صحیح مانا اور ہوش دہاں بغیر کوٹ کے آؤ۔  
کی چاہرہ تپوں کر کے واپس گیا۔
- ۲۶۔ اور جب ہوش مجھی کے گھر گیا مجھی نے کہا ۲۶۔ اور یہ ہوا کہ ایک جوان نے ہوش کو موسیٰ تیری چادر کس نے لے لی؟
- ۲۷۔ ہوش نے جواب میں کہا موسیٰ کی کتاب نے۔ اور کہا: ”میں بھی پڑھنا چاہتا ہوں۔ کاش  
کی کتاب کا مطالعہ کرتے دیکھ لیا۔ تب وہ روایا  
۲۸۔ تب مجھی اس بات کو سخن سے بہت خوش ہوا میرے پاس کوئی کتاب ہوتی۔
- ۲۹۔ اس نے ہوش کی صلاحیت کو معلوم ۲۷۔ پس جبکہ ہوش نے اس بات کو سنا اسے یہ  
کہہ کر کتاب دی۔ اے بھائی! یہ کتاب  
تیرے واسطے ہے کیونکہ اللہ نے اس کو مجھے دیا  
فقیر کو لوٹ لیا اور اس کو ننگا چھوڑ گئے۔
- ۳۰۔ پس جبکہ ہوش نے اس فقیر کو دیکھا اپنا  
کوٹ اتار کر اس ننگا آدمی کو دیدیا۔ اور خود  
ہوش کے پاس سوا بھیڑ کی کھال کے ایک  
چھوٹے سے نکلے کے اس کے ستر پر اور پچھے  
نہ رہ گیا۔
- ۳۱۔ پس جب وہ مجھی کے پاس نہ آیا۔ تیک مجھی  
نے خیال کیا کہ ہوش بیمار ہے۔
- ۳۲۔ تب وہ دو شاگردوں کے ساتھ اسے ہی رہتا تھا۔  
ویکھنے لگا اور انہوں نے کھجور کے پتوں میں ۳۲۔ اس نے ارادہ کیا کہ دیکھے آیا اس کی کتاب  
اس کو پہنچاہو اپایا۔

صحیح لکھی ہے یا نہیں؟

۱۲۔ تب اس نے وہیں فوراً رونا شروع کر دیا۔

۱۳۔ اس لئے کہ اس کا یہ عالٰ تھا کہ جب کسی بھائی! تم اپنی کتاب تو لو اور آؤ ہم دیکھیں کر آیا رونے والا دیکھا رہ پڑا۔

۱۴۔ تب اس وقت ہوش نے عورت سے اس کے رہ نے کا سبب پوچھا اور عورت نے اس کو ہر چیز کی خبر دی۔

۱۵۔ تب اس وقت ہوش نے کہا "اے بہن! تو آس لئے کہ اللہ تھے کو تیر ایجاد بنا چاہتا ہے۔

۱۶۔ پس وہ دونوں جروں کو گھے جہاں کر ہوش نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا اور روپے اس پیوہ عورت کو دیدیے جس نے کنہیں جانا کر ہوش نے ان کو کیونکر حاصل کیا ہے۔ تب اس نے بروپی قبول کر لیا اور اپنے کو فدیو دے کر (۱) اے چھڑالیا۔

۱۷۔ اور جس شخص نے ہوش کو مول لیا تھا وہ اسے اور شیلیم کو لے گیا جہاں کہ اس کا گھر تھا اور سر زمین پر چھا پامارا۔

۱۸۔ تب وہ ایک غریب بیوہ کا لڑکا پکڑ کر لے گئے جو کہ کرمل پہاڑ کے پاس ہی رہتی تھی جہاں

نہیں ہے وہ دل شکستہ رہ گیا۔

۱۹۔ اتفاق سے اس وقت ہوش لکڑی کا منے جا رہا تھا پس وہ عورت سے مل پڑا۔ حملکہ وہ ہوش کیونکر غلام بنایا کہ اور شیلیم میں لا یا گیا ہے۔

۲۰۔ تب جبکہ نیک جی نے اس بات کو معلوم کیا رورہی تھی۔

وہ ہوش کی جدائی سے یوں رو یا چیز کے ماں

اپنے بیٹے کی جدائی سے روتی ہے۔ کاش موی کی کتاب خود مجھ کو بھی میری اولاد

۲۱۔ اور اس کے بعد کہ اس نے دو شاگردوں کو سمیت یونہی بیچ ذاتی جیسے کہ تجھ کو بیجا ہے۔ بلایا اور شیلمن کو گیا۔

۲۲۔ پس خدا کی مشیت سے اس نے ہوش کو گیا جس نے کہ جو نبی گی کو دیکھا یہ کہا ”برکت شہر میں داخل ہونے کی جگہ کے پاس ہی پالیا۔ والا ہے ہمارا اللہ جس نے کہا پی کو میرے اور ہوش روشنیاں لادے جا رہا تھا تاکہ انہیں گھر بھجا ہے اور دوز اتنا کہ اس کا ہاتھ چوئے۔ اپنے آقا کے انگورستان میں کام کرنے والوں ۲۳۔ تب اس وقت جنی نے کہا۔ اے بھائی! تو کے پاس لے جائے۔

۲۴۔ پس جب کہ جنی نے اسے دیکھ لیا کہا اے اپنے اس غلام کا ہاتھ چوم جس کو ٹو نے خریدا میرے بیٹے تو نے اپنے بوڑھے باپ کو کیوں ہے اس لئے کہہ مجھ سے اچھا ہے۔

چھوڑ دیا۔ جو کہ روتا ہوا تجھے ڈھونڈ رہا ہے؟ ۲۵۔ اور اس کو تمام ما جراستا یا۔

۲۶۔ ہوش نے جواب دیا اے باپ میں تو ۲۷۔ تب دون ہی آقا نے ہوش کو آزاد کر دیا مول لے لیا گیا ہوں۔ (پھر کتاب نے کہا)

۲۸۔ پس اس وقت جنی نے خنکی کے ساتھ کہا۔ ۲۹۔ اور یہی تمام وہ چیز ہے جو کہ تو چاہتا ہے وہ کون روی ہے جس نے کہ تجھ کو بیچ دیا؟ تب اے معلم؟

ہوش نے جواب میں کہا۔ اے باپ! اللہ تجھ کو معاف کر لے اس لئے کہ جس نے مجھے بیجا ہے وہ ایسا نیک ہے کہ اگر کہیں وہ دنیا میں نہ

## فصل نمبر ۱۸۹

۳۰۔ پس اس وقت یوش نے کہا پیش کیوں بیچ ہے۔

۳۱۔ تب جنی نے کہا پس اس صورت میں وہ اس لئے کہ اللہ نے مجھ سے اس تاکہ فرمائی کون ہے؟

۳۲۔ ہوش نے جواب دیا اے باپ! وہ موی اور چاہیے کہ آفتاب (۱) بارہ گھنٹے کی مدت تک (ایک ہی جگہ) خبر جائے اور کچھ جنگش نہ کی کتاب ہے۔

۳۳۔ پس اس وقت یک جنی یوں کھڑا رہ گیا جیسے کہ کسی کی عقل ماری گئی ہو اور اس نے کہا (۱) سورہ الہجر فون (۱) یعنی ۱۰:۱۲

کرے تاکہ ہر ایک آدمی ایمان لے آئے کہ نبیوں کو اس کے کہنے کا حکم دیا ہے۔  
۹۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ث) وہ اللہ کر  
یقین ہے۔

۱۰۔ اور ایسا ہی واقع ہوا۔ پس اس بات نے میری جان اس کے حضور میں استاد ہو گی کہ اگر موئی کی کتاب ہمارے باپ داؤد کی اور شیلیم اور تمام یہودیہ میں اچھل ڈالدی۔

۱۱۔ اور یہ نوع نے کتاب سے کہا "اے بھائی! فقیہوں کی انسانی روانتوں کے ساتھ فاسد نہ کی مجھ سے اور کیا مانگے گا در حالیکے خود تیرے پاس جاتی تو اللہ ہرگز مجھ کو اپنا کلام عطا نہ کرتا (ج)  
ایسی معلومات ہیں۔

۱۲۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ب) کہ اس (معلومات) میں انسان کی نجات کے لئے کفایت ہے۔ اس لئے کرجی کی فروتنی اور ہوش کی خیرات ہی دنوں شریعت اور نبیوں (کی کتابوں) پر (۲) پوری طرح عمل کو کامل کر دیتی ہیں۔  
کی بات کیوں کروں؟

۱۳۔ پس تحقیق ہر ایک نبوت فاسد ہو گئی ہے یہاں تک کہ آج کے دن کوئی چیز اس لئے طلب نہیں کی جاتی کہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے بلکہ آدمی یہی دیکھتے ہیں کہ نبیوں کو کہتے ہوں اور فریسی اسے حفظار کہتے ہوں۔ گویا کہ

۱۴۔ اے بھائی! اٹو مجھے بتا کہ آجس وقت تو اللہ گمراہی پر ہے اور آدمی گمراہ نہیں ہوتے۔  
یہکل میں مجھ سے سوال کرنے آیا تھا۔ اس وقت تیرے دل میں یہ خیال آگیا تھا کہ اللہ اس لئے کر دہ ہر بی بی اور صد ایق کے خون کا بار نے مجھ (یہ نوع) کو اس لئے (رسول بن اکر) الزام اٹھاتے ہیں (۲) مع ذکر یا بن بر خیا بھیجا ہے کہ میں (یہ نوع) شریعت اور انبیاء کی کے خون کے جس کو کہ ان لوگوں نے یہکل اور کتابوں کو منڈا الوں۔  
منزع (۱) کے مابین قتل کیا تھا۔

۱۵۔ یقینی ہے کہ بے شک اللہ اس کو نہ کرے گا اس لئے کوہ غیر متغیر ہے (ت)  
کون سانبی ہے جس کو کہ انہوں نے نہیں ستایا؟

(ث) لم یہر دی یعرفون الكلم من بعد مو اضعه وبعد المغاری  
بعرفون الكلم فی الا بعلیعه (ج) انا شہید وهذا الكتاب (ج)  
ذکر یا نبی موت ذکر (۲) حی (۲) حی (۲) حی (۲) حی (۲)

(ب) بالله حی (ت) لا يتعلّق الله

- ۱۲۔ کون سا صدیق ہے جسے انہوں نے اپنی اخْت کے ساتھ یا استحیل کئے؟  
موت مرنے کے لئے چھوڑا؟ ۲۔ کاتب نے جواب دیا۔ معلم! میں موت  
۱۵۔ قریب قریب انہوں نے ایک کو بھی نہیں کی سزا کے سبب سے تجوہ کو اس بات کی خبر  
چھوڑا۔  
دینے سے ذرتا ہوں۔
- ۱۶۔ اور اب اس وقت وہ مجھ کو قتل کرنا چاہتے ۳۔ اس وقت یہ نوع نے کہا۔ بھائی! میں  
اسوں کرتا ہوں کہ تیرے گھر میں کیوں روٹی  
ہیں۔
- ۱۷۔ وہ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ وہ ابراہیم  
کھانے چلا آیا کیونکہ تو اس موجودہ زندگی کو  
کی اولاد ہیں اور ان کی ملک میں ایک  
اپنے پیدا کرنے والے (ث) اللہ سے بہت  
بڑھ کر دوست رکھتا ہے۔
- ۱۸۔ قسم ہے اللہ کی جان کی بے شک وہ شیطان  
کی اولاد ہیں اور اسی لئے وہ اس (شیطان)  
کے (۱) ارادہ کو پورا کرتے ہیں۔
- ۱۹۔ اور اسی سبب سے غفریب ہیکل مقدس شہر  
سمیت (۲) ایسی مہدم ہو گی کہ اس انہدام کی  
 وجہ سے ہیکل کی ائمہ سے ایسٹ نج جائے گی۔
- ۲۰۔ اس وقت نیک کاتب روایا اور اس نے کہا  
اے معلم! اگر میں جانتا کہ کیونکہ پھل لاوں تو  
کا بڑا واقف کار فقیہ ہے (۳) کہ ہمارے دی ہوتی جس کے ذکر سے میں نے اس لئے  
باپ ابراہیم کے ساتھ (اس کے دو بیٹوں میں روگردانی کی ہے کہ قوم میں بے چینی نہ پیدا ہو۔  
سے) کس کے لئے میتا کا وعدہ کیا گیا (ت) ۶۔ یہ نوع نے جواب دیا کہ تجوہ پر واجب ہے  
کہ تو نہ قوم کی اور نہ تمام دنیا کی اور نہ تمام پاک  
آدمیوں کی اور نہ سب فرشتوں کی (کسی کی

## فصل نمبر ۱۹۰

- بھی) عزت نہ کر جبکہ اللہ کو غصب دلائیں۔ ۵۔ پس اس میں لکھا ہوا ہے کہ اعلیٰ ہی سینا  
ے۔ پس یہ اچھا ہے کہ تمام (دنیا) ہلاک (ث) کا باپ ہے اور اس حقانیت کے رسول کا  
ہوجائے اس بات سے کہ تو اپنے پیدا کرنے (ث) باپ ہے۔  
۶۔ اور یونہی یہ کتاب کہتی ہے کہ موئی نے کہا "اے  
اوروتو گناہ میں دنیا کو حفوظ نہ رکھ۔  
۷۔ رب اسرائیل کے افسقہ ریر حیم (لوٹاپنے بندے  
۸۔ اس نے کہ گناہ ہلاک کرتا اور حفظ نہیں کو اپنی بزرگی کی روشنی میں ظاہر کر (۱)  
بناتا۔  
۹۔ مگر اللہ پس وہ قدرت والا ہے (۱) سندھ اعلیٰ کو ابراہیم کے دنوں بازوؤں پر۔  
کی ریگ کے حسب تعداد عالموں کے پیدا ۸۔ اور اس اعلیٰ کے پاس ہی اس حقانیت کھڑا ہوا  
اور اس کے بازوؤں پر ایک بچہ تھا جو کہ اپنی  
انگلی سے یہ کہتا ہوا رسول اللہ (ج) کی طرف  
اشارہ کر رہا تھا کہ یہی ہے وہ جس کے لئے  
۱۔ اس وقت کا تب نے کہا۔ اے معلم! معاف اللہ نے ہر شے کو پیدا کیا ہے۔  
کہ اس نے کہیں نے خلطی آئی ہے۔  
۲۔ یہ نوع نے کہا۔ اللہ تجھے معاف کرے  
کہ اسے اس اعلیٰ اے شک تیرے دنوں  
(ب) اس نے کہتے اسی کی خطایکی ہے۔  
۳۔ ہب تینیں سے کا تب نے کہا تھیں میں نے  
بہت سی چھوٹی قدم کتائیں موئی اور یشوع کے  
ہاتھ کی لکھی ہوئی ریکھی ہیں (وہ یشوع جس نے  
آفتاب کو شہر ادیا تھا جیسا کہ تو نے کیا ہے) کہ یہ  
دونوں اللہ کے خادم اور نبی ہیں۔  
۴۔ اور وہ موئی کی اصلی کتاب ہے۔

## فصل نمبر ۱۹۱

- ۱۔ اس وقت کا تب نے کہا۔ اے معلم! معاف اللہ نے ہر شے کو پیدا کیا ہے۔  
کہ اس نے کہیں نے خلطی آئی ہے۔  
۲۔ یہ نوع نے کہا۔ اللہ تجھے معاف کرے  
کہ اسے اس اعلیٰ اے شک تیرے دنوں  
(ب) اس نے کہتے اسی کی خطایکی ہے۔  
۳۔ ہب تینیں سے کا تب نے کہا تھیں میں نے  
بہت سی چھوٹی قدم کتائیں موئی اور یشوع کے  
ہاتھ کی لکھی ہوئی ریکھی ہیں (وہ یشوع جس نے  
آفتاب کو شہر ادیا تھا جیسا کہ تو نے کیا ہے) کہ یہ  
دونوں اللہ کے خادم اور نبی ہیں۔  
۴۔ اور وہ موئی کی اصلی کتاب ہے۔

(ث) رسول بن اسماں (اسماں) (ث) رسول

(ج) رسول اللہ (ج) رسول (خ) اللہ رب.

(۱) اللہ قادر (ب) اللہ غفور

کتاب کا نام ہے)

۹۔ اور اس نے اپنے آپ کو روتے ہوئے

یوں کے قدموں کے پاس ڈال دیا اور یہ

کہتے ہوئے۔ اے سید اتیرے خادم کے جس

نے تیرے سبب سے اللہ کی رحمت پائی ہے

ایک بہن اور ایک بھائی (دونوں) بیار پڑے

ہوئے موت کے خطرے میں ہیں۔

۱۰۔ بلکہ بے شک اللہ ہر ایسے انسان پر حرم کرتا

ہے جو حق کے ساتھ اپنے پیدا کرنے والے کو

۱۱۔ مجھے بتا دے کیونکہ میں آؤں گا تا کہ اس کی

طلب کرتا ہے (د)۔

۱۲۔ میں اس کتاب کو پورا نہیں پڑھ سکا اس

صحت کے لئے اللہ سے منت کروں۔

۱۳۔ میریم نے جواب دیا۔ بیت عینا ہی میری

کتعجنانہ میں تھا۔ مجھے یہ کہہ کر منع کیا کہ اس

کتاب کو ایک اسلامی نہ لکھا ہے۔

۱۴۔ تب اس وقت یوں نے کہا۔ دیکھ کر تو

بیت عینا میں ہے۔

۱۵۔ یوں نے عورت سے کہا۔ تو ابھی سیدھی

اپنے بھائی کے گھر کو چلی جا اور وہاں میری

متظر رہ کیونکہ میں آؤں گا۔ تاکہ اس کو خفا

دوں۔

۱۶۔ اور ذرنا نہیں کیونکہ وہ نہ مرے گا۔

۱۷۔ پس عورت چلی گئی اور جب وہ بیت عینا

میں پہنچی اس نے اپنے بھائی کو پایا کہ وہ اسی

دان میں مر گیا ہے۔

## فصل نمبر ۱۹۲

۱۔ اس کتاب میں یہ نہیں پایا جاتا کہ اللہ

چوپا یوں یا بھیز بکر یوں کا گوشت کھاتا ہے۔

۲۔ اس کتاب میں یہ نہیں پایا جاتا کہ اللہ نے

اپنی رحمت کو فقط اسرائیل ہی میں محصر کیا ہے۔

۳۔ بلکہ بے شک اللہ ہر ایسے انسان پر حرم کرتا

ہے جو حق کے ساتھ اپنے پیدا کرنے والے کو

۴۔ مجھے بتا دے کیونکہ میں آؤں گا تا کہ اس کی

طلب کرتا ہے (د)۔

۵۔ میں اس کتاب کو پورا نہیں پڑھ سکا اس

صحت کے لئے اللہ سے منت کروں۔

۶۔ اس لئے کہ بلاشبہ میریا ہی پر ایمان لانے سے

الله تمام انسانوں کو نجات دے گا (ا) اور کوئی

آدمی بغیر اس کے کبھی نجات نہ پائے گا (ب)۔

کے اور یہاں یوں نے اپنی بات تمام کی۔

۷۔ اس لئے کہ بلاشبہ میریا ہی پر ایمان لانے سے

الله تمام انسانوں کو نجات دے گا (ا) اور کوئی

آدمی بغیر اس کے کبھی نجات نہ پائے گا (ب)۔

کے اور یہاں یوں نے اپنی بات تمام کی۔

۸۔ اور اسی دوران میں کہ وہ لوگ کھاتے ہی

تھے۔ ناگہاں وہ (عورت) میریم جو کہ یوں

کے قدموں کے پاس روئی تھی نیقوذ یوس کے

گھر میں داخل ہوئی (اور نیقوذ یوس اسی کا

(د) اللہ الرَّحْمَنُ وَالْعَلِيُّ (اللَّهُ الْمُسَلَّمُ وَمَعْطُى (ب) للہ

بدین رسول اللہ اعطاه اعلیٰ (اللہ) السلاة لکل العربین ان

(۱) یو جنا ۱: ۱۱

لہم بکن دین محمد لم یکم السلامۃ.

۱۶۔ اور لوگوں نے اسے باپ دادا کے مقبرہ ۸۔ مریم نے روتے ہوئے جواب میں کہا میں رکھ دیا ہے۔

فصل نمبر ۱۹۳

۹۔ یونع نے جواب دیا اے مریم! تو مجھے چا  
خہبر اڑا۔

۲۔ اور تیسرے دن بیت عینا کو گا۔ سمجھ کر وہ اس سے پہلے اٹھ کھڑا ہو گا۔ اس نے

۳۔ اور جب وہ شہر کے نزدیک ہی آگیا۔ اس کے اللہ نے مجھ کو اس کی خیز پر ایک قوت عطا نے اپنے آگے (۲) دو آدمی اپنے شاگردوں کی ہے۔

میں سے بھیجے تاکہ وہ مریم کو اس کے آنے کی ۱۰۔ اور میں تجھ سے بچ کہتا ہوں کہ وہ کبھی مردہ نہیں ہوا ہے۔ اس لئے کہ مردہ صرف (۱) خردہ ہے۔

۳۔ پس وہ دوڑتی ہوئی شہر میں سے باہر آئی۔ وہی سے جو کہ بغیر اس کے مر جائے کہ اللہ سے

۵۔ اور جب اس نے یہ نوع کو پایا (۳) کوئی رحمت بائے (۴)

روتے ہوئے کھا لے میرے سید اتو نے کہا تھا ॥۔ اور لحاڑر کی موت کے وقت اور شیلم کے کثیر بھائی نے مرے گا۔ اور اس وقت اس کو یہود کا ایک بڑا بھاری جھٹا اور بہت سے کاتب چار دن ہو گئے کہ وہ دفن کر دیا گیا ہے۔ اور فریلی جمع ہو گئے تھے۔

۱۲۔ اے کاش تو اس سے پہلے آتا کہ میں تھوڑے یقون کے آنے کی نسبت ساتھ وہ جھٹ پٹ لاؤں۔ اس لئے کارگرو ایسا کرتا تو البتہ وہ انٹھ کھڑی ہوئی اور سارے کوکل دوڑی کی۔

۱۳۔ تیز بستہ سے پکڑا جائے کاٹا جائے۔

کے۔ اور یہ نوع نے جواب دیا۔ تیرابھائی ہرگز فریسوں نے اس کا پیچھا کیا تاکہ اسے تسلی نہیں مرا ہے بلکہ سورہا ہے اس لئے میں آیا دیں اس لئے کہ انہوں نے سمجھا کہ یہ نوع نے مریم سے باتیں کی تھیں۔ اس نے روتے ہوں تاکہ اس کو جگا دوں (۱)

(ا) موت بیان (ب) لاموت الامن یمرت بلا

جیسا کوئی نہیں کر سکتا۔

- ہوئے کہاے سید! کاش تو یہاں ہوتا۔ اس ۲۳۔ یسوع نے کہا: ”تو اب اے مرثا تو یہاں لے کر اگر تو ہوتا تو میرا بھائی نہ رکھتی کر میں اس کو کیوں آئی کیا تو ایمان نہیں رکھتی کر میں اس کو بیدار کر دوں گا؟“ ۱۵۔ پھر مریم (بھی) روٹی ہوئی آگئی۔
- ۱۶۔ تب اسی وجہ سے یسوع نے (بھی) آنسو ۲۵۔ مرثا نے کہا ”میں جانتی ہوں کہ اللہ کا بھائے اور کہا آہ (کر کے) کہ تم نے اس کو قدوس ہے جس نے کہتے اس دنیا کی طرف کہاں رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آ۔ بھیجا ہے۔ اور دیکھ۔
- ۱۷۔ ۲۶۔ پھر یسوع نے اپنے دونوں ہاتھ آسان کے۔ تب فریضیوں نے اپنے آپس میں کہا: ”اس آدمی نے جس نے نامیں میں یہود کو زندہ کیا تھا۔ اس شخص (العاذر) کو کیونکر مرلنے دیاں کہنے کے بعد کوہ نہ مرے گا۔“
- ۱۸۔ اور جبکہ یسوع قبر پر پہنچا جہاں کہ ہر ایک بزرگی دے۔ آدمی رو رہا تھا اس نے کہا تم لوگ نہ روئے۔ کیونکہ لعاذر سورہ ہے اور میں اسے جگانے ہی ۲۷۔ اور جبکہ ہر ایک آدمی نے جواب میں آئیں کہی۔ یسوع نے بلند آواز آئیں کہی کے لئے آیا ہوں۔
- ۱۹۔ تب فریضیوں نے اپنے آپس میں کہا کہ یسوع نے بلند آواز سے کہا۔ ”کاش تو بھی ایسی ہی نیند سو جاتا۔“ ۲۸۔ لعاذر! آبا ہر نکل آ!
- ۲۰۔ اس وقت یسوع نے کہا کہ میرا بھی وقت ۲۹۔ پس اس کہنے کے ساتھ ہی مردہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ۳۰۔ اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا نہیں آیا ہے۔
- ۲۱۔ مگر جب وہ آجائے گا میں بھی ایسا ہی ”اس کو کھولوں دو۔“ ۳۱۔ کیونکہ وہ قبر کے کپڑوں میں بندھا ہوا تھا سو جاؤں گا۔ پھر بہت جلد جاگ اٹھوں گا۔
- ۲۲۔ پھر یسوع ہی نے کہا تم لوگ قبر پرے ایک رومال کے ساتھ جو اس کے چہرے پر تھا جیسی کہ ہمارے باپ دادا کی عادت ہے کہ وہ پتھر کو اٹھا دے۔
- ۲۳۔ مرثا نے کہا: ”اے سید! وہ تو سرگل گیا اپنے (مردوں کو) کو دفن کریں۔“ ۳۴۔ ہے کیونکہ وہ چاروں سے مردہ ہو چکا ہے۔“ (ا) اللہ ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و ناباتا

۳۲۔ پس یہو ع پر یہود کا ایک بھاری مجمع اور بہت سے ماتحت تھے اور وہ اپنی دونوں ہنبوں کچھ فرمی کی ایمان لائے۔ اس لئے کہ مجرمہ کے ساتھ مجدد اور بیت عینا کا صاحب املاک بننا تھا۔ انہوں نے نہ جانا کہ وہ کیا بہت بد اخلاق۔

کریں۔ (۳)

۳۳۔ اور وہ لوگ جو کبے ایمان رہے پڑت

۳۔ اور یہو ع بیت عینا میں لحاذر کے گھر میں کراور شیلیم کو گئے اور انہوں نے کاہنوں کے سردار کو لحاذر کے زندہ انھی کھڑے ہونے اور داخل ہوا۔ تب مرٹا اور مریم نے اس کی اس بات کی خبر دی کہ بہت سے آدمی ناصری خدمت کی۔

ہو گئے ہیں (۱)

۵۔ پس مرٹا نے یہو ع سے کہا۔ اے سید! کیا تو نہیں دیکھتا کہ میری بہن تیری نکر نہیں کرتی اور وہ چیز حاضر نہیں کرتی جس کا تجھ کو اور تیرے شاگردوں کو کھانا واجب ہے۔

۳۴۔ اس لئے کہ وہ اسی طرح ان لوگوں کو پکارتے تھے جو کہ اس کلام الہی کے واسطے جس کے ساتھ یہو ع نے ہدایت کی تھی۔ توبہ پر آمادہ بنائے گئے تھے۔

۶۔ یہو ع نے جواب میں کہا مرتا! مرتا! تو یہ دیکھ کر تجھے کیا کرنا واجب ہے۔ اس لئے کہ

## فصل نمبر ۱۹۸

مریم نے تو ایک ایسا حصہ جنم لیا ہے۔ جو اس

۱۔ تب کا تیوں اور فریسمیوں نے کاہنوں کے سے ابدیک ہرگز نہ چھیننا جائیگا۔ سردار کے ساتھ آپس میں مشورہ کیا تا کہ وہ لحاذر (۲) کو قتل کر دیں۔

۷۔ اور یہو ع ان لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ جو اس پر ایمان لائے تھے دستخوان پر بیٹھا۔

۲۔ اس لئے کہ بہت سے آدمیوں نے ان کی رسوم کو لات مار دی تھی اور یہو ع کے کلام پر تمہارے ساتھ (رہنے) کا تھوڑا اسی زمانہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے کہ وہ وقت نزدیک آپنچا کیسی اور کھایا اور پیا۔

۸۔ اور اس نے یہ کہہ کر کلام کیا۔ بھائیو! مجھے اشارہ باد جو درجنas کی تاریخی غلطی ہونے کے لئے ہم پر ظاہر کر دیا ہے کہ ہم یہ پکے وسط کی صدیوں کے زمانہ میں ہیں نہ کہ قلعہن کی بیلی مدری کے درمیں۔ (ظیل سعادت)

۳۔ مگر چونکہ وہ زور آور تھا اور شیلیم میں اس کے

(ب) سورۃ حقیقات الحیوانات (۲) یو ۱۳: ۱۰

ہے۔ جس میں کہ میرا دنیا (۲) سے چلا جانا ۲۔ اس لئے کہ وہ میرے کلام کے ذریعہ سے واجب ہے اسی لئے میں تم کو اللہ کا وہ کلام یاد اپنے اندر اللہ کو پہچان لیں گے۔ اور اسی سب دلاتا ہوں جو کہ اس نے خرقل نبی سے یوں کہا ہے وہ اپنی نجات کو مکمل بنالیں گے۔ (۵)

۳۔ موت ایک عمل کے سوا کچھ اور نہیں یہ۔ (۳) تم ہے اپنی جان کی میں تمہارا ابدی اللہ ہوں کہ بے شک جو نفس مگناہ کرتا ہے وہ جس کو طبیعت بحکم الہی کرتی ہے جس طرح کہ مر جاتا ہے لیکن جب کہ گنہگار تو بہ کرتا ہے وہ اگر کوئی ایک آدمی کسی (تائے) میں بندھی مرتا نہیں بلکہ زندہ ہو جاتا ہے۔

۹۔ اور اس تبار پر پس تحقیق موجودہ موت کوئی موت نہیں ہے بلکہ (یہ) ایک دراز موت کی انتہا ہے۔

۱۰۔ جس طرح کہ جب بدن حس سے کسی یقینی ہے کہ وہ (سر) باطن ہاتھ کو کھل بیخودی میں جدا ہو گیا تو اس کو مردہ اور فرن شدہ پر اس کے سوا کوئی امتیاز نہیں ہے اگرچہ اس نکلے گی۔

۱۱۔ تحقیق ہمارا نفس جب تک کہ انسان اللہ کی منتظر رہتا ہے تاکہ وہ اس کو اٹھائے بھی اور بے حیات کے زیر ہے۔ وہ جیسا کہ واؤ نبی کہتا ہے (۱) مانند اس چریا کے ہے جو کہ شکاری حواس حس کے واپس آنے کا انتظار کرتا ہے۔

۱۲۔ جب تم اب اس موجودہ زندگی کو غور سے کے پھندے سے چھوٹ لٹکی ہے۔ دیکھو جو کہ موت ہی ہے اس لئے کہ اس کو اللہ کا ہے۔ اور ہماری زندگی ایک ذرے کی طرح ہے جس میں کہ نفس انسان کے بدن اور حس سے باندھا جاتا ہے۔

۱۳۔ پس جب کہ اللہ چاہتا اور طبیعت کو کھل جانے کا حکم دیتا ہے (ایک وقت) زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اور نفس چھوٹ کر ان فرشتوں پر کبھی نہ سرے گا (۲)

## فصل نمبر ۱۹۵

(۲) کے ہاتھ میں جا پہنچتا ہے۔ جن کو اللہ نے قدر چاہے یہاں سکونت رکھ۔

جان بفضل کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ ۱۵۔ اس لئے کہ اللہ کا خادم ہمی کہ چاہئے اللہ

کی محبت میں تیری خدمت کریگا۔ ۹۔ اسی سب سے جب کوئی دوست مر جائے تو

دوستوں پر روتا واجب نہیں۔ اس لئے کہ

ہمارے اللہ (۱) نے یہی چاہا۔

۱۰۔ بلکہ (آدمی) اسی وقت ہیم روئے جبکہ وہ

حمناہ کرے۔ اس لئے کہ جب نفس اللہ سے

اور کہا۔ اب دیکھو کہ موت کتنی اچھی چیز ہے۔ (جو کہ) حقیقی زندگی ہے۔ جدا ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ تحقیق لعاظر فقط ایک ہی مرتبہ مراہے گمرا

اسی وقت مر جاتا ہے۔

۱۲۔ پس اگر بدین بغیر اس کے نش کے ساتھ

نے ایسی تعلیم پالی ہے کہ دنیا میں حکیم سے حکیم

تمدد ہونے کے ذرا وہا ہوتا ہے تو بے شے نفس

آدمی بھی۔ ان لوگوں میں سے اس کو نہیں جانتا

بغیر اس کے اللہ کے ساتھ تمدد (ب) ہونے جو کہ کتابوں میں ہی بوزھے ہو گئے ہیں۔

۱۳۔ اے کاش ہر آدمی فقط ایک ہی مرتبہ مرتا

کے جواں سے اچھا ہوتا کرتا ہے بہت ہی ۳۔ اے کاش ہر آدمی فقط ایک ہی مرتبہ مرتا

اور لعاظر کی طرح دنیا میں پھر آتا۔ تاکہ وہ یکھ

لیتے کہ کیونکہ زندہ در ہیں۔ ۱۲۔ اور جب کہ بوع نے خدا کا شکر کیا۔

۱۴۔ تب اس وقت لعاظر نے کہا اے سید اے

گھر من اس تمام چیز کے جو میرے ذمے دی گئی

اجازت ملتی ہے کہ میں ایک بات کہوں؟

۱۵۔ بوع نے جواب دیا۔ ہزار (باتیں) کہہ

اس لئے کہ جیسے انسان پر یہ واجب ہیکہ اپنے

مال کو اللہ کی خدمت میں صرف کرے دیے ہی

اس پر تعلیم کا صرف کرنا (بھی) واجب ہے۔

۱۶۔ بلکہ یہ اس پر بہت زیادہ واجب ہے کیونکہ

کلام کو اس بات پر قوت ہے کہ وہ کسی نفس کو

تو بہ پا آمادہ بنائے جس حالت میں کہ مال یہ

قدرت نہیں رکھتے کہ مردے میں جان واپس

(۲) قرآن کی سورت ۷۹ میں فرشتوں کا حال یوں یا ان کیا گا

ہے کہ وہ بدوں کی روائی اور یکوں کی جان زندی کے ساتھ نہ لائے

ہیں۔

(۱) اللہ حق حیاة (ب) اللہ هدی و رحمٰن

## فصل نمبر ۱۹۶

لائے۔ قدر کرٹو نے میری طرف کاں لگائے ہیں۔

۷۔ اور اس بنا پر جس شخص کو کسی فقیر کی مدد کی ۱۳۔ اور ہر وہ شخص جو کہ اپنے غیر کی طرف کاں قوت ہے پس وہ اس کو مدد دے یہاں تک نہیں لگاتا۔ پس وہ خطا کرتا ہے (۱) جب کبھی کر فقیر بھوکوں سر جائے تو وہ قاتل ہے۔ کوہ کلام کرے۔

۸۔ لیکن بہت بڑا قاتل وہ ہے جو کہ اللہ کے ۱۴۔ اس لئے کہ ہمیں دوسروں کے ساتھ کلام کے ساتھ گھنگھا رکو تو بے کی طرف پھیرنے پر بھی وہی معاملہ کرنا واجب ہے۔ جس کی ہم قدرت رکھتا ہے اور اس کو نہ پھیرے بلکہ یوں اپنے لئے خواہش کرتے ہیں اور یہ کہ ہم کھڑا رہے۔ جیسے کہ اللہ کہتا ہے (۱) شل ایک دوسروں کے لئے وہ کام نہ کریں۔ جس کا مونگلے کتے کے۔

اپنے آپ کو پہچانا ہم پسند نہیں کرتے۔

۹۔ پس ایسے ہی لوگوں کے حق میں اللہ کہتا ہے ۱۵۔ اس وقت یو حنانے کہا۔ اے معلم! اللہ کاے خائن بندے امیں تجھی سے اس گھنگھا ر نے کیوں نہیں سب آدمیوں پر یہ انعام کیا کہ کے نفس کو طلب کروں گا جو کہ ہلاک ہوتا ہے۔ اسلئے کہ تو نے میرا کلام اس سے چھپایا۔

۱۰۔ پس اس حالت میں وہ کاتب اور فریسی کر لعاذر نے کیا ہے۔ تا کوہ تعلیم پالیں کہ کس حال پر ہوں گے جن کے پاس کثی ہے اپنے خاتم کو پہچانیں؟“

## فصل نمبر ۱۹

۱۔ سو ع نے جواب دیا۔ اے یو حنا! تو اس گھر داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۲۔ اے یو حنا! مجھ سے ایک بات کہنے کی کے مالک کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ جس نے اجازت مانگتا ہے۔ کمالیکہ ٹو نے میرے کلام اپنے ایک خادم کو ایک درست تبردیا تا کہ وہ اس جنگل کو کائے جس نے کہ اس کے گھر کا کیا لا کھ باتیں توجہ سے سئی ہیں۔

۳۔ میں تم سے بچ کہتا ہوں۔ کہ مجھ پر اس منظر چھپایا ہے۔

۴۔ سے دس گنی توجہ کے ساتھ سننا واجب ہے جس ۲۔ مگر کام کیتے والا تبر کو بھول گیا اور اس نے کہا

کاش اگر میر آتا مجھے ایک پرانا تھے، جاتا تو ہے ۱۰۔ پس وہی لوگ ہیں جو میری فتحت اور رحمت  
شہر میں جنگل کو آسانی سے کاٹ دلتا؟ حاصل کریں گے اور میں ان کے نیک کاموں

۱۱۔ اے یو جننا! تو مجھ کو بتا کر آتا نہ کیا کہا؟ کے بدلتہ میں ان کو ابدی زندگی دلوں گا۔

حق یہ ہے کہ وہ غصہ ہوا اور اس نے پرانا تمبر ۱۲۔ لیکن جو اس بات کو بھول جائیگا کو وہ فانی ہے  
لے کر اس غلام کے سر پر یہ کہتے ہوئے باوجود اس کے کہ وہ یکے بعد دیگرے مجھ کو  
مارا۔ اے احتیخ خبیث میں نے مجھ کو ایسا تمبر دیا دوسرا زندگی کا دیکھنا میر آتا تو میں ضرور  
تھا کہ تو اس سے جنگل کو بغیر زیادہ محنت کے نیک عمل کرتا۔ پس تھیں اس پر میرا غصب  
آسانی کے ساتھ کاٹے۔

۱۳۔ پس آیا تو اب یہ تمہر مانگتا ہے جس سے تا کہ وہ بعد میں کوئی بھلائی ہی نہ پائے۔

۱۴۔ کامنے میں آدمی کو مجبور ابڑی محنت کرنی پڑتی پھر یہو ع نے کہا اے یو جننا! اس شخص کی  
ہے اور جو کچھ (اس سے) کا نا جاتا ہے وہ بیکار خوبی کتنی بڑی ہے جو دوسروں کے گرنے سے  
یہ تعلیم حاصل کر لے کر وہ اپنے دونوں پیروں پر کیوں کھڑا ہو۔

۱۵۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اس طریقہ پر لکڑی کاٹے کہ اس کے ساتھ تیر اکام اچھا ہو۔

۱۶۔ ”آیا یہ صحیح نہیں ہے“

۱۷۔ یو جننا نے جواب دیا ہے شک یہ بالکل درست ہے (اس وقت یہو ع نے کہا)

۱۸۔ اللہ کہتا ہے (۱) قسم ہے مجھے اپنی جان کی میں ابتدی ہوں کہ میں نے ہر انسان کو ایک اعلیٰ درجہ کی کلہاڑی دی ہے۔ اور یہ مردے کے دفن کا منظر ہے۔

۱۹۔ پس جس شخص نے اس کلہاڑی کو عمدہ طور سے خالق (ب) سے نہیں ڈرتا۔ استعمال کیا انہوں نے گناہوں کا جنگل بغیر کسی

تکلیف کے اپنے دلوں سے دور کر دیا ہے

۲۰۔ پس بے شک اس کا سا آدمی دنیا کی

(۱) باللہ حی و باقی و معطی۔

(ب) اللہ خالق

چیزوں کے لئے جن کا بالکل ترک کر دینا ॥۔ لحاظرنے کہا اے معلم ! میں تیرا شکر یا ادا واجب ہے اپنے اس خالق کو غصہ دلاتا ہے کرتا ہوں کہ تو حق کو ایسا بتاتا ہے کہ اس کی جس نے کہا سے ہر چیز عطا کی ہے۔ پوری پوری قدر کی جائے اس لئے اللہ تعالیٰ کو ۳۔ پس اس وقت یہوں نے اپنے شاگردوں بہت بڑا ثواب دے گا۔

سے کہا۔ تم مجھ کو تعلیم دینے والا کہتے ہو (اور ۱۲۔ اس وقت اس لکھنے والے نے کہا اے اچھا کرتے ہو (۲) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میری معلم۔ لحاظر تھے سے یہ کہہ کر کیونکرچ کہتا ہے زبانی تعلیم دیتا ہے۔

۴۔ مگر لحاظر کو کیونکر پکارو گے؟  
۵۔ حق یہ ہے کہ وہ یہاں البتہ ان تمام تعلیم کی چیز کا مستحق نہیں ہوتا۔  
دینے والوں کا معلم ہے جو کہ اس دنیا میں کوئی ۱۳۔ پس کیا اس حالت میں اللہ تعالیٰ کو سزا دے تعلیم دیتے ہیں۔

۶۔ بے شک میں نے تم کو یہ تعلیم دی ہے کہ تم کوکس طرح اچبی زندگی بسر کرنا واجب ہے۔  
کی طرف سے اس دنیا میں پکھہ سزا پاؤں اس لئے کہ میں نے اس کی خدمت ایسے اخلاص کیونکر اچھے طور سے مرد۔

۷۔ تم ہے اللہ کی جانب کی (۱) کا سنبھلے تھا۔

۸۔ شبہ بوت کا فیض پایا ہے۔

۹۔ پس تم اب اس کے کلام ہی پر کان لگاؤ محبت کی (ت) ہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک سزا جو کرچے ہے۔

۱۰۔ اور واجب ہے کہ تم اس کی جانب زیادہ دوسرا شخص میں سزا دیا جاؤں۔

کان لگانے والے ہو۔ دوبارہ اس لئے کہ عمدہ ۱۱۔ بے شک میں سزا کے لائق تھا کیونکہ زندگی فضول ہے جبکہ انسان روی موت (ب) آدمیوں نے مجھ کو اللہ کہہ کر پکارا ہے۔

مرے۔

(ب) من يعيش على الخير ثم يموت على

الشر لا ينفع خير له، من (ت) الله محب .

(۱) بالله حسی (۱) خروج ۲۳: ۲۳ (۲) یوحنا ۱۳: ۱۳

## فصل نمبر ۱۹۹

۱۷۔ مگر چونکہ میں نے فقط اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ میں ہرگز اللہ نبیں ہوں جیسا کہ یہی حق ہے بلکہ میں نے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ میں اتحقین اللہ اپنی رحمت کا بڑا حنی ہے۔ یہاں تک کہ اس شخص کا جو کہ اپنے اللہ تعالیٰ کو سے اللہ نے مرا کو مجھ سے اٹھایا ہے۔

۱۸۔ اور عقریب وہ ایک شریر کو ایسا بنا دیا کہ آنسو کا قطرہ سارے جہنم کو اس بڑی رحمت وہ میرے نام سے (سرزا) کو بھکتے گا۔ یہاں تک کہ میرے لئے اس سے بچنے والی کے ساتھ اس قطرہ کی مدد (ب) مدد فرمایا ہے اور کچھ باتی نہ رہے گا۔

۱۹۔ اسی لئے اے میرے بر بنas! میں تھوڑے پائے جائیں دوزخ کی آگ کے ایک شرارہ کو بھی بمحابے کیلئے کافی نہیں ہوتے۔ ۲۔ پس اسی سبب سے اللہ شیطان کو نامرا اور (دوسٹ) کو بخوبی (ج) تو اسے کہنا چاہیے اپنی بخشش کا انعام (ت) کرنے کیلئے یہ ارادہ کراس کا دوسٹ اس کے لائق ہے۔

۲۰۔ مگر وہ دیکھ کر جب کبھی اس چیز کی نسبت نیک عمل کو اپنے مخلص بندہ کے واسطے ایک اجر کلام کرے جو کہ اللہ خود اسی کو عطا کریا تو وہ شمار کرے۔

۲۱۔ اور وہ (اللہ) اس (بندہ) سے یہ بات دوست رکھتا ہے کہ وہ اپنے تغیر سے بھی ایسا ہی معاملہ کرے۔

۲۲۔ اس لئے کہ اللہ اپنے بندوں کو اپنی رحمت عطا کرنے سے خوش ہوتا ہے۔ جبکہ وہ اس

---

(۱) سورۃ للنفیر (الطف) (ب) اللہ غنی والرحمن (ت) اللہ جواد اس جملہ کا تلفیزی ترجمہ یہ ہے کہ ”اور (اللہ) چاہتا ہے کہ (آدمی ایسا ہی اپنے نزد کی کی نسبت کہے“ اور عقریب کے لئے کہ اس کے لئے متنی سے زیادہ عام حقیقی میں استعمال کرتے ہیں اور ہم بھی اس ترجمہ میں اسی اصول پر پڑھیں (ترجمہ)

(ت) رسول (ج) اللہ معطی۔

میں (کیا کہنا چاہئے) تو اس پر واجب ہے کہ دونوں اس کو کیوں کھولے لئے جاتے ہو؟ تو ان سے کہنا کہ معلم کو اس کی ضرورت ہے تب وہ تم کو اسے لائیں اجازت دے دیں گے۔

۷۔ تب دونوں شاگرد گئے اور انہوں نے وہ سب پایا جو کہ ان سے یہ نوع نے گدھی کی نسبت کہا تھا:

۸۔ پس وہ گدھی اور اس کے بچے کو لے آئے۔

۹۔ پھر دونوں شاگردوں نے اپنی دو چادریں گدھی کے بچے پر کھدیں اور یہ نوع سورہوا۔

۱۰۔ اور یہ ہوا کہ جب اور شیم والوں نے سن کہ یہ نوع ناصری آ رہا ہے لوگوں نے اپنے بچوں سمیت کپڑے پہننے آ راستہ ہوئے یہ نوع کو دیکھنے کے لئے اپنے باتھوں میں بھجوکر کے درخت اور زینتوں کی شاخیں اٹھائے ہوئے

(اور یہ) گاتے ہوئے کہ ”برکت والی ہے آتی ہوئی خبرِ اسم اللہ (ا) مر جادا واد کے بیٹے کو۔“

۱۱۔ پس یہ نوع شہر میں پہنچا۔ لوگوں نے اپنے کپڑے گدھی کے چڑوں کے نیچے یہ گاتے ہوئے بچھا دیئے۔ ”کہ برکت والی ہے آتی ہوئی خبر ساتھ نام رب معبد (ب) کے مر جادا ہو داد کے بیٹے کو۔“

۱۲۔ تب فریضیوں نے یہ نوع کو یہ کہہ کر ملامت کی کہ: ”آیا تو نہیں دیکھتا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ ان کو حکم دے کر چپ رہیں۔“

۱۳۔ اس وقت یہ نوع نے کہا: ”قسم ہے اس کے اللہ کی زبان کی (ت) کہ میری زبان اس کے

دوہ میرے لئے اجر ہے یہ کہنے سے پہلیز کر کے کیونکہ اس سے جواب طلب ہو گا۔

## فصل نمبر ۳۰۰

۱۔ اس وقت یہ نوع لحاذر کی طرف متوجہ ہو اور کہا۔ بھائی! مجھ پر واجب ہے کہ میں دنیا میں تھوڑے عرصہ تک ٹھیروں۔

۲۔ پس جب کبھی میں تیرے گھر کے یا سبھی ہوں گا۔ اس وقت کسی دوسری جگہ کو بھائی نہ جاؤں گا۔ اس لئے تو میری نہ فقط مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے خدمت کریں گا۔ بلکہ اللہ کی محبت میں۔

۳۔ اور یہودی (عید) فتح قریب ہی تھی اسی لئے یہ نوع نے اپنے شاگردوں سے کہا ”ہمیں اب اور شیم کو چھٹا چاہئے (ا) تاکہ فتح کا میتنا کھائیں۔“

۴۔ اور بطریں اور یو جھا (۲) کو شہر میں یہ کہکش بھیجا کر تم دونوں ایک گدھی میں اس کے بچے کے دروازہ شہر کے پہلو میں پاؤ گے۔

۵۔ پس اس کو کھولو اور یہاں میرے پاس لے آؤ۔ کیونکہ مجھے اور شیم تک (جانیکو) اس پر سوراہ ہونا واجب ہے۔

۶۔ پس اگر کوئی تم سے یہ کہکش سوال کرے کرم

حضور میں استادہ ہو گی اگر یہ لوگ چپ نے کہا: اے معقم! ہم نے اس عورت کو ایسے ہو گئے۔ تو پیشک پھر روی شریروں کے کفر پر حال میں پایا ہے کہ یہ زنا کر رہی تھی۔ ۳۔ اور موٹی نے یہ حکم دیا ہے کہ (ائسی غل) چائیں گے۔

۱۲۔ اور جب یسوع نے یہ کہا اور شیم کے تمام عورت) سنگار کی جائے۔

۱۳۔ پس اب تو کیا کہتا ہے۔

۱۴۔ تب وہیں یسوع جھک گیا اور اپنی انگلی

۱۵۔ اور باوجود اس کے فریسوں نے اپنی

۱۶۔ ایمان پر اصرار کیا۔

۱۷۔ اور اس کے بعد کہ وہ باہم جمع ہوئے

۱۸۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ اس کو اس کی باتوں سی

۱۹۔ اس نے اپنی انگلی سے آئینہ کی طرف اشارہ

۲۰۔ کرتے ہوئے کہا تم میں سے جو شخص بغیر کسی

۲۱۔ گناہ کے ہو، پس وہی اس عورت کو سب سے

۲۲۔ پہلا پھر مارنے والا ہے۔

۲۳۔ پھر دوبارہ آئینہ کو پلتا ہوا جھک گیا۔

۲۴۔ پس جب قوم نے اس بات کو دیکھا وہ

۲۵۔ ایک ایک کر کے کلک گئے بوڑھوں سے شروع

۲۶۔ اور انہوں نے اپنے آپس میں کہا اگر

۲۷۔ (یسوع نے) اس کو مچوڑ دیا تو یہ بات شریعت

۲۸۔ موسیٰ کے خلاف ہے تب وہ ہمارے نزدیک

۲۹۔ گنگہار ہو گا۔ اور اگر اسے سزا دی تو یہ اس کی

۳۰۔ تعلیم کے خلاف ہے (کیونکہ وہ رحم کی تعلیم دیتا

۳۱۔ ہے) پس وہ یسوع کے پاس آئے اور انہوں

## فصل نمبر ۲۰۱

۱۔ اور اسکے بعد کہ یسوع یہ کل میں داخل ہواں

۲۔ کے پاس کاتبوں اور فریسوں نے ایک عورت کو

۳۔ حاضر کیا جو کہ بد چلنی میں پکوئی گئی تھی (۲)

۴۔ اور انہوں نے اپنے آپس میں کہا اگر

۵۔ (یسوع نے) اس کو مچوڑ دیا تو یہ بات شریعت

۶۔ موسیٰ کے خلاف ہے تب وہ ہمارے نزدیک

۷۔ گنگہار ہو گا۔ اور اگر اسے سزا دی تو یہ اس کی

۸۔ تعلیم کے خلاف ہے (کیونکہ وہ رحم کی تعلیم دیتا

۹۔ ہے) پس وہ یسوع کے پاس آئے اور انہوں

(ب) اللہ محب (ت) خلق النبی لا جل بني

آدم. منه (۳) لوقا: ۲۰: ۳

(ا) الہ حی (۱) یوحنا: ۱۰: ۲۱ (۲) لوقا: ۱۵: ۳-۸

لوگ کہاں ہیں جنہوں نے تھجھ کو مجرمہ بنایا ۱۶۔ حق یہ ہے کہ بیٹھ تو ایسا کریا  
ہے؟ ۱۷۔ ہاں تو مجھے بتاؤ۔ کہ آیا اللہ انسان سے اس

سے بھی کم محبت کرتا ہے (ب) حالانکہ اس  
نے اسی کے لئے دنیا کو پیدا کیا ہے۔ (ت)

۱۸۔ قسم ہے اللہ کی جان کی (ث) یونہی ایک  
خوشی ہو گی اللہ کے فرشتوں کے سامنے اس  
ایک گنہگار کے ساتھ جو کوئی پر کرے (۳) اس

لئے کہ گنہگار اللہ کی رحمت کو ظاہر کرتے ہیں۔ ۱۹۔ اس وقت یوں نے کہا: "برکت والا ہے اللہ۔

## فصل نمبر ۲۰۳

۲۰۔ تو آرام سے اپنی راہ لگ اور پھر بعد میں  
گناہ نہ کر اس واسطے کر اللہ نے مجھ سے واسطے

نہیں بھیجا ہے کہ میں تھجھ سے موافذہ کروں۔

۲۱۔ اس وقت کا تاب اور فریضی اکٹھے ہو گئے  
تاب یوں نے ان سے کہا (۲) تم مجھ کو بتاؤ  
کہ اگر تم میں سے ایک کے سوتھے ہوتے اور  
وہ ان میں سے ایک کو گم کر دینا تو آیا وہ اس

کو (باتی) ننانوے کو جھوڑ کے خلاش نہ کرتا؟

۲۲۔ اور جب تو اس کو پاجاتا تو آیا سے اپنے  
کندھوں پر نہ رکھ لیتا۔

۲۳۔ اور اس کے بعد کہ پڑوسیوں کو بلا تانا  
سے کہتا کہ: "تم سب میرے ساتھ خوشی کرو۔

۲۴۔ اس لئے کہ میں نے وہ میمنا پالیا ہے جس کو کر  
میں گم کر بیٹھا تھا۔"

(ب) اللہ محب (ت) خلق اللہ العیا لا جل بھی  
کہتے ہوئے کلام کیا قسم ہے اللہ کی (ب) جان

(ب) اللہ محب (ت) خلق اللہ العیا لا جل بھی

- کی (۱) کو تحقیق تھاری زبان ہی تھارے غرور کو اہانت سمجھتے ہیں کہ وہ گنہگار کہے جائیں۔
- ۱۳۔ پس اس وقت یہ نوع نے کہا میں ڈرتا گناہ بتاتی ہے۔
- ۱۴۔ اس کے کام نیکوکار غیر نیکوکار ہو۔
- ۱۵۔ اس لئے کہ اگر تم نے درحقیقت خطا کی ہے اور تم اپنے گناہ کا اپنے آپ کو نیکوکار کہتے ہوئے انکار کرتے ہو تو تم نیکوکار نہیں ہو۔
- ۱۶۔ اگر تم اپنے آپ کو دلوں میں نیکوکار سمجھتے ہو اور اپنی زبان ہی سے کہتے ہو کہ تم گنہگار ہو تو اس صورت میں تم دوچند نیکوکار غیر نیکوکار ہو گے۔
- ۱۷۔ اسی لئے اللہ کے فرشتوں کے ہاں ایک توبہ کرنے والے گنہگار کے سب سے پہ نسبت ننانوے نیکوکاروں کے بہت زیادہ خوشی ہوگی (۱)
- ۱۸۔ ہمارے زمانہ میں نیکوکار کہاں ہیں؟
- ۱۹۔ قتم ہے اس اللہ کی جان کی کہ میری جان کے کاتھوں اور فریسیوں نے جیسا کہ میری جان کے گمراہی میں جمع کیا اور یہ نوع سے بیماروں کو تدرست کرنے کے لئے منت کی۔
- ۲۰۔ اس وقت یہ نوع نے کہا در حالیکے وہ جانتا تھا کہ اس کا وقت اب قریب آگیا ہے ”تم لوگ جتنے بھی ہوں سب بیماروں کو بلاڑ اس لئے کہ اللہ ان کو شفاذینے پر رحیم اور قادر امیں ہے۔“
- ۲۱۔ ان لوگوں نے جواب دیا: ہم نہیں جانتے کہ
- کی (۱) تحقیق تھاری زبان ہی تھارے غرور کو اہانت سمجھتے ہیں کہ وہ گنہگار کہے جائیں۔
- ۲۲۔ اس لئے کہ توبہ کرنے والا گنہگار ہمارے اللہ کے ساتھ نیکوکار سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھ اللہ کی بڑی رحمت کو جانتا ہے۔
- ۲۳۔ اس لئے کہ نیکوکار کو اللہ کی رحمت کی کوئی شاخت نہیں ہے۔
- ۲۴۔ اسی لئے اللہ کے فرشتوں کے ہاں ایک توبہ کرنے والے گنہگار کے سب سے پہ نسبت ننانوے نیکوکاروں کے بہت زیادہ خوشی ہوگی (۱)
- ۲۵۔ ہمارے زمانہ میں نیکوکار کہاں ہیں؟
- ۲۶۔ قتم ہے اس اللہ کی جان کی کہ میری جان کے کاتھوں اور فریسیوں نے جیسا کہ میری جان کے گمراہی میں جمع کیا اور یہ نوع سے بیماروں کو تدرست کرنے کے لئے منت کی۔
- ۲۷۔ اس لئے کہ ان کا حال شیطان کے مثابہ ہے۔
- ۲۸۔ کاتھوں اور فریسیوں نے جواب میں لکھا: ”ہم تو گنہگار ہیں لہذا اللہ ہم پر حرم کرے۔“
- ۲۹۔ اور انہوں نے یہ مخفی اس لئے کہا تاکہ یہ نوع کو آزمائیں۔
- ۳۰۔ اس لئے کہ کاتب اور فریسی یہ بہت بڑی

یہاں اور شہم میں اور بھی بیمار پائے جاتے ہوں، بندہ تیرے جنم کو مرض سے پاک کر دے ۲۰۔ سوچ نے روتے ہوئے جواب میں کہا: جمالیک تو یہ چاہتی ہوگی کہ میرے بندے کو قتل کرڈا لے اس لئے کہہ تیرے نفس کو گناہوں پر روتا ہوں کیونکہ تو اپنے حساب (کے دن) کو سے شفاذینا چاہتا ہے۔

۲۱۔ تو کیا اس حالت میں تو ایکلی میری طرف نہیں پہنچانا۔

۲۲۔ بے شک میں نے یہ پسند کیا کہ تجھ کو سے بغیر کسی سزا (پانے) کے رہ جائے گی؟ ۲۳۔ آیا توب اب دیکھ جیتی ہی رہے گی؟ ۲۴۔ یا تجھ کو تیرا غرور میرے ہاتھوں سے بچا دے گا۔

۲۵۔ ہرگز نہیں۔

۲۶۔ اس لئے کہ میں عنقریب امیروں اور فوج کے ساتھ تجھ پر حملہ کروں گا۔

۲۷۔ اور میں عنقریب تجھ کو ان کے ہاتھوں میں ایسی کیفیت سے سونپ دوں گا کہ اس سے تیرا غرور جہنم میں جو ہو گا دیا جائیگا۔

۲۸۔ اور نہ میں بوڑھوں سے درگز کروں گا انہیوں ہو رتوں سے۔

۲۹۔ نہ میں پکوں کو معاف کروں گا۔

۳۰۔ یہکہ تم کو بھوک اور تکوار اور ٹھصوں کے حوالے کر دوں گا۔

۳۱۔ اور وہ بیکل کر میں اس کی طرف رحمت کے ساتھ نظر کیا کرتا تھا۔ خود اس کو شر کے ساتھ ہی بر بادا اور اجاڑوں گا۔

۳۲۔ تاکہ تم قوموں کے مابین روایت اور

## فصل نمبر ۳۰

۱۔ اے عَدْلِ شہزادِ مجی عَلَیْکَ وَالْعَتَقَیْنِ میں نے تیری طرف اپنے بندے کو بیجا تا کہ وہ تجھ کو تیرے قلب کی جانب پھیرے تبلڈ توہہ کرے۔

۲۔ مگر تو اے اندوہ غم کے شہر (۳) البتہ وہ سب کچھ بھول گیا ہے جو کہ اے اسرائیل! تیری محبت میں مصر اور فرعون پر نازل کیا گیا تھا۔

۳۔ عنقریب تو بہت سی مرتبہ روئے گی تاکہ میرا

(ب) اللہ خالق (ت) سورہ غضب علی قدس (۱) متی ۶:۲۶ لو ۷:۲۸۔ اور بظار یہاں صحاب ابریں بطریں کے مابین خلط نظر آتا ہے۔ (۲) لو ۷:۲۳۔ ۱۳:۲۲ (۳) ۵:۲۲-۲۱ (۴) ۵:۲۱-۲۰

ذکر کیا ہے ان میں سے کوئی بھی اسکے لائق

تمثیل اور مثال بن جاؤ۔

۱۶۔ اسی طرح میرا غضب تمہر پر پڑے گا اور حال شکر کروں گا (۱)

۷۔ مگر اور شلمیم اپنی تباہی پر روتی ہے نہ اپنے میری اہانت کرنے پر ایسی اہانت کر اسی کی وجہ سے اس نے میرے نام پر قوموں کے مائیں شکر گزاری کی ہے۔

میرا کینہ سر نہیں پڑتا (۱)

۸۔ اس لئے میرا کینہ زیادہ بھڑک اٹھا ہے۔

## فصل نمبر ۲۰۴

۹۔ قسم ہے مجھے اپنی جان کی میں جو کہ ابدی ہوں کا اگر اس قوم کیلئے (۲) ایوب اور ابراہیم اور حسوئیل اور داؤ و اور دانیال اور موئی میرے بندے بھی دعا کریں تو بھی میرا غصہ اور شلمیم پر نہ خہریگا۔

۱۰۔ اور اس کے بعد یوں نے یہ کہا وہ مگر کے اندر داخل ہو گیا۔

۱۔ اور تا کہ تم حق کو معلوم کر لو میں تم سے کہتا ہوں کہ ”اے بیمارو! چاہئے کہ اللہ کے نام (کی پرکت) سے تمہاری بیماری تمہارے پاس چلی جائے۔

۲۔ اور جبکہ یوں نے کہا ان لوگوں نے اسی وقت شفایاں۔

۳۔ اور لوگ روئے جبکہ انہوں نے اور شلمیم پر اللہ کے غصب (ث) کا حال سننا اور انہوں نے رحمت کے واسطے منت کی۔

۴۔ پس اس وقت یوں نے کہا اللہ کہتا ہے کہ اگر اور شلمیم اپنے گناہوں پر ڈٹے اور میرے راستوں میں چلتی ہوئی اپنے نفس کو مجاہدہ میں ڈالے تب میں بعد میں اس کے گناہوں کو نہ یاد کروں گا (ج) اور جن بلاوں کا میں نے

۱۔ اور اسی اثنائیں کر یوں اپنے شاگردوں سیست سمعان ابراہیم کے گھر میں رات کے کھانے پر (بیٹھا) تھا کہ یہا کیک لحاظ کی بہن مریم گھر میں داخل ہوئی (۱)

۲۔ پھر اس نے ایک برتن کو توڑا اور یوں کے سراو کپڑے پر خوشبو بھائی۔

۳۔ پس جبکہ خائی یہودا نے اس بات کو دیکھا اس نے ارادہ کیا کہ مریم کو ایسے کام کے کرنے سے منع کرے یہ کہہ کر کہ ”جا اور خوشبو کو بخی

(۱) اللہ قهار (ب) سورہ الغضب اللہ علی القدس

ارسیا، ۸:۱۸ (۲) حمل ۱۳:۱۲ (۱) یو ۱۲:۱۳

(۱) بالله حسی (۲) بالله حسی (۳) بالله حسی

(۱) بالله حسی (۲) بالله حسی (۳) بالله حسی

ذال اور نقد روپے لے آتا کہ میں دروپے  
فقیروں کو دوں۔

۱۳۔ پس یہودا نے ان سے یہ کہہ کر بات کی کہ  
”تم لوگ مجھے کیا دے گے در حالیکہ میں اس بوع

کو تمہارے ہاتھوں میں سونپ دوں گا جو اپنے  
آپ کو اسرائیل پر بادشاہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے؟  
۱۵۔ انہوں نے جواب میں کہا۔ ہاں! تو اس کو  
کس طرح ہمارے ہاتھوں میں سونپنے گا؟

۱۶۔ یہودا نے جواب دیا جب میں جانوں گا کہ وہ  
شہر کے باہر نماز پڑھنے کو جارہ ہے تم کو خبر کر دوں گا  
اور وہ جگہ تھیں بتا دوں گا جہاں وہ ملیگا۔

۱۷۔ اسلئے کہ شہر کے اندر اسکو بغیر کسی فتنہ کے پکڑا  
نہیں جا سکتا۔

۱۸۔ کاہنوں کے سردار نے جواب دیا جب تو اسکو  
ہمارے ہاتھ میں سونپ دیا ہم مجھے تیس لکڑے  
سونے کے دیس گے اور تو دیکھیا کہ ہم کیوں کو تھوڑے  
سے اچھائی کے ساتھ معاملہ کریں گے۔

## فصل نمبر ۲۰۶

۱۔ اور جبکہ دن ہوا بوع قوم کی ایک بڑی بھیڑ  
کے ساتھ یہیکل میں گیا۔

۲۔ تب کاہنوں کا سردار یہ کہتا ہوا اس کے قریب  
آیا کہ ”اے بوع! تو مجھ کو بتا کر آیا تو وہ سب  
باتیں بھولا ہے جو کہ تو نے اعتراف کرتے  
ہوئے کہی تھیں (۱) کہ تو نہ تو اللہ ہے اور نہ اللہ کا  
بیٹا اور نہ بنتیا (۲)“

(۱) قال عبئی اللہ خلقنا (خلقنا) احد و انا عبده او  
ارینا ان خلمن رسوله مت

۲۔ بوع نے کہا: ”تو اس کو کیوں منع کرتا ہے؟  
۵۔ اسے چھوڑ دے اس لئے کہ فقیر ہی شر  
تمہارے ساتھ ہیں لیکن میں اس میں تمہارے  
ساتھ ہی شر نہیں رہوں گا“

۶۔ یہودا نے جواب دیا اے معلم! ممکن تھا کہ  
یہ خوشبو کوں کے تین سو لکڑوں پر پیچی جائی۔  
۷۔ پس تو اب دیکھ کر اس سے کتنے فقیروں کی  
مدود ہو سکتی تھی۔

۸۔ بوع نے جواب میں کہا: ”اے یہودا!  
البتہ میں تیرے دل کو جانتا ہوا پس تو صبر کر  
میں تھوڑے سب دوں گا۔“

۹۔ پس ہر ایک نے خوف کے ساتھ کھانا کھایا۔  
۱۰۔ اور شاگرد غلکن ہوئے اس لئے کر انہوں  
نے جان لیا کہ بوع عنقریب ہی ان کے  
پاس سے چلا جائیگا۔

۱۱۔ لیکن یہودا خفا ہو گیا کیونکہ اس نے معلوم کیا  
کہ نہ پیچی جاندالی خوشبوں کی وجہ سے وہ تیس  
سکوں کے لکڑوں کا خسارہ اٹھا رہا ہے۔

۱۲۔ اسلئے کہ وہ جو کچھ بوع کو دیا جاتا تھا  
امیں سے دسوال حصہ اڑایا کرتا تھا۔

۱۳۔ تب وہ کاہنوں کے سردار سے ملنے کے  
(۲) گیا جو کہ کاہنوں اور کاتھوں اور فریسمیوں  
کی ایک مشورہ کی مجلس میں الٹھا بیٹھا تھا۔

- ۱۔ یہوئے نے جواب دیا (ت) ہرگز نہیں چاہتے ہیں کہ کچھ میریا کی نسبت معلوم کریں۔  
۲۔ اس وقت کا ہم اور فرنسی گھبرا بنا کر یہوئے میں بخواہیں ہوں۔
- ۳۔ اسلئے کہیں وہ اعتراف ہے جسکی شہادت کے گرد جمع ہو گئے۔
- ۴۔ یہوئے کے دن خدا کی کری عدالت کے میں حساب کے ہوں گے۔
- ۵۔ کیونکہ موٹی کی کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ پوری پوری طرح صحیح ہے پس پیش اللہ ہمارا پیدا کرنا خالا (ث) یکتا ہے اور میں اللہ کا بنہ ہوں گا۔
- ۶۔ اس لئے کہ اگر میں نے جھوٹ کہا ہوتا تو پیش خود اور کاتب اور فرنسی سعی تمام اسرائیل کے میری عبادت کرتے۔
- ۷۔ کامنوں کے سردار نے کہا تب اس صورت کا۔ مگر تم مجھ سے عداوت رکھتے ہو اور اس جھوٹ میں ہو کہ مجھ کو مارڈا لو۔ (۱) اسلئے کہ میں تم سے حق کہتا ہوں۔
- ۸۔ کامنے کو یہ ارادہ رکھتا ہے کہ اپنے تین اسرائیل پر بادشاہ ہتائے؟
- ۹۔ یہوئے کو یہ ارادہ رکھتا ہے کہ اپنے تین بزرگی طلب کرتا اور اپنی اس دنیا کے حصہ میں رغبت رکھتا تو اس وقت بھاگ نہ جاتا جبکہ تانگین والوں نے مجھ کو بنا یہا کیا رادہ کیا تھا۔
- ۱۰۔ تو یقیناً مجھ سچا ہاں کرو حقیقت میں اس دنیا میں کچھ بھی طلب نہیں کرتا۔
- ۱۱۔ اس وقت کامنوں کے سردار نے کہا: "هم (ب) رسول (ت) قال عَنِّي اللَّهُ أَحَدٌ وَالْأَعْدُ اللَّهُ مَدْهُدٌ (ث) اللَّهُ الْعَالِمٌ (ج) (ج) رسول اللہ، (۱) یو ج ۱۸: ۳۶

## فصل نمبر ۷۰

(۱) یہوئے نے جواب دیا: "فتنم ہے اللہ کی جان (۱) کی میری پیشے کے پیچے کوئی شیطان نہیں ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ شیطان کو باہر نکال کروں۔

۲۔ پس اسی سبب سے شیطان دنیا کو مجھ پر

(۱) یعنی وہ داؤ کا بیٹا ہے ذکر کا سائل تھا بیٹا۔

(۱) بَلَّهُ حَسْ (۱) یو ج ۱۸: ۳۶

بجز کاتا ہے۔

کی مدد کرتے ہیں جبکہ وہ باہم سر کے ساتھ ایک  
ہو گئے ہوں۔ اور بیشک جو عضوان اعضاء میں  
3۔ اسلئے کہ میں اس دنیا میں سے نہیں ہوں۔

2۔ بلکہ میں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ جس اللہ  
سے سر سے جدا ہو گیا پس سر اس کی فریاد رہی  
نہیں کرتا۔

10۔ اس لئے کہ ایک بدن کے دونوں ہاتھ  
دوسرے بدن کے دونوں پیروں کے دکھ کا

5۔ پس تم میری طرف کان لگاؤ۔ میں نمکو ہتاو <sup>۷</sup>  
کروہ کون ہے جسکی پیٹھے کے پیچے شیطان ہے۔

6۔ قسم ہے اس اللہ کی جان کی (ت) کہ میری  
جان اس کے حضور میں استادہ ہو گی کہ جو شخص

شیطان کے ارادہ کے موافق کام کرتا ہے پس  
شیطان اسی کی پیٹھے کے پیچے ہے اور حقیقت اس

نے اس شخص کو اپنے ارادہ کی پاگ لگادی ہے اور  
اسے ہر ایک گناہ کی طرف جلدی کرنے پا آمادہ

ہتھے ہوئے جد ہر جا ہتا ہے پھر دیتا ہے۔  
7۔ جس طرح سے کہ کپڑے کا نام اسکے والک

کے مختلف ہونے کے ساتھ مختلف ہو جاتا ہے  
بعلیکہ وہ (دوسرा) بھی کپڑا ہی ہے اسی طرح

انسان باوجود ان کے ایک ہی مادہ سے ہوئے  
بسیب ان اعمال کے، جدا جدا ہوتے ہیں جو کہ

انسان کے اندر اپنا کام کرتے ہیں۔

8۔ اگر میں نے درحقیقت غلطی کی تھی (جیسا  
کہ میں اسکو جانتا ہوں) تو تم نے مجھے کیوں  
ایک بھائی کے مانند طامت نہیں کی بجاۓ اس

کے کرم مجھکو ایک دشمن کی طرح برآ سمجھو؟

9۔ سچ یہ ہے کہ بدن کے اعضاء ایک دوسرے  
اللہ تم کو پیار کرے گا۔ اس لئے کہ اسکے ارادہ

## فصل نمبر ۲۰۸

1۔ اگر میں گناہ کرتا ہوں تو تم مجھے لامت کرو  
اللہ تم کو پیار کرے گا۔ اس لئے کہ اسکے ارادہ

- کے موافق عمل کرنے والے ہو گے۔
- مجھے کسی کہا (۱) پڑھامت کرے تو یہ امر اس بات پر دلیل ہے کہ پیشک تم لوگ ابراہیم کی اولاد نہیں ہو جیسا کہ تم خود دعویٰ کرتے ہو۔
- ۹۔ تب ووں ہی کاتھولوں اور فریسیوں اور قوم کے شیوخ میں سے ہر ایک نے پتھر اٹھانے تاکر یوں کو سکھار کریں۔ تو وہ ان کی آنکھوں سے چھپ گیا اور پیشک سے نکل آیا۔
- ۱۰۔ پھر اس وجہ سے کہ ان لوگوں کیہی یوں کے قتل کرنے کی خواہش میں دشمنی اور کینہ نے انہما کر دیا تھا وہ ایک دوسرے کو مارنے لگئے تھاں تک کہ بڑا راہی مرحے۔ اور انہوں نے مقدس پیشک کو نتاپاک کیا۔
- ۱۱۔ رہ میچے شاگرد اور ایماندار آدمی جنہوں نے یوں کو پیشک سے نکلتے دیکھا (کیونکہ یوں ان سے پوشیدہ نہیں ہوا تھا) وہ سب معان کے گمراہ اس کے پیچے پیچے چھجھے گئے۔
- ۱۲۔ تب ووں ہی نیقوذ یوسوس وہاں آیا اور اس نے یوں کو رائے دی کہ وہ اور ٹھیم سے قدروں کے نالہ کے اس پار چلا جائے اور کہا۔ ”اے سیدا! قدروں کے نالہ کے اس پار میرا ایک باغ اور ایک گمراہ۔
- ۱۳۔ پیس میں اب تیری منت کرتا ہوں کہ تو اپنے بعض شاگردوں کے ساتھ وہاں چلا جا۔
- ۱۴۔ اور اس وقت ہیں رہ کر کاہنوں کا غصہ جاتا رہے، اس لئے کہ میں تیرے لئے کل ضروریات پیش کروں گا۔
- ۱۵۔ اور نہ تم اس سر کے ساتھ متعدد ہو جس کے ساتھ ابراہیم اتحاد رکھتا تھا۔
- ۱۶۔ حتم ہے اللہ کی جان کی (ت) کے پیشک ابراہیم نے اللہ سے اسکی محبت کی کہ اسکے محوئے بتوں کو چور چور توڑ دینے اور اپنے باپ و ماں کو چھوڑ دینے علی پر کفایت نہیں کی بلکہ وہ اللہ کی فرمائہ درباری کے لئے اپنے بیٹے کو دن کر بینکارا وہ بھی رکھتا تھا۔
- ۱۷۔ کاہنوں کے سردار نے جواب دیا ”میں تھوڑے محض اسی بات کو پوچھتا ہوں اور مجھے قتل نہیں کرنا چاہتا۔ پس تو ہم کو تھا کہ ابراہیم کا یہ بیٹا کون تھا؟“
- ۱۸۔ یوں نے جواب دیا۔ ”اے اللہ (۲) تیرے شرف کی فیرت مجھ کو پہنچا دے اور میں چپ نہوںکوں، میں بیچ کہتا ہوں۔ کہ ابراہیم کا یہ بیٹا اسما علی ہے جسکی اولاد سے نہیں کا آہنا واجب ہے وہ نہیں کہ اس کے ذرود سے زمین کے تمام قبیلے برکت پائیں گے (۳)“
- ۱۹۔ پس جب کہ کاہنوں کے سردار نے اس بات کو سنادہ غصہ سے بھر گیا اور چھا کر ”ہمیں اس فاجر کو سکھار کرنا چاہئے کیونکہ یہ اسما علی ہے (۴)“

۱۷۔ اور تم اے عام شاگرد و یہاں سمعان کے بدنامی کے بعد جب کہ خدا کے حکم سے میواع کو گھر میں سخنبرے رہو۔ اور میرے گھر میں فرشتہ جبریل نے مع فرشتوں میخائل اور رفائل اور اوریل کے اس کے پاس حاضر کیا۔ کیونکہ اللہ سب کی کفالت (۱) آرتا ہے۔

فصل نمبر ۲۱۰

۱۔ اور جب کہ بیکل کے اندر یہ نوع کے چلے آنے سے بخوبی تھم گئی اکا ہنوں کا سردار (منیر) چلے ۔

۲۔ اور اپنے دنوں ہاتھوں سے چب رہنے کا اشارہ کر کے کہا۔ ”بھائیوں! ہم کیا کریں؟“ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس (یوں) نے تو اپنے شیطانی کام سے تمام دنیا کو گراہ کر دیا ہے (۱)۔

۳۔ پس اگر وہ جادو گرنہیں تھا۔ تو ابھی ابھی کیونکر (نگاہوں سے) چب گیا۔

۳۔ پس حق یہ ہے کہ اگر وہ پاک اور نبی ہوتا تو  
کبھی اللہ پر اور رسولی اس کے خادم پر اور حسینی پر  
جو کہ اسرائیل کی توقع سے (۲) کفر نہ بکار۔

۶۔ اس نے تو تمام تر کا ہنوں کے نادان کہنے پر  
زیاب اکھوئی۔

۷۔ اور میں کیا کھوں؟

۷۔ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر وہ دنیا  
سے دفعہ نہ کیا گیا تو اسرا میل کو گندہ کر دیا اور  
اللہ ہم تو ہم کے ساتھ ہم نہ لاذ دیکا۔

۸- تم اس وقت دیکھو کہ یہ مقدس بیکل اس

$$= \frac{1}{(r+1)A \dots (r+1)B_2 y(t)}$$

۱۷۔ اور تم اے عام شاگرد دیہاں سمعان کے  
گھر میں شہرے رہو۔ اور میرے گھر میں  
کیونکہ اللہ سب کی کفالت (۱) کرتا ہے۔  
کا جس بیوی نے ایسا ہی کیا اور اس نے  
خواہش کی کہ اس کے ساتھ فقط وہی لوگ  
رہیں جو کہ سب سے پہلے رسول کہلاتے ہیں۔

فصل نمبر ۲۰۹

اور اسی وقت اس اثناء میں کہ کنواری مریم  
یوں کی ماں نماز میں کمری تھی فرشتہ جبریل اس  
کو دیکھتا ہے۔

۲۔ اور اس کے بیٹے کا ستایا جاتا یہ کہکھ اس  
شناخت کرے مریم! تو ذرمت اس لئے کہ اللہ  
دننا سے اس کی خلافت کرے گا (ت)

۳۔ پس مریم ناصرہ سے روتی ہوئی چلی اور خلیم  
میں اپنی بہن مریم سالومہ (۱) کے گمراہنے  
کے کوڈ ہونڈنے آئی۔

۲۷۔ مگر چونکہ وہ (یکوئے) پوشیدہ طور پر قدروں کے نالے کے اس پار گوششیں ہو گیا تھا۔ لہذا ممکن نہ ہوا۔ کمریم اس کو اس دنیا میں دیکھ سکے مگر اس

(ب) اللہ مفتخر (ب) سورۃ الانزل جیو بل علی مریم (ن) اللہ  
 حسابیط (۱) مرکس ۱۵:۱۶،۱۷،۱۸ ایک راست میں آیا ہے کہ  
 ”سالوو“ یعنی سبق سے شادی کی تھی لیکن یادوں کا  
 قول ہے اور درسرے کے قول میں وہ یعنی سبق کی تھی تھی، یعنی  
 فوراً کامیاب ہے، لیکن الحمدلہ اس کے علماء کی شرح درجات کے قول  
 کی موہید ہے، کیونکہ وہ اسی ”سالوو“ کوہ بکن تراویحتی ہے جو  
 کر پا ۱۹:۲۵ میں وارد ہے، حرجم

- ۹۔ اور کاہنوں کے سردار نے کچھ ایسے طریقہ حال پر چھوڑ دینا اور اس کے اقوال سے یوں سے کلام کیا کہ اس کے سبب سے بہترے چشم پوشی کر لیتا واجب ہے کہ گویا وہ خبلی ہے۔ آدمی یہ نوع سے بھر گئے۔
- ۱۰۔ اور اروں نے ان بڑی بڑی نشانیوں کو اور اس بات سے پوشیدہ اینداہی حکم کھلا بیان کیا جو یہ نوع نے کی تھیں۔
- ۱۱۔ اور اس سے بدلتے ہوئے بدل گئی۔
- ۱۲۔ تب کاہنوں کے سردار نے حکم دیا کہ کوئی بہرہ دوس اور رومانی حاکم کے پاس گیا۔ یہ نوع پر تمہست لگا تا ہوا کہ اس نے اپنے تین اسرائیل پر بادشاہ بنانے کی رغبت کی ہے۔
- ۱۳۔ اور ان کے پاس اس دعویٰ پر جھوٹے گواہ تھے۔
- ۱۴۔ تب دوس ہی یہ نوع کے خلاف ایک عام مجلس جمع ہوئی اس لئے کہ رومانیوں کے حکم نے ان کو ڈرا دیا۔
- ۱۵۔ اس لئے کہ اگر ہم نے اس میں گھنگار کو قتل کیا تو ہم نے قصر کے حکم کی مخالفت کی۔
- ۱۶۔ وہ یہ کہ رومانی مجلس شیوخ نے یہ نوع کے بارے میں دو حکم پیجھے تھے۔
- ۱۷۔ اور اگر اس کو زندہ چھوڑ دیا۔ اور اس نے ان میں سے ایک میں اس شخص کی موت کی دیکھی دی تھی جو کہ یہود کے نبی یہود کے نبی یہود ناصری کو اپنے آپ کو بادشاہ بنالیا تو پھر کیا تھیجہ ہو گا۔
- ۱۸۔ تب اس وقت ہیر دوس کھڑا ہوا اور اس اللہ کہے۔
- ۱۹۔ اور دوسرے میں اس کی موت کی دیکھی دی تھی۔ جو کہ یہود کے نبی یہود ناصری کے رہ کر اس شخص پر تیری مہربانی ان شہروں کو بارے میں فساد کرے۔
- ۲۰۔ پس اسی سبب سے ان کے اندر باہمی اس لئے کہ میں تجوہ کو قصر کے سامنے بخاتوں پر اکسانے والی ہو جائے۔
- ۲۱۔ تب حاکم مجلس شیوخ سے ذرگیا اور اس نافرمانی کا اخراج دوں گا۔
- ۲۲۔ تب حاکم مجلس شیوخ نے یہ خواہش کی کہ دوبارہ رومیہ کو یہ نوع کی شکایت تحریر کریں، دونوں اس سے پہلے ایک دوسرے کے موت تک دشمن تھے۔

۲۸۔ اور ان دونوں نے مل کر یہ نوع کے مار ۲۔ جب دنیا کی خوشی ہوتی تر رخ کرو۔  
ڈالنے پر ایکا کیا اور کا ہنوں کے سردار سے کہا: "۵۔ اس لئے دنیا کی خوشی رونے سے بدل جائی ہے  
جب تو معلوم کر لے کہ گھنگار کہاں ہے تو ہمارے ۶۔ رہا تمہارا رخ سودہ بہت جلد خوشی بن جائیگا  
پاس آدمی سمجھ، ہم تھکو سپاہی دیں گے۔" ۷۔ اور تمہاری خوشی تم سے کوئی شخص ہرگز چھین  
پاس ۸۔ اور اس نے اس بات کو اس لئے کیا کہ نہ سیکیگا۔

۹۔ داد کی پیشتوکی پوری ہو۔ جس نے کہ اسرا میل کے تمام دنیا اس خوشی کو چھیننے کی کوئی  
کے نبی یہ نوع کی خبر یہ کہکر دی تھی (۲) "قدرت نہیں رکھتی جسکو دل اپنے پیدا کرنے  
زمین کے امیر اور بادشاہ اسرا میل کے قدوس والے اللہ کے ساتھ (۱) محسوس کرتا ہے۔  
پاس لئے تھد ہو گئے کہ اس نے دنیا کی نجات ۱۰۔ اور دیکھو تم اس کلام کو بھول نہ جانا جو کہ اللہ  
نے تم سے میری زبانی کیا ہے۔"

۱۱۔ تم ہر اس شخص پر میرے کواہ (ب) (۲) ۱۰۔ اور اسی پا پر اس دن میں تمام اور شلیم کے  
رو جو کہ میری اس شہادت کو خراب کرنا چاہے  
جسے میں نے اپنی انجیل کے ساتھ دنیا اور دنیا  
کے عاشقوں بردا یا ہے۔"

## فصل نمبر ۲۱۲

## فصل نمبر ۲۱۱

۱۔ اور جب کہ یہ نوع قدر دوں کے نالہ کے اس  
پار بیقوذیوں کے گھر میں تھا۔ اس نے اپنے

شگاگر دوں کو یہ کہتے ہوئے تسلی دی۔ (۳) ۱۔ پھر یہ نوع نے اپنے دونوں ہاتھ خدا کی  
حقیقت دہ کھڑی قریب آگئی ہے۔ جس میں کہ طرف اٹھائے اور یہ کہہ کر دعا کی (۳) "۱" سے  
میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا۔

۲۔ تم لوگوں کی رکھوا اور رخ نہ کرو۔ کس لئے کہ  
میں جہاں جاؤں گا۔ (وہاں) کریٰ تکلیف نہ  
محسوس کر دے گا۔

۳۔ کیا تم میرے ولی دوست ہو گے اگر تم  
ہے (ج) اور ان کو دنیا سے نجات دے۔  
میری خوشحالی پر رنجیدہ ہو؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ  
یقیناً اُنہیں ہو گے۔

(۱) (۲) ۲۳:۸ (۳) ۲:۲۷ (۴) ۲:۲۷ (۵) ۲:۲۷

الله خالق (ب) عیسیٰ دعاء (ت) سورۃ الاخڑہ

جو کر میری انجیل کو فاسد کرتے ہیں۔ ۹۔ اس لئے کہ تیرا وہ مکار جو کرتے کہا ہے  
۱۰۔ مگر میں مجھ سے منت کرتا ہوں کہ ان کو شریروں ضرور حقیقی ہے جس طرح سے کہ تو حقیقی ہے  
(۱) کیونکہ وہ خود تیرا ہی کلام ہے۔

۱۱۔ یہاں تک کہ یہ میرے ساتھ قیامت کے ۱۰۔ کیونکہ میں ہمیشہ اس شخص کی طرح کلام کیا  
دن حاضر ہو کر دنیا اور اسرائیل کے گھرانے پر کرتا تھا جو کہ پڑھا ہوا اور ایسا آدمی یہ قدرت  
گواہی دیں جس نے کہ تیرے عہد کو توڑا ہے۔ نہیں رکھتا کہ اس چیز کے سوا کچھ پڑھے جو کر  
۱۲۔ اے رب معبد قدیر غیور جو کہ انتقام لیتا اس کتاب میں لکھا ہے جسے وہ پڑھ رہا ہے۔

۱۳۔ اے (خ) بتوں کی پوچائیں بت پرست بالپول ۱۱۔ اسی طرح میں نے بھی اس بات کو کہا ہے جو  
کے بیٹوں سے چونچی پشت تک (۲) تو اب تک کٹھنے مجھے عطا کی ہے۔

۱۴۔ لعنت کر ہر اس شخص پر جو کہ میری انجیل کو خراب کرے وہ انجیل کرتے مجھ کو دی ہے کونجات دے جسے کہ تو نے مجھے عطا کیا ہے  
جس وقت کو وہ یہ لکھیں کہ میں تیرا بیٹا ہوں۔ تاکہ شیطان یہ قدرت نہ پائے کہ ان کے

۱۵۔ اسلئے کہ میں جو کہ گلی اور خشک مٹی تیرے خلاف کچھ کرے۔

۱۶۔ خادموں کا خادم ہوں۔ میں نے بھی اپنے تیس ۱۳۔ اور فقط انہی کو خلاص نہ دے بلکہ ان سکو  
ایک تیرے لائق خادم نہیں شمار کیا ہے۔ (۵) بھی جوان پر ایمان لا سکیں۔

۱۷۔ کیونکہ میں قدرت نہیں رکھتا کہ جو کچھ تو نے ۱۲۔ اے رب بخشش والے اور رحمت میں غنی  
مجھے عطا کی ہے۔ اس پر تیری مکافات کروں۔ (ت) تو اپنے خادم کو قیامت کے دن اپنے

۱۸۔ اس لئے کہ سب چیزیں تیری ہیں۔ رسول (ث) کی امت میں ہونا نصیب فرم۔

۱۹۔ اے رب معبد رحیم (د) جو کہ ان لوگوں کی ۱۵۔ اور نہ فقط مجھی کو بلکہ ان سکھوں کو بھی  
ہزار پتوں تک رحمت ظاہر کرتا ہے جو کہ مجھ سے جنہیں کرتے مجھے عطا فرمایا ہے مج ان  
ذرتے ہیں (ا) تو ان لوگوں پر حرم کر جو کہ اس کلام سارے لوگوں کے جو آگے چل کر ان کی  
پر ایمان لا سکیں جسے کرتے مجھکو عطا کیا ہے۔

پدایت کے واسطے سے ایمان لا سکیں گے۔

(ث و ج) اللہ سلطان الا بر اهیم والرحم (۱) اللہ حق

واسحاق و ابیات اللہ سالم (ج) اللہ حالیظ (خ) اللہ

(ب) اللہ حافظ (ت) اللہ سلطان رجوا د وغنى

قاو ف..... قوى والرحم (ا) خون (۱۰) لوقا ۱:۵ (۵) خروج ۲:۵ (۵)

۱۶۔ اور اے رب! تو نے اس بات کو اپنی ذات نے دیا تھا۔  
 کے لئے کرتا کارے شیطان تھوڑہ پر فخر نہ کرے۔ ۱۷۔ تب دونہی یہ موع (کاچہرہ) یہ کہتے ہوئے  
 اے وہ پروردگار معبود! جو کہ اپنی عنایت سے روح کے نور سے چک اٹھا کہ ”برکت والا  
 (ج) تمام ضروریات اپنی قوم اسرائیل کے پیش ہے تیرا قدوس نام اے پروردگار! کیونکہ تو نے  
 کرتا ہے تو ان سب زمین کے قبائل کو یاد کر جن مجھکو اپنے ان خادموں کے شمار سے باہر نہیں کیا  
 سے تو نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو اپنے اس رسول جن کو کہ دنیا نے ستایا اور قتل کیا ہے۔  
 کے ذریعے سے برکت دے گا جس کے سبب ۱۸۔ اے میرے اللہ! میں تیرا شکر کرتا ہوں  
 سے تو نے دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اس لئے کہ تو نے اپنا کام پورا کر دیا۔

۱۹۔ دنیا پر حرم کر اور اپنے رسول کے بھیجنے میں ۲۰۔ پھر یہودا کی طرف متوجہ ہوا۔ (۱) اور اس  
 جلدی کرتا کہ وہ رسول تیرے دشمن سے اس کی سے کہا: ”اے دوست! تو دیر کیوں لگاتا ہے؟  
 حقیقت میرا دفت نزدیک آگیا ہے لہذا تو جا اور  
 مملکت کو چھین لے۔

۲۱۔ اور یہ موع نے اس بات سے فارغ ہو کر تین ۲۲۔ شاگردوں نے خیال کیا کہ یہ موع نے  
 مرتبہ کہا: ”اے رب عظیم و رحیم چاہئے کہ ایسا ہی ہو۔“ ۲۳۔ تب سب لوگوں نے روتے ہوئے  
 یہودا کو صبح کے دن کیلئے کچھ لانے کے واسطے  
 بیجا ہے۔

۲۴۔ لیکن یہ موع جان لیا کہ یہودا اس کو  
 (دشمنوں) کے حوالے کرنے کے قریب تھا۔  
 جواب میں کہا ”چاہئے کہ یہی ہو،“ بجز یہودا  
 کے کیونکہ وہ کسی چیز پر ایمان لا لیا۔

۲۵۔ اور اسی لئے یوں کہا کیونکہ وہ دنیا سے چلا  
 جانا پسند کرتا تھا۔

## فصل نمبر ۲۱۳

۱۔ اور جبکہ بھیڑ کے بچے کو کھانے کا دن آیا ۱۰۔ یہودا نے جواب دیا: ”اے میرے آقا  
 بیتودیوں نے پوشیدہ طور پر بھیڑ کا بچہ یہ موع اور  
 مجھکو ذرا سہلت دیجئے تاکہ میں کھانا کھالوں تو  
 اس کے شاگردوں کے واسطے باغ میں بیھجا۔ پھر جاؤ۔“

۱۱۔ تب یہ موع نے کہا: ”ہمیں اب کھانا  
 حکم ہیرودس اور حاکم اور کاہنوں کے سردار چاہئے کیونکہ میں بہت خواہشمند ہوں (۲) کہ

- اس بھیز کے پچ کو اس سے قبل کھالوں کر۔ ۲۱۔ اسلئے کہ دریا کا پانی اس شخص کو پاک نہیں تھاہرے پاس سے چلا جاؤں۔
- کرتا جو کمیری تصدیق نہیں کرتا ہے۔
- ۲۲۔ پھر وہ اٹھا اور اس نے ایک تو لیا اور اپنی۔ ۲۳۔ یوں نے یہ اس لئے کہا کہ اس نے کرمیں پکا باندھا۔
- ۲۴۔ پھر ایک طشت میں پانی بھرا اور اپنے۔ ۲۵۔ پس شاگروں کلمات سے رنجیدہ ہوئے۔
- شاگردوں کے پاؤں دھونے شروع کئے۔
- ۲۶۔ تب یوں نے یہ بھی کہا: "میں تم سے حق کہتا ہوں (۱) کہ بیٹک تھیں میں کا ایک بطرس پر ختم کیا۔
- عقریب مجھکو حوال کر دے گا جب میں ایک بکری کے پچ کی طرح فتح دیا جاؤں گا۔
- ۲۷۔ لیکن خرابی ہے اسکے لئے کیونکہ عقریب میرے دونوں پاؤں دھونے گا؟"
- ۲۸۔ یوں نے جواب دیا: "بیٹک میں جو کچھ کرتا ہوں تو اس وقت اس کو نہیں سمجھتا لیکن بعد میں جلد اسے معلوم کر لے گا۔
- ۲۹۔ بطرس نے جواب دیا: "تو میرے پاؤں گڑھے میں گرے گا جو کہ اس نے دوسروں کو ہرگز نہ دھونے پائے گا۔" (۲)
- ۳۰۔ اس وقت یوں انھی کھڑا ہوا اور اس نے دھونے پاؤں نہ دھو بلکہ میرے دونوں ہاتھ اور آیادہ میں ہوں؟"
- کیلئے سہیا کیا ہے؟"
- ۳۱۔ اس وقت یوں اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے کہا: "کہاں کو دھونے پائے گا۔"
- کہا: "اور تو قیامت کے دن میں میری صحبت کی طرف رنج کے ساتھ یہ کہتے ہوئے نظر کی میں نہ آئے گا۔"
- ۳۲۔ بطرس نے جواب میں کہا: "تو فقط میرے دونوں پاؤں نہ دھو بلکہ میرے دونوں ہاتھ اور آیادہ میں ہوں؟"
- میرا سر (دھوندے)
- ۳۳۔ یوں نے جواب میں کہا: "تعقین تو نے تو مجھ سے کہہ ہی دیا کہ وہ کون ہے جو کہ مجھ کو دھویا اور وہ کھانے کے لئے وستر خوان پر بیٹھ ڈھنے ہے یوں نے کہا: "بیٹک میں نے جھکو غسل دیا ہے لیکن باو جو دو اس کے تم سب پاک نہیں ہو۔

(۱) یو جنا ۱۳: ۲۱ (۲) زبور: ۱۵ (۳) یو جنا ۱۸: ۳

(۴) یو جنا ۱۳: ۲۲ (۵) یو جنا ۱۳: ۲

یہودا کی پشت پر سوار ہوا تب وہ گھر سے نکلا۔ ۱۰۔ تب وہ نہیں ان لوگوں نے اپنے ہتھیار لئے اور یہوئے یہ بھی کہہ رہا تھا یہ تو جو کچھ کرنے والا اور ارشلیم سے لاٹھیوں پر مشعلیں اور چراغے ہے اس کے کرنے میں جلدی کر۔ ” جلاعے ہوئے نکلے۔“

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

## فصل نمبر ۲۱۴

۱۔ اور یہوئے گھر سے نکل کر باغ کی طرف مڑا۔ اور جبکہ سپاہی یہودا کے ساتھ اس جگہ کے تاکر نماز ادا کرے۔ تب وہ اپنے دونوں نزدیک پیچے جس میں یہوئے تھا۔ یہوئے نے گھٹنوں پر بیٹھا ایک سورج تباہ پنے من کو نماز میں ایک بھاری جماعت کا نزدیک آنا۔ اپنی عادت کے موافق خاک آلووہ کرتا ہوا۔ ۲۔ تب اسی لئے وہ ذر کر گھر میں چلا گیا۔ ۳۔ اور چونکہ یہودا اس جگہ کو جانتا تھا جس میں ۳۔ اور گیارہوں شاگرد سور ہے تھے۔ یہوئے اپنے شاگردوں کے ساتھ تھا لہذا وہ ۴۔ پس جبکہ اللہ نے اپنے بندے کو خطہ میں کاہنوں کے سردار کے پاس گیا۔ دیکھا۔ (۱) اپنے سفیروں جبریل اور میخائیل ۵۔ اور کہا: ”اگر تو مجھے وہ دے جس کا تو نہ اور رفتائیں اور اور میل کو (۱) حکم دیا کہ یہوئے کو مجھ سے وعدہ کیا ہے تو میں آجکلی رات یہوئے کو دنیا سے لے لیوں۔“ تیرے ہاتھ میں پر دکروں گا۔ جسکو تم لوگ ۶۔ تب پاک فرشتے آئے اور یہوئے کو دکھن کی ذہون ڈھونڈ رہے ہو۔

۷۔ اسلئے کہ وہ گیارہ رفیقوں کے ساتھ اکیا ہے۔“ ۸۔ پس وہ اس کو اٹھا لے گئے اور اسے تیرے کاہنوں کے سردار نے جواب دیا ”تو کس آسمان میں ان فرشتوں کی صحبت میں رکھ دیا جو کہابک اللہ کی تسبیح کرتے رہنگے۔“

۹۔ یہودا نے کہا ”تمیں ٹکڑے سونے کے“

۱۰۔ پس اس وقت کاہنوں کے سردار نے فوراً روپے مہیا کر دیے۔

۱۱۔ اور ایک فریضی کو حاکم اور ہیر دوس کے بھیجا۔ اور یہودا زور کے ساتھ اس کرہ میں داخل تاکر کو کچھ سپاہی بلا لائے۔

۱۲۔ تب ان دونوں نے اسے ایک دست پاہ کا ۱۳۔ اور شاگرد سب کے سب سور ہے تھے۔ دیا اسواستے کو وہ دونوں قوم سے ڈرے۔

(۱) اللہ بصیر (۱) ہپانی نومنی ”مزمل آیا ہے۔“

## فصل نمبر ۲۱

- ۳۔ پس یہودا بولی اور چہرے میں بدل کر یوں کے مشابہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے اعتقاد کیا وہی سوچ ہے۔
- ۴۔ لیکن اس نے ہمکو جانے کے بعد جلاش اسکواں سے مذاق کرتے ہوئے باندھ لیا (۱) کرنا شروع کیا تھا تاکہ دیکھے معلم کہاں ہے۔ ۵۔ اسلئے کہ یہودا نے ان سے اپنے یوں اس لئے ہم نے تجھب کیا اور جواب میں کہا: ہونے کا انکار کیا، بحالیکہ وہ سچا تھا۔
- ۶۔ اسے سید! تو ہمارا معلم ہے۔ ۷۔ جب سپاہیوں نے اس سے چھیڑ کرتے ہوئے کہا: ”اے ہمارے سید! تو ڈر نہیں اسلئے کہ مگر اس نے مسکراتے ہوئے کہا ”کیا تم ہم جھکو اسرا مل پر بادشاہ بنانے آئے ہیں۔
- ۸۔ احمد ہو کر یہودا اخیر بوطی کرنیں پہچانتے۔ ۹۔ اور ہم نے تجھ کو محض اسواطے باندھا ہے اور اسی اتنا میں کہ وہ یہ بات کہہ رہا تھا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تو بادشاہت کو نامنظور سپاہی داصل ہوئے اور انہیوں نے اپنے ہاتھ کرتا ہے۔
- ۱۰۔ یہودا پر ڈال دیئے اس لئے کہ وہ ہر ایک وجہ ۱۱۔ اور یوحنًا جو کہ ایک کتاب کے خلاف میں لپٹا دکھائی ہے تاکہ مجھے بادشاہ بناؤ۔
- ۱۱۔ لیکن ہم لوگوں نے جب یہودا کی بات سنی ۱۲۔ اس وقت سپاہیوں کا صبر جاتا رہا اور انہیوں اور سپاہیوں کا گرد دیکھا تب ہم دیوانوں کی ناصری کو پکڑنے آئے ہو۔ گویا کہ وہ چور ہے تو کیا تم مجھی کو باندھ لو گے جس نے کہ تمہیں راہ طرح بھاگ لٹکے۔
- ۱۲۔ اور یوحنًا جو کہ ایک کتاب کے خلاف میں لپٹا دکھائی ہے تاکہ مجھے بادشاہ بناؤ۔
- ۱۳۔ اس وقت سپاہیوں کا صبر جاتا رہا اور انہیوں نے یہودا کو مکوں اور لاتوں سے مار کر ذمیل کرنا شروع کیا اور غصہ کے ساتھ اسے اور علیم کی کر بیٹھا جاگ لکا (۲) اس لئے کہ اللہ نے طرف کھینچتے لے چلے۔
- ۱۴۔ یوں کی دعاں لی اور گیارہ (شاگردوں) کو اور یوحنًا اور بطریس نے سپاہیوں کا دورے آفت سے بچا ریا۔ (۳)

- ۱۶۔ اور کاہنوں کے سردار نے مج فریسوں پیچا کیا۔
- ۱۷۔ اور ان دونوں نے اس لکھنے والے کو یقین کے یہ خیال کرتے ہوئے یہودا پر کوئی جھوٹا گواہ طلب کیا کہ یہی نوع ہے مگر انہوں نے دلایا کہ انہوں نے وہ سب مشورہ خود سنائی جو کہ یہودا کے بارہ میں کاہنوں کے سردار اور ان فریسوں کی مجلس نے کیا کہ یہ لوگ نوع کو قتل کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔
- ۱۸۔ بلکہ تمام شاگردوں نے بھی مج اس لکھنے سب وہیں یہودا نے بہت سی دیواری کی دالے کے یہی اعتقاد کیا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ نوع کی پیچاری میں کنواری نے مج باتمیں کیس۔
- ۱۹۔ یہاں تک کہ ہر ایک آدمی نے تنفس میں انوکھا اس کے قریبی رشتہ داروں اور دستوں کے میں اعتقاد کیا۔
- ۲۰۔ قتم ہے اللہ کی جان کی کہ یہ لکھنے والا اس سب کو بھول گیا جو کہ نوع نے اس سے کہا تھا ازیں قبیل کروہ دنیا سے اٹھا لیا جائیگا اور یہ کہ ایک دوسرا شخص اس کے نام سے عذاب دیا جائیگا اور یہ کہ دنیا کا خاتمہ ہونے کے قریب سکنہ مرے گا۔
- ۲۱۔ اسی لئے کاہنوں نے اس کی دونوں آنکھوں پر ایک پٹی باندھ دی۔
- ۲۲۔ اور اس سے ٹھٹھا کرتے ہوئے کہا: ”اے نوع ناصریوں کے نبی (۲) (اسلئے کہ وہ نوع پر ایمان لانے والوں کو سبھی کہہ کر پکارا کرتے تھے) تو ہمیں بتا کہ تجوہ کو کس نے کے ساتھ صلیب کے پاس گیا۔ مارا؟ (۳)
- ۲۳۔ اور اس کے چال پر تھپٹ مارے اور اس کے یہ نوع کو مشکلیں بندھا ہوا اسکے رو برو لایا جائے، من پر تھوکا۔
- ۲۴۔ اور اس سے اس کے شاگردوں اور اس کی تعلیم کی نسبت سوال کیا۔

- ۲۲۔ پس یہودا نے اس بارہ میں کچھ بھی شایدیاں کی عقل اس کے سر میں پلت آئے۔ جواب نہ دیا گویا کروہ دیوانہ ہو گیا۔ ۲۳۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہودا کو کاہنوں کے اس وقت کاہنوں کے سردار نے اس کو سردار کے خادموں کے ہاتھ سے وہ ذلت دخالت اسرائیل کے چیتے جائے گتے خدا (۱) کے نام کا تیجی جو کہ باور کرنے کی حد سے باہر ہے۔
- حلف (۱) دیا کروہ اس سے بچ کرے۔ ۲۴۔ اس لئے کہاں ہوں نے جوش کے ساتھ کر میں ہی یہودا اختر بیٹی ہوں جس نے یہ کے ایجاد کئے۔
- وعدد کیا تھا کہ بیوی ناصری کو تمہارے ہاتھوں ۲۵۔ پس اس کو مداری کا لباس پہننا یا اور اپنے ہاتھوں اور پیروں سے اس کو خوب (دل میں پرداز کر دیا۔ ۲۶۔ مگر میں نہیں جانتا کہ تم کس مدیر سے کوئکر مارا یہاں تک کہ اگر خود کتعالیٰ اس مفتر پاگل ہو گئے ہو۔
- ۲۷۔ اس لئے کہ تم ہر ایک وسیلہ سے بھی لیکن کاہنوں اور فربیسیوں اور قوم کے چاہئے ہو کر میں ہی بیوی ہو جاؤں۔
- شیوخ کے دل بیوی پر یہاں تک سخت ہو گئے کہ سردار نے جواب میں کہا: اور اس سے وہ اس کے ساتھ ایسا برداشت ہوتے کہاں ۲۸۔ کاہنوں کے سردار نے جواب میں کہا: اسے گراہ کر نہیں ایسے البتہ تو نے اپنی دلیل کہ خوش ہوئے بھالیکہ ان کا خیال یہ تھا کہ جھوٹی تعلیم اور کاذب نشانیوں کے ساتھ تمام یہودا درحقیقت بیوی ہی ہے۔
- ۲۹۔ پھر اس کے بعد اسے ملکیں بندھا ہوا اسرائیل کو جلیل سے شروع کر کے یہاں اور شلیم (۲) تک گراہ بنادیا ہے۔
- ۳۰۔ پس کیا (اب تجھ کو یہ خیال سوچتا ہے کہ تو اس سزا سے جس کا تو سبقت ہے اور تو اسی کے لائق ہے پاگل بن کر نجات پا جائیگا؟
- ۳۱۔ قسم ہے اللہ کی جان کی کتو ہرگز اس سے نجات نہ پائے گا۔
- ۳۲۔ اور یہ کہنے کے بعد اپنے خادموں کو حکم دیا: "اگر میں تجھ سے کر اسے خوب کوں اور لا توں سے ماریں تاکہ چ کہوں تو تو مجھے سچانہ جائیگا (۱) اسلئے کتو بھی دیسا ہی دھوکا دیا گیا ہو گا جیسا کہ کاہنوں اور

فریسیوں کو دھوکا دیا گیا ہے۔

۳۸۔ حاکم نے (یہ خیال کر کے کہ وہ شریعت یہوئے نہیں بلکہ یہ ہو دا ہے جو کہ سپاہیوں کو کے متعلق کہنا چاہتا ہے) کہا "کیا تو نہیں جانتا یہوئے کو پکڑنے کے واسطے لے گیا تھا۔

۳۹۔ اور کہتا ہے کہ جلیل کے یہوئے نے اسکو کہیں یہودی نہیں ہوں؟" (۲)

۴۰۔ مگر کاہنوں اور قوم کے شیوخ نے مجھے اپنے جادو سے یوں بدل دیا ہے۔

۴۱۔ پس اگر یہ بات حق ہو تو اس کا قتل کرنا میرے ہاتھ میں پردازیا ہے۔

۴۲۔ پس ٹوہم سے حق کہتا کہ میں وہی کروں بہت بڑا ظلم ہو گا کیونکہ یہ بیگناہ ہو گا۔

۴۳۔ لیکن اگر یہی یہوئے ہے اور یہ انکار کرتا ہے جو کہ انصاف ہے۔

۴۴۔ اسلئے کہ مجھے یہ اختیار ہے کہ تمکو چھوڑ دوں یا تیرے قتل کا حکم دوں (۳)۔

۴۵۔ یہودا نے جواب میں کہا اے آقا تو مجھے جاتی رہی ہے اور ایک دیوانہ کو قتل کرنا ظلم ہو گا۔

۴۶۔ اس وقت کاہنوں کے سردار اور قوم کے شیوخ نے کاہنوں اور فریسیوں کے ساتھ ملک

۴۷۔ سچا مان کر اگر تو میرے قتل کا حکم دیا گا تو بہت بڑے ظلم کا مرکب ہو گا۔ اسلئے کہ تو ایک بیگناہ

۴۸۔ اس لئے کہ ہم اسکو پہچانتے ہیں۔

۴۹۔ کیونکہ اگر یہی مجرم نہوتا تو ہم اس کو کو قتل کریں۔

۵۰۔ کیونکہ میں خود یہودا اختر یوٹی ہوں نہ کہ تیرے ہاتھ میں پردنہ کرتے۔

۵۱۔ اور وہ دیوانہ ہرگز نہیں ہے بلکہ یقیناً وہ دندہ یہوئے جو کہ جادوگر ہے پس اس نے اس طرح

۵۲۔ خبیث ہے کیونکہ یا اپنے اس کمرے ہمارے اپنے جادو سے مجھکو بدل دیا ہے۔

۵۳۔ پس جبکہ حاکم نے اس بات کو سنائے وہ ہاتھوں سے نفع جانیکا خواہاں ہے۔

۵۴۔ اور اگر اس نے نجات پالی تو جو قدر یہ بہت صحیح ہوا (۴) یہاں تک کہ اس نے چاہا۔

۵۵۔ اس لئے اس کا انتہا کیا گا۔ وہ اٹھایا گا۔ وہ پہلے قدر سے بھی بدتر ہو گا۔

۵۶۔ بہر حال پلاٹس (یہ حاکم کا نام ہے) اسی لئے حاکم باہر لکا اور اس نے مکرتے

۵۷۔ ہوئے کہا۔ "کم از کم ایک جت سے تو یہ آدمی نے اس لئے کہ وہ اس دعویٰ سے اپنے تین

چھڑا لے کیا" یہ شخص جلیل کا رہنے والا ہے موت کا مستحق نہیں بلکہ مہربانی کا مستحق ہے

۵۸۔ اور ہیر دوس جلیل کا (۱) بادشاہ ہے۔

۵۹۔ اس لئے مقدمہ میں حکم دیا میرا حق نہیں ہے

(۱) یو ج ۱۸: ۲۵ (۲) یو ج ۱۸: ۲۵ (۳) یو ج ۱۹: ۱۰ (۴)

- ۵۸۔ تم اسکو ہیردوں کے پاس لے جاؤ۔ ۶۰۔ پس جبکہ حاکم نے اس بات کو ہیردوں کے  
تھاں وہ لوگ یہودا کو ہیردوں کے پاس ایک خادم سے معلوم کیا کہ معاملہ ایسا ہے تو اس  
لیکے جس نے بہت مرتبہ یہ آرزو کی تھی کہ نے کچھ روپے حاصل کرنے کی لائی میں آ کر یہ  
یہوں اس کے گھر آئے۔
- ۵۹۔ گری یہوں نے کبھی اس کے گھر جانیکا ارادہ۔ ۶۱۔ ہر اس نے اپنے ان غلاموں کو جنمیں  
کا تھوں نے (کچھ روپیے) عطا کیا تھا تا کہ وہ  
نہیں کیا۔
- ۶۰۔ کیونکہ ہیردوں قوموں میں سے تھا اور اس اس (یہودا) کو قتل کر دالیں حکم دیا کہ اسے کوڑے  
نے باطل جھوٹے معبودوں کی عبادت کی تھی ماریں۔ گراللہ نے کر ان جاموں کی تقدیر (۱) کی  
(اور) نایاک قوموں کے رسم درواج کے ہے یہودا کو صلیب کے واسطے باقی رکھا تا کہ وہ  
مطابق زندگی بسر کر رہا تھا۔
- ۶۱۔ پس جبکہ یہودا دہاں لیجا گیا۔ ہیردوں کیلئے اس نے درسے کو سپرد کیا تھا۔
- ۶۲۔ ہر اس سے بہت سی چیزوں کی نسبت سوال ۶۲۔ پس اللہ نے تازیات کے لیے یہودا کی  
کیا۔ یہودا نے اس کا اٹھا کرتے ہوئے کہ وہ موت آئے نہیں دی۔ باوجود اس کے کہ یہ  
یہوں ہے ان کی بابت اچھا جواب نہیں دیا۔
- ۶۳۔ اس وقت ہیردوں نے اپنے سارے مارے تھے کہ ان سے اس کا بدین خون بکر بکلا۔
- ۶۴۔ اور اسی لئے انہوں نے اسکو خارجا ایک دربار کے ساتھ اس سے ٹھٹھا کیا اور حکم دیا کہ  
اسکو سفید لباس پہنایا جائے جیسا کہ یہ توف پرانا کپڑا اور ارغوانی رنگ کا یہ کہہ کر پہنایا کہ  
”ہمارے نئے باشاہ کو مناسب ہے کہ وہ محلہ آدی پسند ہیں۔
- ۶۵۔ اور یہ کہکرا سے ملا طس کے پاس واپس پہننے اور تاج دے۔
- ۶۶۔ مسجد یا کہ ٹوار ایمل کے گھر انے کو انصاف ۶۷۔ پس انہوں نے کائنے جمع کئے اور ایک  
تاج سونے اور قیمتی پتھروں کے تاج کے مشابہ عطا کرنے میں کمی نہ کر۔
- ۶۷۔ اور ہیردوں نے یہ اس لئے لکھا کہ بنایا (۲) جس کو باشاہ اپنے سروں پر رکھتے ہیں  
کا ہنوں کے سرداروں اور کاجوں اور فریضیوں اے۔ اور کائنے کا تاج یہودا کے سر پر رکھا۔
- ۶۸۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک بانی کا عکوڑا مل نے سکوں کی بڑی مقدار دی تھی۔

- ۲۷۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک پانس کا گلو امشش اور وہاں اس یہودا کو بیٹھا کر کے صلیب پر لٹکایا چوگان (عصا) دیا، اور اسے ایک بلند جگہ میں بٹھایا۔
- ۲۸۔ اور اس کے سامنے سے سپاہی ازراہ حفارت اپنا سرچہ کائے ہوئے اس کو سلامی دیتے گزرے گویا وہ یہودا کا بادشاہ ہے۔
- ۲۹۔ اور اس کے سامنے سے سپاہی ازراہ "اے اللہ تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا (۲) اس لئے کہ مجرم تو بچکا اور میں ظلم سے مر رہا ہوں۔"
- ۳۰۔ میں مجھ کہتا ہوں کہ یہودا کی آواز اور اس کا چہرہ اور اس کی صورت یہ نوع مشابہ ہونے میں اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ کے سب ہی شاگردوں اور اسپر ایمان انہوں نے اس کو یہ نوع ہی سمجھا۔
- ۳۱۔ اسی لئے ان میں سے بعض یہ خیال کر کے یہ نوع کی تعلیم سے نکل گئے کہ یہ نوع جھوٹا بی تھا۔ اور اس نے جو ثنا بیاں (ظاہر) کیں وہ فن جادوگری سے (ظاہر) کی تھیں۔
- ۳۲۔ اس لئے کہ یہ نوع نے کہا تھا کہ وہ دنیا کا خاتمہ ہونے کے قریب تک نہ مریگا۔
- ۳۳۔ کیونکہ وہ اس وقت میں دنیا سے لیلیا جائیگا اس سے ڈرتے تھے یہاں اس کو رہا کر دیا گیا۔
- ۳۴۔ پس جو لوگ یہ نوع کی تعلیم میں مضبوطی سے بچے رہے ان کو رنج نے کبیر لیا۔ اس انبیوں نے حاکم کو روپیوں کا ایک انعام دیا اور حاکم نے وہ انعام لیکر یہودا کو کاتبیوں اور فریسیوں کے حوالہ کر دیا کہ وہ مجرم ہے جو موت کا مستحق ہے (۱)۔
- ۳۵۔ اور انہوں نے اس کے ساتھ ہی دو چوروں پر صلیب دیئے جانیکا حکم لگایا۔
- ۳۶۔ تب وہ لوگ اُسے مجھ پہاڑ پر لیئے جہاں کہ مجرموں کو پچانی دینے کی انہیں عادت تھی۔

میقوذیموس اور یوسف اباریما شیائی کے ذریعہ ہے۔ اور ناصرہ میں یہ خبر پہنچی کہ کیونکر یہ نوع (۳) سے حاکم سے یہودا کی لاش بھی حاصل ائکے شہر کا ایک باشندہ جی اٹھا ہے۔ اس کے کی تاکا کا سے دفن کریں۔ بعد کردہ صلیب پر مر گیا تھا۔

۷۔-تب اس کو صلیب پر سے اسے رونے سے منت کی کردہ خوش ہو کر رونے سے باز آئے کیونکہ اس کا بینا جی اٹھا ہے۔ پس جب کہ کنواری مریم نے اس بات کو سنا وہ رو کر کہنے لگی "تواب ہمیں اور علیم چلتا چاہئے تاکہ میں اپنے بیٹے کو ڈھونڈوں۔

۸۔-اس لئے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوگی تو آنکھیں شھنڈی کر کے مر دوں گی۔"

## فصل نمبر ۲۱۸

۱۔ اور ہر ایک آدمی اپنے گھر کو پہنچا آیا۔

۲۔ اور یہ جو کر لکھتا ہے اور یو جھا اور یعقوب اس (یو جھنا) کا بھائی یہ نوع کی ماں کیسا تھا ناصرہ کو مجھے

۳۔ رہے وہ شاگرد (۱) جو کہ اللہ سے نہیں اتھب کنواری مع اس لکھنے والے اور یو جھنا اور یعقوب کے اسی دن اور علیم میں آئی جس چڑا کر اسے مجھا دیا۔ اور خبر اڑا ادی کے یہ نوع روز کہ کا ہنوں کے سردار کا حکم صادر ہوا تھا۔ جی اٹھا ہے۔

۴۔-سب اس فعل کے سبب سے ایک بے چینی کے یہیں کو بھلا دیں باوجود اس کے کہ اس نے معلوم کر لیا تھا۔ کہ کا ہنوں کے سردار کا حکم ظلم پیدا ہوئی۔

۵۔-پس کا ہنوں کے سردار نے حکم دیا۔ کہ کوئی آدمی یہ نوع ناصری کی نسبت کلام نہ کرے ہے۔

۶۔-اور غرایک آدمی کا انفعال (تاثر) کس قدر سخت تھا۔ اس لئے یوں سختی ظاہر ہوئی۔ پس

۷۔-اور وہ خدا جو کہ انسان کے دلوں کو چاچھتا ہے (۱) جانتا ہے کہ بے شہب ہم لوگ یہودا (جسکو کہ ہم اپنا معلم یہ نوع بخستے تھے) کی موت پر رنج والم اور اس کو جی اٹھاد کیجئے

(۱) سورہ الانزل عبسی علی ولد مریم (۱۵) اور (۲۲) و (۲۷) متابلہ کرنے کی (۲۸) یوں ۱۹۶۷ء

کے شوق میں محو ہو گئے تھے۔

۱۳۔ اور شرود کیونکہ میں زندہ ہوں نہ کمردہ۔

۱۴۔ اور وہ فرشتے جو کہ مریم پر محافظ تھے۔

۱۵۔ تب ان میں سے ہر ایک دیریک میووے تیرے آسان کی طرف چڑھ گئے جہاں کر کے آجائے کی وجہ سے دیوانہ سارہا۔

۱۶۔ یہو ع فرشتوں کی ہمراہی میں تھا۔ اور اس سے اس لئے کہ انہوں نے پورا پورا اعتقاد کر لیا تھا کہ میووے مر گیا ہے۔

۱۷۔ سب باتیں بیان کیں۔

۱۸۔ لہذا یہو ع نے اللہ سے منت کی وہ اس کو کہا۔ اس وقت کنواری نے روٹے ہوئے احجازت دے کر یہ اپنی ماں اور اپنے میرے بیٹے ابو مجھ کو بتا کہ اللہ نے شمارگروں کو دریکھا آئے۔

۱۹۔ تب اس وقت رحمٰن (ب) نے اپنے پر بدنائی کا دھبہ رکھ کر اور تیری تعلیم کو داغدار چاروں نزد کی فرشتوں کو جو کہ جبریل اور کر کے کیوں گوارا کیا؟ بجا لیکہ اس نے تمکو میخانیکل اور رافائل اور اوریل ہیں حکم دیا یہ مردوں کے زندہ کرنے پر قوت دی تھی (ت)

۲۰۔ یہو ع کو اس کی ماں کے گھر اٹھا کر لے جائیں یہاں پس تحقیق ہر ایک جو کہ تجھ سے محبت رکھتا ہے اور یہ کہ متواتر تین دن کی مدت تک وہاں وہ مثل مردہ کے تھا۔

۲۱۔ اس کی تنبہبانی کریں۔

۲۲۔ اور سوا ان لوگوں کے جو اس کی تعلیم پر ایمان لائے ہیں اور کسی کو اسے خدا مکھنے دیں؟

۲۳۔ ایسا یہو ع روشی سے گھرا ہوا اس کرہ میں آیا جس کے اندر کنواری مریم مع اپنی دنوں بہنوں اور مرثا اور مریم مجدریہ اور لعاذ اور اس سے سچائی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ میں ہرگز لکھنے والے اور یو جنما اور یعقوب اور بطریس کے مرانہیں ہوں۔

۲۴۔ اس لئے کہ اللہ نے مجھ کو دنیا کے خاتمہ کے مقیم تھی۔

۲۵۔ تب یہ سب خوف سے بیہوش ہو کر گرپڑے قریب محفوظ رکھا ہے (ت)

۲۶۔ گویا کہ وہ مردے ہیں۔

۲۷۔ اس یہو ع نے اپنی ماں کو اور دوسروں کو یہ ۳۔ اور جب کہ یہ کہا چاروں فرشتوں سے

کہتے ہوئے زمین سے اٹھایا۔ ”تم نہ ڈر وہ اس

لئے کر میں ہی یہو ع ہوں۔

(ت) اللہ معطی (ا) سورہ (ب) قال عبسی لامہ انا احمد لا

اموت و اعطانی اللہ حیا طولا الابیل آخر الدنیا مذ

خواہش کی کردہ ظاہر ہوں اور شہادت دیں کہ کیا کہ کیونکر اللہ نے یہ نوع کی جانب فرشتے بات کیونکر تھی۔

۳۔ تب دونی فرشتے چار چکتے ہوئے دہاس عذاب کو بھلکتے جس کے لئے اس نے سور جوں کی مانند ظاہر ہوئے بیہاں تک کہ ہر دوسرے کو بینجا تھا۔

ایک دوبارہ گھبراہٹ سے بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اس وقت اس لکھنے والے نے کہا "اے معلم! کیا مجھے جائز ہے کہ تجھ سے اس وقت گویا کردہ مردہ ہے۔"

۵۔ پس اس وقت یہ نوع نے فرشتوں کو چار بھی اس طرح سوال کروں جیسے کہ اس وقت چادریں کتابن کی دیں۔ تا کردہ ان سے اپنے جائز تھا جبکہ تو ہمارے ساتھ مقیم تھا؟

تین ڈھانپ لیں۔ کہ اس کی ماں اور اس کے ۱۳۔ یہ نوع نے جواب دیا۔ "بر بناں! تو رفیق انہیں دیکھنے سکیں۔ اور صرف ان کو باتیں جو چاہے دریافت کر میں تھکلو جواب دوں گا۔" کرنے سننے پر قادر ہوں۔

۶۔ اور اس کے بعد کہ ان لوگوں میں سے ہر "اے معلم! اگر اللہ در حیم ہے (ج) تو اس نے ایک کو اٹھایا انہیں یہ کہتے ہوئے تسلی دی کہ" یہ۔ ہم کو یہ خیال کرنے والا بنا کر اس قدر تنظیف فرشتے اللہ کے اپنی ہیں۔

۷۔ جیریں جو کر اللہ کے محبودوں کا اعلان کرتا ہے ۱۵۔ حقیقت تیری ماں تجھ کو اس قدر روئی کر اور میخاکل جو کر اللہ کے دشمنوں سے لڑتا ہے مرنے کے قریب پہنچکی۔

۹۔ اور رانا نائل جو کر کہ مرنے والوں کی روحلیں ۱۶۔ اور اللہ نے یہ دوار کھا کر کہ تجھ پر مجسم پہاڑ نکالتا ہے۔

۱۰۔ اور اوریں جو کہ روز اخیر (قیامت) میں حالانکہ تو اللہ کا قدوں ہے؟" ۱۷۔ (لوگوں کو) اللہ کی عدالت (ث) کی طرف بلا یگا۔" ۱۸۔ یہ نوع نے جواب میں کہا "اے بر بناں! تو مجھ کو چاہا مکر اللہ خطا پر خواہ وہ کتنی ہی بلکی کیوں پھر چاروں فرشتوں نے کنواری سے بیان

## فصل نمبر ۲۲۱

نہ ہو بڑی سزا دیا کرتا ہے (۱) کیونکہ اللہ گناہ سے غصباں کا ہوتا ہے۔

۱۸۔ پس اسی لئے جبکہ میری اور میرے ان اور یہ نوع اس لکھنے والے کی جانب ہوا اور دفادر شاگردوں نے جو کہ میرے ساتھ تھے کہا۔ ”اے بر بناں! مجھ پر واجب ہے کہ تو مجھ سے دنیاوی محبت کی نیک کردار خدا نے اس ضرور میری انجلی اور وہ (حال) لکھے جو کہ محبت پر موجودہ رنج کے ساتھ سزا دینے میرے دنیا میں رہنے کی مدت میں میرے بارہ کا ارادہ کیا تا کہ اس پر دوزخ کی آگ کے میں پیش آیا۔

۱۹۔ اور وہ بھی لکھ جو یہودا پر واقع ہوا تا کہ ساتھ سزا، ہی نہ کی جائے۔

۲۰۔ پس جبکہ آدمیوں نے بھکو اللہ اور اللہ کا بیٹا ایمانداروں کا دھوکا کھانا زائل ہو جائے اور ہر کہا تھا۔ مگر یہ کہ میں خود دنیا میں بے گناہ تھا ایک حق کی تصدیق کرے۔

۲۱۔ اس وقت اس لکھنے والے نے جواب دیا یہودا کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں۔ یہ اے معلم! اگر خدا نے چاہا (ث) تو میں خیال کر کے کروہ میں ہی ہوں جو کہ صلیب پر ضرور کروں گا۔

۲۲۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ یہودا کو کیا پیش آیا اس لئے کہ میں نے سب باقی نہیں دیکھی ہیں سے ٹھٹھانہ کریں۔

۲۳۔ اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جبکہ محمد رسول اللہ (ب) آئے گا۔ جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا۔ جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔

۲۴۔ پھر ہم کو یہ نوع نے ہدایت کی کہ ہم اس لائیں گے۔

۲۵۔ اور یہ نوع نے یہ بات کہنے کے بعد کے مغلص شاگردوں کو بیلاسیں تاکہ وہ سب اس کہا ”اے رب ہمارے اللہ! اُو بے شک کر دیکھیں، تب اس وقت یعقوب اور یو حنا عادل ہے (ت) اس لئے کہا کیلئے تیرے ہی نے ساتوں شاگردوں کو من یقونڈ یہوس اور یوسف اور بہت سے دوسروں کے بتمنی سے لئے بنے نہایت بزرگی اور اکرام ہے۔

جمع کیا اور انہوں نے یہوں کے ساتھ ”آیاتِ محکوم اور اللہ دونوں کو جھوٹا سمجھتے ہو ؟ کھانا کھایا۔

۱۵۔ اس لئے کہو اللہ نے مجھے ہبہے اور تمیرے دن یہوں نے کہا تم لوگ (۱) فرمایا ہے کہ میں دنیا کے خاتم کے پچھے میری ماں کے ساتھ زیتون پھاڑ پر جاؤ۔ ۱۶۔ اس لئے کہ میں وہیں سے آسان پر بھی سے کہا ہے (ب)

۱۷۔ پس میں تم سے حق کہتا ہوں کہ میں نہیں مرا ۱۸۔ اور تم اس کو دیکھو گے جو کہ مجھے اخھا لے ہوں بلکہ ہو داخائن (مرا) ہے۔

۱۹۔ تب سب کے سب گھنے بھرپھیس کے بہتر شاگردوں میں سے جو کہ خوف سے دشمن کی طاقت بھر ٹکوڑھو کا دینے کا رادہ کرے گا۔

۲۰۔ لیکن تم تمام اسرائیل اور ساری دنیا میں طرف بھاگ گئے تھے۔

۲۱۔ اور اسی اشتمانی کی یہ سب نماز کے لئے ان سب چیزوں کیلئے بحکوم تے دیکھا اور سا کھڑے ہوئے تھے۔ یہوں ظہر کے وقت ہے میرے گواہ ہو۔

۲۲۔ ان فرشتوں کی ایک بھاری بھیڑ کے ساتھ آیا ۲۳۔ اور یہ کہنے کے بعد اللہ سے مومنوں کی جو کہ اللہ کی تسبیح کرتے تھے۔

۲۴۔ تب وہ اس (یہوں) کے چہرہ کی روشنی ایمان) کے لئے دعا کی۔

۲۵۔ پس جب کہ دعائیم ہو گئی اس نے یہ کہتے ہوئے اپنی ماں کو گھلے لکایا۔ ”اے میری ماں سے اچانک ڈر گئے اور اپنے مومنوں کے مل زمین پر گر پڑے۔

۲۶۔ لیکن یہوں نے ان کو اٹھا کر کھڑا کیا اور یہ تھوڑا سلامتی ہو۔

۲۷۔ اس اللہ پر ٹوکل کر جس نے جھکو اور جھکو مطعم ہوں۔“

۲۸۔ اور اس نے ان لوگوں میں سے بہتلوں کو یہا کیا ہے (ت)

لامست کی جنہوں نے اعتقاد کیا تھا کہ وہ (ب) قفل عینی ہی آخر کلامہ عطا ہی ہدایہ (یہوں) سر کر بھر گئی اخھا ہے یہ کہتے ہوئے طریقہ اعلیٰ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۲۔ اور یہ کہنے کے بعد اپنے شاگردوں کی میں بولص نے بھی دوکاریا۔ طرف متوجہ ہوا۔ اللہ کی نعمت اور اس کی رحمت ۲۔ اب رہے ہم تو ہم محض اسی کی منادی تمہارے ساتھ رہے۔

۲۳۔ پھر اس کو چاروں فرشتے ان لوگوں کی لکھا ہے کہ وہ اللہ سے ذرتے ہیں تاکہ آئھوں کے سامنے آمان کی طرف اٹھائے گے۔ اخیر دن میں جو اللہ کی عدالت (۱) کا دن

ہو گا۔ چھکارا پائیں۔  
آمین!

## فصل نمبر ۲۳۳

۱۔ اور یہ نوع کے ٹپے جانے کے بعد شاگردوں اور ائمہ کے مختلف گوشوں میں پراگنڈہ ہو گئے۔

۲۔ رہ گیا حق (جو) شیطان کو پسند نہ آیا۔ اس کو باطل نے دبایا۔ جیسا کہ یہ ہمیشہ کا حال ہے۔

۳۔ پس حقیقت شریزوں کے ایک فرق نے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ نوع کے شاگردوں ہیں یہ بشارت دی کہ یہ نوع مر گیا اور وہ جی نہیں آئھا اور دوسروں نے یہ تعلیم پھیلائی کہ وہ درحقیقت مر گیا پھر جی آئھا۔ اور اوروں نے منادی کی اور برادر منادی کر رہے ہیں کہ یہ نوع اسی اللہ کا پیٹا ہے اور انہی لوگوں سے شمار

(۱) اللہ حکیم۔

# اسلام، علیسا تبریز

اور

# سیدنا میمی علیک السلام



تالیف  
جان خاں محمد صاحب  
سابق رسول لدن



پرشز - سید  
ادارہ اسلامیات

مومن روڈ، پرک اگروہ بازار، کراچی - نمرت: ۱۱۰۲۲۲۳۰۱

کارہ ائمہ کی، کارہ ائمہ پاکستان، نلاندا ۱۱۰۲۲۲۹۹۰ - ۱۱۰۲۲۲۹۹۱

دین تحریک منش، مال روڈ، لاہور فون: ۰۴۲۳۲۳۲۳۲۷ - فکس: ۰۴۲۳۶۸۰۵

# **DESCENSION OF JESUS CHRIST**

*An English Translation of*

**“NUZUL-E-ESA”**

(نُزُلِ عَسْوَى)

Molana Syed Mohammad Badr-e-Alam

[www.KiteboSunnat.com](http://www.KiteboSunnat.com)

*Translated by*  
**SYED AQIL MOHAMMED**  
**B.SC, LL.B**



*Idara-e-Islamiyat*

- ★ 190-Anarkali, Lahore-Pakistan Ph: 7353255-7243991
- ★ 14-Dina Nath Mansion Mall Road Lahore-Pakistan  
Ph: 7324412 Fax: 092-42-7324785
- ★ Mohan Road Chowk Uda Bazar Karachi-Pakistan  
Ph: 7722474

# اعجازِ علیسوی جدید

تألیف

حضرت مولانا حجت اللہ کیرانوی قادرستہ

تحريف بابل اور اس میں موجود تضادات پر ناہو محقق کی نادر علمی تحریر  
اردو کے سنتے پیر ہن میں — تدوینیاتیت پر حوالہ کی مشہور کتاب

تسیل و تحقیق و تشریح و حواشی  
حضرت مولانا جبشن محمد تقی عثمانی صاحب مظلوم  
جانب مولانا محمد محترم فیض عثمانی رحمۃ اللہ علیہ  
جانب مولانا عصین احمد صحیب



## ادارہ ایس پبلیشورز، بکس میلز، یونیورسٹی ایشن

زمیناً تھیشن، مال روڈ، لاہور۔ فون ۰۴۲-۷۳۲۳۱۲، ۷۳۲۳۸۵-۷۳۲۳۸۶، فیکس ۵۵۳۲۳۱۲-۷۳۲۳۸۷

۱۹- انا رکلی، لاہور، پاکستان۔ فون ۰۴۲-۷۳۳۹۹۵-۷۳۳۹۹۶، ۰۴۲-۷۳۳۹۹۷-۷۳۳۹۹۸

مرہن روڈ، چوک، اردو بازار، بکریجی فون ۰۴۲-۷۳۳۰۱

كلمة الله في حياة زوجة الله

۱۰

حیاتِ علیسی

حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر زندہ اٹھایا  
جانا اس وقت تک آسمان میں زندہ رہنا، اور  
قرب قیامت کے وقت آسمان سے نازل ہونا،  
قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں۔

— 1 —

۱۷

حضرت مولانا محمد ادريس صاحب کاظمی

## اداره اسناد پژوهشی و اسناد میراثی

دینیا نا تھی میشن، مالی روڈ، لاہور۔ فون: ۰۳۲۴۳۲۸۵-۷۴۳۲۴۸۵-۹۲۔  
۱۹۔ انارکلی، لاہور، پاکستان۔ فون: ۰۴۳۳۹۹۱-۰۴۳۵۳۲۵۵-۰۴۳۵۳۲۵۵۔  
مہرمن روڈ، جوک ائر دوبازار، کراچی فون: ۰۱۰-۰۴۲۳۰۱

# بِبِل سے قرآن نکل

حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیر انلوی کی شہرہ آنات کتاب "انہار الحج" عربی ترکی، انگریزی، فرانسیسی اور تحریراتی زبانوں کے بعد سبیل بار اور دروز بان میں۔

• باشکے کے تحریت کے ناقابلے اذکار دلائلے  
• مقیدہ تسلیتے کا نقلی اور عقلی احتساب۔  
• مسئلہ نسخ پر سیر ماصلے بحثیتے۔  
• قرآن کے حقانیت کے منہ بولتے بر اجایت۔  
• کتب مقدسے میں آنحضرت کی ایمان اضروز بستادتی۔  
ترجمہ: مولانا اکبر علما، صاحب شرح و تحقیق: مولانا محمد تقی عثمانی  
مشروع میں مدیر البلاغ رئیم سے دوسرے زائد صفحات کا تحقیقی مقدمہ جس میں  
میانہ ذمہب کا مکمل تعارف اور اس کے تحریف شدہ ذمہب ہونے پر معرکتہ آلا راجحیں شامل ہیں۔  
برصینگر کے تمام ممتاز علماء اہل فکر اور صحابیوں نے اس  
کتاب کو شاذار الفاظ میں حراج تحسین پیش کیا ہے۔  
کتاب تین جلدیں میں مکمل ہوئی ہے، ہر جلد کی علیحدہ قیمت مکملہ  
تاجروں اور تبلیغی مقاصد کے لئے خوبید فہ والوں کو خاص رعایت دی جائیگی۔  
مقدمہ اللہ تعالیٰ شکل میں "عیاشت کیا ہے" کے نام سے شائع کیا گیا ہے

سالشانزه

پیشزد - پسندیدز

صوہیں روڈ، یونک اگردو، ہزارہ، کواہی۔ نمبر ۱۷: ۲۰۲۲ء

کاروبار پاکستان، فون: ۰۳۱-۹۷۷۵۹۹۳-۹۷۷۵۹۹۴

ویستا انتی میش، دل رو، لون فن راه هم، فیلم: داده های

# مسیحیت

علمی اور تاریخی حقائق کی روشنی میں

ایک اہم عربی کتاب نگاشٹ گفتہ اردو ترجمہ جس میں سیاحت کا علم و فن مطالعہ  
اور بے لال جائزہ سپیش کیا گیا ہے اور قرآن مجید کی روشنی میں سیحت کی تاریخ  
اور اس کے کمزور پسلوؤں کی علمی اندازیں نشان دہی کی گئی ہے۔

تألیف

متولی یوسف جلبی

ترجمہ

مولانا مشتری خان بکضوی

[www.KitabSunnat.com](http://www.KitabSunnat.com)

ادارہ ایشیا پبلیشورز، بکسیلرز ڈیچورز لاہور

دینانامہ میش، مال روڈ، لاہور۔ قون ۲۳۲۳۷۔ فلکس ۴۵۸۲۲۴۰۰۔

۱۹۔ ایکٹلی، لاہور، پاکستان۔ قون ۲۳۹۹۱۔ فلکس ۴۵۳۲۵۵۔

جوہن روڈ، چڑک اردو بازار، کراچی قون ۱۶۲۳۰۔



# ادارہ اسلامیت

بساں ملک سیلیزیون  
اللہ عزیز

مومن روڈ، پرچ کاروبار، کراچی  
۷۴۲۲۳۰۱ فون: ۰۳۵۳۲۵۵ ۰۹۰  
انمارکلی، لاہور، پاکستان فون: ۰۴۲۳۹۹۱ ۰۴۲۳۹۹۵  
دینا تھیشن مال روڈ، لاہور فون: ۰۴۲۳۳۱۲ ۰۴۲۳۶۸۵

E mail: [islamiat@lcci.org.pk](mailto:islamiat@lcci.org.pk) — [idara@brain.net.pk](mailto:idara@brain.net.pk)

DESIGNED BY LUMINAR GRAPHICS PH : 021-7727728